کلیاتِ
سعید شہیدی

(غزل، منقبت، سلام، مرثیہ، نوحے)

تحقیق، تدوین اور تشریح

ڈاکٹر سید تقی عابدی

کلّیات

سعید شہیدی

(غزل، منقبت، سلام، مرثیہ، نوحے)

تحقیق ت وین اور تشریح

ڈاکٹر سیّد تقی عاب ی

© جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

کتاب : کلیات سعید شہیدی

تصنیف : سعید شہیدی

مرتبہ : **ڈاکٹر سیّد تقی عابدی**

کمپوزر : محمد اعلم نئی دہلی 9990565015-91+

مطبع : ایچ۔ ایس۔ آفسیٹ پرنٹرس، نئی دہلی

زیر اہتمام : **ڈاکٹر شاہد حسین، نئی دہلی**

موبائل: 9868572724-91+

ISBN:13
978-93-80279-86-2

ملنے کے پتے

Dr. Syed Taghi Abedi

1110, Secretariate Rd. New Market, ON
L3X 1M4 Canada
Tel: 905 868 9578 (home)
e-mail: taqiabedi@rogers.com

SHAHID PUBLICATIONS

E 1/16. Ansari Road
Darya Ganj New Delhi-110002
Ph. : 011-23272724 Mob. +91- 9868572724
E-mail-s shahidpublications@gmail.com
drshahidhusain_786@yahoo.co.in

تیب

❒ مقدمہ	سیّدتقی عا. ی	3
❒ رومیں ہے رخش عمر		7
❒ فہر ـ غزل، ، منقبت، سلام، مرثیہ، نوحے		9
❒ ز. گی. مہ	سیّدتقی عا. ی	35
❒ گلہائے. اج عقیدت	سیّدتقی عا. ی	41
❒ سعید شہیدی تصاو یمیں	سیّدتقی عا. ی	
❒ تصانیف سعید شہیدی	سیّدتقی عا. ی	
❒ کلام سعید شہیدی مشاہیر اور ممتاز ادیبوں کی میں	سیّدتقی عا. ی	65
❒ سعید شہیدی کی شخصیت اور فن کاریویوا شعار میں	سیّدتقی عا. ی	77
❒ سعید شہیدی روایتی غزل کا آ. ی پیامبر	سیّدتقی عا. ی	95
❒ شاعر. ق و آشیاں کی کرشمہ سازی	سیّدتقی عا. ی	110
❒ سعید شہیدی کی موج غزل طوفاں سے ساحل تک	سیّدتقی عا. ی	121
❒ غزلیں	سعید شہیدی	127

❐ سعید شہیدی کی	سیّدتقی عا. ی	461
❐ سعید شہیدی فنافی العلیؑ تھے	سیّدتقی عا. ی	464
❐ سعید شہیدی کی سلام نگاری	سیّدتقی عا. ی	481
❐ سعید شہیدی کے مرثیے	سیّدتقی عا. ی	490
❐ سعید شہیدی کی نو نگاری	سیّدتقی عا. ی	492
❐ منقبت، سلام، مرثیے اور نوحے	سعید شہیدی	501
❐ کتابیات		759

❐❐❐

مقدمہ

اکیسویں صدی کے گلوبل ولیج کے ہنگامے میں جہاں ہر غیرادبی حکمراں صاحبِ تصنیف ہے، جہاں ہر وہ شخص جو دوز نوں کے چار لفظ جا ہے مترجم کہلا ہے، جہاں وہ شخص جو نی اماّں کی کہانی سُنا ہے تخلیق کار بن جا ہے، جہاں متشاعر شاعرِ اعظم اور ہر نے والا گویّا ہونے کا دعویٰ کر ہے وہاں اصلی اور حقیقی فنکاروں کے پ میر کا شعران کو راستہ دکھا ہے:

میر صا زمانہ زک ہے
دونوں ہاتھوں سے تھامیے دستار

ای طرف دونوں ہاتھوں سے دستار تھامی جارہی ہے اور دوسری طرف صرف ای انگلی سے ڈ ٹیکنالوجی کی مدد سے خود ئی، خودسرائی اور خودفروشی کا وروز مشغلہ جاری ہے۔ چنانچہ اس پُرآشوب دور میں حق دار کا حق اس پہنچا عبادت کا درجہ ہے۔ یہ سچ ہے کہ:

ع: چھپ نہیں سکتا ہے شاعر شعر کے پ کے بعد

لیکن پ میں بھی تمام چھُپ چھُپا ہوا ہے جو شاعر کے وخال کو ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ چنانچہ چند م نہاد جرِ بونوں کو ون اور قدآور کو کو ہ قد کرنے کی کام دلاّ لی میں ہاتھ کالے کر چکے تھے۔ اب غفلت سے چہروں پ سیاہی مل چکے ہیں۔ سعید کہہ چکے تھے۔

یہی زمانہ ۔قدر میرے بعد سعید
مجھے بھی ید کرے گا مرے کلام کے ساتھ

میں تو فانی ہوں اے سعید
شاعری میری غیر فانی ہے

میرے لیے۔ ش مسرت ہے کہ۔م سعید کی وجہ سے مسلسل سعید شہیدی کا ذکر ہوتا رہتا ہے اور شای یہ کتاب ان کی سعادت مندانہ کاوشوں کے لیے نوی سعید ہو جائے۔ سعید شہیدی کے فرز اور ممتاز شاعر رشید شہیدی کا ممنون ہوں کہ انھوں نے مواد کی فراہمی میں مدد کی جس کی وجہ سے میں یہ سنگِ ال محرابِ عشق میں تنِ تنہا سجا سکا۔ مجھے

ع: نہ ستایش کی تمنّا نہ صلہ کی امید

اس لیے بھی نہیں کہ:

ع: ہر بڑے کام کی تکمیل ہے خود اس کا صلہ

خیرا یش
سیّد تقی عا ی
ٹور ،۱۴/اکتو ۲۰۱۷ء

روميں ہے رخشِ عمر

۔م : سیّد تقی حسن عا۔ ی

ادبی ۔م : تقی عا۔ ی

تخلص : تقی

والد کا ۔م : سیّد سبطِ نبی عا۔ ی (مرحوم)

والدہ کا ۔م : سنجیدہ بیگم (مرحومہ)

۔ ریخ پیدائش : یکم مارچ 1952

مقام پیدائش : ا۔ ٹ ی

تعلیم : ایم بی بی ایس (حیدرآ ۔ د، ا۔ ٹ ی)—ایم ایس (۔ طا)

: ایف سی اے پی (امریکہ)—ایف آر سی پی (کینیڈا)

پیشہ : طبا۔ ت

ذوق : شاعری، ادبی تحقیق وتنقید

شوق : مطالعہ اور تصنیف

شری حیات : گیتی

اولاد : دو بیٹیاں (معصوما اور روی)

دو بیٹے (رضا و مرتضیٰ)

تصانیف : (59) شہید(1982) جوشِ مودّت گلشنِ روی ، اقبال کے عرفانی زاوئے، ا ءاللہ خاں ا ء، رموز شاعری، اظہارِ حق، مجتہد مرزا دبیر، طالع مہر، سلکِ سلام دبیر، تجزیہ ی دگار ا ، ابواب المصائ ، ذکر دُر ران، عروسِ سخن، مصحف فارسی دبیر، مثنوی ت دبیر، کائنات نجم، روپ کنور کماری، دُر رسا ی ہ فکر مطمئنہ، خوشۂ انجم، دُرِ دری ئے نجف، ثیر ماتم، نجمی مای ، روشِ انقلاب، مصحفِ تغزل، ھو النجم، تعشق لکھنوی، ادبی معجزہ، غا دیوان ومنقبت، چوں مرگ آی ، ر عیات دبیر، سبد سخن، دیوان غا فارسی، فیض فہمی، مطالعۂ دبیر کی روای ، اردو کی دو شاہکار نظمیں، ر عیات رشید لکھنوی، ر عیات ا ، فیض شناسی، حالی فہمی، مسدّس حالی، کلیات حالی، ر عیات حالی، بچوں کے حالی، حالی کی نعتیہ شاعری، حالی کی نظمیں، قطعات حالی، حالی کے قصیدے اور حالی کے شخصی مرثیے، کلام وسلام ا ۔

ز یٔ لیف : تجزیۂ شکوہ، جواب شکوہ، فانی لافانی، تجزیہ ر عیات فراق گورکھ پوری، اقبال کے چار مصرعے، ر عیات بیدل، قیاتِ فیض۔

❑❑❑

فہر ت

۱۔	پھولوں کی رت ہے ٹھنڈی ہوا	129
۲۔	رقص کرتی ہیں فلک پ بجلیاں اب کیا کروں	130
۳۔	مے ہے مینا ہے اور جام	132
۴۔	غمِ دل کو بہار ب اں کہنا ہی پڑ ہے	133
۵۔	مرے حالِ دل پ رحم کھا پڑا	134
۶۔	میں واقف ہوں کہ اٹھنے سے مرے محفل پہ کیا ری	135
۷۔	ہنساتے ہیں مجھ کو رلانے سے پہلے	136
۸۔	قفس میں دل کے بہلانے کا ساماں لے کے جا ہے	138
۹۔	لے کے پہنچا اضطرابِ دل کہاں	139
۱۰۔	کچھ آہیں چند اشک اک مضطرب دل لے کے آ ہوں	140
۱۱۔	ی محفل میں آ چاہتا ہوں	141
۱۲۔	دل یہ دھڑکنے لگتا ہے آ یہ ہو جاتی ہے	142
۱۳۔	رات عازمِ سفر نہ ہوئی	143
۱۴۔	دل پ یشاں ہے تو دل میں کوئی ارماں کیوں رہے	144
۱۵۔	شامِ غم در رہو جائے گی	145
۱۶۔	مجھے ڈر ہے ہنستے ہنستے کہیں رونہ دے زمانہ	146
۱۷۔	بن دلا بیاں نہ ہوا	148
۱۸۔	آج آئے ہیں کل جا ہے پھر عشق کو رسوا کون کرے	149

۱۹۔	اب غم میں وہ لطف غم نہیں	150
۲۰۔	دل ہے کیوں اتنا پ یشاں مجھے معلوم نہیں	152
۲۱۔	درد تھا خوشگوار کیا کرتے	153
۲۲۔	چمن محفوظ ہوگا میری د لُٹ گئی ہوگی	154
۲۳۔	. کوئی مہر. ں نہیں ہوتے	155
۲۴۔	سرِ محفل دل تنہا پہ ہنسی آتی ہے	156
۲۵۔	قفس میں دل تڑپ جاتے ہی ہوگا	157
۲۶۔	رازِ دل اپنا بہ ہر صورت یں ہوئے	158
۲۷۔	چل بسے ہم تو اوبتِ سفّاک	160
۲۸۔	ہم اَ گلستاں میں آشیاں بناتے ہیں	162
۲۹۔	مجھ کو بھی یہ مقام اللہ اللہ	163
۳۰۔	ز گی کا وہ کچھ بھی لطف اٹھا نہیں تے	164
۳۱۔	خود بخود تے ہو تو کیا کیجئے	166
۳۲۔	کرنے پڑا ہے کیا کیا مجبور ز گی کو	167
۳۳۔	جام لے کر جو. دہ خوار آئے	169
۳۴۔	جنونِ دل اَ آمادۂ اظہار ہو جائے	170
۳۵۔	نہ فسانہ نہ یہ کہانی ہے	172
۳۶۔	. ق کے لیے کیا کیا زحمتیں اٹھاتے ہوں	173
۳۷۔	کرنے ہے جو کام کر رہا ہوں	174
۳۸۔	کوئی مفت احساں جتاتے رہا	175
۳۹۔	چارہ َ تو میری خاطر نہ پ یشاں ہونے	176
۴۰۔	وہ بھی آئے بہار بھی آئی	177

۴۱۔	جوضبطِ غم سے دل اکتاَ ۓ تو کیا ہوگا	178
۴۲۔	پھراک رہو جایئے جلوہَ	180
۴۳۔	عادتِ ضبط فغاں دیکھئے رہے	182
۴۴۔	طبیعت سوئے آسانی کبھی مائل نہیں ہوتی	183
۴۵۔	کچھ ضرورت مجھے کر ہی پڑے گا	184
۴۶۔	کسی کے پ میری داستاں ہے	185
۴۷۔	غمِ کون ومکاں ہے اور میں ہوں	186
۴۸۔	چھپالیا ہے نگاہوں میں گلستاں میں نے	187
۴۹۔	ابھی جوش بہاراں دیکھنا ہے	189
۵۰۔	کہیے اظہارِ غمِ دل کوئی شکوہ تو نہیں	191
۵۱۔	آزماتے تو بہت اچھا تھا	193
۵۲۔	اس سے مجھ کو محبت ہے گلستاں کی قسم	194
۵۳۔	عیش میں بھی مسرور نہیں ہے	195
۵۴۔	آج ان کے دامن پ میرے اشک ڈھلتے ہیں	196
۵۵۔	دل جو وقفِ ستم ہوَ ۓ	198
۵۶۔	وہ آئے ہیں ش غمِ مختصر نہ ہوجائے	199
۵۷۔	کے محبت جتا کے پیتا ہوں	200
۵۸۔	کوئی دھیمے سرور میں گارہا ہے	201
۵۹۔	حیات دینی تھیَ ایسی مستعار مجھے	203
۶۰۔	کس قدر ساقی کی در ئے میں جوش تھا	205
۶۱۔	تیرے غم میں بسر ہوگئی	206
۶۲۔	بجھا کے آگ نشیمن سے کام لے لوں گا	207

۶۳۔	مے گلرنگ ہے اور جام ہے کیا عرض کروں	208
۶۴۔	مجھ کو پابندِ غم دیکھتے رہ گئے	209
۶۵۔	اُن سے ترکِ تعلق گوارا نہیں	210
۶۶۔	اگر آشیاں مرا جل گیا مجھے کچھ کسی سے گلہ نہیں	211
۶۷۔	میں کیوں آپ کو مہرباں دیکھتا ہوں	212
۶۸۔	ارے بے وفا ارادہ تجھے اپھر بدل نہ جائے	213
۶۹۔	نگاہیں اٹھانے کی زحمت نہ کیجے	215
۷۰۔	بھری بہار پہ الزام آگیا اے دوست	216
۷۱۔	درد کو آسرا دیجئے	218
۷۲۔	اک مقام امتحاں ہے آدمی کے واسطے	219
۷۳۔	بے سبب کوئی مجھ سے خفا ہو گیا	221
۷۴۔	بل اگر آپ کے ابرو سے نکل جائے گا	222
۷۵۔	آج کیوں ہچکیاں نہیں معلوم	223
۷۶۔	پرسش حالِ غم سے کیا ہو گیا	224
۷۷۔	مسکراہٹ دار کی منزل تک آ گیا ہے کوئی	225
۷۸۔	اس طرح یاد آنے سے کیا فائدہ	227
۷۹۔	شمع جلی پروانے آئے	229
۸۰۔	کیوں مصیبت میں ہوئے مسرور مجھے کیا معلوم	230
۸۱۔	جب کبھی فصلِ بہاراں کا خیال آتا ہے	231
۸۲۔	دیوانوں میں نام کر رہا ہوں	232
۸۳۔	دردِ ناکامیِ پیہم کی قسم ہے اے دوست	233
۸۴۔	میرے پینے کا ابھی وقت تو آیا ہی نہیں	234

۸۵۔	تیرے غم میں بسر ہوگئی	235
۸۶۔	اتنا ہی سہارا دل ٭ کام بہت ہے	237
۸۷۔	دل جو وقف ستم ہوَ ـ	238
۸۸۔	دیوانگی سے کام لیا ہے کبھی کبھی	240
۸۹۔	تلاش یقیں میں گماں ـ تو پہنچے	241
۹۰۔	جیتے جی آرام نہ آ ـ	242
۹۱۔	کیوں کہوں کوشش رائیگاں ہوگئیں ٭ ر ق وشر آشیاں ہوَ ـ	243
۹۲۔	اس کے جلوؤں کے مقابل ہو گئے	244
۹۳۔	٭م میں خود اپنی ہی کچھ کمی آئی	245
۹۴۔	د ینہ کر ٭ آنے والے	247
۹۵۔	کس تکلف کس اہتمام سے ہم	249
۹۶۔	سحر بھی اس کو نہ کہیےاَ یہ شام نہیں	250
۹۷۔	متاعِ بے خودی ہے آپ کا غم	251
۹۸۔	ـ ی نگاہ نے اک انقلاب دیکھا ہے	253
۹۹۔	رنج وغم ہے ـ مجھ سا ٭ تواں تنہا	254
۱۰۰۔	خوشی کو صرفِ غم میں نے کیا ہے	256
۱۰۱۔	جو بکھرائے ہوئے گیسو کوئی مستانہ وار آئے	258
۱۰۲۔	غم دل جوان کو سنا تو کیا ہو	260
۱۰۳۔	ہوئے بھی عشق میں رسوا تو احترام کے ساتھ	262
۱۰۴۔	ہاں اک نگاہ لطف وکرم بھی ستم کے ساتھ	263
۱۰۵۔	ہے جبر میں بھی اتنا اختیار مجھے	264
۱۰۶۔	آپ کیا ظلم وستم بھول گئے	265

۱۰۷۔	مرے دل میں ہے غم . پ خوشی ہے	266
۱۰۸۔	بھری بہار پہ الزام آ یا ے دو ت	268
۱۰۹۔	کچھ ٹ پ کچھ سکوں کا عالم ہے	270
۱۱۰۔	دل کی تقد یشاں آتی ہے مجھے	271
۱۱۱۔	آپ ہی کا خیال ہے شا ی	273
۱۱۲۔	عظمت غم کی . ت کیجے	274
۱۱۳۔	ز گی کا وہ کچھ بھی لطف اٹھا نہیں ت	275
۱۱۴۔	اعتبار محبت . ڑھاتے ہیں ہم	277
۱۱۵۔	بیمار رک رک کے چلتی رہی	278
۱۱۶۔	لڑکھڑاتے ہیں کبھی پ ؤں جو منزل کے قر .	279
۱۱۷۔	آج ان کے دامن پ میرے اشک ڈھلتے ہیں	281
۱۱۸۔	درد دل اپنا سنا کر مجھے کیا ہے	282
۱۱۹۔	آزماتے تو بہت اچھا تھا	284
۱۲۰۔	جا ہوں میں نشیمن کا بھرم ہے کتنا	286
۱۲۱۔	ب الفت سے کام لیجے	287
۱۲۲۔	مشق ستم فرماتے رہے	288
۱۲۳۔	کہاں ابھی کچھ بیٹھ تو سہی اے دو ت	289
۱۲۴۔	گھبرا گئے مرا م لے کر	290
۱۲۵۔	جس نے ٹھکرا دی ہر اک کو وہ دل ہوں میں	291
۱۲۶۔	لیجئے آشیاں بن ی	292
۱۲۷۔	ہنستے ہوئے مقتل سے رکیوں نہیں جاتے	293
۱۲۸۔	میرا غم آپ کا غم ہو یہ ضروری تو نہیں	294

۱۲۹۔	ہے قلب مطمئن سا مطمئن نہیں	295
۱۳۰۔	حیاتِ نو کے سہاروں سے کام ی ٔ ہے	296
۱۳۱۔	سجدہ کو میں سر کہاں سے لاؤں	297
۱۳۲۔	محفل میں کیا حسیں یہ بیچارگی رہی	298
۱۳۳۔	بندہ پ ور یہ د کا دستور ہے	299
۱۳۴۔	ہے یقیں میرا محکم یہ کوئی گماں نہیں ہے	300
۱۳۵۔	جس نے بھی اس کا سراپ دیکھا	301
۱۳۶۔	کر کے مجھے حیران گئے ہیں	302
۱۳۷۔	ز ب ں پہ اُن کے مرا م آ ی کیسے	303
۱۳۸۔	سر کہاں ہوت ہے خم دیکھیں گے	304
۱۳۹۔	اپنے دل کا حال اپنے سے چھپا آ ی	305
۱۴۰۔	کتنی حیرت کا مقام آ ی ہے	306
۱۴۱۔	جو ضبط درد کے قابل نہیں ہے	307
۱۴۲۔	اچھا ہے کہ سجدوں کا بھرم ساتھ لئے جا	308
۱۴۳۔	چلو ق کی بھی خوشی ہو گئی	309
۱۴۴۔	جس شخص کا خنجر مرے ی میں لگا ہے	310
۱۴۵۔	. . وہ وں سے پلا دیتے ہیں	311
۱۴۶۔	رسماً ہی سہی محو دعا ہو تو رہے ہیں	312
۱۴۷۔	اپنی ت ب دیکھتا ہوں	313
۱۴۸۔	نہ تو ا. و پہ ہوں بل اور نہ ماتھے پہ شکن	314
۱۴۹۔	آج تکمیلِ غم ہو گئی	315
۱۵۰۔	وہ آئے ہیں ش غم مختصر نہ ہو جائے	316

۱۵۱۔	پہلے پ دہ تو اٹھا یہ جائے	317
۱۵۲۔	اپنی منزل کا جسے آپ پتہ دیتے ہیں	318
۱۵۳۔	مہر. نی ہے یہ اُس کی یہ کرم اس کا ہے	319
۱۵۴۔	کیسے سکون پ وَں تجھے دیکھنے کے بعد	320
۱۵۵۔	بخشی ہے خطا اُس کی ی اُس کو سزا دی ہے	321
۱۵۶۔	کون مجرم ہے کسے سامنے لا یہ جائے	322
۱۵۷۔	اُن کے وعدہ کا اعتبار ہے	323
۱۵۸۔	تم سے کے تمھارے ہی ہو لئے	324
۱۵۹۔	جو بھولے سے وہ مہر. ں ہو گئے	325
۱۶۰۔	. فصل بہار آئی. . دور میں جام آ ی	326
۱۶۱۔	دیکھ کر مجھ کو مسکرائے ہیں	327
۱۶۲۔	نہ طلب گارِ دوا ہے نہ دعا مانگے ہے	328
۱۶۳۔	مسرت کا جہاں پیغام آ ی	329
۱۶۴۔	صیاد سے بچے تو چھپے . غباں سے ہم	330
۱۶۵۔	دل دھڑکتا بھی ہے کم درد بھی کم ہوت ہے	331
۱۶۶۔	آشیاں پہلے بنا یہ جائے گا	332
۱۶۷۔	چھلکیں گے اَ آ پلکوں پہ سجا گے	333
۱۶۸۔	میری قسمت میں جو ہے ہونے دو	334
۱۶۹۔	مرے دل کی دھڑکن. ڈھ دینے والے	335
۱۷۰۔	دل میں رہ کر بھی نگاہوں سے وہ مستور رہا	336
۱۷۱۔	نہیں ایسا کوئی ا ن نہیں	337
۱۷۲۔	حالِ دل اُن سے کہا یہ درد کا شکوہ کیا	338

۱۷۳۔	پہلے لو تو شمع کی مدھم کرو	339
۱۷۴۔	داغِ دل اُن کی اما ت ہیں چھپائے رکھنا	340
۱۷۵۔	. . وہ پ بند قول و قسم ہو گئے	341
۱۷۶۔	قتل کرتے رہو مسکراتے رہو	342
۱۷۷۔	کچھ نہ کچھ ان کی خوشی کے لیے کر ہو گا	343
۱۷۸۔	پہلے اپنے دل کا لیجے جا ٔ ہ	344
۱۷۹۔	جو ضبطِ غم کا سلیقہ سے اہتمام کیا	345
۱۸۰۔	جان کر . لوگ ا نے بنے	346
۱۸۱۔	خوشی بہت ہی سہی کچھ نہیں کسی کے لیے	347
۱۸۲۔	میں کیوں آپ کو مہر ں د آ ی	348
۱۸۳۔	ڈھو ت ہوں ت ے نقشِ کفِ پ رات گئے	349
۱۸۴۔	درد تو ڈ ھنے لگا احساس کم ہونے لگا	350
۱۸۵۔	اُن کو چمن میں آئے زمانے ر گئے	351
۱۸۶۔	شای کوئی ت زہ ستم ا دکیا ہے	352
۱۸۷۔	کتنی حیرت کا مقام آ ی	353
۱۸۸۔	اپنے دل کا حال اپنے سے چھپا آ ی	354
۱۸۹۔	حالِ دل اُن سے کہا درد کا شکوہ کیا	355
۱۹۰۔	میکدہ سے نہ ا اہل ہوس جا گے	356
۱۹۱۔	کسی رہبر سے وہ کس دل سے ملے	357
۱۹۲۔	کیوں ہے پ یشاں اے دل کیا ہے	358
۱۹۳۔	کوئی آ کر مجھے تسکین تو کیا دیتا ہے	359
۱۹۴۔	بیاں درد کی ہم واردات کیا کرتے	360

۱۹۵۔	کچھ ایسی تیرے غم سے ہے وابستگی مجھے	361
۱۹۶۔	تلاش ہے تو ہے اس قلب معتبر کی تلاش	362
۱۹۷۔	یدان کی جو آتی رہی	363
۱۹۸۔	مجھ سے میخانے کی. تیں کیجئے	364
۱۹۹۔	اپنا ہر زخم چھپادوں گا تم آؤ تو سہی	365
۲۰۰۔	یہ ما. کہ ہوگی کیسے ہوگی	366
۲۰۱۔	وہ ہنسے ہیں جان کر ایسا نہیں	367
۲۰۲۔	بے زکرِ م فصل بہاراں ہوں میں	368
۲۰۳۔	اُن سے ملی . یدنہیں	369
۲۰۴۔	مرا. م لکھ کر مٹا یَ یہ ہے	370
۲۰۵۔	ہو شمع جہاں روشن پہنچے وہیں پ وانے	371
۲۰۶	آشنا ہیں . یہاں. آشنا کوئی نہیں	372
۲۰۷۔	دل اپنا آج پ یشاں ہے دیکھئے کیا ہو	373
۲۰۸۔	ملیں جہاں بھی اجالے سمیٹ کر لاؤ	374
۲۰۹۔	ملنے کی قسم کھائی تھی . بھول گئے ہیں	375
۲۱۰۔	وہ کیا.م سے اٹھ کے جانے لگے ہیں	376
۲۱۱۔	یہ لازمی ہے کہ موسم کا احترام کرو	377
۲۱۲۔	شکستہ پ کو ٹ پ ینہ جائے	378
۲۱۳۔	مہر. ں اتنے کہاں تھے پہلے	379
۲۱۴۔	. لے لباس حُسن کے پیکر. ل گئے	380
۲۱۵۔	یہ . ت کیا ہوئی تیور وہ کیوں . لنے لگے	381
۲۱۶۔	سمجھ نہیں ت جو کچھ بھی مباحثِ فکر و فن میں آ کر	382

۲۱۷۔	اس طرح ان کی یـ دمیں کھویـ ہوا ہوں میں	383
۲۱۸۔	غم جام سفالی آرزوئے جام جم . ت	384
۲۱۹۔	اس سے کیوں پوچھئے پـ وانوں پہ کیاَ ٘ ری ہے	386
۲۲۰۔	نگاہ حُسن میں ہم ایسے بے وفا ٹھہرے	387
۲۲۱۔	بعض ٘ واقف آداب کے آجانے سے	388
۲۲۲۔	چاہنے والے لحدت تو ہمیں پہنچا گئے	389
۲۲۳۔	کیوں اتنے ٘ دان بنے ہو یہ تو بتاؤ آ ٘ تم	390
۲۲۴۔	نہ درمیاں میں اَ میرا آشیاں ہوت	392
۲۲۵۔	بھول کر بھی نہ کبھی اس نے یہ سوچا ہوگا	393
۲۲۶۔	کس کو پـ نے کی بـ ت کرتے ہو	394
۲۲۷۔	ز بـ ں کے زخم ہیں یہ کم نہ ہوں گے	395
۲۲۸۔	ہوگی شفا امکان نہیں ہے	396
۲۲۹۔	یقین ہے یہ کسی پـَ ال تو ہوگا ہی	397
۲۳۰۔	جو بھی مجرم ہوا سے سامنے لا ٘ ہے مجھے	398
۲۳۱۔	اپنی حساس طبیعت کا اثـ لگتا ہے	399
۲۳۲	ہے وہ اپنا کہ پـ ا نہیں دیکھا جات	400
۲۳۳۔	سلامت ان کا الٰہی سدا امکان رہے	402
۲۳۴۔	اللہ مری موت بھی کس درجہ حسیں ہے	403
۲۳۵۔	. ق کی زد پہ نشیمن جو بنا سکتا ہے	404
۲۳۶۔	وہ سُن رہے تھے شوق سے روداد غم مری	405
۲۳۷۔	یـ دز ٘ ال اس طرح کچھ مجھ سے دامن گیر ہے	406
۲۳۸۔	ز ٘ گی روٹھ کے جاتی ہے اَ جانے دو	407

۲۳۹۔	غنچے بھی چٹکے نہیں گل بھی ابھی مہکے نہیں	409
۲۴۰۔	. لی بھی رُت . لتے ہی	410
۲۴۱۔	بے . . گھومتے پھرتے ہیں جو . زاروں میں	411
۲۴۲۔	کوئی آ کر مجھے تسکین تو کیا دیتا ہے	412
۲۴۳۔	جو سیدھی راہ پ تھے وہ منزل تلک گئے	413
۲۴۴۔	رات دن جو رہتا ہے ان کا خیال	414
۲۴۵۔	صیاّد ظلم بھی جو کرے مہر . ں کہو	415
۲۴۶۔	وابستہ ان کے غم سے جو دن رات ہم رہے	416
۲۴۷۔	ایوانوں کی . ت چھڑی ہے	417
۲۴۸۔	اپنی روداِدِ الم کیوں نہ سنا دی جائے	418
۲۴۹۔	فقط میرے نشیمن ہی پہ یہ بیدار کرتی ہے	419
۲۵۰۔	ای . ر ایسا ہوا پھر کبھی دیکھا نہ َ ی	420
۲۵۱۔	یہ سیل اشک رواں ز فرات رہے	421
۲۵۲۔	یوں تو جانے کو میں ان کی . م میں اکثرَ ی	423
۲۵۳۔	رونق کچھ اور بھی ش . غم کی . ڈھایئے	425
۲۵۴۔	ہم محفل سےَ اٹھ جاتے	427
۲۵۵۔	یہ ہے دستور گلشن کا یہ ہیں آداب گلشن کے	428
۲۵۶۔	میخانے کا جو حال ہے وہ . پہ عیاں ہے	429
۲۵۷۔	ساماں کئی ہیںَ مئی . زار کے لئے	430
۲۵۸۔	نہ تو دیوار ہی ر تے ہیں نہ درر تے ہیں	431
۲۵۹۔	خیر گلشن کی ہو بس میں یہ دعا مانگوں گا	432
۲۶۰۔	میں ہی خود . . اذن قتل عام دوں	433

۲۶۱۔	نہ تو دامن نہ یبان سے وابستہ ہے	434
۲۶۲۔	تبسم . پہ ہے اور آ نم ہے	435
۲۶۳۔	رت ابھی . لی نہیں غنچے ابھی چھلکے نہیں	436
۲۶۴۔	نہ کٹتی ہے ش . غم اور نہ دن . ت ہے	437
۲۶۵۔	رات کے بعد آئی پھر رات	438
۲۶۶۔	غم کی عظمت . ڑھانے کے دن آ گئے	440
۲۶۷۔	زلفیں سنواریں اپنی کہ وہ منتشر کریں	441
۲۶۸۔	جو کرم آپ کے دامن کی ہوا کرتی ہے	442
۲۶۹۔	میری قسمت میں جو ہوت ہے وہ ہونے دیجئے	443
۲۷۰۔	میں یوں بھی کرت ہوں آغاز اپنا افسانہ	444
۲۷۱۔	کیا بتاؤں تجھے . واقف عرفان حیات	445
۲۷۲۔	مجھ سے میخانے کی . تیں کیجئے	446
۲۷۳۔	. قدری ار . ب وفا دیکھ رہے ہیں	448
۲۷۴۔	. . کوئی اہل غم . کشائی کرے	450
۲۷۵۔	جن کو دل دار سمجھتا تھا دل آزار بنے	451
۲۷۶۔	میں راہ پہ تھا خیر کی شرت نہیں پہنچا	452
۲۷۷۔	مجھ سے جس نے بھی دشمنی کی ہے	454
۲۷۸۔	کس شئے میں کس مقام پہ وہ جلوہ نہیں	455
۲۷۹۔	حق . ت جو ہے اس کو سنانے کے واسطے	456
۲۸۰۔	حق پہ مر . ہے تو اس شان سے مر جا گے	457
۲۸۱۔	جو غم ہے جا و داں اُسے دل سے نہ بھلا دے	458
۲۸۲۔	. میں . . دھوا کیا بولوں	459

شمارہ	عنوان	تعداد شعر	دربیان	مصرعہ مطلع	صفحہ
۲۸۳	مد ت	۷	حضرت ابوطالبؑ	مدحتِ ابوطالبؑ کیابتا ہم کیا ہے	503
۲۸۴		۶	سرورکائناتؐ	اے فخرِ عرب اے شاہ عجم . ی دمجھے فرماؤ گے	504
۲۸۵		۷	سرورکائنات	. پہ م نبیؐ جو آ ی ہے	505
۲۸۶		۷	سرورکائنات	فرمایئے ی داب مجھے سرکار مدینہ	506
۲۸۷		۸	سرورکائنات	جوبھی ی ہے ا م مدینے والے	507
۲۸۸		۷	سرورکائنات	یہ . ہے ان کا تصدق کرم یہ ان کا ہے	508
۲۸۹		۷	سرورکائنات	نصیب آزمانے مدینہ چلو	509
۲۹۰		۶	سرورکائنات	. رگاہِ خسرو کون ومکاں آ ئے ہیں	510
۲۹۱	منقبت	۱۰	مولائے کائنات	جواب حیدرؑ صفدر کہاں سے لاؤ گے	511
۲۹۲	منقبت	۸	مولائے کائنات	علیؑ کے عشق میں یوں ڈوب جاتے ہیں علیؑ والے	513
۲۹۳	منقبت	۷	مولائے کائنات	بس نصیری سے یوں دوستی ہوگئی	514
۲۹۴	منقبت	۷	مولائے کائنات	ولا کا بہرحال ر لانے لگا	515
۲۹۵	منقبت	۷	مولائے کائنات	پہلے عشق مولاؑ سے قلب کو جلا دیجے	516
۲۹۶	منقبت	۷	مولائے کائنات	کھینچ گئی ذوالفقار علیؑ	517
۲۹۷	منقبت	۷	مولائے کائنات	میں سوچتا نہیں غم ہے کہ ہے خوشی مولاؑ	518
۲۹۸	منقبت	۷	مولائے کائنات	جبیں کو میری نقش پ ئے حیدرؑ پہنچنا ہے	519
۲۹۹	منقبت	۷	مولائے کائنات	سلمان کے دل پہنچے ہیں میثم کی ز ب پہنچے ہیں	520
۳۰۰	منقبت	۸	مولائے کائنات	ا ی مضموں کو جو ھا اس سے بھی بہتر	521
۳۰۱	منقبت	۷	مولائے کائنات	دکھا ہے ا کیا ذکر حیدرؑ دیکھنا یہ ہے	522
۳۰۲	منقبت	۱۱	مولائے کائنات	مقصّر سے مجھے وابستگی اچھی نہیں لگتی	523
۳۰۳	منقبت	۷	مولائے کائنات	نبیؐ ا کے لیے ہے انبیؐ کے لیے	525
۳۰۴	منقبت	۷	مولائے کائنات	غیر کی مدح سُنا کر مجھے کیا ہے	526

۳۰۵	منقبت	۹	مولائے کائنات	نہ بھول کر بھی کبھی تم کسی کی . ت کرو	527
۳۰۶	منقبت	۸	مولائے کائنات	مدح حیدرؑ سُن کے پہلے مسکرادیتے حضورؐ	529
۳۰۷	منقبت	۷	مولائے کائنات	یقیناً موت میری حاصل صدز ٔ گی ہوگی	630
۳۰۸	منقبت	۷	مولائے کائنات	میرا ایمان ہے میرا ایقان ہے میرے مولاؑ مری قبر میں آ گے	531
۳۰۹	منقبت	۷	مولائے کائنات	کوئی مشکل سہی خاطر میں کہاں لاتا ہوں	532
۳۱۰	منقبت	۷	مولائے کائنات	علیؑ کے نقش پ سر جھکا ٔ چاہتا ہوں	533
۳۱۱	منقبت	۷	مولائے کائنات	سامنے نقش پ ہے علیؑ کا	534
۳۱۲	منقبت	۷	مولائے کائنات	علیؑ کی مدح کا ا م ی ٔ چاہتا ہوں	535
۳۱۳	منقبت	۹	مولائے کائنات	موت سے خوف کھا کر جو شام وسحر مانگتے ہیں دعاز ٔ گی کے لیے	536
۳۱۴	منقبت	۱۰	مولائے کائنات	میرے . پہ تو رہتا ہے صبح ومسا یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ	538
۳۱۵	منقبت	۹	مولائے کائنات	سمجھ کر حاصل ایماں علیؑ کا ٔ م یتا ہوں	540
۳۱۶	منقبت	۸	مولائے کائنات	کائنات روشن ہے کعبہ مسکراتا ہے	542
۳۱۷	منقبت	۸	مولائے کائنات	سوا علیؑ کے قدم ماسوا علیؑ کے قدم	543
۳۱۸	منقبت	۹	مولائے کائنات	چاہو ٔ اکی . ت کرو یا نبیؐ کی . ت	544
۳۰۹	منقبت	۹	مولائے کائنات	. . اٹھی مری وہ اپنے محورت گئی	546
۳۲۰	منقبت	۷	مولائے کائنات	جلوہ ہیں حیدرؑ کرار دیکھئے	548
۳۲۱	منقبت	۷	مولائے کائنات	جو اتفاق سے قرآں کو اک دیکھا	549
۳۲۲	منقبت	۸	مولائے کائنات	سامنے میرے روئے علیؑ ہے	550
۳۲۳	منقبت	۷	مولائے کائنات	جہادز ٔ گی میں . کوئی مشکل مقام آ ی	551
۳۲۴	منقبت	۷	مولائے کائنات	کہتا نہیں ا ف انھیں پ ک لوگ	552
۳۲۵	منقبت	۸	مولائے کائنات	سر ز مۂ حیات ہیں مولائے کائنات	553
۳۲۶	منقبت	۸	مولائے کائنات	علیؑ . لیں پہ ہیں . پ ہنسی ہے	554
۳۲۷	منقبت	۷	مولائے کائنات	نصیریوں کو . امیں کہوں ٔ انہ کرے	555

۳۲۸	منقبت	۷	مولائے کائنات	رات دن میری ز ن پ ہے یہی	556
۳۲۹	منقبت	۸	مولائے کائنات	ہے میری بندگی کس انتہا پ	557
۳۳۰	منقبت	۷	مولائے کائنات	جو بو اب کا ہو ں پہ م آ ہے	558
۳۳۱	منقبت	۸	مولائے کائنات	امیر المومنین میرا علیؑ ہے	559
۳۳۲	منقبت	۸	مولائے کائنات	میں یوں اتباع نبیؐ کر رہا ہوں	560
۳۳۳	منقبت	۸	مولائے کائنات	مرا نہیں مری نسبت کا احترام کرو	561
۳۳۴	منقبت	۷	مولائے کائنات	اوج پ جگہ میں نے وہ پ ئی ہے کہ بس	562
۳۳۵	منقبت	۸	مولائے کائنات	کیا عرض کروں آپ سے کیا مل ی مجھ کو	563
۳۳۶	منقبت	۸	مولائے کائنات	میں روز ازل سے ہی کہلا ہوں مولائی	564
۳۳۷	منقبت	۸	مولائے کائنات	کیا خبر کوئی بسر کر ہے کیوں کر رات دن	565
۳۳۸	منقبت	۱۰	مولائے کائنات	ہر وقت میرے مولاؑ محو کرم ملیں گے	566
۳۳۹	منقبت	۸	مولائے کائنات	حق نگر حق شعار آ ی	568
۳۴۰	منقبت	۷	مولائے کائنات	جو خود ہے مر تعظیم ا ی ء کے لیے	569
۳۴۱	منقبت	۷	مولائے کائنات	ہم تھے مولائی جبھی یہ مرتبہ ہم کو	570
۳۴۲	منقبت	۶	مولائے کائنات	روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی کیسی ہے	571
۳۴۳	منقبت	۹	مولائے کائنات	میرے مولاؑ سے جس کو الفت ہے	572
۳۴۴	منقبت	۸	مولائے کائنات	آج کچھ مجھ کو لکھنا ہے بعنوانِ غدی	574
۳۴۵	منقبت	۷	مولائے کائنات	میری امداد کو کیوں اور کوئی آئے گا	575
۳۴۶	منقبت	۱۰	مولائے کائنات	مدح حیدرؑ کا. بھی ارادہ کیا	576
۳۴۷	منقبت	۹	مولائے کائنات	امیر المومنینؑ. قبر میں تشریف لا گے	578
۳۴۸	منقبت	۹	مولائے کائنات	علیؑ کو خانہ حق کا مکین کہتے ہیں	580
۳۴۹	منقبت	۱۱	مولائے کائنات	احمد مختار کی تیں کیجئے	582
۳۵۰	منقبت	۹	مولائے کائنات	معراج میں نبیؐ کو بلا ی تھا کس لیے	584

۳۵۱	منقبت	۷	مولائے کائنات	نہ اب ہے سانس پہ قابو نہ اب دل ہی سنبھلتا ہے	586
۳۵۲	منقبت	۷	مولائے کائنات	جو ہو نہ سکے بوذر و سلماں کے . ا.	587
۳۵۳	منقبت	۷	مولائے کائنات	ہنسی دیوار کعبہ جانشیں مصطفیٰ آ ـ	588
۳۵۴	منقبت	۸	مولائے کائنات	سُن لیجیے یہ ا ـ قلندر کی . ت ہے	589
۳۵۵	منقبت	۷	مولائے کائنات	جس کو مولاؑ سے محبت ہو گئی	590
۳۵۶	منقبت	۹	مولائے کائنات	آپ کیا جا کہ کیا ہے مدح حیدرؑ کا مزاج	591
۳۵۷	منقبت	۸	مولائے کائنات	کر رہا ہوں رقم میں ثنائے علیؑ	593
۳۵۸	منقبت	۹	مولائے کائنات	جو ہے روز ازل سے آل پیغمبرؐ سے وابستہ	594
۳۵۹	منقبت	۸	مولائے کائنات	میرے مولاؑ کے فضائل کا ہے وہ دیوان بس	596
۳۶۰	منقبت	۶	مولائے کائنات	میں سر . م جو پڑھتا ہوا قرآں آ ـ	597
۳۶۱	منقبت	۸	مخدومہ کونینؑ	جہاں میں آمد خیر النساء ہے	598
۳۶۲	منقبت	۱۰	مخدومہ کونینؑ	کرتا ہوں مد ـ میں تیری فاطمہؑ	599
۳۶۳	منقبت	۸	متفرق	. . بھی ہو جاتا ہے خالق کا کرم آپ سے آپ	601
۳۶۴	منقبت	۱۰	حضرت سبط اکبرؑ	درد کا آسرا ہے حسنؑ	602
۳۶۵	منقبت	۹	حضرت سبط اکبرؑ	اک نئی طرز کا لافتیٰ ہے حسنؑ	603
۳۶۶	منقبت	۹	سید الشہداؑ	تبسم . قدرت علیؑ کے لال حسینؑ	605
۳۶۷	منقبت	۷	سید الشہداؑ	دین حق کی بقا حسینؑ سے ہے	607
۳۶۸	منقبت	۷	سید الشہداؑ	سکوں نواز دل و جاں ہیں نقش پائے حسینؑ	608
۳۶۹	منقبت	۷	امام زین العا . ینؑ	مدینہ رشک فردوس . یں ہے	609
۳۷۰	منقبت	۸	امام جعفر صادقؑ	میرا مولا جعفر صادق	610
۳۷۱	منقبت	۹	امام رضائے غریبؑ	جان خیر الورا اے امام رضاؑ	611
۳۷۲	منقبت	۷	حجت العصرؑ	. . سے ہو تم حجاب میں دل بے قرار ہے	613
۳۷۳	منقبت	۸	حجت العصرؑ	اعتبار نبیؐ و علیؑ آیئے	614

٣٧٤	منقبت	٧	حجت العصرؑ	دی کی ‑ ب کہاں جو رخ زیبا دیکھیں	615
٣٧٥	منقبت	٧	حجت العصرؑ	علیؑ کے لال زہراؑ کے دل وجاں تم ۔ آؤ گے	616
٣٧٦	منقبت	٦	حجت العصرؑ	یہ جیتے جی ہے مرے دل کی آرزو قائم	617
٣٧٧	منقبت	٩	ثانی زہراؑ	ہو مجھ سے کیسے ‑ امر تبہ بیاں زینبؑ	618
٣٧٨	منقبت	٨	ثانی زہراؑ	مجبور نہیں مالک ومختار ہے زینبؑ	620
٣٧٩	منقبت	١٢	ثانی زہراؑ	میرا ایماں یہ یقیناً بخدا ہے زینبؑ	621
٣٨٠	منقبت	٧	ثانی زہراؑ	دین حق کی بقا ہے زینبؑ سے	623
٣٨١	منقبت	٩	قمر بنی ہاشمؑ	السلام اے وقار وفا	624
٣٨٢	منقبت	٧	قمر بنی ہاشمؑ	تشنگی ۔ اکی آمد ہے	625
٣٨٣	منقبت	٧	قمر بنی ہاشمؑ	ازل سے ہوں میں علمدار شہؑ کا شیدائی	626
٣٨٤	منقبت	١٠	قمر بنی ہاشمؑ	اہل دل کا ۔ ا ۔ اروفا	627
٣٨٥	منقبت	٧	قمر بنی ہاشمؑ	عباسؑ کا رخ غور سے وہ دیکھ رہا ہے	629
٣٨٦	منقبت	٨	قمر بنی ہاشمؑ	جہاں میں آئے ۔ ۔ عباس ہاتف کی صدا آئی	630
٣٨٧	منقبت	٩	قمر بنی ہاشمؑ	پسر زہراؑ کا اور ام البنین کا دلبر آ ‑	631
٣٨٨	منقبت	٨	قمر بنی ہاشمؑ	اے علمدار شاہ ہدا	633
٣٨٩	منقبت	٩	سکینہ بن الحسین	تفسیر شہادت ‑ ی سیرت ہے سکینہؑ	634
٣٩٠	منقبت	١١	شہزادہ قاسمؑ	ام فروا کا مہ لقا قاسمؑ	636
٣٩١	منقبت	٧	شہزادہ علی اصغرؑ	تشنگی لکھ کر تبسم میں نے لکھا دیکھئے	637
٣٩٢	منقبت	٧	شہزادہ علی اصغرؑ	مالک نے میرے مجھ پہ یہ احسان کردیا	638
٣٩٣	منقبت	٨	شہزادہ علی اصغرؑ	کس کے روئے روشن سے دہر میں اجالا ہے	639
٣٩٤	منقبت	١٠	شہزادہ علی اصغرؑ	جان ۔ زر ۔ ب شہنشاہ دو جہاں	640
٣٩٥	منقبت	٧	شہزادہ علی اصغرؑ	عمر جس کی ہے چھوٹی جو ۔ اسپاہی ہے	642
٣٩٦	منقبت	٧	حضرت عونؑ ومحمدؑ	عظمت کا صداقت کا بیاں عونؑ ومحمدؑ	643

۳۹۷	منقبت	۷	حضرت عونؑ ومحمدؑ	ہیں فخراب و بخداعونؑ ومحمدؑ	644
۳۹۸	منقبت	۸	متفرق	آپ واقف نہیں ہیں کیا ہے قنبر کا مقام	645
۳۹۹	منقبت	۱۰	متفرق	بجھ نہیں کبھی بھی حق کے مظہر کے پ اغ	646
۴۰۰	آ ی منقبت	۹	معصومینؑ	ہیں آٹھوں پہر آٹھویں رہبر کی ثنا میں	648
۴۰۱	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	مجھے مطلوب ہوگا جام ی بھی کو ث کا	649
۴۰۲	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	علیؑ کی مدح کرت ہوں یہی ای کام قی ہے	650
۴۰۳	سلام	۹	شہدائے کربلاؑ	یہ ما ہوں وہ کربلا کا شہیداعظم انہیں ہے	651
۴۰۴	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	تلاوت لازمی قرآں کی ہے تفسیر سے پہلے	653
۴۰۵	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	ذکرِ غم حسینؑ سے محفل سجی رہی	654
۴۰۶	سلام	۱۰	شہدائے کربلاؑ	عزا کے اشک ابن کے کام آتے ہیں	655
۴۰۷	سلام	۹	شہدائے کربلاؑ	شہؑ دیں اصغرِ معصوم کی ت بتاتے ہیں	657
۴۰۸	سلام	۸	شہدائے کربلاؑ	کیا خبر بے چین ہے وہ ی اُسے آرام ہے	659
۴۰۹	سلام	۸	شہدائے کربلاؑ	وہی کربلا جیسے مقتل میں آئے	660
۴۱۰	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	اے ائے مصطفیٰ اے ز دارِ حسینؑ	661
۴۱۱	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	نوک نیزہ سے جو قرآن سناتے ہیں حسینؑ	662
۴۱۲	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	پیشِ حق طا ا ف جو زہرا ہو جائے	663
۴۱۳	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	عاشور کو گو تھی جو تکبیر کی آواز	664
۴۱۴	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	رہتا ہے جو تصوّ راصغرؑ تمام رات	665
۴۱۵	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	وعدہ ع میں آنے والا آئے گا	666
۴۱۶	سلام	۶	شہدائے کربلاؑ	سرورؑ کے غم کو ی سے اپنے لگا گے	667
۴۱۷	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	کون ومکاں تو ہیں جو کوئی نوجواں نہیں	668
۴۱۸	سلام	۱۲	شہدائے کربلاؑ	غم شہؑ کی ٹھہری ہوئی ہے	669

۴۱۹	سلام	۸	شہدائے کربلاؑ	سوئے فرات . . بھی جائے گی حسینؑ	671
۴۲۰	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	جوخوش خیال رخ بوۃ ابؑ دیکھتے ہیں	672
۴۲۱	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	بپانہ ہوکہیں پھرانقلاب مقتل میں	673
۴۲۲	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	یہ . ت عجب دیکھی شبیرؑ کےلشکرمیں	674
۴۲۳	سلام	۷	سکینہ . . . الحسینؑ	بولی ماں کیا ہواسکینہؑ کو	675
۴۲۴	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	آپ کیاجا کہ کیاہے کربلا	676
۴۲۵	سلام	۸	شہدائے کربلاؑ	عزاکےاشک . ابن کے کام آتے ہیں	677
۴۲۶	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	یہ تومنظرفاطمہؑ ہےآپ کےبھی سامنے	678
۴۲۷	سلام	۱۰	شہدائے کربلاؑ	کرکےآغازسخن صل علیٰ سے پہلے	679
۴۲۸	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	ہواہےاورنہ ہوگاغم شہؑ دیں کا . اہم سے	681
۴۲۹	سلام	۸	شہدائے کربلاؑ	حسینؑ اب بے زاین وآں ہے	682
۴۳۰	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	وہ کیسے مسلماں تھےاللہ جانے	683
۴۳۱	سلام	۷	شہدائے کربلاؑ	. . کوئی بھی رہانہ شہؑ خستہ تن کے پ س	684
۴۳۲	سلام	۸	شہدائے کربلاؑ	میں تجھ کوکیابتاؤں کہ وہ کیاہے کیانہیں	685
۴۳۳	مرثیہ	۱۱ بند	حسینؑ ابن علیؑ	ہےوہ ا ں جس کی عزت ہربشرکےدل میں ہو	686
۴۳۴	مرثیہ	۱۶ بند (۴۸شعر)	زینبؑ . . . علیؑ	. . ہوئی قیدسےرہازینبؑ	609
۴۳۵	نو	۷ بند ۲۱شعر	شہدائے کربلاؑ	عاشورکی ش . زینبؑ نےکہااےرات ذراآہستہ . ر	694
۴۳۶	نو	۷	سکینہ . . . الحسینؑ	بیان کرتی تھی فضہ یہ کیاہوابی بی	695
۴۳۷	نو	۷	حضرت فاطمہؑ	زہراؑ کاجنازہ اٹھتاہےاےواویلاصدواویلا	696
۴۳۸	نو	۸	حضرت فاطمہؑ	آج رخصت ہورہی ہےتم سےزہراؑ یاعلیؑ	697
۴۳۹	نو	۷	حضرت فاطمہؑ	بیٹی قر . ن ذراہوش میں آؤاماں	698

۴۴۰	نو	۷	حضرت فاطمہؑ	بولی زینبؑ چلی کہاں اماّں	699
۴۴۱	نو	۵ بند (۱۵ اشعر)	حضرت فاطمہؑ	میں آپ پہ قر.ن کہاں جاتی ہواماّں	700
۴۴۲	نو	۷	شہدائے کربلا	کہتے تھے شاہ والا میں جار ہا ہوں اماّں	702
۴۴۳	نو	۷	حضرت علیؑ	تھا زینبؑ ین کا یہ نو اب آیئے	703
۴۴۴	نو	۷	حضرت علی اکبرؑ	ہے سلام آ ی .یٹ کا پہنچا یا علیؑ	704
۴۴۵	نو	۷	شہدائے کربلاؑ	رخ سوئے نجف کر کے یہ بولے شہ والا جلد آیئے ..	705
۴۴۶	نو	۷	شہدائے کربلاؑ	بولی زینبؑ مضطر اور کیا کہوں ..	706
۴۴۷	نو	۶	شہدائے کربلاؑ	نہ پ ئے شہؑ کو ہے کوئی لغزش نہ د ت شہؑ تھر تھرا رہے ہیں	707
۴۴۸	نو	۷ بند (۲۱ شعر)	حضرت علی اکبرؑ	مامتا کی آنکھوں سے اشک ہیں رواں اکبرؑ	708
۴۴۹	نو	۶	حضرت علی اکبرؑ	جواں .یٹ کی لاشے پہ یہ لیلیٰ سوچتی ہوگی	710
۴۵۰	نو	۷	حضرت علی اکبرؑ	اے علی اکبرؑ مرے نور آواز دے	711
۴۵۱	نو	۷	حضرت علی اکبرؑ	رو کے کہتی تھی مادر کل نہ جانے کیا ہوگا	712
۴۵۲	نو	۶	حضرت علی اکبرؑ	کیسے کٹے گی آ لیلیٰ کی ز گانی	713
۴۵۳	نو	۶	حضرت عباسؑ	کوئی بھی اب نہ رہا میرا سہارا عباسؑ	714
۴۵۴	نو	۵ بند (۱۵ اشعر)	حضرت عباسؑ	بندہ ہوں اکا میں ای در ہے گا	715
۴۵۵	نو	۶	حضرت علی اصغرؑ	ر.ب کا تھا یہ نو مرے علی اصغرؑ	717
۴۵۶	نو	۷	شہدائے کربلاؑ	عصر کو سرورؑ نے فرمایا میں تنہا رہ َ ی	718
۴۵۷	نو	۷	شہدائے کربلاؑ	کو کے گوشے گوشے میں شبیرؑ کا ماتم ہو ت ہے	719
۴۵۸	نو	۸	حضرت سکینہؑ	بین تھا سکینہؑ کا شام ہونے والی ہے	720
۴۵۹	نو	۶	حضرت سکینہؑ	رو کے کہتی تھی داں، کس قدر ا ھیرا ہے	721

۴۶۰	نو	۶ بند (۱۸شعر)	شہدائے کربلاؑ	آؤ گے امام زمن شام ہوگئی	722
۴۶۱	نو	۶	حضرت سکینہؑ	یہ مادر کرتی تھی نو ا ھیرے قید خانے میں	724
۴۶۲	نو	۷	حضرت سکینہؑ	اے شام میں قید ہونے والی اے . حسینؑ اے سکینہؑ	725
۴۶۳	نو	۶	شہدائے کربلاؑ	کوچہ و زار میں جاتی ہے زینبؑ علیؑ	726
۴۶۴	نو	۶	حضرت سکینہؑ	دم توڑتی ہے خاک پہ دان حسینؑ	727
۴۶۵	نو	۷	حضرت سکینہؑ	جھکائے بیٹھے ہیں سرکو عا. ہرا تصو غم بنا ہے	728
۴۶۶	نو	۵ بند (۱۵شعر)	حضرت سکینہؑ	خاموش ہوگئی ہے سکینہؑ میں کیا کروں	729
۴۶۷	نو	۶	حضرت سکینہؑ	ہے سارا گھر یشاں دم ہے سکینہؑ کا	731
۴۶۸	نو	۷	حضرت سکینہؑ	محشر زہ ہے. پ شام کے ز ان میں	732
۴۶۹	نو	۸	حضرت عباسؑ	پیٹو سر اہل عزا عباسؑ کا چہلم ہے آج	733
۴۷۰	نو	۷	اربعین	فا کربلا کا اربعیں کرتے ہیں ہم	734
۴۷۱	نو	۵ بند (۱۵شعر)	اربعین	اربعین کرنے کو آئی ہے بہن اے بھائی	735
۴۷۲	نو	۶	اربعین	قید سے ہو کر رہا آ ہے کنبہ آپ کا اربعیں ہے علیؑ	737
۴۷۳	نو	۷ بند (۲۱شعر)	اربعین	اب آ ی مجرا میں بجالاتی ہوں بھائی	738
۴۷۴	نو	۶	واپسی حرم بہ مدینہ	دیکھئے اٹھ کے مرا حال یشاں امّاں	740
۴۷۵	نو	۶	واپسی حرم بہ مدینہ	بولی زینبؑ مضطراب وطن کو کیا جاؤں	741
۴۷۶	نو	۶	اربعین	ہے رخصت کی گھڑی اے کربلا والو احافظ	742
۴۷۷	نو	۵	واپسی حرم	مقتل کی کہانی دآئی ز اں کا فسانہ دآ	743

۴۷۸	نو	۷ بند (۲۱شعر)	واپسی حرم	۰۰ سلام لیجیے میں زہراؑ کی جائی ہوں	744
۴۷۹	نو	۹	واپسی حرم	کیا کہے حالِ سفرِ زینبؑ مضطر اماں	746
۴۸۰	نو	۵ بند (۱۵شعر)	واپسی حرم	قید سے چھٹ کے پ بندِ محن	747
۴۸۱	نو	۷	واپسی حرم	کیا تجھ سے کہے حال سفر زینبؑ مضطراے شہر مدینہ	749
۴۸۲	نو	۷	واپسی حرم	کیا تھا وعدہ جو پورا وہ کرگئی زینبؑ	750
۴۸۳	نو	۵ بند (۱۵شعر)	حضرت زینبؑ	بیٹوں کو جس نے بھائی پہ قربان کردیا	751
۴۸۴	نو	۸	بیان واپسی حرم	ستم رسیدہ فلک کی ستائی ہوئی ہوں ۰۰	753
۴۸۵	قطعہ	۲	حضرت زینبؑ	راحتِ جان شہ قلعہ شکن تھی زینبؑ	755
۴۸۶	قطعہ	۲	مد ت حیدرؑ	اے دو ت جو دینا ہو مجھے بس یہ دعا دے	755
۴۸۷	قطعہ	۲	مد ت حیدرؑ	میں ب کسی غیر کسی اجنبی کو آواز دے رہا ہوں	755
۴۸۸	قطعہ	۲	مد ت حیدرؑ	غیض میں آ جو حیدرؑ تو مزہ آجائے	756
۴۸۹	قطعہ	۲	حضرت امام رضاؑ	را ت جان شہؑ عقدہ کشا کہتے ہیں	756
۴۹۰	قطعہ	۲	حضرت فاطمہؑ	عرض کرنے درِ دو ت پہ سلام آئے ہیں	756
۴۹۱	ر عی	۲	حضرت عباسؑ	ای زور تھا در کا اسے توڑا ہے	756
۴۹۲	آ ی مناجات	۹	مناجات	اپنی صحت کے لیے کیوں میں دوا مانگوں گا	757

□□□

شجرہ (ددھیال)

شجرہ ننھیال

ز۰ گی۰ مہ

ع: افسانۂ حیات سنا   کہاں سے ہم

(سعید)

۰م	:	میر عا۔ علی
تخلص	:	سعید
شہرت	:	سعید شہید اور شاعرِ ۔ ق و آشیاں
خطاب	:	سعید الشعرا
ولادت	:	۱۴؍جولائی ۱۹۱۴ء
مقام	:	حیدرآ۔ د۔ دکن
عمر	:	۸۶ سال
۔	:	سید زین العا۔ ین ہمدم (صا ۔ دیوان شاعر جو شیراز سے حیدرآ۔ د دکن آئے)
دادا	:	ڈاکٹر یوسف علی خان۔ وہ بھی صا ۔ بیاض سخن گو تھے۔
۔۔	:	میر حمید علی

والد : میر مہدی علی (شہید ر. ‍ ‍)،(۱۸۸۷ء-۱۹۶۳ء) شہید تخلص کرتے تھے۔ پیارے صا . رشید کے شا د رہے۔ ہر صنف بجز مرثیہ طبع آزمائی کی۔ تسبیح خیال (ر. عیوں کا مجموعہ) وسیلہ ت (سلاموں کا مجموعہ) شائع ہوئے۔ تمام دوسرے کلام کو طاق ‍ یں کے حوالے کرد ‍ ے۔

والدہ : حیات بیگم

بھائی بہن : چھ بہنیں اور پ ‍ نچ بھائی۔ سعید . سے ‍. ڑے تھے۔

شر ‍ یِ حیات: فاطمہ بیگم

اولاد : ای ‍ ‍ ‍ ٹ میر جعفر رشید شہیدی اور چار بیٹیاں۔ سا . ہ فاطمہ، . ر فاطمہ، ر. ب فاطمہ اور سعید فاطمہ۔

رشید شہیدی عالمی شہرت کے حامل اسا ‍ ‍ ‍ ہ شعرا میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ موجودہ دور میں ر‍ ئی ادب کے ایوان کے. ‍ ‍ ‍ ہ ستون مانے جاتے ہیں۔ وہ ‍. ڑے فخر سے کہہ ‍ ‍ ہیں:

ع: پ ‍ نچویں پشت ہے شبیرؑ کی مداحی میں

رشید شہیدی کو ددھیال اور ‍ ‍ ‍ یل دونوں طرف سے شاعری کے جینس (Genes) ملے ہیں۔ ان کے پ ‍ ‍ ‍ سید اصغر حسین ‍ جی (۱۸۳۹ء-۱۹۱۲ء) ر‍ ئی شاعری کے عظیم شاعر تھے جنھوں نے ای ‍ درجن سے ز‍ ‍ دہ ایسے عمدہ شا ‍ د چھوڑے جو ان کی مسند پ ‍ استادی کرنے لگے۔

ع: ’’شا ‍ د جو بنا اُسے استاد کرد ‍ ‍ ‍

رشید شہیدی ای ‍ عمدہ غزل گو شاعر بھی ہیں ان کے مجموعے فراز ‍ اور جاگتی راتیں مقبول ہوئے۔ اسی طرح ر‍ ئی ادب میں چھ مجموعے معروف ہوئے جن میں ’’اذان مودّت‘‘، ’’قندیل عطش‘‘ اور ’’روشنی کے پھول‘‘

قابل ذکر ہیں۔

تعلیم و تـ یـ : مدرسہ عالیہ حیدرآ باد میں بارہویں تعلیم حاصل کی۔سعید کے والد م دکن کے مشاور و مصا ب خاص تھے۔حیدرآ باد کے اشرف میں اس خانوادے کا شمار تھا۔چنانچہ شائستہ تہذیب نے سعید کا بچپن نکھارا جس کا بانکپن تمام عمران کی شخصیت سے ت رہا۔

آغاز شاعری: خا نانی ماحول ادب اور شعر سے مہک رہا تھا۔چنانچہ تقریباً دس یـ رہ برس کی عمر میں شعر کہنا شروع کیا اور بہت جلد ہی قبولیت کے درجے پ فیض یاب ہوئے۔

شاگردی: حضرت نجی کے ارشد شاگرد محمد علی مسرور کی شاگردی حاصل کی۔ نجم آفندی سے بھی کسبِ فن میں مدد لی۔

پہلا کامیاب مشاعرہ:سعید نے اپنی پہلی کامیاب غزل م کالج حیدرآ باد کے سالانہ مشاعرہ میں پڑھی جس کی صدارت مہاراجہ کشن پرشاد نے کی۔

مبتلائے زلف گھبراتے نہیں
کھیلتے ہیں قید میں زنجیر سے

شاعری: راقم نے سعید کی شاعری پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔کئی مشاہیر ادب کے مضامین اور اقتباسات بھی اس لیے شامل کیے ہیں کہ سعید شناسی کسی حد تـ کامل ہوسکے۔سعید نے غزل ربا عی اور قطعات کے علاوہ ایـ بڑا قیمتی ذخیرہ مذہبی شاعری کا چھوڑا ہے جس میں حمد، ، مرثیہ، منقبت، سلام اور نوحے شامل ہیں۔سعید کی شاعری کے درجن بھر مجموعے کئی بار شائع ہو چکے ہیں۔

تصانیف: ● برق وآشیاں (غزلوں کا مجموعہ) مطبوعہ حیدرآ باد دکن،۱۹۷۲ء

- شفق (غزلوں کا مجموعہ) مطبوعہ: حیدرآباد دکن،۱۹۷۵ء
- انتخاب (غزلوں کا انتخاب) مطبوعہ: انجمن ترقی اردو (ہند) دلّی، ۱۹۷۷ء
- آفتاب غزل (غزلوں کا مجموعہ) مطبوعہ: حیدرآباد دکن،۱۹۸۲ء
- خاک شفا (منتخب سلام اور نوحے) مطبوعہ: حیدرآباد دکن ۱۹۸۲ء
- کفِ گل فروش (غزلوں کا مجموعہ) مطبوعہ: حیدرآباد دکن،۱۹۹۳ء
- تسنیم وکوثر (مجموعۂ منقبت، سلام، نوحے) مطبوعہ: حیدرآباد دکن، ۱۹۹۳ء
- سرشام (غزلوں کا مجموعہ) مطبوعہ: حیدرآباد، دکن ۱۹۹۹ء
- برق ونشیمن (برق ونشیمن سفینہ وساحل پر مجموعہ اشعار) مطبوعہ لندن انگلینڈ ۲۰۰۳ء
- اے رات ذرا آہستہ گزر (سلام، مرثیہ، نوحے) مطبوعہ: حیدرآباد دکن، ۲۰۰۷ء
- کوثر پہ ہم ملیں گے (مناقب اہلِ بیتؑ) مطبوعہ: حیدرآباد دکن ۲۰۰۷ء

ان مجموعوں کے علاوہ سعید کے کلام کے انتخابات غم مستقل، معراج وفا، علویت، درنجف وغیرہ شائع ہوکر شائقین کے دل کا سرور اور پرستاروں کے زخموں کا مرہم ہوتے رہے۔

نوٹ: مطبوعۂ کلام کے علاوہ کچھ غیر مطبوعہ کلام مفردات، غزل، قطعہ، رباعی اور رثائی ومنقبتی موضوعات پر سعید کی ایک ڈائری (جو ۱۹۹۱ء کی شائع شدہ ہے) میں موجود ہے۔ راقم نے اس چیدہ چیدہ کلام کو اشعار کی صحت کی تصدیق پر دیکھا ہے۔ اس ڈائری کی فوٹو کاپی میری لائبریری میں موجود ہے اور اصل رشید شہیدی کی ملکیت ہے جو آئندہ سعید پر کام کرنے والوں کی مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔ اگرچہ تقریباً تمام تر کلام سعید کا شائع ہو چکا ہے پھر بھی ہر مصرعہ کی نگہداری بھی ہمارا فرض ہے۔

پڑھت: سعید شہیدی خوش گلو اور بہت خوش لحن تھے اور عمدہ ترنم سے اپنا کلام پیش

کرتے تھے۔ جو کلام کو دوآتشہ بنا دیتا تھا۔

سعید شہیدی کے چھوٹے بھائی میر یوسف علی مقیم لندن لکھتے ہیں سعید کے ترنم کے انداز کو پاک و ہند کے کئی نامور موسیقاروں نے اپنے گانوں میں شامل کیا ہے جن میں بیگم اختر، طلعت محمود، رؤف، جگجیت، وٹھل راؤ چترا سنگھ اور طلعت عزیز قابلِ ذکر ہیں۔

مسافرت: سعید نے حیدرآباد دکن کے کئی ضلعوں، ہندوستان کے کئی شہروں کے علاوہ پاکستان اور لندن کا بھی سفر کیا۔

ملازمت: سعید نے محکمہ آبکاری میں کام کر کے حسنِ خدمت کے وظیفہ پر زندگی بسر کی۔

فتوحات: سعید الشعرا خطاب پایا۔ مشاعروں کی جان رہے۔ رثائی محفلوں کا ایمان بنے۔ حیدرآباد کی تہذیب کی شان اور کلاسک غزل کی آن بان اور پہچان مانے گئے۔ سعید کی کتابوں کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے اور آج کل دستیاب نہیں۔ آل انڈیا اور بی بی سی سے کلام نشر ہوا۔ کتابوں پر ادبی انعامات ملے۔ آج بھی سعید کلاسیک غزلوں میں صف اول کے شعرا میں شمار کیے جاتے ہیں اور گائے جاتے ہیں۔ بزم عزا اور محفل رثا بخصوص جنوبی ہندوستان کی عزاداری کے سلام نوحے اور منقبتی جشن کی شعری نہج سعید ہی کی قلم رو میں شامل ہیں۔

اخلاق و کردار: سعید شہیدی پُرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے مزاج میں حیدرآباد کی تہذیب رچی بسی تھی۔ وہ اگرچہ خوددار وضع دار اور بڑی شخصیت کے حامل تھے لیکن عجز و انکساری کے مجسمے تھے۔ حیدرآباد کے اشراف خاندان سے تعلق تھا لیکن ان کی دوستی مصاحبت عوام سے تھے۔ وہ فکری اور روحانی طور پر فنا فی العلیؑ تھے جس نے انھیں ابوتراب کی نسبت سے خاکساری

کی تھی۔خود کہتے ہیں:

میرے .. بھی تھے مدّاح علیؑ، .ے بھی ہے

ہے سعیداب مد ت حیدرؓ مرے گھر کا مزاج

قنا ت ،لقمۂ حلال کی تنگ دستی کے ساتھ کشادہ پیٗ نی اور سرخ روی ان کی ز ٘ گی سے آ ٘ ی دور ت منسلک رہی۔طبیعت میں در ٖ روں ، حکمرانوں اور ٗ وت مندوں کو ٹھکرانے کی ٘ ادا دنعمت نے د وی عیش و ت کے دروازے تو بند کر دیے لیکن تجلیات اور عزت نفسی کے عرفانی دریچوں نے کو مطمئن اور تسکین بخش کر دی ۔

سعید شہیدی میرے والدسید سبط نبی عا ٖ ی کی ٖ ی عزت کرتے تھے اور انھیں چچا کہتے تھے۔چو وہ سعید کے والد کے دوستوں میں تھے۔سعید کا خلوص اور دل سے دل کا رشتہ کا منظر اس ی دگار کیمرہ فلم میں موجود ہے جو عا ٖ ی فیملی میں محفوظ ہے۔

وفات : ۱۵ر مئی ۲۰۰۰ء

مدفن : دا ٗ ہ میر مومن۔حیدر آ ٖ د

❑❑❑

آنکھیں کھل جا گی زمانے کی
میری آنکھیں تو بند ہونے دو
(سعید)

سعید شہیدی کے انتقال پ
گلہائے اج عقیدت

''مرنے والے تجھے روئے گا زمانہ صدیوں''

علامہ اختر زی ی صا قبلہ:

ان کو اک دن وطن تو جا تھا
ہوگئے اب نجف میں وہ آ د
تہنیت دینے موت آئی ہے
''ز ہ د اے سعید ز ہ د

قطعاتِ ریخ

سا ارتحال سعید الشعرا حضرت سعید شہیدی اعلیٰ اللہ مقامہ

حضرت میرا. اہیم علی حامی:

سارے مدّاح آلِ اطہر کے، یہی احساس دل میں ر ہیں
عالمِ بے ثبات میں ہم کو دے گئے وہ غمِ فراق اپنا
اس طرح سے سنِ وفات ان کا لکھا حامی نے سال ہجری میں
میر عا. علی سعید گئے دارِ فانی سے سوئے دارِ بقا

۱۴۲۱ھ

ڈاکٹر علی احمد جلیلی:

میرے ساتھی سعید سخنور
حسرت آج ۔رِ اجل ہیں
اے علی چل کے ۔ پہ ان کی
سال لکھ دو شہید غزل ہیں

۱۴۲۱ھ

جناب مہدی ثـ قب:

فضلِ ۰ ا توسلِ حیدرؑ چہ خوب ا ت
سوئے نجف سعید شہیدی بحکم رفت
ثـ قب رقم بفضلِ نبی کرد سالِ غم
عا. علی سعید کلیم شفیق گفت
۱۴۲۱ھ

جناب انجم کا :

بنا ہوا تھا جو ہر ا یـ .زم کی رونق
اور احترام تھا جس کا ہر ا یـ کے دل میں
۰ ا یہ ہاتفِ غیبی کی آگئی ا س کو
سعید جاؤ بہشت .یں کی محفل میں
۱۴۲۱ھ

جناب رضا موسوی:

اللہ رے یہ ان کا ہے فیضِ ثنا َ ی
مداح اک جو ۰ متِ شاہِ اُمم میں ہے
رحلت کا سن رضا نے لکھا عیسوی میں یوں
عا. علی سعید بہت خوش ارم میں ہیں
۲۰۰۰ء

جنابِ سجاد :

دیکھ لیا جو چہرہ مولاؑ ہوگئی عید
شاد ہوئے وہ ۔غِ ارم کی پ کے نوی
دُبل کے ہمراہ قصیدہ پڑھتے ہیں
زینتِ ؞ رونقِ محفل آج سعید

۱۴۲۱ھ

جنابِ سلیم رضوی:

اس واسطے علیؑ سے انھیں عشق تھا سلیم
تھی فضلِ حق سے طینتِ فاضل سرشت میں
ان کا سن وفات کہو از سرِ جہاں
پہنچے ہیں اب سعید شہیدی بہشت میں

۱۴۲۱ھ

جنابِ مرزا فری بیگ:

آخرِ دم ت ذکرِ سرور
احسن حضرت سعید شہیدی

۲۰۰۰ء

جناب رضا آفندی:

وہ مجلسِ حسینؑ سے گھر آئے پُرامید
دیار مرتضیٰؑ کی وہیں پہ ملی نوید
خوش آمدید کہتے ہوئے آگئے حبیبؑ
پہنچے رضا ارم میں جو عابد علی سعید

۱۴۲۱ھ

جناب علی انجم صادق:

مداحِ پنجتن مدح کو یوں چھوڑ کر گئے
گل ہو گئے چراغ سخن رہ گئی ضیا
صادق سنو وفات کا ہجری یہی ہے سال
ہیں خلد میں سعید شہیدی میں کہہ چکا

۱۴۲۱ھ

جناب منظر ایلیا:

مدحت کے آسمان پہ چھائی ہے تیرگی
وہ چاند آج چھپ گیا جس سے تھی روشنی
پوچھا سنہ وفات تو جبریل نے کہا
شہر ثنا میں آہ کمی ہے سعید کی

۱۴۲۱ھ

جناب تقی عا. ی گلبرگوی:

استادِ فن سعید شہیدی نہیں ہیں آج
شانِ دکن سعید شہیدی نہیں ہیں آج

ہر انجمن کی جان تھے، تھے خود اک انجمن
وہ انجمن سعید شہیدی نہیں ہیں آج

محفل کی تیرے آج سے رونق چلی گئی
ارضِ دکن سعید شہیدی نہیں ہیں آج

.طل کا جس نے اپنے قلم سے دی جواب
وہ صف شکن سعید شہیدی نہیں ہیں آج

اک پھول سا . ن تھا جہاں سے ـَـ یـ
.زک . ن سعید شہیدی نہیں ہیں آج

پیراہنِ امامؑ کا در.ن اٹھ ـَـ یـ
اے پیرہن سعید شہیدی نہیں ہیں آج

ہجری میں سالِ رحلت مداح لکھ تقی
جانِ سخن سعید شہیدی نہیں ہیں آج

۱۴۲۱ھ

قطعات و تعزیہ

جنابِ مرتضیٰ سلیم:

بندہ نبی نفسِ ٠ ا کہتے تھے
صاحبِ عز و شرف اہل صفا کہتے تھے
قوم کہتی تھی سعید الشعرا جن کو سلیم
ان کو مداح علیؑ اہلِ ولا کہتے تھے

وہ دکن میں ےدگارِ ٠جی و مسرور تھے
منحصر کیا ہے دکن پ ہند میں مشہور تھے
وہ تھے اپنے دور کے استادِ اصنافِ سخن
اور دیرِ شاعری کا مستند دستور تھے

٠مورِ مداحِ اہل بیتؑ تھے حضرت شہید
اور سعید عصر کہلائے زمانے میں سعید
٠م اور او کرے گا بپ دادا کا سلیم
تبں ہے اب تو جانشین ان کا رشید

جنابِ صلاح الدین :

کہاں ہے خالقِ .ق و نشیمن
اجا. کیسے .لا رنگِ گلشن
جو تھا . سے الگ چہرہ کہاں ہے
مرے دل کی طرح خالی ہے درپن

غروب ہوَ ی جس وقت آفتابِ غزل
زمین بوس ہوئے ہوں گے کتنے شیش محل
بہ .مِ شاعرِ عالی مقام اب ۔ بھی
ہمارے دی ہ پُرنم میں ہیں بہت سے کنول

جنابِ سید علی جاوی مقصود:

.م ثنائے آل کی روح رواں سعید
تھے کربِ کربلا کی صدائے فغاں سعید
تھے وسعتِ   کی طرح بیکراں سعید
ہر بحر ہر زمین کے تھے آسماں سعید
محفل تھے اپنی ذات سے اور گلستاں سعید
فصلِ شعور و فکر کے تھے .غباں سعید
تھے دل غزل کا مدح و ثنا کی تھے جاں سعید
. درد و غم کے .ب دروں کی ز.ں سعید

عشق ابو تراب میں میثم مثال سعید
تھے نشر پیام غم جاوداں سعید
قصرِ ثنائے شاہ میں جاوید ہیں مکیں
بے مکاں سعید ہیں خلد آشیاں سعید

حکیم سید محمد کمال الدین:

عرفان اہل بیتؑ میں سرشار وہ رہے
د میں دل سے آلِ محمدؐ کے تھے مرید
رت عجیب ہوتی تھی ان کے کلام میں
ان کے ہر اک شعر کا انداز تھا
محفل کے بادشاہ تو مجلس کے میر تھے
ہر رنگ میں بنے رہے وہ شاعر وحید
طرزِ ادا بھی ان کا عجب دل نشین تھا
اشعار ان کے سن کے تڑپتے تھے دل شدید

جناب ر اختر:

اوجھل سعید بھائی نگاہوں سے کیاہوئے
ایوانِ شاعری میں اندھیرا سا چھاگیا
ماتم کناں ہے صنفِ غزل سرنگوں ہے غم
نعتوں میں جن کی حُبِّ نبیؐ ہے رواں دواں

غزلیں ہیں جن کی حُسن و محبت کی ترجماں
شامل جگر کا خون ہے جن کے سلام میں
نوحوں میں جن کے درد کا دریا ہے موجزن
صنفِ غزل میں آج ... یں ہے جن کا ... م
اب سعید بھائی کو لا ... کہاں سے ہم

سونی ہے گلستانِ غزل کی روش روش
اب ... ق و آشیاں کی وہ چشمک نہیں رہی
دیتی تھی جو دلوں پہ وہ دستک نہیں رہی
اسلاف کی روش کے نگہبان تھے سعید
خوش پوش و خوش نوائی کی پہچان تھے سعید
خود داریوں پہ آنچ نہ آنے دی کبھی
رسوا نہ کج کلاہی کو اپنی کیا کبھی
اب میرِ کارواں ہے رشید ... یں ر
اللہ ان کو طاقتِ حیدر ... کرے

جنابِ ظہیر جعفری:

سخن اس کا ادا اس کی ... اس کی زباں اس کی
وہ زندہ ہے یقیناً زندگی ہے جاوداں اس کی
قصیدہ اس کی عظمت کا پڑھے گا ہر سخن پرور
رِجعتِ حق ... رہے گی داستاں اس کی

ستونِ قصرِ الفاظ و معنی ہر اس کا
پ اغِ جادہ فکر و عمرِ رواں اس کی
مزاجاً تھا وہ سیاحِ ہر اقلیم سخن دانی
سفر اس کا قصیدہ گو، سکو۔ نو خواں اس کی
اسی کے دم سے تھی افکار کے چہرے کی ۔ نی
خبر کیا تھی کہ ہوگی خاک میں صورت نہاں اس کی
کبھی خاطر میں لا۔ ہی نہ تھا وہ مالِ د کو
بہ ایں عالم تھی مفلس پ نوازش بیکراں اس کی
مرا ایمان کہتا ہے علی کی مدح ۔ کو
لحد میں آ گئے ہوں گے خود اہلِ آسماں اس کی

جناب مومن خان شوق:

رہیں گے یـ د ہمیں . ق و آشیاں اس کے
شرافتوں کا صنو. تھا اک گلِ ۔ تھا

وہ اٹھ گئے ہیں تو ہر آ میں نمی سی ہے
ہر ا .بم میں جیسے کوئی کمی سی ہے
غزل کی آ. و شعر و سخن کی تھے خوشبو
رکی رکی سی ہے محفل تھمی تھمی سی ہے

جنابِ کوثر رضوی:

اک ت ار م ولا عرش پ ے
کوثر و عبد ساقی ، کوثر کدھر ے
د سے کیا سعید شہیدی ر گئے
اک عہد ختم ہوَے اک دور مرَے

جناب عباس آفندی:

بو ت ابی تہہ ت اب ے
ساتھ لاکھوں لئے ثواب ے
نیک دل صا مروت تھا
آج کے دور کی ضرورت تھا
جاتی تہذی کا نمونہ تھا
حسن اخلاق کا ذخیرہ تھا
ذکر مولا کی وہ حسیں راتیں
ید آ گی اس کی وہ تیں
وہ مربی تھا مہر ن بھی تھا
جشن و مجلس کی وہ اذان بھی تھا

جناب احسن شکارپوری:

ادب نواز سخن فہم نکتہ داں استاد
شفیق و محسن و ہمدم تھا ان کا م سعید
وہ منقبت ہو کہ نو ، سلام ہو کہ غزل
تھا م ہی کی طرح ان کا ہر کلام سعید

جناب فاروق عارفی:

ہر طرف چھاَ یہ ہے سناٹ
.مِ شعر و سخن اداس سی ہے
اثر ر آج . کی آنکھیں ہیں
''آفتابِ غزل'' بھی ڈوب َ یہ
خالق ''. ق و آشیاں'' تھا وہ
آج بھی گونجتی ہے کانوں میں
ہلکے ہلکے تنموں کی صدا
ز. گی روشنی کی ضامن تھی
. . بھی تھاما ہے اپنے ہاتھوں میں
نغمے ان کی غزل سرائی کے
اس کف ''گل فروش'' کی خوشبو
پھیل جاتی ہے ساری محفل میں
جس کے لفظوں میں ضم ''نشیمن'' تھے
جس کے شعروں میں ''. ق رقصاں'' تھی
جس کی غزلوں کا ای اک مصرع
ر. َ . سا َ یہ تغزل کا
'' '' گوئی بھی خاص تھی تیری
پھول کھلتے رہے عقیدت کے
تیرے ی. میں ''کربلا'' کا غم
ہے ضما. ت ی شفا ت کا

روزِ عاشور کے تلاطم میں
بس تھا ڈوبا ہوا قلم تیرا
مرثیے نوحے اور سلام ترے
اب بھی جیسے سنائی دیتے ہیں

جناب رضا آفندی:

لحد میں آکے فرشتوں نے جب کہا ان سے
ذرا ہمارے سوالوں پہ التفات کرو
سعید نے کہا کیسے سوال کیسے جواب
اب آگئے ہو تو بیٹھو علیؑ کی بات کرو

جناب فراز رضوی:

ہائے
وہ شانہ کشِ گیسوئے اردو نہ رہا
خونِ دل سے جو کیا کرتا تھا افکار کی بات
وہ جور
احساس کو
الفاظ کا آہنگ دے کر
منکشف کرتا تھا
محفل میں غزل کا جادو
اس کے لہجے میں عمل کے تھے عناصر تحلیل

اس کی آواز ہے ایوانِ ادب میں محفوظ
آج بھی
اس کا ترنم ہے سماعت پہ محیط
کتنا دلکش تھا بیاں
کتنا دل آویز انداز
گویا اس سے تھی زمانے میں غزل کی پہچان
اور وہ
خود اپنی پہچان کی خاطر سے کبھی
حمد رب، نعتِ نبیؐ، مدح علیؑ لکھتا تھا
آبِ کوثر سے وضو کر کے اٹھاتا تھا قلم
اس کی آنکھیں بھی
رہا کرتی تھیں پُرنم اکثر
کربلا والوں کا احوال جو لکھتا تھا کبھی
آج وہ
ہو گیا اس دارِفنا سے رخصت
لیکن
اس ذکر کی نسبت سے رہے گی باقی
رہ روِ میثمِ تمار کی پہچان فراز

جناب علی رفیع:

آنکھوں میں اشک . پہ ثنائے علیؑ رہی
ان کی کتابِ ز ہمیشہ کھلی رہی
دسویں صفر سعید شہیدی َ ٘ر گئے
''گل ہوَ ی پ اغ روشنی رہی''

جناب حسن عا ی:

سعیدِ حق کو نوحوں کی صدا ڈھو ٹ تی ہیں اب
عزا کے شہر کی غمگیں فضا ڈھو ٹ تی ہیں اب
نجف میں سامرہ میں کربلا میں ی کہ ٘ میں
کہاں ہو تم تمھیں . کی نگاہیں ڈھو ٹ تی ہیں اب

جناب علمدار رضوی:

اس کی دو ت منقبت نو سلام و مرثیہ
لے َ ی ہمراہ اپنے وہ یہ سامانِ شفا

آسمانِ علم و فن کا اک ستارہ تھا سعید
مدح کی تہذ ی . کا اک استعارہ تھا سعید

تجھ کو حاصل فاطمہ زہراؑ کی جو ت ہے
اے سعید خوش نوا تو ز ہٗ جاو ی ہے

جناب سا . موسوی:

اس سال دس صفر کو ہے افلاک کا یہ حال
عرش . یں و . م فلک جگمگائے ہیں
خوشیاں منا کیوں نہ سبھی ساکنانِ عرش
ان کے یہاں سعید شہیدی جو آئے ہیں

شاعر تھے نو خواں تھے عزادارِ شاہ تھے
.:. میں ان کو اونچے مقامات مل گئے
سا . کرو سعید شہیدی کو تم سلام
ان کے نصیب پھول کی ما کھِل گئے

جناب افتخار احمد اقبال . اور خورشید احمد جامی مرحوم:

میر و غا . را بہم تقلید کردہ در سخن
حُسنِ معنی را کردہ چہ رَ پیرہن
شعر او تفسیر ہستی سوز وسازِ ز گی
گاہ شعلہ گاہ شبنم ہست رازِ ز گی
شاعرِ .ق و نشمن رونق شہرِ غزل
آہ! سوئے خُلد رفتہ آں سعید بے . ل
روحِ آں مرد قلندر شاد و . تمکین . د
ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین . د

جناب رشید شہیدی فرز. سعید شہیدی:

فلک خموش ہے اور ’’.ق‘‘ بھی ہے سہمی ہوئی
چمن اداس، سکوں آشیاں سے روٹھ َ ـِ
پھوار اشکوں کی نم کرچکی ہے سبزے کی
’’شفق ہے بھیگی‘‘ اس کے ر. َ روشن ہیں
ـتنم اب نہ فضاؤں میں ہے نہ غنچوں میں
نہ رت ہے پھولوں کی .قی نہ اب وہ ٹھنڈی ہوا
مہک رہی ہے ’’کفِ گل فروش‘‘ کی خوشبو
غروب ہوچکا سچ ہے وہ ’’آفتابِ غزل‘‘
چمکتی ہے کرنوں کی روشنی اب بھی
وہ چا. چھپ َ ـِ رنجیدہ .دلوں میں
ہے ٹھنڈی روشنی اس کی فضاؤں میں ’’سرِ شام‘‘
(مرحوم کے شعری مجموعوں کے .م)

محترمہ حنا سعیدی دختر سعید شہیدی:

مداحِ اہل بیتؑ تھے او تھا مرتبہ
ہر لمحہ ان کو بنتِ پیمبرؐ نے دی دُعا
اب ہے حنا یقیں مجھے .ـ میں شاد ہیں
عا. علی سعید عزادارِ کربلا

جناب سرور عا. ی:

شبیرؑ کی مد ت میں سعید الشعرا
تھے غرق مودت میں سعید الشعرا
. . ہوگئے وہ قیدِ عناصر سے رہا
سیدھے گئے .:ت میں سعید الشعرا

جناب سوز عا. ی:

کیا خوش نصیب تھے وہ ثنا خوانِ مرتضیٰ
روزِ ازل سے مدحِ علیؑ تھی سر ش ت میں
ہوں گے کمیل و میثم و سلماں کے ساتھ ساتھ
عا. علی سعید شہیدی بہشت میں

مولان عا. ی:

مولائے کائنات کے وہ جاں ر تھے
عا. تھا ان کا .م عبادت َ.ار تھے
کرتے رہے وہ مدحِ علیؑ ساری ز.گی
حضرت سعید .لیقیں میثم شعار تھے

اخبارات انجمنوں، ادیبوں اور شاعروں کا
اج عقیدت سانحۂ ارتحال پ

روز٘ مہ منصف:

غزل کی شاعری میں ان کا مقام بہت بلند تھا۔ ان کی مقبولیت حیدرآ. د سے نکل کر ساری اردو د میں پھیل گئی تھی۔ مذہبی وعزاداری کی شعری محفلوں میں بھی وہ پ بندی کے ساتھ حصہ لیا کرتے تھے وہ مخدوم محی الدین میکش حیدرآ. دی معظم جاہ بہادر شجیع، خورشید احمد جامی، شاہد صدیقی، نسیم مینائی اور حسرت ٘ مذی مرحومین کے بھی ہم عصر رہے ہیں۔ مترنم چھوٹی بحر کی غزلوں اور اپنی شاعری کی نغمگی اور تغزل کے لیے سعید شہیدی ی د رکھے جا گے۔

روز٘ مہ سیا ٘ بنگلور:

حضرت خمار . رہ بنکوی کے بعد وہ کلاسیکل غزل کے واحد شاعر رہ گئے تھے۔ ان کے مذہبی وادبی کئی مجموعہ شائع ومقبول ہوئے جن میں غم مستقل، خاک شفا، معراج وفا، علویت اور کو ٘ و تسنیم کے علاوہ. ق وآشیاں، شفق، آفتابِ غزل، کفِ گل فروش قابلِ ذکر ہیں۔ ان کی غزلوں کے ٘ زہ مجموعہ سرشام کی رسم ا. ا اگلے ماہ کی جانے والی تھی، ان کی غزلیں ہندو بیرونِ ہند نہ صرف ڑھی جاتی تھیں بلکہ پچھلے ساٹھ سال سے فنکار ساز پ ان کا کلام پیش کرتے رہے ہیں۔

روز٘ مہ صحافت، لکھنؤ:

مرحوم کا شمار ٘ رگ اور کہنہ مشق شعرا میں کیا جا ٘ تھا۔ وہ غزلیات کے ساتھ ساتھ سلام اور نوحوں میں بھی مقبولیت حاصل کیے ہوئے تھے۔ مرحوم کو سعید الشعرا کا بھی خطاب تھا۔ مرحوم

کے متعدد منقبت اور غزل کے مجموعے شائع ہوکر مقبول ہو چکے ہیں۔ بعض کتابوں پ یوپی اردو اکادمی سے ا مات بھی مل چکے ہیں۔ حیدرآ. د میں شاعر. ق وآشیاں کے. م سے مقبول تھے۔

انجمن ت قی اردو—ڈاکٹر عبدالمنان:

وہ نہا ی وضع دار اور بہت سی خوبیوں کے حامل تھے ان کا کلام مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہونے کے ساتھ ہی ساتھ آل ا ٹ ی ر ڈ یو حیدرآ. د سے بھی نشر ہوا کر تھا۔ ان کے انتقال سے بلاشبہ حیدرآ. د میں اردو شاعری کی محفلوں کو. قابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔ غزل گوئی میں ان کا معیار غیر معمولی تھا اور عوامی مشاعروں میں انھیں بے حد انتہا مقبولیت حاصل تھی۔ ہندوستان و پ کستان کے معروف ت ین شعرا میں ان کا شمار ہو تھا اور ان کے کلام کو ہر دو ملک میں . ا. مقبولیت حاصل ہوئی۔ اپنی ذاتی ز. گی میں وہ نہا ی مذہبی، خوش اخلاق اور وضع دار تھے۔

رائے منوہر راج سکسینہ:

سعید شہیدی کا تعلق حیدرآ. دی تہذ ی. کی ان ممتاز و ئندہ شخصیتوں سے تھا جنھوں نے اس تہذ ی. اور حیدرآ. د کے. م کو روشن اور بلند کرنے میں اہم حصہ لیا۔ وہ اپنی طرز کے بے حد مقبول شاعر تھے۔ پچاس ساٹھ سال ت شعر و ادب کی شمع جلائے رکھنا بہت. ڑی. ت ہے اس شمع کی روشنی. قی رہے گی۔

انجمن پ وانہ شبیرؑ:

سعید الشعرا حضرت سعید شہیدی کا سا ارتحال اردو ادبی. لخصوص فن شاعری کا. قابل تلافی نقصان ہوا۔ مرحوم غزل گوئی میں ای منفرد مقام کے حامل تھے۔ نصف صدی سے بھی زا ئ عرصہ حیدرآ. د میں مشاعروں کی صحت مند فضا کو. قرار ر. میں جناب سعید شہیدی کا اہم حصہ رہا ہے۔ صدر ڈاکٹر جناب مصطفیٰ کمال مد ی ''شگوفہ'' نے کہا کہ سعید شہیدی غزل کے منفرد. ولہجہ کے شاعر تھے۔

جناب ڈاکٹر تقی عا ی صا ، کنیڈا، رشید شہیدی کو لکھتے ہیں:

خلد آشیانی، مکانی شاعر اہلِ بیتؑ حضرت سعید شہیدی کے انتقال ل کا پُرسہ قبول کیجئے۔ مرحوم کا ذکر ہمیشہ ذکر محمدؐ و آل محمدؐ کے ساتھ رہے گا۔ منقبتی اشعار جو آج ساری د میں مشہور ہیں۔ اسلوب آپ کے دادمرحوم کا خاص اسلوب تھا جس کو آپ کے والد مرحوم نے زگی بخشی اور آپ ا ءاللہ اس شمع کو اسی طرح روشن رکھیں گے۔

ڈاکٹر راج بہادر گوڑ اور وفیسر جعفر امام:

ڈاکٹر راج بہادر گوڑ نے سعید شہیدی کو اردو د کا منفرد شاعر قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہر شعر تہذ روایت اور معاشرہ کی صحیح عکاسی کرنے والا ہو ہے۔ ان کی شاعری مشاعروں کی مترنم فضاؤں میں تی رہے گی۔ وفیسر جعفر م نے کہا کہ میں بھی سعید شہیدی کے رے میں سوچتا ہوں تو ان کی مترنم غزلیں میرے کانوں میں رس ٹپکاتی رہتی ہیں۔ ان کے انتقال نے سارے ادبی ماحول کو مغموم کر دیا ہے۔

ڈاکٹر مرزا محمد تقی خان صا :

ہندوستان کا ا بہت بہت عظیم شاعر اہل بیتؑ اطہار کی شان میں اپنی طرز کی منقبت اور نوحہ لکھنے والا صا عرفان شاعر آج ہم سے بچھڑ یے۔ ایسے شاعر بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا ل ہو مشکل ہے۔

سید علی آقا صا قبلہ:

ان کا شعر ''موت کو ہے مرا انتظار علی''، یقیناً مولائے کائنات ان کی قبر میں آ گے۔

مولا سید ابوطا صا قبلہ:

شاعر اہلِ بیتؑ حضرت سعید شہیدی کی رحلت قوم و ملت کا عظیم نقصان ہے۔ مرحوم کی موت سے ا دور کا خاتمہ ہوا۔ ان کی شاعری جو مدح اہلِ ی اطہار کی شکل میں ہے وہ مرحوم کے لیے ثواب جاریہ ہے۔

علامہ اعجاز فرخ صا ۔ قبلہ:

۔ ۔ فکر وخیال نے چا ۔ کی کرنوں میں نہا کے چنبلی کی کلی سے یہ کہا کہ آؤ ہم تم دونوں مل کر کسی سانچہ میں ڈھل جا ۔ تو یہ اردو غزل بن گئی اور ۔ ۔ زمین پا ۔ آئی تو میر کی ۔ نہوں میں سما گئی۔ مومن نے اس صنم آشنا سے راہ ورسم ۔ ڈھائی، ذوق نے اس کے ذوق تکلم کو بلند کیا۔ غا ۔ نے اسے عروس کی طرح سنوارا، پھر ۔ ۔ امتدادِ زمانہ سے لڑکھڑائی تو خمار نے سہارا دیا۔ اور آ ۔ میں جس کے گھر آ ۔ دم ۔ بس گئی وہ سعید شہیدی تھے۔ سعید شہیدی صرف ا ۔ شاعر ہی نہیں بلکہ ا ۔ تحر ۔ تھے۔ اہل دل کی محفل میں اب ان جیسا شا ۔ ہی مسند آرا ہو سکے۔ ان کی موت سے اردو غزل کی کلائی کی چوڑیاں ٹوٹ گئیں۔ حساس دل کا یہ خاصہ ہے کہ اس کے احساس کی جڑیں تو فرات کے ساحل میں پیو ۔ رہیں لیکن اس کی پیاس ۔ گ وشجر سے ظاہر ہوتی رہے۔ تشنگی کا حضرت سعید شہیدی کے کلام میں جگہ جگہ یہ احساس ہو ۔ ہے کہ جہاں کسی جوان کا لاشہ تھا وہاں اب ۔ مامتا سسک رہی ہے۔ وہ آواز جو رات دی گئے ۔ محفلوں کو سجاتی رہی اور مجلسوں کو رلاتی رہی وہ آواز بجھ گئی۔

مولا ۔ سید ۔ قر آقا صا ۔ قبلہ:

حضرت سعید شہیدی جیسی پ ۔ بندوضع اور مہذب شخصیت کا سا ۔ ارتحال قومی اور ادبی سا ۔ ہے۔ وہ آسمان اردو ادب کے نیر ۔ ں تھے۔ مدحیہ اور ر ۔ ئی شاعری ان کا توشہ آ ۔ ت بھی ہے اور د ۔ میں ان کی بقا کا ۔ ۔ ش بھی۔ ان کی کمی ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی لیکن یہ جگہ پُر نہ ہو۔ وہ یہاں بھی بلند درجہ پ ۔ فا ۔ تھے اور آ ۔ ت میں بھی ان کا درجہ یقیناً اعلیٰ ہوگا کہ وہ ایسے ہی مدح گو اور مدح خواں تھے۔

حضرت حامد بن ۔ ۔ صا ۔ ۔:

سعید مرا عز ۔ ہونے کے علاوہ زا ۔ از پچاس سال سے مرا مخلص دو ۔ تھا۔ اس کے علاوہ منقبت اور نوحے اپنے خاص ا ۔ از میں لکھتا تھا۔ وہ مشاعروں کا بھی بہترین شاعر تھا۔ ایسا کوئی شخص ہزاروں میں ا ۔ بھی ۔ مشکل ہے۔

ڈاکٹر مغنی تبسم صا . :

حضرت سعید شہیدی کی وفات سے آج دکن میں اردو شاعری کا آفتاب غروب ہوَ ۔ حضرت سعید شہیدی اردو غزل کی ای منفرد آواز تھے۔ اردو کی غزلیہ شاعری کو نکھارنے، سنوارنے میں ان کی ۔ مات کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔

جناب را ۔ عزمی:

سعید شہیدی وہ عالمی شاعر تھے جنھوں نے ہر گلستان میں ہر شاخ گل پ اپنا آشیانہ بنا ہے۔ انھیں معلوم تھا کہ . ق ساری کائنات کا احاطہ کی ہوئی ہے۔ ہر چمن اس کی زد میں انھوں نے ہر چمن کی حفاظت کے لیے اپنا آشیاں . ق کی ۔ رکرد ۔حضرت سعید شہیدی کے . ق و آشیاں کے استعارے عجیب وغر . گہری معنو ۔ کے حامل ہیں۔ یہ معنو ۔ شا انہی پ ختم ہوگئی۔ انھو ں نے ادبی اور مذہبی میدانوں میں جو شعری سرمایہ چھوڑا ہے وہ نہا ۔ متوازن اور معتبر کلا ۔ سرمایہ ہے۔

حضرت سعید شہیدی کی شاعری میں کلا ۔ ہموار ۔ حیرت ۔ک ہے۔ معصومین علیہم السلام سے بے پناہ عقیدت ر ۔ تھے۔ جناب امیر علیہ السلام سے سپردگی کی حد ۔ عشق تھا بلکہ وہ مولائے کائنات کے عشق میں فنا کی منزل میں تھے۔ حضرت سعید شہیدی کی مذہبی شاعری کے دو پہلو میں مدحیہ شاعری اور ر ۔ئی شاعری ان کے فکرو ۔ بہ کی صداقت یہاں آتی ہے۔ ادبی شاعری میں فکرو ۔ بہ کے اظہارات روایتی بھی ہو ۔ ہیں۔

نو ۔ سلام کہنے میں تو سرا غم بن جاتے ہیں غم بھی ایسا جیسے وہ کرب ۔ک منظر نگاہوں کے سامنے ہوں۔ . وہ اپنا کلام خود سناتے تو ا ۔ دو آتشہ ہو جا ۔ لیکن ان کے کلام کی سچائی اور خوبی یہ ہے کہ آپ تنہائی میں بھی پ ڑھئے تو وہی ا ۔ آپ پ رہے گا جس سے شاعر متا ۔ ہو کر شعر کہہ ۔ ہے۔

کلامِ سعید مشاہیر اور ممتاز ادیبوں کی میں

جناب اختر حسن: مقدمہ. ق و آشیاں میں لکھتے ہیں:

سعید شہیدی کا شمار مشاعرہ لُوٹنے والے شاعروں میں ہوتا ہے، ز. ن کی صحت و سلاستِ الفاظ کی سلیقہ مندانہ دروبست اور روزمرے اور محاورے کا بے ساختہ استعمال ان کے اشعار میں ایسا چٹخارہ پیدا کردیتا ہے کہ قدرتی طور پ سامعین کو مزہ آنے لگتا ہے اور ہ ہائے تحسین و آفرین سے .م شعروسخن کی فضا گونج اُٹھتی ہے۔اُن کے پ ڑھنے کا ا٠ از بھی بہت ڈرامائی ہوتا ہے۔عموماً وہ چھوٹی بحروں میں شعر کہتے ہیں اور پیش پ افتادہ مضامین کو ایسے ا٠ از میں پیش کرتے ہیں کہ ان میں ت زگی اور شگفتگی پیدا ہوجاتی ہے۔. ق و نشیمن کے قبیلے سے ان کی شعری فکر کا رشتہ اتنا گہرا اور اُستوار ہے کہ ان کی کوئی غزل، اس تعلق سے دامن بچا کر منزلِ تکمیل ت نہیں پہنچتی۔اپنے پہلے مجموعۂ کلام کا ٠م بھی اسی نسبت سے انھوں نے ''. ق و آشیاں'' رکھا ہے۔وہ غزل کے شاعر ہیں اور ان کی ہر غزل اُردو کی روایتی غزل کے نقشِ قدم پ سجدہ ر: آتی ہے۔

سعید شہیدی کے زیرِ مجموعے کا مطالعہ اس امر کے وافر ثبوت فراہم کردیتا ہے کہ ُ پ انی شراب' پ انے پیمانوں میں وجہ کیف و ط بن سکتی ہے بشرطیکہ شراب میں وٹ نہ ہو اور پیمانے قیمتی اور دلکش ہوں۔

قفس، نشیمن، صیّاد، گلستاں، . ق، آشیاں اور اسی قبیل کے استعارتی الفاظ اور ان

سے وابستہ مضامین کو سعید شہیدی نے اپنی غزلوں میں .ڑے ذوق وشوق اور سلیقہ واہتمام سے .. اور . ھا ہے۔

جناب مہندرراج سکسینہ: . ق و آشیاں کے تعارف میں لکھتے ہیں:

سعید شہیدی چھوٹی بحروں میں غزل کہتے ہیں اوران کی ز.ن آسان اور سلیس ہوتی ہے۔اس لیے وہ اہلِ ذوق کے علاوہ اس دور کے نوجوانوں میں بھی جن سے اُردو کا مستقبل وابستہ ہے، مقبول ہیں۔

جناب مرزا محمد اطہر قبلہ ''خاکِ شفا'' میں لکھتے ہیں:

اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ شاعری الفاظ کی وہ مر کاری ہے جس . ہر شخص قادر نہیں ہو. ۔الفاظ کے پیکر میں مضامین کی روح ڈال کر . ت کی ..پ پیدا کر. ہر کس و . کس کے امکان سے . ہر ہے۔

دینوی شاعری . مذہبی حدود میں قدم رکھ کر نو وسلام، مرثیہ اور منقبت کی شکل اختیار کرتی ہے تو . ریخ وعقا ٔ کے لگاؤ کی وجہ سے اور بھی مشکل ہوجاتی ہے۔ مدح کی شی وادی میں اَ حفظ مرا . نہ رہے تو بہت پُر خار . . ہوسکتی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ مدح اہلبیتؑ کی بلند منزلوں سے شاعر اس وقت . کامیابی سے نہیں . رسکتا . . ممدوح کا کرم شاملِ حال نہ ہو۔

عہدِ حاضر کے جن مداحانِ اہلبیتؑ سے میں شدت سے متا. ہوا ان میں جناب عا.علی صا . سعید شہیدی کا . می بہت یں ہے۔

موصوف کو ز.ن و بیان . جو مکمل قابو حاصل ہے وہ کم ہی لوگوں کے حصے میں آ. ہے، آپ کو غزل . چو مکمل عبور ہے لہٰذا کبھی کبھی اس کی چاشنی مدح ومنقبت میں بھی اس

طرح پیدا ہوجاتی ہے کہ سننے والے بے اختیار تڑپ اٹھتے ہیں۔

مدح مولا کرتے ہوئے حضرت سعید کبھی کبھی ان منزلوں کو چھو لیتے ہیں جہاں جبرئیلِ فکر کے پر جل اٹھیں۔

ان کے نوحے اور سلام جذباتِ غم اور فطرتِ انسان سے اس قدر ہم آہنگ ہوتے ہیں کہ سننے والا بے چین ہوجاتا ہے۔ ان کے کلام میں جذبات کی تڑپ غیر معمولی ہے میں اکثر اس تڑپ کی توجیہہ سوچتا رہا کہ آپ کے کلام میں یہ درد کا سمندر کہاں سے آگیا۔

موصوف خود صاحبِ درد ہیں۔ نوجوان فرزند کا داغ اٹھا چکے ہیں اور اب مسلسل اپنے غم کو بھلا کر غم فرزند زہراؑ میں دنیا کو رلا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں سوز و گداز کا رنگ بالکل فطری ہے۔ کہیں سے آورد نہیں ہے۔

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ بطفیلِ محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام موصوف کو شاد و آباد رکھے اور تا دیر مدح و منقبت کی توفیق کرامت فرماتا رہے۔

جناب اختر زیدی قبلہ شاعر ''کوثر و تسنیم''، میں لکھتے ہیں:

سامعین ان کا کلام بڑے شوق و ذوق سے سنتے ہیں اور انھیں ہر موقع پر داد و تحسین کا خراج ملتا ہی رہتا ہے۔ غزل میں ان کا ایک مخصوص رنگ و لہجہ ہے جسے انھوں نے بڑی خوبصورتی سے قائم رکھا ہے اور اس انداز شعر گوئی کو خواص و عوام بھی بے حد پسند کرتے ہیں اس طرح ان کے مذہبی کلام میں بھی ان کا اپنا ایک رنگ ہے اس سلسلہ میں خاص طور پر ان کے جذبات عقیدت کے والہانہ اور بے ساختہ اظہار کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس راستہ پر ان کے فکر کا مرکز ذات مبارک مولائے کائنات ہے۔ اس وابستگی کے اظہار میں وہ زمندی سے گزر کر نازکی حدوں میں آجاتے ہیں اس طرح کے آداب ذکر و فکر کی روشنی سے مٹتے نہیں۔ اس طرح سلام میں جو اشعار مدح و منقبت کے آجاتے ہیں وہ ان کی فطری

کیفیت وعقیدت کے مظہر ہوتے ہیں۔لیکن جہاں شہدائے کربلا اور کربلا کے اہم پہلوؤں پ ان کی فکر شعر کے سانچے میں ڈھلتی ہے وہاں گہرے سوز وگداز کے ش ملتے ہیں یہی ت ان کے نوحوں میں بھی پ ئی جاتی ہے۔

مدح اہل بیتؑ میں . ت کا والہانہ ا از اور غم والم کی روداد میں درد وسوز کی دو تو فطرت کا عطیہ ہے لیکن اس کے ساتھ انھیں شعر گوئی کے دورِ شباب میں حضرت مسرور اعلیٰ اللہ مقامہ جیسے استاد سے فیض ی ب ہونے کا موقع ۔خود سعید کے بیان کے مطابق حضرت مسرور کا طر اصلاح بہت صبر آزما تھا۔وہ کسی شعر میں کوئی لفظ اپنی طرف سے تبدیل نہ کرتے بلکہ جہاں کہیں بھی وہ کسی خیال ی طر اظہار کی اصلاح ضروری ہوتی پہلے اس کا . . واضح فرماتے اور پھر خود اپنے شاَ دوں کو حکم دیتے کہ وہ اس کو . ل دیں۔ اس طرح یہ سلسلہ شعر گوئی کے لیے ا درس و ت ریس کا عنوان بھی ہوا کر تھا۔حضرت مسرور کے انتقال کے بعد انھوں نے حضرت نجم آفندی اعلی اللہ مقامہ کو اپنا کلام دکھا ی اس وقت حضرت سعید ا پختہ کار اور صاحبِ شاعر کی حیثیت ر تے تھے۔

حضرت نجم بھی ان کی صلاحیتوں سے . خبر تھے اس لیے ان کا شمار چند ایسے شاَ دوں میں تھا جن کو وقت ضرورت بغیر کلام دکھائے کلام سنانے کی اجازت حاصل تھی۔ ان . توں کو دہرانے کا مقصد یہ ہے کہ فطری صلا ی شعر گوئی کے ساتھ ان کو اچھے رہنما بھی ملے اس لیے اس دور میں خود بھی اسا ہ میں گنے جاتے ہیں۔

تعارف ی مقدمہ لکھنے والے اپنے پسند ی ہ اشعار کرتے ہیں یہ بھی ا روا ی ہے مجھے ان کے سبھی اشعار پسند ہیں اس لیے میں صرف ایسے تین اشعار پیش کر رہا ہوں جو میرے ابتدائی ث ات کی دلیل ہیں۔ان کے والہانہ ا از کو سمجھنے کے لیے یہ شعر دیکھئے:

فرشتوں کیسا سوال و جواب ۔ ۔ میں
اب آ گئے ہو تو بیٹھو علیؑ کی . ت کرو

اور پھر جہاں ان کی عقیدت اعلیٰ فکر سے مربوط ہوتی ہے تو وہ دری کو کوزہ میں بند کر دیتے ہیں۔

مدح کرنے ہے علیؑ کی
حوصلہ دیکھئے آدمی کا

پھر سوز وگداز کی گہرائی جو سلام ونو کا خاصہ ہے یوں ظاہر ہو ہے۔

عباسؑ ی آئے جو میدان کی رضا
زینبؑ بس اپنے زووں کو دی رہی

جہاں نوحوں کا تعلق ہے حضرت سعید نے اس میں اپنے سیدھے سادے فطری ا ازِ کلام کو قرار ر ہوئے اس ت کو پیش رکھا ہے کہ ان میں درد وا بھی ہے۔ وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہیں اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ان کے نوحے پڑھے جا تو والوں پ بھی ا ہو ہے جو نوحے کا دی مقصد ہے اس صنف کے لیے قدیم دور سے اسا ہٰ فن اور قدین کا خیال یہی ہے کہ اصلمیں بین ہی ہے۔ اس کو خصوصیت کے ساتھ اپنے نوحوں میں حضرت مسرور اعلیٰ اللہ مقامہ، جو حضرت سعید کے استاد رہ چکے ہیں قرار رکھا ہے۔ آج کے زمانے میں بھی اس دی اصول کو ا از نہیں کیا جا سکتا۔ اتنا ضرور ہے کہ وقت کے ساتھ طرزِ ادا میں جو تبدیلیاں آئی ہیں ان کی اہمیت کو بھی فراموش نہیں کر ۔

ان تمام توں کے علاوہ میرے لیے یہ ت قابل مسرت وطما ہے کہ ان کی میں مدح اہلبیتؑ کا یہ اعزاز قرار رہے اور رہے گا۔ ان کے فرز رشید شہیدی سلمہ نے جہاں شعر گوئی کی خصوصیات ورثے میں پ ئی ہیں ان کی متوازن ت پسندی اور ولہجہ میں ان کی ا ادی آنے والی میں ان کے مقام کا تعین کر رہی ہے۔

جناب مجاور حسین رضوی: ''آفتابِ غزل'' کے پیش لفظ میں کہتے ہیں:

سعید شہیدی اسی گدازِ قلب کے شاعر ہیں۔ انھیں شاعری کے ساتھ گداز قلب کی دو بھی ورا میں ملی ہے۔ وہ حیدر آ د کی بہترین روایت کے امین اور سدار ہیں۔ شرافت، وضع داری، خوش گفتاری کے ساتھ سلیقہ، ، تہذ اقدار کا احترام بھی ان کی سر ہے اور یہ تمام صفات ان کی شاعری میں ڈھل گئی ہیں۔ انھوں نے بیشتر اصناف میں شعر کہے ہیں غزل، سلام، اور مرثیے انھیں ز دہ محبوب ہیں۔ محمدؐ وآلِ محمدؐ سے ان کا والہانہ عشق، واقعاتِ کربلا کا کرہ ان کے لئے عبادت سے کم نہیں اور یہ دونوں بے الگ نہیں ہیں۔ دراصل ای ہی ہیں اور اسی نے انھیں رنج سے ملی ہوئی گداز قلب کی دو کی ہے۔ ان کے سلام ہوں منقبتیں غزل— یہ ای پہلو ان کے یہاں مشترک ہے۔ ای دکھا ہوا دل ای زخمی احساس— ان کی شاعری اور ان کا فن— صرف اپنے غمِ ذات محدود نہیں۔ وہ صرف پنا نہیں جا ، بھی جا ہیں۔ اپنے مجروح احساس کا کرب، اپنے دکھے ہوئے دل کی صدا دوسروں بھی پہنچاتے ہیں۔ یہی سیل، یہی ابلاغ دراصل اچھی شاعری کی روح ہے۔ یہی .. ہے کہ وہ اپنے اشعار میں نم، آہنگ اور الفاظ کے انتخاب میں سہل ممتنع کا خیال ر ہیں۔ یہ سہلِ ممتنع ت کے رنگ میں ڈو ہوا ہو ہے:

اکبر کے بعد ز میں کیا دلکشی رہی
لیلیٰ تمام عمر یہی سوچتی رہی

انھوں نے مرثیہ میں بھی اسی آہنگ کو قرار ر ہوئے ڑی معنی خیز ت کہی ہے لیکن اس ا از سے کہ دوسروں کے ت سے ہم آہنگ ہو جائے:

ہو وہ جس عالم میں اعلان صداقت کر سکے
نوک نیزہ پہ بھی سر جس کا قیادت کر سکے

ان کی غزلوں کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے صوتی آہنگ کی بنا پ اتنی مترنم ہوتی ہیں کہ انھیں ہر اردو جاننے والا ، سکتا ہے۔شا یہی . . ہے کہ وہ بہت مقبول ہیں۔

ز سا . ہ: ''سرشام'' میں لکھتی ہیں:

ان کی شاعری میں ا پ اور پگھلانے والی کیفیت ہے جوان کے کسی ذاتی غم کے رگوں میں دوڑنے کے . ش پیدا ہوئی۔لیکن اس پ اعتبارِ غم حسینؑ نے بخشا۔انھوں نے اپنے ذاتی غم کو اپنے اس آفاقی غم میں ضم کرلیا۔اسی لئے شعر میں جو مختلف کیفیتوں کا اظہار ہوت ہے ان میں اث آفرینی بھی ہے اور . ولہجہ کی معتبری بھی۔

کہنے کو ان کی غزل، غم جا ں سے عبارت ہے۔لیکن اس میں ان کے مشاہدات و تجر. ت کی ا پہلودارد آ. د ہے۔ان کے کلام کی گہرائی کا عام طور پ ا ازہ لگا اس لئے مشکل ہے کہ انھوں نے ہر مشکل . ت کو آسان بنا دینے کا گُر پ لیا ہے۔سہل ممتنع کی یہی تعریف تو ہے کہ دیکھنے میں سادہ اور آسان ہو لیکن کہنے کی کوشش کریں تو سارے کس بل نکل جا ۔ان کے کلام میں جو دبی دبی آگ سلگتی رہتی ہے وہ کسی کو جلاتی نہیں بلکہ پ ڑھنے اور والے کوز گی کی حرارت بخشتی ہے۔ان کا کلام مایوس نہیں کرت بلکہ ا روشنی سی ان کے اشعار سے پھوٹتی ہے جو ز گی کی ہر مشکل رہ رکو روشن کر دیتی ہے لیکن یہ روشنی دوپہر کے سورج والی تیز اور خوفناک نہیں بلکہ چا نی راتوں کی طرح ٹھنڈک پیدا کرنے والی ہے۔شا یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام ہر عمر کے لوگوں کا دامنِ دل اپنی طرف کھینچتا ہے۔

لیکن سعید کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہر . ت ا نئے زاویے سے اپنے اشعار میں ڈھالتے ہیں کہ معنی کا ا جہانِ ت زہ دعوتِ فکر و دیتا ہے۔یہ ہمارے قدیم اسا ہ کا طر ہے جو ز . ن و بیان اور فکر و معنی پ پوری دسترس ر تھے۔ا ہی لفظ کو طرح طرح سے . تتے اور ہر . ز رتِ معنی کا اظہار ہوت ۔یہ اس . ت کا ثبوت ہے کہ سعید کا مطالعہ کافی

وسیع اور گہرا ہے اور انھوں نے ز بن کے اس ساحرانہ استعمال کو ان اساتذہ سے لے کر آگے بڑھایا۔ ان کے شعر سہل ممتنع ہوتے ہیں۔ سادہ، رواں، مترنم اور اثر انگیز۔ یہ صلاحیت بڑی ریاضت کے بعد ممکن ہو پاتی ہے۔

جناب وحید اختر ''شفق'' کے پیشِ لفظ میں لکھتے ہیں:

وہ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ ان کے گھر میں دنیوی وجاہت کے ساتھ علم وادب بھی ہمیشہ دخیل رہے ہیں۔ ان کے باپ سرکار دربار رس ہونے کے ساتھ شاعر کی حیثیت سے عوام رس بھی تھے۔ سعید شہیدی ان فرزندوں میں سے ہیں جنھوں نے دین بزرگانِ کو بھی خوش کیا اور خاندانی حصار کو توڑ کر زندگی کے تپتے ہوئے ریگ زار میں بھی آئے۔ انھوں نے زندگی کا بڑا حصہ ایک معمولی سی سرکاری ملازمت میں رشتۂ جسم وجاں کی برقراری کے لئے کاٹ دیا۔ انھیں اپنے بزرگوں کا فارغ البال عہد اور کم کام کر کے زیادہ آسائش پانے والی قسمت نہیں ملی، تہذیب شاعری کی میراث میں گذشتگان سے زیادہ حصّہ پایا۔ وہ کارزارِ حیات میں بھی نغمہ بلب رہے اور چودہ سو سالہ روایتِ غمِ حسینؓ میں بھی زمزمہ خواں رہے۔ نغمے کی یہ دولت بیداری ان کی زندگی بھی ہے، اور زندگی کی ناکامیوں سے لگے ہوئے زخموں کا مرہم بھی۔ یہ نغمہ بار آواز پچھلے تیس پینتیس برس سے حیدر آباد کی محفلوں میں گل بار و عطر بیز ہے۔ سعید شہیدی نے اپنے زخموں کے لئے نغمے کا جو مرہم بنایا، وہ ہزاروں دردزدگان کی جراحتوں کے لئے بھی برسہا برس سے اکسیر ثابت رہا ہے۔ شعر اُن کی زندگی ہے، اور نغمہ ان کے شعر کی روح، انھوں نے اپنے روزمرہ کے معمولات کو تہذیب شعر میں ڈھال لیا ہے اور ان کے شب و روز کو اس تہذیب نے سخن ور ونغمہ گر بنا دیا ہے۔ اُن سے جب بھی ملئے کسی شعر کی کیفیت یا نغمے کی آہٹ سے ہمیشہ دوچار ہونا پڑے گا۔ اُن کی پُرسوز آواز اور ان کا خالص شاعرانہ ترنم ایک نغمہ سّیال کی روانی کی امواج معلوم ہوتی ہیں۔ انہی

موجوں پ سلام اور نوحوں کے بھی ابھرتے ہیں، اور غزل کے پ اغ بھی جلتے ہیں۔ حیدرآ باد میں وہ ہر دو حیثیتوں سے جانے مانے شاعر ہیں۔ خطیبانہ نظموں کے سیلاب اور . یہ نظمیہ تجربوں کی شعری اور غیر شعری یورش میں وہ غزل کی روای ت کے پ س دار رہے ہیں، اور ہر مشاعرے میں انہوں نے دوسری اصناف کے مقابل غزل کی عوامی مقبولیت کا سکّہ بڑے طنطنے سے منوای ہے۔ حیدرآ باد کے کسی مشاعرے میں ان کی غزل کا پ اغ روشن نہ ہو تو یقین جانیئے ہزاروں سامعین کے دلوں میں ان ھیرا رہ جائے گا۔ دوسروں کی روشنی کا سامان کرن صرف کارِ ثواب ہی نہیں چارہ گ ی بھی ہے۔ رُبع صدی سے زی دہ عرصے سے ان کی آواز مجلسوں اور مشاعروں میں کارِ مرہم ا م دے رہی ہے۔

سعید شہیدی کی غزل کو ت قی پسندی ی ی ت کے معیاروں سے پ ن کے بجائے غزل کی روای ت سے منسلک کر کے دیکھنا چاہیئے ان کی لفظیات، استعاروں اور علائم کا م، اور طرزِ فکر، روای ت سے بندھے ہوئے ہیں۔ اس روای ت میں انہوں نے ت قی پسند دور غزل کی کچھ علامتوں کو بھی شامل کر لیا ہے۔ قفس، آشیاں، ن اں، بہار، گلستاں، صیّاد، صبح، روشنی، ساحل، طوفان، کشتی کے مخصوص سماجی، سیاسی تلازمات متعین ہو چکے ہیں۔ جام، ساقی، مے خانہ، طور، ق تجلّی، گل، محفل، ب ل و پ ، چارہ گ ، منزل آستانہ، جنون، یبان، دامن، نقشِ قدم، دُعا، سجدہ، اش ، ذوق، عشق، ہجر، یہ تمام لفظیات سینکڑوں سال سے غزل کے ت نے ب نے میں گتھی ہوئی ہیں جو ہر روایتی ان از کے غزل گو کے اشعار میں بِالتکرار ملیں گی۔ سعید شہیدی کی غزلیں ان لفظوں سے بھری ہوئی ہیں۔

جناب سید عاشور کا : ''کفِ گل فروش'' میں لکھتے ہیں:

میری میں سعید شہیدی غزل کی روای ت کے تسلسل کا ن م ہے۔ ی ی ت کے ب خلاف، ہم ت قی پسند غزل کی روای ت کے قائل بھی ہیں اور اس سے متصل بھی۔ ہم نے

ادب کا پورا احترام کیا ہے، ہم اس ادب کو اردو کا سرمایہ سمجھتے ہیں جس سرمائے میں سعید شہیدی صا . نے بھی اضافہ کیا ہے۔

محبت کے آداب ان کے ہاں بہت شائستہ ہیں لذت وصل سے زیدہ لذت ہجران کا اشہ ہے۔ لذت والم کا معیار بھی ان کے ہاں مختلف ہے۔ وہ غم کی ا. یہ اور آفاقیت کے قائل آتے ہیں۔ ان کا غم فریدو فغاں سے زیدہ تبسم، ضبط، اور صبر کے پ دوں میں چھپایہ جا ہے۔

میرے دل میں ہے غم، . پ ہنسی ہے
اسی کا نم شای زنگی ہے

ان کے ہاں غم سطحی بھی نہیں ہے بلکہ ان کی شخصیت کی طرح تہہ بہ تہہ ہے۔ ان کا غم وقار کی علامت ہے۔ سرچشمہ آگہی ہے، شعور شائستگی ہے۔

متاع بے خودی ہے آپ کا غم　　شعور بندگی ہے آپ کا غم
بہت گہرے سہی غم کے ا ھیرے　　مسلسل روشنی ہے آپ کا غم
شکستہ دل کو بہلانے کی خاطر　　یقیناً لازمی ہے آپ کا غم
اسی غم پ فدا، د کی خوشیاں　　غرورِ آگہی ہے آپ کا غم

غم کو تبسم میں چھپانے کی ہمت کو شہیدی صا . زنگی قرار دیتے ہیں اور زنگی اور محبت ان کے ہاں ہم آہنگ ہے۔

زنگی کا وہ کچھ بھی لطف اٹھا نہیں
انتہائے غم میں جو مسکرا نہیں

سعید شہیدی صا . بھی اس متاعِ حبِّ شہیدانِ کربلا سے مالا مال ہیں کہ یہ ان کا بھی ورثہ ہے۔ چنانچہ محمدؐ و آل محمدؐ اور کربلا والوں کی . رگاہ میں شہیدی صا . نے جو منظوم اج عقیدت پیش کیا ہے، ان اشعار کی تعداد غزل کے اشعار سے زیدہ ہے لیکن یہ

حبِّ شہیدانِ کربلا ان کی غزل میں بھی آتی ہے

اہل حق کی فطرت ہے، حق پہ آنچ . آئے

سر کٹا تو ت ہیں سر جھکا نہیں ت

صلیب و دار کی . ت جو اردو شاعری میں ای طرح سے کلیشے بن گئی ہے سعید شہیدی صا . کے ہاں ت ریخ کے حوالوں کی طرح ہے دیکھئے حضرت عیسیٰ اور میثم تمّار کے حوالے سے:

مسکرا ت دار کی منزل ت آ ی ہے کوئی

کتنی آسانی سے کس مشکل ت آ ی ہے کوئی

جناب سید مہدی حسین: ''آفتابِ غزل'' کے تعارف میں لکھتے ہیں:

سعید کو اعتراف ہے کہ حضرت مسرور نے ان کو فکر و فن کے نکات سے واقف کر دی ، وہ اصلاح کلام میں بخشش کے قائل نہیں تھے اور چاہتے تھے کہ ان کے تلامذہ کامل الفن ہوں اور ان کے بعد کسی کے د ت نگر نہ رہیں۔

سعید کی شاعرانہ صلاحیتیں چمک اٹھیں۔ سلام، منقبت اور غزل کی محفلوں میں جادو جگانے لگے۔ شہرت کی دیوی نے آ گے . ڈھ کر سعید کو گلے لگا ی۔ سعید کی طبیعت کی . اقی ان کے مذہبی کلام میں ا ث آفریں ہے، دلوں کو موہ لیتی ہے لیکن . ی دی طور پ وہ غزل کے شاعر ہیں ان کی غزل میں غا . اور مومن کی معنی آفرینی اور نہ کی سی نہ روی کا زور شور نہیں ہے۔ لیکن اپنی تعمیر و ت کیب، . ت کی صداقت، غنائیت اور اسلوب اظہار کے تیکھے ا از کی . و ت ان کی غزل میں ای خاص کیفیت ہے۔ ان کی خوش الحانی شعر کے . ب وا ث کو نکھار دیتی ہے۔ سعید کا مشاہدہ تیز ہے۔ سامعین پ اپنی غزل کے ا ث کے . رے میں وہ کہتے ہیں:

آ ے ہے کیا نکھار غزل پ سعید کی
میں تجھ کو کیا بتاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

. . بھی محفل میں چھڑی میری غزل
ساری محفل کو ٹ پتا دیکھا

جناب سید مظفر حسین طاہر. ولی قبلہ ''خاکِ شفا'' میں لکھتے ہیں:

شعر کی تعریف تو ممکن ہے لیکن . ت نگاری کی تعریف ممکن نہیں، پھر جس کلام کے پس منظر میں انتہائی محبت وخلوص کام کر رہا ہے اس پ کچھ لکھنا خلوص ومحبت کی حد معین کر ہے، جو ممکن ہے۔ موصوف جس جوشِ ولا میں ڈوب کر کہتے ہیں اور جس درد بھرے دل سے فرماتے ہیں اس کی صحیح قدر ائمہ معصومین ہی کر تے ہیں۔ مجھے ان کا کلام سن کر خود ان کے والد مرحوم جناب شہید ر. بہادر اعلیٰ اللہ مقامہ کا ا مطلع د آجا ہے:

کبھی کبھی جو میں ش . میں سلام لکھتا ہوں
تو لفظ لفظ بہ حکمِ امام لکھتا ہوں

□□□

سعید کی شخصیت اور فن کا ریویو اشعار میں

سعید شہیدی نے اپنی خودنوشت یا سوانح نہیں لکھی۔سعید کے دوست احباب، ہم عصر شعرا، ادیب رشتہ داروں نے بھی ایک دو جملوں کے علاوہ کچھ نہیں کہا۔اُس کی خاص وجہ خود سعید شہیدی کی پرسنالٹی (Presonality) تھی۔وہ ایک روراست،سیدھے سادے، حق گفتار، کردار کے حامل شخص تھے جن کا شمار حیدرآباد کی تہذیب کے اشرف خانوں میں کیا جاتا تھا۔اگرچہ وہ کبھی اپنے خاندانی فضائل و کمالات پر گفتگو نہیں کرتے تھے جو ان کی اعلیٰ ظرفی اور سیادت کی نشانی بھی تھی۔انسان بظاہر کتنا بھی خاموش ہو، وہ اپنے کسب اور کمال کے امتیازات اور درجات کے ذکر سے گریز کرے پھر بھی وہ باطنی طور سے اپنے مقام اور ہنر سے واقف رہتا ہے اور مسلسل اس کی اپنے وجدان اور ضمیر سے گفتگو جاری رہتی ہے جسے لوگ اس کے اخلاق، کردار اور زندگی کے انداز سے اندازہ کرتے ہیں۔اگر ایسا باکمال شخص دولتِ تخلیق سے مالا مال ہو تو وہ اپنی تخلیقات میں واضح یا مبہم طور پر علامات و اشارات میں ذکر کرتا ہے جو اس کے مزاج، شخصیت اور فن کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔سعید نے زیادہ تر غزلوں میں اپنے فن پر ریویو کیا ہے جو تعلّی کے علاوہ حق بیانی بھی ہے۔اپنی شخصیت کا بانکپن غزلوں اور عجز و انکساری کا درپن منقبت اور سلام میں کیا ہے۔عقیدہ کی سرخ روئی اور چاشنی ان نظموں اور غزلوں کے مقطعوں میں

کئی جگہ جھلک اور چمک رہی ہیں۔سعید دوسرے بڑے شاعروں کی طرح نئی زمانہ اور
قدریٔ عالم کے شاکاں ہیں لیکن اس لیے مایوس اور مضطرب نہیں کہ وہ جا ہیں کہ وہ
جن ۔ ہ شخصیتوں کے ثنا خواں ہیں وہ وہ ان کے کلام اور م کے ضامن ہیں جیسا کہ
سعید کے اے سخن میرا اور استاد نجم آفندی نے کہا تھا۔

میرا :

قدریٔ عالم کی شکایت نہیں مولاؔ
کچھ دفتر ِ باطل کی حقیقت نہیں مولاؔ
ہم گل و بلبل میں محبت نہیں مولاؔ
میں کیا ہوں کسی روح کو را نہیں مولاؔ

عالم ہے مکدّر کوئی دل صاف نہیں ہے
اس عہد میں کچھ ہے پ ا ف نہیں ہے

سعید پھر نجم کا مصرع پڑھ کر روح کو تسکین دیتے ہیں:

شاعر ہوں ان کا نجم جو ہیں وجہِ کائنات
ممکن ہے ا مرا م و ل رہے

شاید اسی لیے سعید نے کہا تھا:

میں تو فانی ہوں اے سعید
شاعری میری غیر فانی ہے

کبھی یوں بھی اپنے دل کو سکون بخشتے ہیں:

د تو مٹاتی ہے مٹاتی ہی رہے گی
لیکن مجھے مٹ مٹ کے ابھرنا ہی پڑے گا

وہ جو قدری کا او پر ذکر ہوا اس کا شریف اور محکم انتقام دیکھئے۔

یہی زمانۂ قدر میرے بعد سعید
مجھے بھی یاد کرے گا مرے کلام کے ساتھ

سعید دکنی تہذیب کے بندہ ستارے تھے جن کی روشنی آخری عمر تک اُسی طرح باقی رہی۔ شہرت ثروت اور سیاست سے کوئی واسطہ نہ رکھا۔ متمدن لباس میں قلندرانہ مزاج رکھتے تھے۔ گوشہ نشینی، نبی اور آل نبیؐ کی مدّاحی اور کلاسیک شاعری کا سفر وضع داری کے ساتھ تمام عمر جاری رہا۔ ان نکات کو سعید نے کتنے خوب صورت اشعار میں پیش کیا ہے۔ پڑھیئے اور سر دُھنیے کہ یہ اشعار سلیس، سادہ اور صداقت پر مبنی ہیں۔

سیکڑوں جھونکے حوادث کے تھے شہرت کو سعید
مصلحت تھی میں چراغ زیر داماں ہو گیا

حیرت یہ ہے کہ آپ نہیں بدلے اسے سعید
بحر سخن کے کتنے شناور بدل گئے

وضع داری میں سعید اپنی کبھی آیا نہ فرق
بل بُلائے ہم کسی کی بزم میں جاتے نہیں

بعض ہم عصر شعرانے یہ دیکھ کر سعید مشاعروں کو لوٹ لیتے ہیں طرح طرح کی سازشیں کرنی شروع کیں۔ کیونکہ ان کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے تھے۔ سعید کی غزل کو روایتی قدیم کلاسیک غزل کا پرچہ بتانے لگے کہ ایسی شاعری کی ترقی پسند دور میں ضرورت نہیں۔ سعید نے بھی ٹھان لی تھی کہ زندگی بھر ایسے پابند یا آزاد نہیں کہیں گے بلکہ اسی ہزار سالہ عجوزہ غزل کی زلفوں کو سنواریں گے اور نئے نئے زیور اور افکار سے نکھاریں گے۔

چنانچہ غزل کی پ سداری جو میر تقی میر سے بھی صدیوں قبل شعرا نے کی تھی اس کو بیسویں اور اکیسویں صدی سے جوڑا لیکن شکل وصورت اور ہیئت کو نہیں توڑا ۔ کہ یہ معلوم ہو کہ غزل کا دامن دوسری تمام اصناف سے وسیع ہے۔ یقیناً بیسویں صدی کی آ ی دہائیوں میں سعید ان دو چار شاعروں میں شامل تھے جو پ انے ساغروں میں نئی شراب پیش کر رہے تھے۔ خود کہتے ہیں:

سعید آ ہمارے بعد اس کا حشر کیا ہوگا
بتائے تو کوئی زلف غزل سلجھا ہم ۔

قدروں کی زور گوئی اور ہمی کلاسیک ادب پ زوروں پ تھی۔ ہر ای کا ہ ۔ قی پسندی کے پ چم تلے تبدیل اور تخری رسومات تھا اور یہ تمام مسائل تعمیری کاوشوں کے م پ کھڑے کیے جاتے تھے۔ کچھ شعرا اور ادی جو روای ۔ کے نگہبان تھے اپنے نشیمن کو ان بجلیوں کی ر کرنے تیار تھے ۔ کہ گلستانِ شعر و ادب بچ جائے۔ ایسے پُر آشوب اور معا انہ ماحول میں سعید اور خمار رہ بنکوی، جگر وغیرہ وغیرہ غزل کی شمع جلا رہے تھے۔

َ ر گئی جو جوانی تو غم کرو نہ سعید
دعا کرو کہ مزاج غزل جوان رہے

اے سعید بس اس کو اہل دل سمجھتے ہیں
میں غزل کے پ دے میں دردِ دل سنا ۔ ہوں

اَ ای ر سن لے تو سعید کی غزل بھی
ے دل سے ز گی بھر خلش غزل نہ جائے

زبں کا لطف نہ آجائے تو میرا ذمّہ
غزل سعید کی تو نے نہیں سنی اے دو یت

لے گا سعید اپنا انداز غزل جس دن
ہم شعر سنانے کی زحمت نہ اٹھا گے

شعر دراصل وہ نشتر ہے جو دل میں اُترے
ورنہ کس کام کا محفل میں غزل خواں ہونا

سعید استاد شاعر عمدہ غزل گو اور فطری تخلیق کار ہیں۔ سعید کی شاعری کا قد بہت بلند ہے جس کو تنقید کے بونے ناپ نہیں سکتے۔ سعید کو پوری اس کی خبر ہے لیکن پھر بھی کہتے ہیں:

شاید سعید تجھ کو اس کی خبر نہیں ہے
ہے اک مقام حاصل تیری بھی شاعری کو

درحقیقت اچھا غزل گو شاعر وہ ہوتا ہے جو داخلی واردات اور خارجی تجربات کو دل کے الاؤ میں پگھلا کر صفحۂ قرطاس پر بکھرتا ہے اور چونکہ یہ عمل بغیر دردِ دل کے حاصل نہیں ہوسکتا اسی لیے تو سعید نے کہا تھا:

مری ہر غزل میں پنہاں مرے دل کی دھڑکنیں ہیں
اے سعید اس کو نہ سمجھ سکا زمانہ

اس کے سمجھنے کے لیے ناقد کا بھی تخلیقی اور درد آشنا ہونا ضروری ہے کیونکہ غزل پُرتاثیر کا مسئلہ درد و گداز کا معاملہ بھی ہے۔ بڑے مہذب لفظوں میں اس تنقید سے بے پروا ہو کر سعید اس موضوع کو یوں چھیڑتے ہیں۔

تنقید زمانہ کی کیا فکر سعید اس کو
ہیں ۔ سے الگ جس کے احساس کے پیمانے

تنقید نگار کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے تخلیق نگار کی فکر و بیان کی گیرائی اور گہرائی میں غوطہ زن ہو کر اپنی فکر اور صلا یہ کو اس سے ہم کنار کرے پھر ۔ت کرے۔

شاعر کی تخلیقی اُپج میں اُ ۔ ر اور ۔ ڑھاؤ ای فطری عمل ہے، کبھی ای شاعر درجنوں اشعار ای نشست میں کہہ ۔ ہے اور کبھی درجنوں نشستوں میں ای عمدہ شعر بھی مشکل سے کہتا ہے۔ طبیعت کی روانی دراصل شاعری کی جوانی ہے جس پ عمر کی قید و بند نہیں۔ چنانچہ موزوں طبع کا ۔ ۔ احساس رہے گا شاعری بھی جاری رہے گی۔ یہی احساس فطری شاعری کی طبع کو مہمیز کر ۔ ہے۔

دیکھئے ۔ ۔ سعید شعر کہے جا گے
جوش میں طبع رواں دیکھئے ۔ ۔ رہے

غا ۔ دہلوی نے اپنے تعارف میں بجا فرما یا تھا:

ہیں اور بھی د میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غا ۔ کا ہے ا ازِ بیاں اور

غا ۔ نے خود کو صرف اردو شاعروں ۔ محدود نہیں کیا یعنی نہیں کہا کہ ”ہیں اور بھی اردو میں سخن ور بہت اچھے۔“ بلکہ خود کو د کے عظیم شعرا کی صف میں رکھ کر اپنے ا از بیان کی گفتگو کی ہے۔ غا ۔ نے ش ۔ پیر، ہومر، ورجل، والمیک، فردوسی، امراء القیس، و ۔س جیسے شاعروں سے اپنا تقابل کر کے اپنا ا از بیان کی ا ادی ۔ کا پ چم بلند کیا ہے۔ غا ۔ دہلوی کے پ ستار سعید شہیدی جن کے والد مرحوم شہید ی ر ۔ نے اغلب غا ۔ کی غزلوں کی زمین میں تین سو سے زی دہ سلام رقم کیے اور یہ بھی ادعا کیا کہ موضوع اور بیان کی آمد الہامی ہے۔

میں ش . کو اٹھ کے جو اکثر سلام لکھتا ہوں
تو لفظ لفظ بحکم امام لکھتا ہوں

اسی د. ۔ ن شہید کا ہونہار فرز ۔ نے بھی منفرد لہجہ میں شاعری کی ہے۔اس لیے بہت سچ کہا:

غا . نہیں میں پھر بھی سعید اتنا کہوں گا
ہر اک سے ہٹ کر مرا ا ۔ از بیاں ہے

شاعر حساس ہو ۔ ہے اور یہی حسیّت اُسے دقیق کرتی ہے جس کی . و ۔ وہ ۔ در مضامین سے مالا مال رہتا ہے۔شعر و ادب کی داستانوں اور معرکہ آرائیوں میں تقریباً . ممتاز معروف .ڑے اور عظیم شعرا اس حساس کیفیت سے پیدا ہونے والے مسائل میں ملوث آتے ہیں۔انھیں اَ دو ۔ کی جا . سے پھول بھی پھینکا جائے تو پتھر معلوم ہو ۔ ہے اور وہ اس درد و کرب کا احساس کرتے ہیں اور بعض اوقات اشعار کے ذریعے اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔سعید شہیدی بھی ان چند شعرا میں سے تھے جنھوں نے دو ۔ دشمنوں کی ب کشائی کی۔ . صغیر کی شعر و ادب کی د حلقہ . زی، َ وہ سازی اور انجمن پ دازی پ ۔ ہے۔یہاں شعر نہیں بلکہ شعری حلقہ کی وجہ سے شاعر مشاعرے میں بلوا ۔ جا ۔ ہے۔یہاں دادِ سخن بھی بے داد ہوتی ہے۔جس دور میں تحسین ۔ شناس کا غلغلہ ہو، وہاں سخن شناس کی کون شناسائی حاصل کرے۔سعید شہیدی کی پختہ شاعری کے دور میں ان کی شعری محافل سے دوری نگی سیا ۔ دوراں کی وجہ سے تھی چو مشاعرے میں لٹیروں کو اس لیے بھی پسند نہیں کیا جا ۔ تھا کہ وہ مشاعرے لوٹ ۔ تھے بلکہ وہ لٹیرے مالِ غنیمت کو عوام میں لُٹا بھی دیتے تھے۔جہاں گوہر آ . ار نشتر ما اشعار بکھیریں ہوں وہاں کون ۔ ف کے ٹکڑوں کو جمع کر کے اپنی فکر زخمی اور اپنے ہاتھ کالے کون کرے۔ہم نے یہاں بند جملوں کو کھلے اشاروں میں سعید کی گواہی میں اپنا بیان درج کیا ہے۔اب ہر قاری اپنی فکر عالیہ اور ا ف عدلیہ سے خود قاضی بن کر قضاوت کرے۔سارا سعید کا کلام چھان جائیے ا ۔

شعر بھی کسی کی قدح اور ت لیل میں نہیں ملے گا ہاں یہ ضرور ہے کہ اپنے درد اور دوستوں کا شکوہ کیا ہے جو آپ نی بھی ہے اور یہ جگ نی کا درخشاں سبق بھی ہوسکتا ہے۔

سعدی کی بیان کردہ حکای ہے کہ نصف رات ر نے کے بعد کسی شخص کے گھر اس کا دو پہنچا۔ گھر کے دروازے کی زنجیر ہلائی۔ شخص کے پوچھنے سے معلوم ہوا کہ آدھی رات کو اس کا دو دروازہ پ آی ہے۔ صا خانہ نے فوراً ای ہاتھ میں تلوار سنبھالی اور دوسرے ہاتھ میں اشرفیوں کی تھیلی پکڑی اور دروازہ کھولا کہ اس آدھی رات کو میرے دو کو آنے کی وجہ ان دو صورتوں کے علاوہ نہیں ہوسکتی۔ یعنی اس کو میری تلوار کی ضرورت ہے یا میری دو کی۔ یہ ہے سچی اور کھری دوستی کا معیار۔

ای اور روای میں ہے کہ منصور حلاّج سولی کے تختے پ کھڑے تھے، حکمران کی جا سے حکم تھا کہ ہر شخص منصور حلاّج کو پتھر مارے، دفتر دار یہ لکھ رہے تھے کہ کون حاکم کے حکم سے حاضر ہو رہا ہے۔ شبلی بھی پہنچے حلاج کے طرف پھول پھینکا، منصور حلاّج چیخیں مار کر رونے لگے۔ شبلی نے کہا کہ میں نے تو پھول پھینکا ہے۔ کہ دوسرے افراد پتھر مار رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ دشمنوں کے پتھر کھا کر منصور ہنس رہے تھے لیکن شبلی جیسے دو کی طرف سے ہاتھ کا اشارہ ہی درد کا دفتر کھول دیتا ہے۔

جس کو دل دار سمجھتا تھا دل آزار بنے
دو میرے مرے دشمن کے طرفدار بنے

سوچتا ہوں کہ کروں کس پہ بھروسہ میں سعید
اب تو اپنے بھی آتے ہیں بیگانے سے
اے سعید ہم کو تو دوستوں سے دکھ پہنچے
تھے مصیبت میں دو کام آتے ہیں

شہرت کی دھوپ لائی انھیں کس مقام پ
فکر سخن کے ساتھ سخن ور . ل گئے

شاعر دل کی آواز کو تجربے کے ساز پ گلہ اور شکوہ بنا کر فضاؤں میں پھیلا رہا ہے - کہ دو - دشمنوں کو معلوم ہو جائے۔ شاعر جا ہے کہ دل سے دل کو راستہ ہے جس کے ذریعے دل کا حال اور ز. ن کے قال کا فرق اس کے لیے . ش ل ہو جا - ہے۔

میرے احباب نہ دیں مجھ کو محبت کا فر.
کون کس درجہ ہے مخلص مجھے ا' ازہ ہے

. سے ملتے ہیں کھلے دل سے گلے ہم پھر بھی
دو - دشمن کے پ ٘ کا ہنر ر - ہیں

دوستوں کے کرم . د کر کے سعید
دشمنوں کو گلے سے لگاتے رہو

یہ سچ ہے کہ گلہ اُس سے کیا جا - ہے جس سے محبت . کم از کم طرف داری کی توقع ہو، غیر اجنبی . دشمن سے کسی اچھی چیز کی امید نہیں رہتی۔ چنانچہ جو افراد مفاد پ - اور خود اور خود غرض ہوتے ہیں ان میں لچک حظہ محبت فدا کاری اور مدد کا ٘ بہ نہ ہونے کے . ا. ہو - ہے۔ چنانچہ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگتے ہیں۔

جو کل تھے دو - وہی آج ہو گئے دشمن
یہ ا. تلخ حقیقت ہے اتہام نہیں

ملے جو اپنوں سے رنج و الم بہت ہیں وہی
کبھی نہ غیروں کا شکوہ ز. ن پ لاؤ

دشمنوں نے کیا کیا یہ پوچھ کر کیا فا ٔ ہ
کوئی یہ پوچھے کہ مجھ سے دوستوں نے کیا کیا

کیا یہ حقیقت ہے کہ دو ۔ اور دشمن میں صرف سین اور شین کا فرق ہے؟ کیا یہ ضروری ہے کہ دوستی کے لیے دل کا آئینہ نور کی طرح صاف ہو؟ کیا کوئی . ور کرسکتا ہے کہ بعض دو ۔ افراد دشمن کو بھی شرمندہ کر ۔ ہیں؟ دشمن سے تو دوری اختیار کی جاسکتی ہے لیکن کیا دو ۔ سے بھی فاصلہ ضروری ہے؟ . بہ ٔ دوستی دراصل . بہ ٔ محبت، . بہ ٔ وفا، . بہ ٔ فداکاری کی آمیزش سے . ۔ ہے۔ جتنا ان . بوں کار . گہرا ہوگا . بہ دوستی اتنا ہی محکم ہوگا لیکن اس کے خلاف . بہ دشمنی میں شیطانی شر پسند شرارتوں کا شلوغ ہو ۔ ہے۔ یہاں شاعر نے سلیس اور صاف طر سے محاورے اور روز مرہ میں اپنی داستان کے کچھ حصّے سنائے ہیں جو بھی ۔ ہے یہ اسی کی داستان معلوم ہوتی ہے۔ آل احمد سرور نے کہا تھا:

غزل میں ذات بھی ہے اور کائنات بھی ہے
ہماری . ت بھی ہے اور تمھاری . ت بھی ہے

سیماب کہتے ہیں:

کہانی میری رودادِ جہاں معلوم ہوتی ہے
جو ۔ ہے اسی کی داستاں معلوم ہوتی ہے

سعید کے کچھ اشعار . جو یہاں داستان کے ساتھ ساتھ ز . داستان بھی ہیں۔

کیوں دوستی کے . م سے گھبرا نہ جائے دل
. . دوستی کے ر . میں ہوتی ہے دشمنی

آستیں میں دو ۔ کے خنجر ہو . .
دشمنوں کے ستم بھول جاتے ہیں ہم

آپ سے فرطِ محبت سے جو ملتا ہے گلے
آستیں میں وہی خنجر بھی چھپا سکتا ہے

ل رہے ہیں وہ کیا طرزِ دشمنی اپنا
ڑھا رہے ہیں جو ہاتھ اپنا دوستی کے لیے

اس میں کوئی شک نہیں کہ سعید شہیدی کی شاعری کا رس تغزّل ہے جو غزل کے آ ینے میں صاف عیاں اور دوسری اصناف بخصوص منقبت و سلام میں نہاں ہے اور ت کے احساس سے اس کی موجودگی معلوم ہوتی ہے۔ سعید کی شاعری کے ساتھ کاروان و تبصرے کے اجارہ داروں نے ا ف نہیں بلکہ خاموشی اور بے اعتنائی کر کے ظلم کیا۔ چنانچہ بیسویں صدی کے آ ی دہوں کی غزلوں کے مطالعے میں اس توا رجحان کو جو سلیس ز ن اور شگفتہ بیان سے لبر تھا۔ ا از کر دی پھر بھی چند شعر و ادب کے حق شناس جیالوں نے اپنے تنقیدی پیالوں میں سعید کی غزل کے حوالوں کی مہکتی شراب پیش کر کے طرف دارانِ سخن فہموں پر لطف و عنای کی ہے۔

شراب کا پی پلا ، ساقی و میخانہ کے ساتھ جام و صراحی کا کرہ اردو شاعری کا قدیم سرمایہ ہے۔ غزلوں میں ان موضوعات پ کچھ کہے جانے کے بعد ابھی بہت کچھ کہا جا رہا ہے۔ سعید کا لہجہ فقیرانہ نہیں بلکہ ر انہ ہے جس کی میں خود لفظ بولنا شروع کر دیتے ہیں۔

صراحی میری مرا جام میرا ساقی ہے
میں میکدے پہ حکومت جتا کہ پیتا ہوں

یہاں میں اور میرا کے ادعا نے لہجہ کی قوت اور قدرت کا بھرم رکھ لیا لیکن چو میخانے میں کمزور و قوی شاہ و گدا کا فرق نہیں رہتا۔ شاعر اس کو بہت عمدہ طر پ نبھا

ہےاوراس خوبصورت شعر کا جنم غزل میں ہوتا ہے۔

سعید مسلک و مشرب ہے میرا رندانہ
میں اپنے ساقی پہ ایمان لا کے پیتا ہوں

میکدے میں ساقی کے سلوک سے رندوں پر مختلف اثر ظاہر ہوتا ہے۔کبھی اس کے اورلطف کی تعریف ہے کہیں اس کی نگاہوں کی مستی اور کرشمہ سازی کا ذکر ہے تو کبھی اس کی غفلت سہل انگاری کا بے رخی کا تذکرہ ہے۔موضوعات اگرچہ کہنہ بھی ہوں . یہ الفاظ کے ساغروں میں دو آتشہ نشّہ پیدا کر دیتے ہیں۔

کس قدر ساقی کی دریئے میں جوش تھا
مے کدے کا ذرّہ ذرّہ مے کدہ . دوش تھا

ساقیا تیری سے مل گئی میری
مجھ کو پینا آگیا تجھ کو پلانا آگیا

مل گئی . . نگاہ ساقی سے
ہوگئے بے ز جام سے ہم

میکدے کا خوبصورت نقشہ صرف ایک شعر میں کھینچا ہے۔

میکدے کا تیرے دستور عجب ہے ساقی
کوئی وں سے کوئی پیتا ہے پیمانے سے

لیکن ساقی کی ستم ظریفی بھی ملاحظہ ہو:

مئے اپنی میخانہ اپنا
ہم تک دور جام نہ آیا

مئے اور واعظ کے مضامین میں رخ نکالنا وہ بھی محاورے کی صحت اور مقام کے ساتھ استادی عمل ہے۔داغ نے چوٹ کسی تھی۔

ع: ہائے کمبخت تونے پی ہی نہیں

داغ خود دختر رز کے عشق میں اسیر تھے لیکن سعید نے تمام عمر اس کے قریب بھی نہ جا کر واعظ کا حال وقال قریب سے دیکھا اور سنا ہے۔ یہی تو کہتے ہیں:

میکدہ ہو کہ ذکر وعظ سعید
ذکر اپنا کہاں نہیں ہوتا

مجھے پینے سے کیا روکے گا واعظ
خود اس کے منہ میں پانی آرہا ہے

سعید نے اپنی منقبتوں میں مئے ولا، خم غدیری، جام رہ، نشۂ ولایت، شراب و مستی کے کئی خوبصورت مضامین کا رشتہ شراب و جام اور محفل سے جوڑا ہے جس کو ہم علاحدہ سعید کی منقبت کے ذیل میں بیان کر چکے ہیں۔

جذبات نگاری کا نام شاعری ہے جو شاعر جتنا اچھا جذبات نگار ہوگا اتنا ہی بڑا شاعر ہوگا۔آج سے ہزاروں سال قبل بھرت منی نے شاستر میں جذبات یا جیسے سنسکرت میں رس کہتے ہیں آٹھ قسموں میں تقسیم کیا جو ان کے بنیادی جذبات ہیں جن سے مل کر درجنوں دوسرے جذبات بنے جس طرح چھ سات رنگوں کے ملنے سے ہزاروں رنگ وجود میں آئے۔ان جذبات میں سے شدید اہم اور مستقل جذبہ غم ہے۔ہر زبان کے شعرا نے غم کے موضوع پر دفتر بھر دیئے ہیں پھر بھی اس فرسودہ قدیم رس میں اتنی وسعت ہے کہ ہر عمدہ شاعر اس میں طبع آزمائی کر کے شاہکار اشعار یادگار چھوڑتا ہے۔خدائے سخن میر تقی میر کا غم ان کی شاعری کا وہ اہم حصّہ ہے جس میں میر کا راز چھپا ہے۔یہی غم ہے جس نے فانی

کولافانی کردیا۔ا نے اسی غم کو غمِ حسینؑ سے کرزندہ جاوید کردیا۔اردو کے ہر بڑے چھوٹے شاعر نے اپنے اپنے اعتبار سے اس غم کو دوراں اور جاناں بنا کر عزیز کیا جن کا تذکرہ اس تحریر کے محیط سے باہر ہے۔سعید کو غم کا ادراک غم کی پسپائی، غم کی توانائی اور غم کی دو ملی جسے انھوں نے تمام عمر سینے سے لگائے رکھّا۔ قدوں نے غم کو بطور فلسفہ اور بہ بیان کیا ہے۔ہم اس گفتگو میں سعید کے غم کے اشعار کا ہار خود اس قاری یا سامع کے گلے میں ڈال دیتے ہیں جو نہ صرف ان اشعار کی خوبصورتی ان کے رنگ وروپ سے محظوظ ہو بلکہ ان کی خوشبو سے بھی مست ہوسکے۔ یہاں بڑے گہرے مطالب بہت صاف ستھرے آسان شعروں میں روزمرہ میں ہیں جو دیکھنے میں سادے اور سلیس ہیں لیکن سہل ممتنع کی مالا میں پروے جاتے ہیں۔زندگی اور غم کا رشتہ ان شعروں میں ڈھونڈیئے۔

خوشی کیسی خوشی سے واسطہ کیا غم پرستوں کو
مسلسل غم نہ ہو تو زندگی دشوار ہوجائے

اک مقام امتحاں ہے آدمی کے واسطے
غم بہرصورت ہے لازم زندگی کے واسطے

تیرے غم میں بسر ہوگئی
زندگی معتبر ہوگئی

مرے دل میں ہے غم . پہ ہنسی ہے
اسی کا نام شاید زندگی ہے

شاعرا نی قدروں میں غم کے ۔ بے کو شامل کر رہا ہے۔غم میں مسکرا ، غم کی دو

پفخر کرنہ ہر شخص کے بت نہیں، ادراکِ غم فہم ا نی کی اعلیٰ منزل ہے۔

کر اُس کو یرب دو ی غم
اَ ا ں کو ا ں دیکھنا ہے

اصل میں ہے وہ ا ں سعید
جس کو ادراکِ غم ہوَ ی

جسے آجائے غم میں مسکرا
حقیقت میں سعید ا ں وہی ہے

مسکراہٹ ہے میرے ہو ں پ
کر رہا ہوں میں غم کا استقبال

تبسم ب پہ ہے اور آ نم ہے
ابھی بقی مرے غم کا بھرم ہے

غم ا ن کی فکر کی روشنی ہے۔یہی شاعر کی دو ی ہے اس غم میں جو درو گداز اور تڑپ ہے وہی ب ت کی رگوں میں لہو کے دوڑانے کا کام کرتی ہے۔جس ا ن بخصوص تخلیق کار کے پ س یہ ث وت نہیں وہ امیر و کبیر ہوتے ہوئے بھی بیکس اور دار ہے۔

مجھ کو سمجھو نہ تم تہی دامن
دو ی غم سے ہوں میں مالا مال

کرکے وہ دو غم سعید
مرا حوصلہ آزما رہا

جتنے بھی غم ہیں زمانے کے وہ . دے دے مجھے
غم دے مالک نہ میں کچھ اس کے سوا مانگوں گا

غم اور خوشی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔خوشی عارضی ہے غم مستقل۔خوشی ابتدا ہے اور غم انتہا ہے۔شاعر کسی لحاظ سے غم کو خوشی سے . لنا نہیں چاہتا جس میں آگہی اور ز گی کی تکمیل بھی ہے۔

غم ہی مستقل دیکھا اے سعید د میں
جو خوشی آئی عارضی آئی

اس اک غم پ فدا د کی خوشیاں
غرور آگہی ہے آپ کا غم

خوشی کی حدِ آ پ تو آ ڈ.تے ہیں
کیا .ت ہے غم کی کوئی منزل نہیں ہوتی

تم کو خوشی تو مجھ کو غم جاوداں
جو شخص جس کا اہل تھا وہ شے اسے ملی

یہ ا ن کا غم ہی ہے جو دوسرے کے غم کو سمجھنے کا احساس کرتا ہے۔چنانچہ . .
اہل غم و درد کسی کے درد کا یا اپنے سوز و گداز کا ذکر کرے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

کوئی اہل غم . کشائی کرے
اس کی ساری ائی کرے

غم کا ضبط بھی مشکل ہے اوراس کا اظہار بھی بے فائ ہ لیکن اَ غم گھُٹ کر میں بھی رہ جائے تو مر عشاق یعنی دل بن جا ہے۔

حرف آئے گا ضبط غم پہ سعید
اور اظہارِ غم سے کیا حاصل

بن یِ دل اَ بیا ں نہ ہوا
غم بہرحال رائیگاں نہ ہوا

غم ظاہری طور پ ریکی، مایوسی، بے قراری اور بے چینی کا محور آ ہے لیکن اس کے خلاف اس کا طن ہے جس میں روشنی حوصلہ امید قرار اور تسکین ہے۔

بہت گہرے سہی غم کے ا ھیرے
مسلسل روشنی ہے آپ کا غم

گذار ش غم کا محال تھا ساقی
ا خیال سرشام آ یِ اے دو

شاعر کہتا ہے غم کا احترام کرو۔غم کا بھرم ا نی قوتوں کو مہمیز کر ہے اور وہ اس قوت سے زماں ومکان پ فتح پ سکتا ہے۔شاعر کا دل غم کا محور اور مر ہے۔اب اُسے کوئی خواہش نہیں۔

جس نے غم کی اڑائی ہنسی
خود فتار غم ہوِیِ

اشک آنکھوں میں . . آجاتے ہیں پی یۃ ہوں
میرے قابو میں ابھی غم کا بھرم ہے اے دو ت

اپنی تو ز ن گی ہی عبارت ہے غم کے ساتھ
کیوں اپنے دل میں حسرت تکمیل غم رہے

وابستہ ان کے غم سے جو دن رات ہم رہے
غم ساری کائنات کے زی قدم رہے

□□□

سعید روایتی غزل کا آ ٔ ی پیامبر

سعید کی غزلوں پ سیدھی سادی روایتی غزل کی مہر لگا کر فرسودہ بے ذوق شعری ذخیرہ میں جمع کر دینا سعید سے ز یدہ اُردو غزل سے ا ٔ فی ہے۔ا َ غزل اُردو شاعری کی آ. وہے تو یہ عمل غزل کی توہین ہے۔ا َ غزل اُردو کی توا ٔ اور مروّجہ تہذ ۔ ہے تو ایسی سرد مہری غزل کے مطالعے میں نقصان دہ سازش ہے۔آج کے اس پُر آشوب اور ا ط پ ٔ ۔ اردو شاعری کے دور میں وہ تمام افراد جواب گو ہوں گے جنھوں نے غزلوں میں بونوں کو تو ۔ون َ ٔ کا قد د لیکن بلند قد کے قد کو گھٹانے کے لیے اس کے پ ؤں کاٹ دیئے ی اُسے اکھاڑ پھینکنے کی مجرمانہ حر ت کی بہر حال

ع: چھپ نہیں سکتا ہے شاعر شعر کے پ ٔ کے بعد

کیو سعید کئ ۔ رچھپ چکے تھے اور صدہا ۔ ر پ ڑھے اور گائے جا چکے تھے۔یہ کام ٔ کام رہا۔ افسوس یہ ہے کہ اُردو کے موجود دور میں بہت کم لوگ سعید کی شعر ی ت کے رموز سے واقف ہیں اور یہ المیہ دکن کے ۔ڑے ۔ڑے اُردو شعرا، اد ۔ ،اور د تخلیقی و تحقیقی سپوتوں کے ساتھ ہو چکا ہے۔کیا کسی نے یہ غور کیا ہے کہ آج سے ا ی صدی قبل ۔ دکن اُردو ادب کی ت و یج تخلیق اور تصنیف کا مر ٔ تھا تو اُردو ت قی بورڈ کا ۱۹۱۲ء میں وجود ہوا اور آج ۔ دکن ا ٔ از کرد َ ی ہے تو اُردو تحفظ بورڈ کی ضرورت لاحق ہوگئی ہے۔اردو کے زوال کے اسباب کی تلاش کی جائے تو معلوم ہوگا کہ علاقائی، مذہبی، طبقاتی اور قومی تعصب نے اس کا

بیڑا غرق کر دی ۔ دکن کے . شیوں نے خود دکن پ توجہ نہیں کی ۔ انھوں نے حُسن یوسف کو
. زار مصر میں پیش نہیں کیا بلکہ حیدر آ . دی کنویں میں قید رکھا ۔ کچھ خوش گلو فنکاروں نے
. . دو آتشہ سہ آتشہ غزلوں سے محفل کو ما ی . کچھ لوگوں کو پتہ کہ اس نہج اور دھج کا
کوئی مستند غزل گو بھی ۔ رہا ہے۔

سعید نے اپنی آ ی سانس ۔ شاعری کی لیکن چو ا نی فطرت ہے کہ اس کے
فن اور تخلیقی حُسن کا اعتراف کیا جائے۔ اس لیے . . مشاعروں کی فضاؤں کو مسموم پ تو
مسالموں، محفلوں، میلادوں اور مجالسوں کے ماحول کو معتبر اور محترم جان کر جہاں ان کے قدر
داں ان پ جان چھڑکتے تھے اپنی توجہ ز ی دہ اسی ۔ ک شاعری پ کر دی جس سے انھوں نے
کبھی بھی غفلت نہیں . تی تھی اور خا ۔ انی د . ن کی روا ی کو جاری رکھا تھا۔ خود کہتے ہیں:

مجھے بطور ورا ۔ میرے . زگوں نے
متاع حُبِ شہیدانِ کربلا دی ہے

راقم نے اس پ روشنی ان کی مذہبی شاعری کے ذیل بیان کی ہے۔ یہاں ہم اپنے
بیان کو ان کی غزلوں ۔ محدود رکھیں گے۔

ز گی اور موت پ اردو شاعری میں . ا ذخیرہ موجود ہے۔ خوشی اور غم سے لبر
اشعار کی کمی نہیں۔ یوں تو عموماً میر تقی میر اور فانی کا م خاص طور پ ز ن زد عام ہے۔ لیکن
صدہا اشعار ان موضوعات پ ملتے ہیں۔ کوئی معروف شعر جیسے چکبست کا شعر

ز گی کیا ہے عناصر میں ر کیب
موت کیا ہے انہی ا . ا کا پ یشاں ہو

سعید کہتے ہیں:

ز گانی ہے موت کی تفسیر
موت تفسیر ز گی ہے

یہ شعر سہل ممتنع کی عمدہ مثال ہے۔ دونوں مصرعے گو یا ای دو ورقہ کتاب ہے لیکن مطا . کا ای کامل دفتر ہے۔ دونوں مصرعوں میں سوائے ای لفظ ''کی'' کے . الفاظ تکراری ہیں۔ پورے شعر میں ای اضافت مصرعۂ ثانی میں ہے۔

اس شعر کا کمال یہ ہے کہ پورا شعر الفاظ کی نشست کے زیر و بم سے تخلیق کیا گیا ہے۔ دونوں مصرع روزمرہ میں ہیں یعنی اس سادگی سے ہوئے ہیں کہ ان کی ممکن نہیں۔ چھوٹی بحر کی غزل میں .ڑے خیالات کو سمو. سعید کی غزل کی شنا . یہ بھی ہے۔

فانی کا پُر. ثیر شعر ہمارے ذہن میں کندہ ہے۔ مصرعہ ثانی میں کہتے ہیں۔

ع: کفن سرکاؤ میری بے زبانی دیکھتے جاؤ

سعید نے اس درد بھرے منظر کو دوسری طرح سے پیش کیا ہے۔ یہاں ہم تقابل نہیں بلکہ غزل کے مضامین میں تنوع پیش کر رہے ہیں۔

ی میّت پہ بھی کیا حسرت .ستی تھی سعید
ہنسنے والے رو رہے تھے اور تو خاموش تھا

زندگی اور موت پر . در مضمون دیکھئے۔

میں زندگی کی فکر کروں کس لیے سعید
خود موت کی پناہ میں . زندگی رہی

یہ بہت .ڑا شعر ہے یعنی یہ موت ہے جو زندگی کی میعاد مقرر کرتی ہے۔ یہ موت کا کرم ہے اور موت کا بھرم ہے جو زندگی کو پل رہی ہے۔ چنانچہ زندگی میں موت کی فکر بے سود ہے۔ کتنے صاف، سلیس، آسان فہم لفظوں میں کتنا عظیم نکتہ بیان ہو گیا۔ موت اور زندگی کو ای مصرعے میں اس اعتبار سے دیکھا نہیں گیا تھا۔ ہر شخص کو یہ زندگی کا عرفان نہیں ملتا اس لیے ای اور مقام پہ کہتے ہیں:

کیا بتاؤں تجھے . واقف عرفان حیات
موت سے .ڑھ کے نہیں کوئی نگہبان حیات

بلکل الگ موضوع پر مقصدِ حیات کو صرف ای شعر میں قلم بند کر دیتے ہیں۔

تی حیات کا مقصد حیات ا ں ہو
کسی کی جان نہ لے اپنی ز گی کے لیے

موت کو محاورے میں بیان کر کے زمانہ کو ا ہ کر رہے ہیں۔ شای یہ تصنیف و لیف بھی اس کے ثبوت میں پیش کی جا سکے:

آنکھیں کھل جا گی زمانے کی
مری آنکھیں تو بند ہونے دو

حیات کے دونوں طرف موت ہے یعنی وجود ز گی سے پہلے اور بعد میں عدم ہے۔ موت حیات کو گھیرے ہوئے ہے۔ شاعر یہاں گلاس کو آدھا خالی دیکھ کر خیال کو خال خال کر رہا ہے۔ سعید کہتے ہیں:

امید صبح کے مارے ہوئے جہاں پہنچے
وہیں حیات کی بھی شام ہوگئی اے دو

ایسے عمدہ اشعار بڑے بڑے شاعروں کی غزلوں میں کہیں کہیں آتے ہیں۔

ا ان زمین پر خلیفۃ اللہ بنا کر بھیجا ی۔ زمین چاہتی ہے اس کا سر ج ہمیشہ بقی رہے لیکن مشیّت کا تقاضہ کچھ اور ہے اس درد ک منظر کو صنعت حسنِ تعلیل کے ساتھ یعنی قبر کے کھودنے کے عمل سے ا کر کے سعید نے استغنا کی صورت میں موت کا نو لکھ دی۔

اللہ اللہ میرے مرنے پر
ہو رہا ہے زمین کا سینہ چاک

چاک َ یاں کی رعای قادرالکلامی کی سند ہے۔ اسی کو کہتے ہیں۔

ع: لفظ بھی پر ہوں مضمون بھی عالی ہووے

ایسا لگتا ہے کوئی میں گفتگو کر رہا ہے۔ ایسی موزو پر درجنوں بناوٹی اشعار

ر۔اسی لیے تو سعید نے سچ کہا تھا:

. . بھی محفل میں چھڑی میری غزل

ساری محفل کو تڑپتا دیکھا

ملٹن کے شعری یہ کے تحت اچھے شعر میں سادگی، صداقت اور بہ کا ہو ضروری ہے۔اَ تنقیدی سے دیکھا جائے تو سادگی، صداقت اور بہ سادے سپاٹ الفاظ نہیں بلکہ ہر ایک لفظ میں سہ بُعدی (Three dimentional) کیفیتیں عیاں اور نہاں ہیں۔ سعید شہیدی کے تجر تی منظر مہ میں صدہا اشعار اس کسوٹی پر پورے اترتے ہیں۔ اردو شاعری کے بعض واقعات حکایت اور روایت عربی فارسی سے داخل ہوئے۔ پھر استعارات، تشبیہات، علامات اور اشارات، اصطلاحات اور تلمیحات کے ذریعے اردو شاعری کا اساس بنے۔اس لیے ان میں نئے مضامین نکالنا شاعر کے لیے جوئے شیر لانے سے کم کام نہ تھا پھر بھی ذہین ا ن کا ذہن بقول غا ''محشر خیال'' ہے۔ نئے نئے پھول کھلا ہی دیتا ہے۔موسیٰ اور طور کے مضمون کے کچھ شعر دیکھئے۔

کاش پہلے ہی سے یہ بات سمجھ یتے کلیم

ہوش میں رہ کے وہ جلوہ نہیں دیکھا جاتا

اٹھا رہا ہوں سر طور خاک کے ذرّے

ملے ہیں یہ ترے جلوے کے پردہ دار مجھے

سرطور کیوں میں جاوں بھلا اس کے دیکھنے کو

وہ ہر ایک جا عیاں ہے جو ہو عارفانہ

کیا آ ی سر طور کلیم
کچھ بتاتے تو بہت اچھا تھا

ان شعروں کو سرسری دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشعار روایتی انداز کے ہیں۔ . . کہ ان کے معانی میں تہہ داری اور بڑی گہرائی ہے۔ تمام اشعار صنعت تلمیح میں ہیں۔ موضوع کی وابستگی کے چار پہلوؤں پر یعنی کلیم، جلوہ، ہوش اور طور پر در مضمون نگاری کا سہرا سعید کے سر ہے۔

سعید شہیدی کی تقریباً (۲۸۵) غزلیں زیور طبا ت سے آراستہ ہو ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ کلام کو منتخب کر کے تنقیدی زاویوں پر پرکھیں تا کہ صنف غزل میں ان کے مقام کا تعیّن ہو سکے چو ہر شعر کی تشریح اور توضیح ممکن نہیں۔ اس لیے ہم ان کے چند عمدہ منتخب اشعار کو یہاں پیش کریں گے۔

وہ کسی کو کس طرح پہچا
جس نے خود اپنے کو پہچا نہیں

اپنی تنہائی کا آ ی ہے خیال
پھول صحرا میں جو کھلتا دیکھا

رہ حیات سے گزرا نہ میں کبھی تنہا
قدم قدم پہ مرے ساتھ حادثات رہے

ساحل بھی اپنا طوفاں بھی اپنا
اب پر ا ئیں ی ڈوب جا

ڈوبنے والے کو طوفاں سے بچانے کے لیے
کس قدر گہرا ہے دری نہیں دیکھا جا

ساکن عرش تھا کبھی میں بھی
کیسے آ یہاں نہیں معلوم

سعید اب کیا کروں گا پ ؤں کے چھالوں سے تنگ آکر
دعا کرت ہوں سارا راستہ پُرخار ہوجائے

یوں تو کہنے کو لٹا اک گل ستاں
در . ر کتنے عنادل ہوگئے

طلب گاران ساحل ی د رکھ لیں
. ساحل بھی کشتی ڈوبتی ہے

میرے دل سے جو اٹھّا دھواں
اور اک آسماں بن َ ی

اب لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہر صا . احساس
مجرم ہے َ. ہوں کی سزا کاٹ رہا ہے

سعید کی شاعری پ کیزہ شاعری ہے جس میں رومانی اور جنسی کشش تہذ ی . کے دا ہ

میں ہے۔محبت کی رنگارنگ د رنگین شعر کا مطالبہ کرتی ہے۔

پھولوں کی رت ہے ٹھنڈی ہوا
اب ان کی مرضی آ نہ آ

داستاں کا مختصر ہو ہی کیا
مسکرادو مختصر ہوجائے گی

جہاں میں ہوں وہاں ہے ذکر تیرا
جہاں تو ہے وہاں میری کمی ہے

ہاں اسی کو کہتے ہیں اے سعید مجبوری
بھولنے پہ بھی ان کو ہم بھلا نہیں

ابھی تو فاصلہ باقی ہے ... و داماں میں
جنون د سے جو ٹکرا ۓ تو کیا ہوگا

یوں تصوّر میں وہ آجاتے ہیں بھولے
جیسے بھڑکے کسی مفلس کا دیا رات گئے

سعید شہدی کہنہ مشق قادرالکلام شاعر تھے۔غزل کی روایت ہیئت، بحر، قافیہ اور ردیف کی پابندی کے ساتھ نئے نئے تجربات کرتے،جس سے ان کی مہارت کا پتہ چلتا ہے۔ذیل کی غزل میں آٹھ اشعار میں صرف ایک لفظی قافیہ پورے مصرع میں ہے اور باقی

تمام ردیف ہے یعنی قافیے ایوانوں، پیمانوں، در. نوں، میخانوں، دیوانوں، پ وانوں، ارمانوں، طوفانوں اور بیگانوں کے ساتھ ای لمبی ردیف ’’کی . ت چھڑی ہے‘‘ شعر کے مصرع اوّل میں مضمون کا ۔ کرہ کر کے مختلف کیفیتوں کی . ت چھیڑی ہے۔ یہ بھی ای عمدہ اور . در قسم کی صنعت ہے جس کا . م نہیں۔

ایوانوں کی . ت چھڑی ہے
در. نوں کی . ت چھڑی ہے

پیمانوں کی . ت چھڑی ہے
میخانوں کی . ت چھڑی ہے

کیجئے ذکر ... و َ یاں
دیوانوں کی . ت چھڑی ہے

شمع ہوئی جیسے ہی روشن
پ وانوں کی . ت چھڑی ہے

جا ٔ ہ لیجئے اپنے دل کا
ارمانوں کی . ت چھڑی ہے

سن لیں سارے اہلِ ساحل
طوفانوں کی . ت چھڑی ہے

وں سے پیٔ والوں میں
پیمانوں کی ۔ت چھڑی ہے

اپنوں کی محفل میں سعید اب
بیگانوں کی ۔ت چھڑی ہے

سعید نے ’’۔ق وآشیاں‘‘ غزلوں کے مجموعہ میں دس مقامات پ قافیہ ’’آشیاں‘‘ رکھا، لیکن اس کے ۔وجود پوری غزل میں مضامین ۔ا ۔ا ۔ ھے۔آ ۔ی شعر میں اس کی وجہ بھی بتائی۔

یہ ربط ۔ق و نشیمن سے تھا کہ دیواں کا
سعید ۔م رکھا ’’۔ق و آشیاں‘‘ میں نے

صرف مطلع میں ای اور قافیہ مطلع کے شعر کی ضرورت سے ’’گل ستاں‘‘ لا یَ یہ ہے۔

چھٹا قفس سے عادتِ فُغاں نہ گئی
پھر آشیاں کو بھی سمجھا نہ آشیاں میں نے

چمک رہی ہیں اَ بجلیاں چمکنے دو
اسی لیے تو بنای ہے آشیاں میں نے

خلوصِ دل سے لیا بجلیوں کا پہلے ۔م
رکھی ہے ۔ ۔ کبھی ۔ یدِ آشیاں میں نے

۔ ا نے ۔ق بنائی ہے آسماں کے لیے
۔ائے ۔ق بنای ہے آشیاں میں نے

صنعتِ تضاد کی جھلکیں ان اشعار میں دیکھیے۔صنعتِ تضاد سے مضمون نگاری آسان نہیں۔

د یہ سمجھتی ہے کہ آ.د کیا ہے
اس پیار سے اس نے مجھے . . د کیا ہے
(آ.د۔ . .د)

شایہ کہ اسی جبر کو کہتے محبت
. . ان کو بھلایہ ہے بہت یہ د کیا ہے
(بھلایہ۔یہ د)

اک اشک بھی آنکھوں میں سعید آنے نہ پہہ
اپنے دل ناشاد کو یوں شاد کیا ہے
(ناشاد۔شاد)

صنعتِ مراعات میں فصل، بہاراں، نااں اور گلستاں موجود ہیں۔

بے ز کرم فصل بہاراں ہوں میں
ہے نااں جس کی محافظ وہ گلستاں ہوں میں

صنعت جمع میں نہیں کہتے ہوئے بھی . کچھ کہہ دیتے ہیں۔

بے وفا، ظالم، ستمگر، سنگ دل، وعدہ خلاف
لوگ انھیں جو چاہیں کہہ لیں ہم تو کہہ تے ہیں

صنعتِ تکرار سعید کی غزلوں میں تکرار سے آتی ہے۔

ساتھ چھوڑا نہ کبھی میرا پہ یشانی نے
اب پہ یشان نہیں ہوں تو پہ یشاں ہوں میں

ایسا غم مجھ کو دیہ ہے مرے خالق نے سعید
بے ز غم جاں غم دوراں ہوں میں

سفر سے پہلے نہ آ ی کبھی خیال اس کا
سفر کے بعد ہوئی ہم کو ہم سفر کی تلاش

سعید غزل کے شاعر ہیں اس لیے ان کا تعلق حسن و عشق سے ہو. ضروری ہے۔ وہ حسنِ حقیقی اور حسنِ مجازی دونوں کے شاعر ہیں اسی لیے وہ محفل اور مجلس، مشاعرہ اور مسالمہ، میلاد اور جشن . میں ممتاز اور مقبول ہیں۔ اَ خوش گلو افراد ساز پ ان کی غزل کو چھیڑتے ہیں تو محفل میں تحسین کی زعفران بکھرنے لگتی ہے، اَ میلاد کی .م میں ولائی اور عرفانی کلام کی خوشبو پھیلتی ہے تو حاضرین کی مست قلندرانہ داد و دعا سے دروازۂ عرش کھُل جاتے ہیں۔ اَ مجلس میں سعید کے درد بھرے نم سے سلام اور نوحے پڑھے جاتے ہیں تو اشکوں کے ر .رانِ رحمت بن جاتے ہیں۔ اس مقام پ ہم صرف ان کے کچھ عشقیہ اشعار بغیر کسی مزی تشریح کے پیش کر رہے ہیں کہ گلستانِ شاعری کے دلرُ . ، دلکش، دل دار اور دل نواز حصّوں سے بھی آشنائی ہو سکے۔

گلشن ہے فصل گل ہے . ماہتاب ہے
اللہ ان کو ایسے میں لا کہاں سے ہم

حال دل پوچھتے ہیں . . وہ سعید
ہم غزل اپنی سنا دیتے ہیں

کعبہ کا احترام بھی میری میں ہے
سر کس طرف جھکاؤں تجھے دیکھنے کے بعد
آ ی ہے کیا نکھار غزل پ سعید کی
میں تجھ کو کیا بتاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

اک گونہ بے خودی کو ترستا ہوں ساقیا
تجھ سے ئے زمانے ر گئے

کچھ لوگ کوئے یر سے پہنچے ہیں دار ت
اور کچھ وہ ہیں جو دار سے دلدار ت گئے

ان کو ہو جائے گا ا ازہ مری حا ت کا
کم سے کم کوئی غزل میری سنادی جائے

زلفیں سنواریں اپنی کہ وہ منتشر کریں
ان کی خوشی و شام کریں یہ سحر کریں

پھولوں کی رُت ہے ٹھنڈی ہوا
اب ان کی مرضی آ نہ آ

وہ سرِ شام آنکھیں وہ مخمور یں
چھلکتے ہوئے مے کے جام اللہ اللہ

ان کے زانو پہ تھا سر اور ان کے دامن کی ہوا
سچ تو یہ ہے ہوش میں آنے کا کس کو ہوش تھا

رخ پُرنور پہ بکھرے ہوئے گیسو کا سماں
امتزاج سحر و شام ہے کیا عرض کروں

تیری مسکراہٹ کے ساتھ ہیں میری آنکھیں
صبح کے اجالے میں دو پہ اغ جلتے ہیں

جن کو آ· تھا وہ تو نہ آئے سعید
موسم گل کے آنے سے کیا فا ٔ ہ

سعید کی فکر عرفانی اور مذہبی ہوتے ہوئے آفاقی قدروں کی حامل ہے۔ شاعری . . اخلاق سازی کی کتاب بن جاتی ہے تو اس کا پیغام نورانی اور اس کا مقام آسمانی ہوجا ہے۔ سعید کی غزلوں سے چند اشعار چُن کر یہاں بطور نمونہ پیش کر ہوں۔

جو مانگنا ہو ما· لے خالق سے اے سعید
جا کر ہر اک کے در پہ تو ہر· صدا نہ دے

جو بھی قسمت میں ہے میری مجھے مل جائے گا
کیوں میں پھیلاؤں کسی غیر کے آگے دامن

جس کی تقد یر میں جو ہے اسے ملتا ہے سعید
بے .. پھر کوئی کیوں اس سے سوا مانگے ہے

ز.ن کے زخم ہیں یہ کم نہ ہوں گے
رہینِ منت مرہم نہ ہوں گے

ہر عمل کو اپنے میں محکم بناؤں کس طرح
. . مری یبیر خود وابستہ تقدیہ ہے

دینے والے نے مجھے دے دیہ جو دینا تھا
آپ کیا دیں گے مجھے آپ سے کیا مانگوں گا

آنچ ان کے گھر کی آپ کے گھر بھی آئے گی
کر ہو جو بھی کام ذرا سوچ کر کریں

اس کا ہر اک قصور کرکے معاف
مطمئن ہیں اس انتقام سے ہم

گل پہ کچھ اور خار پہ کچھ اور
اس میں توہین گلستاں آتی ہے مجھے

اہل حق کی فطرت ہے حق پہ آنچ . . آئے
سر کٹا تو ہیں سر جھکا نہیں

سعید کی بیشتر غزلیں چھوٹی بحریں ہیں۔ زیدہ غزلیں مردّف ہیں۔ کئی غزلیں غزلِ مسلسل کی صف میں شمار کی جا سکتی ہے۔ سعید کی غزل کی پہچان اور آن بن یہ بھی ہے کہ ان میں عربی فارسی کے الفاظ کی بھرمار نہیں ہوتی، یہی نہیں بلکہ اضافات بھی کم کم آتے ہیں۔ سعید نے مقطع میں کرشمہ سازی کی ہے جو حسنِ مقطع کی صنعت میں شمار کی جا سکتی ہے۔

□□□

شاعرِ. ق وآشیاں کی کرشمہ سازی

سعید شہیدی اردو شاعری کا وہ واحد تخلیق کار ہے جس نے شاعر. ق ونشیمن کا خطاب بھی حاصل کرلیا ہے۔ جتنے اشعار اور موضوعات سعید نے. ق ونشیمن پ تخلیق کیے کوئی اور نہ کرسکا۔. ق ونشیمن اور اس کے مترادفات جیسے بجلی آشیانہ، آتش آگ آشیاں وغیرہ قدیم گھسے پٹے الفاظ ہیں جو بطور استعارات، علامات اور اشارات استعمال ہوتے رہے لیکن ان کا استفادہ ا ی دو جہات میں محدود رہا، سعید نے اس موضوع پ ہر ممکن زاویہ سے روشنی ڈالی۔

ا ن کوشش اور سعیِ مسلسل کے سوال کچھ اور نہیں۔ فلک، آسمان، پ خ، د وی حادث ت وغیرہ ہمیشہ ا ن کے ساتھ ساتھ نہیں رہتے بلکہ اُس کے خلاف بھی عموماً عمل اور ردعمل کرتے رہتے ہیں۔ جسے مشیت اور غائبانہ قدرت بھی کہا جا ہے۔ ا ن بخصوص ای کامیاب ا ن ہر روز و ۔ ان مسائل سے دوچار رہتا ہے اور ان طاقتوں سے پنجے ۔م کر آ ہے۔ ۔میدی تقریباً ہر شریعت میں حرام اس لیے قرار دی گئی ہے کہ امید بغیر ز. گانی ممکن نہیں۔ ایسی شاعری جس میں مسلسل کوشش، پیہم تعمیر، محکم مثبت امید کا ذکر ہو وہ پیغمبری ہے اور اعلیٰ شاعری کی ای شنا بھی یہی ہے۔ سعید کے پ س تقریباً آٹھ دس فیصد غزل کے اشعار اسی موضوع پ موجود ہیں۔ سعید کی غزل جو عام طور پ پنج سے نو دس اشعار پ مشتمل ہوتی ہے۔ اس موضوع پ کم از کم ای شعر ضرور ر ہے۔ سعید نے اسی

مضمون کے مختلف رخوں کو کئی رنگوں اور ڈھنگوں میں . ھا ہے جو ان کی وسعت فکری اور قادر الکلامی کی سند ہے۔

ع: اک پھول کا مضموں ہو تو سو رَ سے . ھوں

مسلسل جہدو کامیاب ز گی کا راز ہے۔حوادث سے مقابلہ ز گی کی علامت ہے۔فلک اور پ خ کے مسائل اور مظالم سے مقابلہ مردانگی ہے۔نشیمن کا مقام زمین اور . ق کی منزل آسمان ہے۔اس فلک کے جور وستم سے کون سا ہے جو . لاں نہیں۔علاّمہ اقبال نے اس طرف ت بیر اور تقد یر کے مسئلہ کو جوڑتے ہوئے کہا تھا کہ ا نی کوشش اور عمل تقد یر کو . ل سکتی ہیں۔

اے دو ت جہاں میں . ت ہیں ا ں کے عمل سے تقد یریں
اک عزم و یقیں کا ہاتھ . ڑھا اور ٹوٹ گئی . زنجیریں

سعید کا عزم ان کے اشعار میں دیکھئے۔سیدھے سادے شگفتہ الفاظ میں روزمرّہ کی روانی اور سلا ت کے ساتھ انہی مطا . کو پیش کر دیتے ہیں جن میں مشکل سے کوئی ادق غیر مانوس لفظ ہو . تو اک طرف اضافات کا . ر بھی مشکل ہو ت ہے۔

آشیاں کے جلتے ہی آشیاں بنا ت ہوں
میں فقط سمجھتا ہوں . ق کی زبں تنہا

نشیمن پ نشیمن اس طرح تیار کر ت جا
کہ َ تے َ تے بجلی آپ خود بیزار ہو جائے

آشیانے کی . ید رکھ کر سعید
. ق کا حوصلہ آزماتے ہیں ہم

ذوق . . دی سلامت ہےَ ے شوق سے . ق
ہم نشیمن کی بنا . ر دَ ر ۃ ہیں

کیوں کہوں کوششیں رائیگاں ہوگئیں ۔ ر . ق و شرر آشیاں ہوَ ی
ہمتیں اور بھی کچھ جواں ہوگئیں اب مکمل میرا آشیاں ہوَ ی

. ق کے لیے کیا کیا زحمتیں اٹھاۃ ہوں
آشیاں کے جلتے ہیں آشیاں بناۃ ہوں

میرا ذوق . . دی . ق کا نہیں پ بند
آشیاں بناۃ ہوں آشیاں جلاۃ ہوں

ہر ساغر میں آدھے بھری شراب کو تو دیکھ سکتی ہے لیکن اہلِ دوسری طرح اُس آدھے ساغر کو بھی دیکھتے ہیں جو خالی ہے۔اس کے لیے بصارت کے ساتھ بصیرت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ . ق اور آشیاں کے دامن میں شاعر نے یہاں اپنے درد اور . . دی کو . ق پ منت اور رحم میں تبدیل کر دی یعنی وہ آشیاں اپنے لیے نہیں بلکہ . ق کی ضرورت کے لیے گھر بنا رہا ہے:

آشیاں جلتے ہی پھر بنا گے ہم
بجلیوں کی خوشی ہم کو منظور ہے

آشیاں جلتے ہی اک اور بنایۃ ہوں
. ق کا مجھ سے ۃ پنا نہیں دیکھا جاۃ

(. ق کی چمک کو ۃ پنا کہنا حسن تعلیل ہے جس سے شعر عمدہ ہوَ ی)

. ق . تے رہے بے قرار
اب نشیمن بنادیجئے

. . تلک .قی رہیں گی . ق کی بے چینیاں
ذوق تعمیر نشیمن کیسے کم ہوجائے گا

رکھ رہا ہوں بنا نشیمن کی
بجلیوں کا مزاج .ہم ہے

کیا کروں . ق کی حسرت نہیں دیکھی جاتی
جا ہوں میں نشیمن مرا جل جائے گا

لیجے آشیاں بن ۓ
بجلیوں کا مکاں بن ۓ

میں اَ اپنے نشیمن کی نہ .ُد رکھوں
آپ ہی کہیے کہاں . ق و شرر جا گے

ا ن جومشکلات کے مقابلے سے نہیں ت اور ہمیشہ اپنے امارہ سے .َ کرت رہتا ہے۔حوادث زماں ومکاں سے .ڑی حدت ڑ رہوجات ہے جس کی وجہ سے اسے ت کیہ کا مقام حاصل ہوت ہے۔ . ق اور آشیاں کے مضامین میں سعید چو شاعر محمدؐ وآل محمدؐ بھی ہیں۔اوران .َ یہ شخصیتوں کے پستار بھی ہیں۔ا نی افکاراور .ت کوطرح

طرح سے مہمیز کرتے ہیں۔سعید جا ہیں ا ن اشرف المخلوقات اور . اللہ فی الارض ہے وہ تمام دوسری موجودات کوز یر کرسکتا ہے تو بجلی جو آشیاں کے لیے فنا کا پیغام ر ہے اُس کی حقیقت اُس ا ن کے عزم کے مقابل نہیں جو فنا فی العشق حقیقی ہو جائے۔

سعید آواز دے بجلی کو بڑھ کر
نشیمن پھر بنا چاہتا ہوں

یں تلک تو پہنچا ہے ذوق خانہ . دی
بجلیوں کی زد پہ ہم آشیاں بناتے ہیں

نگاہ . ق سے ڈرتے نہیں کبھی وہ سعید
بنا رہا ہو نشیمن جو . ق ہی کے لیے

اک اور تازہ نشیمن کی بنا رکھ کے سعید
. ق کے ذوق کو کچھ اور ہوا دی جائے

مشکلات کا مقابلہ مسکراتے ہوئے شکر کرتے ہوئے کرنا مردانگی ہے یہی د کی کامیابی کی کنجی اور عقبیٰ کی نوید ہے۔

آشیانے کو جو . . د کرے گی بجلی
مسکراتے ہوئے ہم سوئے قفس جا گے

آشیاں جلتا ہے جلنے دیجئے
مسکراتے ہوئے ہم دیکھیں گے

بناتے ہی نشیمن .ق آتی ہے جلانے کو
. ا کا شکر ہے محنت میری زائل نہیں ہوتی

اَ خوف ہے دل میں کچھ بجلیوں کا
نشیمن بنانے کی زحمت نہ کیجے

گلستان میں آشیاں بنانے کا ای مقصد اس کی رکھوالی، نگہبانی اور نغمہ پ ۔ وں کی پ ۔ ائی بھی ہے۔ سعید کی میں گلشن کی رونق اور ۃ زگی . سے .ڑی دلکشی ہے۔ وہ اس کی خاطر .ق کی توجہ کو موڑنے کے لیے اپنا نشیمن قر.ن کر سکتا ہے یعنی اس . دی میں گلشن کی آ. دی کی ضما ۔ ۃ بھی شامل ہے۔ اس عمدہ ۃ زے اور ۔ در مضمون کو کس طرح بیان کیا َ ۔ ی ہے پڑھئے اور سر دھنیے!

گلستاں کی رونق .ڑھانے کی خاطر
ہمیں ہیں نشیمن جلا دینے والے

چمن جو .ق کی زد سے ہے محفوظ
یہ میرے آشیانے کا کرم ہے

بنا کر .ق کی زد پ نشیمن
گلستاں پ کرم میں نے کیا ہے

آشیاں ہے جلتا ہے جل جائے بلا سے لیکن
.ق کی زد سے گلستاں کو بچائے رکھنا

شاعر گلستاں کی روشنی بڑھانے اوراس کی آب وتاب کو برقرار رکھنے کے لیے بجلی کے علاوہ خود اپنے ہاتھ سے اُسے نذرِ آتش کردینا چاہتا ہے تاکہ روشنی کے لیے وہ برق کا مرہونِ منت نہ رہے۔اگرچہ اس خانہ سوزی میں وہ ختم ہو جائے گا لیکن اس کا مقصد جو روشنی اور رونق ہے حاصل ہو جائے گا۔یہ بھی ندرت بیانی اور جدت ہے جو روایتی غزل کے پیکر میں لبریز ہے۔

آشیاں کو آگ دینے کی بھی نوبت آئے گی
کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا روشنی کے واسطے

آگ دے کر آشیانے کو بصد شوق تمام
کیوں نہ میں بن جاؤں فوری برق کا قائم مقام

اب کوئی دم میں نشیمن پہ گرے گی بجلی
ابھی کچھ دم میں گلستاں میں اجالا ہوگا

برق کی عنایت سے آج صحن گلشن میں
جس طرف اٹھی روشنی آئی

برق کی زد پہ نشیمن جو بنا سکتا ہے
وہی گلشن کو تباہی سے بچا سکتا ہے

چلو برق کی بھی خوشی ہوگئی
گلستاں میں بھی روشنی ہوگئی

ا ۰ جانے کہاں ہے آشیانہ
جہاں ت دیکھتا ہوں روشنی ہے

خود آگ دے کے اپنے نشیمن کو آپ ہی
بجلی سے انتقام لیا ہے کبھی کبھی

ہمارے آشیاں پ . َ یں گی بجلیاں آ ۰
سعید اللہ جانے . چمن میں روشنی ہوگی

ہم نے خود اپنے نشیمن کو لگائی ہے آگ
ہم سے تو .ق کا احسان اٹھای نہ َ ی

ی د اتنا ہے .ق چمکی تھی
کیا ہوا آشیاں نہیں معلوم

نشیمن اپنا ہے ہم کیوں نہ خود لگا آگ
یہ درمیان میں کیوں بجلیوں کا ہاتھ رہے

.ق . ت رہے بے قرار
اب نشیمن بنا دیجئے

کیوں نہ خود ہی پھو دیں ہم آپ اپنا آشیاں
چار تنکوں کے لئے بجلی پیشاں کیوں رہے

بجلی کا سعید آ احساں اٹھا کیوں
میں نے ہی نشیمن کو خود آگ لگادی ہے

.ق اور آشیاں کے ربط پ سعید نے جو مختلف مضامین غزلوں میں پیش کیے ہیں اَ ان کی جمع آوری اور تنقیدی تجزیہ کیا جائے تو اس بیان کی وسعت اور مضمون کی گہرائی کا پتہ چلے گا۔ شا راقم کی یہ تحر اس ا مثبت قدم تصور کیا جا سکے۔ سعید نے اپنے پہلے مجموعۂ غزل ".ق و آشیاں" میں پوری ا غزل دس شعر کی آشیاں کے قافیے پ تیار کی جس کا ہر شعر ا ہی قافیہ ر ہوئے مختلف معانی اور مضامین کا حامل ہے۔ اس غزل کے چند شعر یہ ہیں:

چھپالیا ہے نگاہوں میں گلستاں میں نے
بنالیا ہے تصوّر میں آشیاں میں نے

چمک رہی ہیں اَ بجلیاں چمکنے دو
اسی لیے تو بنا ہے آشیاں میں نے

خلوص دل سے لیا بجلیوں کا پہلے م
رکھی ہے . . کبھی د آشیاں میں نے

ا نے .ق بنائی ہے آسماں کے لیے
.ائے .ق بنا ہے آشیاں میں نے

یہ ربط . ق و نشیمن سے تھا کہ دیواں کا
سعید ۔م رکھا ’’. ق و آشیاں‘‘ میں نے

سعید نے اردو شاعری میں اس . ق و آشیاں کے مضمون کو اپنی اقلیم سخن میں اس طرح جگہ دی ہے کہ اس وسیع کینوس سے ہٹ کر کوئی مضمون پیش کر۔ مشکل ہے۔ . ق و آشیاں میں شرر، تنکے، قفس، روشنی وغیرہ بھی اس کے دوسرے مترادفات کی ۔ جمانی کرتے آتے ہیں۔ اس تحر یکو طوا ۔ سے بچانے کے لیے ہم متفرق اشعار کو جو اس موضوع سے تعلق ر ۔ ہیں یہاں پیش کرتے ہیں۔

طرح آشیاں ڈال دی گئی
بجلیوں کو اب اختیار ہے

فقط میرے نشیمن پہ ہی یہ بیداد کرتی ہے
کسی گلشن کو یہ بجلی کہاں . د کرتی ہے

کیسے بنائے گا تو نشیمن
بجلی سے گھبرانے والے

محنت آشیاں اکارت ہے
بجلیوں کو اَ خبر نہ ہوئی

وہ بجلی ہو کہ آ۔ ھی ہو وہ ہو صیاد یہ گلچیں
گلستاں میں سبھی دشمن ہیں اک میرے نشیمن کے

یہ سوچ کر میں نشیمن کو آگ دے نہ سکا
کہیں اہانـ .ق و شرر نہ ہوجائے

دیکھنا ذرا ہمدم روشنی ہے گلشن میں
آشیانہ جلتا ہے یہ پراغ جلتے ہیں

ٹرپ رہا ہے بہت دن سے ذوق . .دی
پھر آشیانہ بناـ ہوں اہتمام کے ساتھ

جیسے ہی نشیمن کی ..د رکھی میں نے
بے ساختہَ دوں سے بجلی کا سلام آیہ

اَ آشیاں مرا جل َیہ مجھے کچھ کسی سے گِلہ نہیں
یہ مرے نصیب کی .ت ہے کوئی بجلیوں کی خطا نہیں

آزاد ہوں فکر آشیاں سے
کیا .ق کا یہ کرم نہیں ہے

اپنے کارـے پہ .ق یوں ا ٹی ہے
جیسے آشیانہ ہم پھر بنا نہیں ـ

□□□

سعید کی موجِ غزل طوفان سے ساحل

سعید کی غزلوں میں قدیم روایتی مضامین ساحل طوفان اور سفینہ نئے نئے مطا . سے پیش کیے گئے ہیں۔ سعید نے پ انی بوتلوں میں نئی شراب بھری ہے۔ اردو شاعری میں ان کے پ س کلاسیک مضامین پ اشعار کی کمی نہیں اس کے . وجود سعید کا تقریباً ہر شعر ز رت بیان اور . یہ طرز کا حامل ہے جو ان کی وسعت فکری، اور تخیل کی کرشمہ سازی کا نتیجہ ہے جس سے ان کے شعر میں گیرائی اور گہرائی پیدا ہوگئی ہے۔ لٹر میں عموماً طوفان کو مزاحم اور رقیب بنا کر ساحل کو مددگار اور دو ت ومہر ن بنا کر مضمون نگاری کی گئی ہے۔ سفینہ ا یہ ایسا وسیلہ ہے جو طوفان سے ت دے کر ساحل ت پہنچا ت ہے لیکن ساحل کی طرح ضما ت کا حامل نہیں، وہ کبھی ڈوب سکتا ہے اور کبھی کنارے لگ سکتا ہے۔

سعید نے طوفان سے مقابلے کو ا ن کی قدرت اور . ت ی بتا کر اسے منفی نہیں بلکہ مثبت آزمائشی قدر بتا یہ ہے۔

ا ' حافظ تمھارا اہلِ ساحل
مجھے ا م طوفاں دیکھنا ہے

ابھی کیوں لاؤں کشتی سوئے ساحل
ابھی تو زور طوفاں دیکھنا ہے

قدموں میں آجائے گا ساحل
طوفان سے ٹکراتے رہیے

میری دیوانگی پہ اہل ساحل مسکراتے ہیں
سفینہ اپنا طوفاں کے مقابل لے کے آیہ ہوں

وہ خود ہی لے کے جائے گا ساحل تہ آپ کو
طوفاں کے رخ پہ اپنا سفینہ بڑھائے

یہ طوفاں کیا بنالے گا یہ موجیں کیا بگاڑیں گی
کہ میں وں میں اپنے آپ ساحل لے کے آیہ ہوں

سفینہ وہ نہیں جو لوٹ آئے ساحل پہ
سفینہ وہ ہے جو طوفاں کا رخ بدلنے لگے

کیا ان شعروں میں خودی کی بلندی کی تعلیم نہیں، کیا ان شعروں میں حوادث اور مشکلات سے مقابلہ کرنے کا آدرش نہیں، کیا ان مضامین میں قنوطیت کے بخلاف رجائیت نہیں، کیا تہ قی پسندی کی لہر ان اشعار کے پڑھنے سے رگوں میں نہیں دوڑتی۔ پھر کیوں سعید کی غزل کو صرف روایتی غزل کے گل وبلبل کے شاعر کے حساب میں رکھا یہ؟ زنہ گی صرف آرام اور عیش پہ ستی کا نہ م نہیں، زنہ گی میں خوشی اور سکون کم درد وآلام اور غم زیہ دہ ہے۔ اچھی شاعری ا ن کو ان معرکوں میں کامیاب ہونے کی تہ غیب اور تہ یہ کرتی ہے جس

طرح حق پہ لڑتے ہوئے جان دینا جوانمردی اور جاوید انہ حیات ہے اسی طرح اگر طوفان کے جبر وظلم سے سفینہ ڈوب بھی جائے تو اس شکست میں بھی جیت ہے۔ یہاں بھی دی نہیں آ بادی ہے۔ کچھ شعران مطالب کے یہ ہیں:

اپنی مرضی سے ڈبویا ہے سفینہ میں نے
کبھی طوفان کا احسان اٹھایا ہی نہیں

بچ کہ کیوں آئے کنارے پہ سعید
ڈوب جاتے تو بہت اچھا تھا

جس نے خود طوفاں میں کشتی ڈال دی
اس کے دل میں حسرت ساحل کہاں

ساحل بھی اپنا طوفاں بھی اپنا
اب پار اتریں یا ڈوب جا

طوفانوں کو جس نے پالا
وہ کیا جانے ساحل کیا ہے

گرداب بلا کا تجھے اندازہ ہو کیسے
تیرا سفینہ ہی بھنور تک نہیں پہنچا

زِر طوفاں . . سفینہ ہوَ ی
مطمئن یران ساحل ہوگئے

ہمارا سفینہ بھی ڈو. ہے یں
ہمارا بھی کچھ حق ہے طوفان پ

ز گی میں سکون عیش وآرامش عارضی ہے جس طرح طوفان سے پہلے فضاؤں میں خاموشی اور سکوت چھاجا ہے اُسی طرح ظاہری خوشی کے بعد غم اور مشکلات کا موسم شروع ہو ہے۔اسی لیے ائے سخن میرا نے فرمایا تھا:

کسی کی ای طرح سے بسر ہوئی نہ ا
عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا

سعید ذیل کے اشعار میں بتا رہے ہیں کہ د میں ہر شے مستقل نہیں رہتی۔ا ن سوائے اکے کسی دوسری چیز پ بھروسہ نہیں کرسکتا۔ ہر سکون آشوب میں ہر خوشی غم میں اور ہر ریکی روشنی میں . ل سکتی ہے جس کے لیے ا ن کو تیار رہنا چاہیے اور یہی ای کامیاب ز گی کا راز ہے۔

طلب گارانِ ساحل ی د رکھیں
. ساحل بھی کشتی ڈوبتی ہے

تھا نگاہوں کے سامنے ساحل
کس جگہ جاکے ؤ ڈوبی ہے

بچا کے لائے ہیں کشتی کو ہم کنارے
یہاں بھی شورش طوفاں ہے دیکھیے کیا ہو

آپ ساحل سے نہ طوفاں کا تماشا دیکھیں
یہی طوفاں کبھی ساحل تلک آسکتا ہے

سن لیں سارے اہل ساحل
طوفانوں کی بات چھڑی ہے

سعید انہی اشاروں میں عشق مجازی کا چٹخارہ بھی بھردیتے ہیں۔

مجھے ڈوبنا بھی نہ ہوجائے مشکل
کنارے پہ آنے کی زحمت نہ کیجئے

مسکراتے ہوئے کنارے پہ
ڈوب جانے کی بات کرتے ہو

یہ طوفاں یہ تلاطم صرف میری زندگی ہے
اگر میں غرق ہوجاؤں تو بیڑا پار ہوجائے

جس نے آپ اپنے کو پہچانا اس نے اپنے خالق کو پہچانا، حدیث مبارک ہے۔ انسان اپنی فضیلت اور مقام سے آگاہ نہیں۔ وہ نائب اللہ ہے اور مختار و مجبور کے درمیان اپنی تقدیر بنانے والا موجود ہے۔ علامہ اقبال مقام انسان کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس پانچ چھ فٹ کے انسان میں ساری کائنات آسانی کے ساتھ سما سکتی ہے لیکن اتنی وسیع کائنات میں انسان پوری طرح سے سما نہیں سکتا یہ کائنات اس کے لیے چھوٹی ہے:

آنچہ در عالم نگنجد آدم است
آنچہ در آدم نگنجد عالم است

وہ شاعری جوا ن کواس کی بطنی طاقتوں سے روشناس کرتی ہے آفاقی شاعری ہے۔کبھی کہتے ہیں:

ساحل سے ہیں محو تماشا
طوفاں سے ٹکرانے والے

آج وہ محو تماشا ہے ساحل سے
موڑ سکتا تھا جو کل رخ طوفانِ حیات

پھیر دیتا ہے کبھی بپھرے ہوئے طوفاں کا رخ
اب تماشہ دیکھنے ساحل آیا ہے کوئی

اس مختصر تحریر کو ہم سعید کے ان شعروں پر تمام کرتے ہیں جس کے بطنی معنی ا ن کو کوشش عزم اور محنت ومشقت کا درس دیتے ہیں:

ڈوبنے والے کو طوفاں سے بچانے کے لیے
کس قدر گہرا ہے دریا نہیں دیکھا جاتا

تجھ کو موجوں کے تھپیڑوں کا ہو کیا اندازہ
تو نے ساحل سے سفینہ کو بڑھایا ہی نہیں

❑❑❑

اور اصناف شعر بھی ہیں سعید
نہیں آتی مگر غزل کی بات

جدول غزلیات

شمارہ	عنوان	تعداد غزلیات	تعداد اشعار	سن طباعت	مطبع / ناشر	منسوبات انتساب
۱۔	برقِ آشیاں	۷۳	۵۱۰	۱۹۶۲ء	نیشنل فائن پرنٹنگ پریس حیدرآباد	میر عابد علی خاں کے نام
۲۔	شفق	۵۹	۳۶۲	۱۹۶۵ء	اسلامی بک ڈپو حیدرآباد	بیگم اریب سے بیگم کے نام
۳۔	آفتابِ غزل	۵۰	۳۳۳	۱۹۸۲ء	حسن نگینہ پریس مچھلی کمان حیدرآباد	علامہ اختر زیدی کے نام
۴۔	سنگِ گل فروش	۳۳	۲۳۷	۱۹۹۳ء	اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد	غلام محمد صاحب کے نام
۵۔	سرِ شام	۷۰	۵۱۵	۱۹۹۹ء	رحمانی پریس حیدرآباد	نواب شاہ عالم خاں کے نام

کل غزلیات : ۲۸۳
کل اشعار : [illegible]
فردیات : ۳
قطعات : ۲

○

پھولوں کی رُت ہے ٹھنڈی ہوا
اب اُن کی مرضی آ نہ آ

اُن کی جفا ی اپنی وفا
کیا ید رکھیں کیا بھول جا

اتنا بتادے غم دینے والے
آ بہا ی مسکرا

پھولوں میں رہ کر پھولوں میں بس کر
کا ں سے کیسے دامن بچا

رودادِ الفت کرلیں مکمل
کچھ تم سناؤ کچھ ہم سنا

ساحل بھی اپنا طوفاں بھی اپنا
اب پر اتیں ی ڈوب جا

بھولی ہوئی بت اک ید آئی
لیکن سعید اب کس کو سنا

□□□

○

رقص کرتی ہیں فلک پ بجلیاں اب کیا کروں
میری پُو ہے یہی اِک آشیاں اب کیا کروں

عار ہے سُننے سے ان کو داستاں اب کیا کروں
میرے قابو میں نہیں میری ز.ں اب کیا کروں

عالم غر.ـ ہے میں ہوں اور ا٠ ھیری رات ہے
لُٹ َ ـی ایسے میں سارا کارواں اب کیا کروں

لیجئے رونے لگے ہچکی بندھی غش کر گئے
اور ابھی ہے ابتدائے داستاں اب کیا کروں

دور منزل ٠توانی سے قدم اُٹھنا محال
کیا کروں اے چارہ سازِ بے کساں اب کیا کروں

دل میں آ ـی تھا کہ کھینچوں ا ـی آہِ پُر اث
اُن کی صورت آگئی پھر درمیاں اب کیا کروں

دُور ساحل ۔ ۔ ا مایوسؔ طوفاں کا شباب
ڈوبتی ہے کشتیٔ عمرِ رواں اب کیا کروں

رہتے رہتے . . مجھے زِ اں سے الفت ہوچلی
حکم ہوت ہے کہ کاٹو بیڑیں اب کیا کروں

ساتھیوں ت َ تے پڑتے، میں پہنچ جات سعید
بن گئی دیوار، َ دِ کارواں اب کیا کروں

❑❑❑

○

مے ہے مینا ہے اور جام
میری سحر ہے میری شام

کیسی بہار اور کیسی ·ان
موسم . لا، . لا ·م

اب وہ نشیمن ہو کہ قفس
یہ بھی دام اور وہ بھی دام

میری خطا اس کا کرم
یہ آغاز اور وہ ا م

ان کا تصور ان کا خیال
کتنی سہانی ہے یہ شام

ہوگا نشیمن جانِ چمن
.ق کو اپنے کام سے کام

·ع میں .لیں پ ہے کوئی
واہ سعیدِ خوش ا م

□□□

غمِ دل کو بہارِ بے خزاں کہنا ہی پڑتا ہے
محبّت کو حیاتِ جاوداں کہنا ہی پڑتا ہے

نگاہیں حالِ دل کی ترجمانی کر ہی دیتی ہیں
خموشی کو بھی اک دن داستاں کہنا ہی پڑتا ہے

غُبارِ راہ رہ جاتا ہے پیچھے چھوٹ کر لیکن
اسے پھر بھی نشانِ کارواں کہنا ہی پڑتا ہے

یہ مانا وہ جفا پرور ہے ظالم ہے ستمگر ہے
پھر بھی اسے آرامِ جاں کہنا ہی پڑتا ہے

بُرا ہو یا بھلا اک آسرا ہے سر چھپانے کا
بہ ہر صورت قفس کو آشیاں کہنا ہی پڑتا ہے

کسی کو . . وہ میرے درد کا قصّہ سناتے ہیں
سعید اس کو حدیثِ دیگراں کہنا ہی پڑتا ہے

❑❑❑

○

مرے حال پ رحم کھا پڑا
وہ آتے نہ تھے ان کو آ پڑا

یہاں راہ و منزل سے کیا واسطہ
جہاں دل ے ہم کو جا پڑا

تلاطُم کی توہین ممکن نہ تھی
سفینہ کو آگے بڑھا پڑا

ستم حسبِ دستور اس نے کیے
مجھے عادتاً مسکرا پڑا

محبّت میں آ ی اک ایسا مقام
انہیں میری منزل پہ آ پڑا

تڑپتی ہوئی ف کو دیکھ کر
ہمیں پھر نشیمن بنا پڑا

انہیں ی د ر کی خاطر سعید
خود اپنے کو بھی بھول جا پڑا

□□□

O

میں واقف ہوں کہ اٹھنے سے مرے محفل پہ کیا َ ری
وہ بھی بتا   کچھ کہ ان کے دل پہ کیا َ ری

کے مقدر میں لکھا تھا ' ڈوبنا ' ڈو.
کوئی اتنا بتا دے، سینۂ ساحل پہ کیا َ ری

یہ ما. مسکرائے ہم ، ہجومِ حسرت و غم میں
کسی کو کیا خبر لیکن ہمارے دل پہ کیا َ ری

ہماری داستاں پ اہلِ محفل تو بہت ٹپے
نہیں معلوم لیکن صاحبِ محفل پہ کیا َ ری

اجازت دے تو دی جلووں کو اس نے عام ہونے کی
اسے لیکن خبر کیا ہے کہ کس کے دل پہ کیا َ ری

دلِ بے ب جس منزل پہ مجھ کو لے کے پہنچا تھا
مجھے خود بھی نہیں معلوم اس منزل پہ کیا َ ری

❑❑❑

○

ہنساتے ہیں مجھ کو رُلانے سے پہلے
بنانے کی کوشش مٹانے سے پہلے

رِہا ہو کے اب کیا گلستاں کو جاؤں
٠٠اں آگئی میرے آنے سے پہلے

تلاطم سے زور آزما٠ پڑے گا
سفینہ کو ساحل پہ لانے سے پہلے

نہ بن جائے اُمیّد مایوسِ غم کو
کوئی سوچ لے مسکرانے سے پہلے

نہ پوچھ ان کی مخمور وں کا عالم
سہارا لڑکھڑانے سے پہلے

نہ یہ بجلیاں تھیں نہ یہ آ٠ھیاں تھیں
ہمارے نشیمن بنانے سے پہلے

ذرا اپنے دل کے تقاضے تو سمجھو
مرے دل کی د مٹانے سے پہلے

مرے دل کی بے ـ بیاں رَ لا
وہ خود آگئے ید آنے سے پہلے

نہ یہ دلکشی تھی نہ رنگینیاں تھیں
سعید ان کے تشریف لانے سے پہلے

❑❑❑

○

قفس میں دل کے بہلانے کا ساماں لے کے جاتا ہے
اسیرِ غم نگاہوں میں گلستاں لے کے جاتا ہے

بس اب رہنے بھی دے اے ۰۰ ا . جا ہوں میں
سوئے ساحل مری کشتی کو طوفاں لے کے جاتا ہے

قفس میں ہوں ممنون ہوں اپنے تصوّر کا
میں . . چاہوں مجھے سوئے گلستاں لے کے جاتا ہے

تجھے اس کی خبر کیا جانے والا .م سے تیری
کھُلی آنکھوں میں اک خوابِ پریشاں لے کے جاتا ہے

مجھے صیّاد سے شکوہ نہ پیغامِ بہاراں سے
مِرا ذوقِ اسیری مجھ کو زِنداں لے کے جاتا ہے

یہ فصلِ گل کا اچھا خیر مقدم ہے، کہ دیوانہ
یباں لے کے جاتا ہے نہ داماں لے کے جاتا ہے

سعید زار کا ا م کیا ہوگا ۰ ا جانے
اُسی محفل میں پھر قلبِ پریشاں لے کے جاتا ہے

□□□

لے کے پہنچا اضطرابِ دل کہاں
میں کہاں اور آپ کی محفل کہاں

جس نے خود طوفاں میں کشتی ڈال دی
اس کے دل میں حسرتِ ساحل کہاں

فصلِ گُل بھی ہے شبِ مہتاب بھی
. سہی لیکن سکونِ دل کہاں

میں کہیں محفل سے اُٹھ جاؤں اَ
پھر تی محفل ، تی محفل کہاں

.ت تو . . ہے کہ صورت ہر سوال
ہاتھ جو پھیلائے وہ سائل کہاں

ہم سفر . . ید ہوجائے تی
پھر خیالِ دوریٔ منزل کہاں

حالِ دل کس کو سنا ہے سعید
اب جہاں میں صاحبانِ دل کہاں

❑❑❑

○

کچھ آہیں چند اشک اک مضطرب دل لے کے آ ہوں
ی محفل میں آج اپنی بھی محفل لے کے آ ہوں

مری دیوانگی پہ اہلِ ساحل مسکراتے ہیں
سفینہ اپنا طوفاں کے مقابل لے کے آ ہوں

میں اپنا آپ ساتھی تھا میں اپنا آپ رہبر تھا
سرِ منزل پہنچ کر لطفِ منزل لے کے آ ہوں

بس اب رہنے بھی دیجے، کوششِ کام سے حاصل
جو آساں ہو نہیں سکتی وہ مشکل لے کے آ ہوں

یہ طوفاں کیا بگاڑے گا یہ موجیں کیا بنالیں گی
کہ میں وں میں اپنے ساتھ ساحل لے کے آ ہوں

کہانی تجھ سے کہہ ڈالی ے لطفِ شتہ کی
ارے توبہ، تجھے تیرے مقابل لے کے آ ہوں

مجھے معلوم ہے ہر کوہ پہ تی نہیں بجلی
سعید اس کے لیے میں طور کا دل لے کے آ ہوں

□□□

○

تی محفل میں آن چاہتا ہوں
تڑپنے کا بہانہ چاہتا ہوں

زمانہ جس کا ہو کر رہ یَ ہے
اسے اپنا بنان چاہتا ہوں

سُنا صیّاد کچھ حالِ نشیمن
قفس میں گُنگنان چاہتا ہوں

دُعا کو ہاتھ اُٹھّیں یہ نہ اُٹھّیں
دُعا سے ہاتھ اُٹھان چاہتا ہوں

اُسی کی ید وجہٗ زنگی ہے
اُسی کو بھول جان چاہتا ہوں

سمٹ آتے ہیں سجدے دوجہاں کے
جہاں میں سر جھکان چاہتا ہوں

ابھی کچھ اور غم دے، غم کے مالک
ابھی میں مسکران چاہتا ہوں

سعید آواز دے بجلی کو بڑھ کر
نشیمن پھر بنان چاہتا ہوں

□□□

○

. . دل یہ دھڑکنے لگتا ہے . . آ یہ ۃ ہوجاتی ہے
اُس وقت یقیناً اپنی دُعا پبندِ اث ہوجاتی ہے

جو دل کی حا ۃ ہوتی ہے او وعدہ شکن تُو کیا جانے
ش. کٹنے کو ٹ جاتی ہے ہونے کو سحر ہوجاتی ہے

ۃ بیر کو کیوں ٠ کام کہیں تقد یہ پہ . . کچھ زور نہیں
ہاں آپ . ھر ہوجاتے ہیں تقد ی اُدھر ہو جاتی ہے

ہر طرح حفاظت کرتے ہیں اس ربط کو لیکن کیا کیجے
جیسے ہی نشیمن .ۃ ہے بجلی کو خبر ہوجاتی ہے

پ دوں میں چھپیں وہ لاکھ ہم دیکھ ہی یۃ ہیں اُن کو
پبند جو ہوجائے جلوہ آزاد ہوجاتی ہے

ہوہجر کی ش. ی وَصل کی ش. ہے اپنے لیے . اِی سعید
اُس کی بھی سحر ہوجاتی ہے اِس کی بھی سحر ہوجاتی ہے

❑❑❑

○

رات . عازمِ سفر نہ ہوئی
وقت کی .ت تھی سحر نہ ہوئی

راہبر . ہوا نہ تیرا خیال
. تی ید ہم سفر نہ ہوئی

محنتِ آشیاں اکارت ہے
بجلیوں کو اَ خبر نہ ہوئی

درد اُٹھا .نصیب دل بیٹھا
یہ تو . کچھ ہوا سحر نہ ہوئی

دوجہاں دُور تھے قری. تھا میں
میری جا. کبھی نہ ہوئی

اُن کو دیکھا ٹپک پڑے آ
داستاں اور مختصر نہ ہوئی

. ہیں حالِ سعید سے آگاہ
ا وہ ہیں جنھیں خبر نہ ہوئی

□□□

دل پ یشاں ہے تو دل میں کوئی ارماں کیوں رہے
داستاں ہی ب مکمل ہو تو عنواں کیوں رہے

اب خ اں کا دوَر ہو یا موسمِ گُل اس سے کیا
جب گلستاں میں نہیں فکرِ گلستاں کیوں رہے

چھوڑ دے اے ناخدا کشتی کو اس کے حال پر
ڈوبنا جب ہے مقدّر فکرِ طوفاں کیوں رہے

کیوں نہ خود ہی پھونک دیں ہم آپ اپنا آشیاں
چار تنکوں کے لیے بجلی پ یشاں کیوں رہے

کیسا مُونس کون ہمدم اور کہاں کا غم گُسار
درد میں لذّت ہو جب احساسِ داماں کیوں رہے

کو ایسا ہے گلشن سے قفس کا فاصلہ
فصلِ گُل آئے تو پ بندِ گلستاں کیوں رہے

اے جنوں یہ موسمِ گُل کی کھُلی توہین ہے
اب یہ دامن کیوں رہے اب یہ یباں کیوں رہے

کا پ اُٹھتے ہیں خ اں کا نام سُن کر جو سعید
اُن کے دل میں حسرتِ سیرِ گلستاں کیوں رہے

□□□

○

شامِ غم . . درِ . ر ہوجائے گی
وقت سے پہلے سَحر ہو جائے گی

دل کی دھڑکن کا سہارا چاہیے
آہ پبندِ اثٗ ہو جائے گی

مسکرانے سے نہ ہوگا اور کچھ
فطرتِ غم معتبر ہو جائے گی

اپنی آہوں پ بھروسہ ہے مجھے
. . میں چاہوں گا سحر ہوجائے گی

ڈال تو دیجے نشیمن کی بِنا
.ق کو خود ہی خبر ہو جائے گی

داستاں کا مختصر ہو. ہی کیا
مسکرادو مختصر ہوجائے گی

رحم آہی جائے گا ان کو سعید
شامِ غم کی بھی سحر ہوجائے گی

❑❑❑

O

مجھے ڈر ہے ہنستے ہنستے کہیں رو نہ دے زمانہ
جو ۔ل ۔ل کے عنوان میں کہوں وہی فسانہ

یہ بہار یہ گھٹا یہ شباب کا زمانہ
مجھے اب تو دیجے ۔صح نہ صلاحِ مخلصانہ

جو ہو ۔ ٔب، ۔ ٔبِ کامل جو ہو شوقِ والہانہ
تو ہے بندگی کو لازم نہ جبیں نہ آستانہ

ہے مجھے ل اس کا کہ ۔ل گئیں وہ یں
مجھے اس کا غم نہیں ہے کہ ۔ل َ یَ زمانہ

میں ۔ آیِ، جاؤں گا ۔ ، مجھے کچھ خبر نہیں ہے
مِری ابتدا فسانہ، مری انتہا فسانہ

کبھی ساتھ ساتھ چلنا نہ ہوا نصیب مجھ کو
کبھی ۔ڑھ َ یَ میں آگے کبھی ۔ڑھ َ یَ زمانہ

سرِ طور کیوں میں جاؤں بھلا اس کے دیکھنے کو
وہ ہر ای جا عیاں ہے جو ہوعارفانہ

مرا حال دیکھتے ہی کی ہراک نے مے سے توبہ
مری لغزشوں کے صدقے میں سنبھل َی زمانہ

ارے آپ کی تو آنکھوں میں چھلک رہے ہیں آ
بس اب آپ سُن چکے اور میں سنا چکا فسانہ

مری ہرغزل میں پنہاں مرے دل کی دھڑ ہیں
اے سعید اس کو نہ سمجھ سکا زمانہ

❑❑❑

○

بن َ ی دل اَ بیاں نہ ہوا
غم بہر حال رائیگاں نہ ہوا

.ق لہرا رہی ہے گلشن پ
آج ہی میرا آشیاں نہ ہوا

یں افسانہ وہ سنا کے رہیں
جو ز.ں سے کبھی بیاں نہ ہوا

پوچھتے ہیں وہ داستانِ فراق
ہائے وہ غم بھی داستاں نہ ہوا

میں نے ِ کی پ شکستگی منظور
میں کبھی َ دِ کارواں نہ ہوا

تونے صیّاد کتنی محنت کی
یہ قفس پھر بھی آشیاں نہ ہوا

میں نے اپنی طرف بھی دیکھا تھا
خیر گذری وہ .گماں نہ ہوا

. وہ آمادۂ ستم نہ ہوئے
. سعید اپنا امتحاں نہ ہوا

□□□

○

آج آئے ہیں کل جا ہے پھر عشق کو رسوا کون کرے
دو روزہ د ہے یہ تو د کی تمنّا کون کرے

مجبور نہیں مختار سہی خود داری کو رسوا کون کرے
. . موت ہی مانگے سے نہ ملی جینے کی تمنّا کون کرے

اس لذّتِ غم کا کیا کہنا وہ ی د تو آتے رہتے ہیں
غم دینے والے کے صدقے اب غم کا مُداوا کون کرے

. آئے تمنّا . . نہ کوئی پھر ایسی تمنّا سے حاصل
گو دل کا تقاضہ لاکھ سہی توہینِ تمنّا کون کرے

ہو ں پہ ہنسی آنکھوں میں نمی ماتھے پہ شکن بل ا. و میں
اللہ ری طرزِ پُرسش غم اب غم کا شکوہ کون کرے

مخمور فضا مستانہ گھٹا ساغر کی کھنک غنچوں کی پڑ
اب ایسے موسم میں ساقی ا یشۂ فردا کون کرے

کیوں اپنے نشیمن کو خود ہی اب آگ لگا دیں ہم نہ سعید
بجلی کی شکا یـ کون کرے آ ھی کا شکوہ کون کرے

□□□

O

اب غم میں وہ لطفِ غم نہیں ہے
اب اُن کا ستم، ستم نہیں ہے

وہ پوچھ رہے ہیں مسکرا کر
کیسے کہوں درد کم نہیں ہے

گلشن میں بہار، ہم قفس میں
صیّاد، یہ کیا ستم نہیں ہے

اس طرح سے مسکرا رہا ہوں
جیسے مجھے کوئی غم نہیں ہے

اندازۂ بیش و کم ہے ساقی
اندیشۂ بیش و کم نہیں ہے

وہ دل نہیں درد ہو نہ جس میں
وہ آ نہیں جو نم نہیں ہے

آزاد ہوں فکرِ آشیاں سے
کیا .ق کا یہ کرم نہیں ہے

ہاں ےکِ ستمٔ ستم ہے ظالم
تجدیدِ ستمٔ ستم نہیں ہے

ساتھی تھے سعید . خوشی کے
کوئی بھی شری غم نہیں ہے

□□□

O

دل ہے کیوں اتنا پ یشاں مجھے معلوم نہیں
کون ہے سلسلۂ جُنباں مجھے معلوم نہیں
اب یہ اللہ ہی جانے وہ ٗاں تھی کہ بہار
. ہوا چاک َ یباں مجھے معلوم نہیں
مجھ کو معلوم ہے ہر درد کا درماں لیکن
اپنے ہی درد کا درماں مجھے معلوم نہیں
مسکرا ٖ ہوں مصیبت میں یہ عادت ہے مری
ضبط مشکل ہے کہ آساں مجھے معلوم نہیں
پھول بن جانے کو ی ٗ رِ ٗاں ہونے کو
کس لیے کھلتی ہیں کلیاں مجھے معلوم نہیں
ان کی مرضی ہو تو اک آہ سے آواز کروں
ابھی افسانہ کا عنواں مجھے معلوم نہیں
یوں نشیمن میں ہوں جس طرح قفس میں ہو کوئی
ابھی آئینِ گلستاں مجھے معلوم نہیں
جا ہوں مرے دل میں بھی کچھ ارماں ہیں سعید
کیسے . آتے ہیں ارماں مجھے معلوم نہیں

□□□

درد تھا خوشگوار کیا کرتے
غم کے پوردگار کیا کرتے

چل رہی تھیں ہوا متوالی
سوچیے .دہ خوار کیا کرتے

اپنی مجبوریوں پہ ہنستا ہے
ای بے اختیار کیا کرتے

تیری رحمت کا آسرا ہو جسے
وہ خطا شمار کیا کرتے

جہاں ٹھہرا بنالی اک منزل
اک غریبُ الدّیر کیا کرتے

چار ہی تر تھے َیباں میں
انتظارِ بہار کیا کرتے

غم کی توہین تھی سعید اس میں
ذکرِ غم .ر .ر کیا کرتے

❑❑❑

○

چمن محفوظ ہوگا میری د لُٹ گئی ہوگی
جہاں بجلی کو َ ٠ تھا وہیں بجلی َ ی ہوگی

کہاں ت جبر کرت دل پہ آ میں بھی ا ں تھا
طبیعت ہی تو ہے آ کبھی گھبرا گئی ہوگی

ل جائے جو میرِ کارواں کیا فرق پڑت ہے
اَ جادہ وہی ہوگا تو منزل بھی وہی ہوگی

بہاریں مجھ کو رو کر گلستاں سے جاچکی ہوں گی
قفس سے میں چھوٹوں گا تو د دوسری ہوگی

مجھے غم دینے والے ضبطِ غم کا حوصلہ بھی دے
زمانہ دیکھ لے گا شانِ غم کچھ اور ہی ہوگی

بہار آئے نہ آئے میں َ یباں چاک کرلوں گا
اَ خاموش بیٹھوں گا تو یہ دیوانگی ہوگی

وہ شامِ ہجر ہو یا وصل کی ش فرق اتنا ہے
کہیں تیری کمی ہوگی کہیں میری کمی ہوگی

نشیمن پہ ہمارے َ یں گی بجلیاں آ
سعید اللہ جانے چمن میں روشنی ہوگی

□□□

○

. . کوئی مہر.ں نہیں ہوت
دل مِرا .گماں نہیں ہوت

ہر جگہ .بجلیاں نہیں َ تیں
ہر جگہ آشیاں نہیں ہوت

جس فضامیں ہوں آپ جلوہ فگن
اس جگہ آسماں نہیں ہوت

اشک آنکھوں میں آہی جاتے ہیں
حالِ دل داستاں نہیں ہوت

آپ مجھ کو جہاں سمجھتے ہیں
میں خود اکثر وہاں نہیں ہوت

. . تلک .بجلیاں نہیں َ تیں
آشیاں، آشیاں نہیں ہوت

مے کدہ ہو کہ .مِ وعظ سعید
ذکر اپنا کہاں نہیں ہوت

□□□

سرِ محفل دلِ تنہا پہ ہنسی آتی ہے
مجھ کو اس غنچۂ صحرا پہ ہنسی آتی ہے

ہاں ـا وعدۂ فردا تھا کبھی وجہ حیات
اب اُسی وعدۂ فردا پہ ہنسی آتی ہے

رحم آ ہے مسیحا کو مری حا پ
اور مجھے اپنے مسیحا پہ ہنسی آتی ہے

تیری د ' ی د کو بہت دیکھا ہے
اب تو ی رب ی د پہ ہنسی آتی ہے

کبھی ٹوٹی ہوی کشتی پہ س آ ہے
کبھی پڑھتے ہوے دری پہ ہنسی آتی ہے

چار تنکوں کا جلا بھی ڑی ت تھی کچھ
ق کی زحمتِ بے جا پہ ہنسی آتی ہے

چاہتے ہیں کہ اُنھیں دل سے بھلا دوں میں سعید
ایسی معصوم تمنّا پہ ہنسی آتی ہے

□□□

قفس میں دل تڑپ جاتا ہی ہوگا
نشیمن کا خیال آتا ہی ہوگا

آتی ہی ہوگی کوئی کشتی
تلاطم زور دکھلاتا ہی ہوگا

بہار آنے کے کچھ اسباب ہونگے
گلستاں میں کوئی آتا ہی ہوگا

کبھی آتی ہی ہوگی یاد میری
کبھی جی اُن کا گھبراتا ہی ہوگا

جسے جانِ چمن کہتی ہے دنیا
کبھی وہ پھول مُرجھاتا ہی ہوگا

کبھی طوفاں کا دل رکھنے کی خاطر
سفینہ غرق ہوجاتا ہی ہوگا

یہ مانا وہ نہیں آتے ہیں لیکن
سعید ان کا خیال آتا ہی ہوگا

O

رازِ دل اپنا بہ ہر صورت یں ہوَیہ
میرے سر نامے کا لفظِ عشق، عنواں ہوَیہ

تونے کچھ سوچا بھی او معمارِ تعمیرِ بلند
اس بِنائے نو سے گھر، کس کس کا ویراں ہوَیہ

تو۔ تو میں ناں کے دن بھی آ ٹ گئے
پھر بہار آئی گلستاں پھر گلستاں ہوَیہ

عشق میں رہتا نہیں حفظِ مرا۔ کا خیال
پُرزے پُرزے ای پیغمبر کا داماں ہوَیہ

۔ تجلّی کی رہتی ہے پابندِ حدود
شعلۂ فانوس یوں بھڑکا کہ عُریں ہوَیہ

قبر کی منزل ہو ید کی دونوں ای ہیں
آدمی وقفِ درو دیوارِ زناں ہوَیہ

میں اَ خوش ہوں تو ہر ذرّہ خوشی میں محو ہے
میں پ یشاں . . ہوا عالم پ یشاں ہوَ ـ

یوں ہی آجات تھا کچھ پہلے پہل تیرا خیال
یہ تخّیل .ڑھتے .ڑھتے آج ارماں ہوَ ـ

سینکڑوں جھو حوادث کے تھے شُہرت کو سعید
مصلحت تھی میں پ اغِ زیرِ داماں ہوَ ـ

❑❑❑

○

چل بسے ہم تو او بُتِ سفاک
مرحلہ ختم اور قصّہ پ ک

کل جہاں کیاریں تھیں پھولوں کی
آج دیکھو تو اُڑ رہی ہے خاک

میں کیا اور میرا آشیانہ کیا
میں کفِ خاک وہ کفِ خاشاک

ہاتھ پ ہے مرے خطِ تقدیر
جس کی ای ای سطر ہے کاواک

جستجو عینِ ؛مرادی ہے
خاک چھانو تو ہاتھ آئے خاک

شبِ غم کس مزے میں کٹتی ہے
میں ہوں اور میرے دیدہ نمناک

زلزلہ سا زمیں میں آ ی ہے
کس نے پہلو .ل د ی تہِ خاک

عشق کی صبح ہوگئی روشن
اب بجھا بھی دے مشعلِ ادراک

اللہ اللہ میرے مرنے پ
ہو رہا ہے زمیں کا سینہ چاک

آسماں کیا زمین کیا ہے سعید
نگہِ فیضِ صاحبِ لَولاک

□□□

O

ہم اَ گلستاں میں آشیاں بناتے ہیں
بجلیاں بھی َ تی ہیں' زلزلے بھی آتے ہیں

آپ خود ہم اپنے سے دور ہوتے جاتے ہیں
ایسے لمحے بھی اکثر ز گی میں آتے ہیں

دیکھ کر سرِ محفل رقصِ شمع و پ وانہ
میں بھی مسکرا ہوں وہ بھی مسکراتے ہیں

یں تلک تو پہنچا ہے ذوقِ خانہ . .دی
بجلیوں کی زد پ ہم آشیاں بناتے ہیں

جانے موسمِ گُل کا اور ہے تقاضہ کیا
ہم فقط رگریباں کی دھجّیاں اُڑاتے ہیں

کم کبھی نہیں ہوتی اُن کی .بم کی رونق
آنے والے آتے ہیں' جانے والے جاتے ہیں

اے سعید ہم کو تو دوستوں سے دکھ پہنچے
 تھے مصیبت میں دو کام آتے ہیں

□□□

○

مجھ کو بھی یہ مقام اللہ اللہ

تے پہ ہے میرا ﹶم اللہ اللہ

جھجکتی جھجکتی نگاہیں کسی کی

ادھورا ادھورا پیام اللہ اللہ

نشیمن بنایہ ہے کن آفتوں سے

پئے .ق یہ اہتمام اللہ اللہ

وہ سرشار آنکھیں وہ مخمور یں

چھلکتے ہوے مے کے جام اللہ اللہ

محبت میں تکِ محبت کا ﹶبہ

وہ اک حسرتِ ﹶتمام اللہ اللہ

یہ عالم کہ جیسے سحر ہی نہ ہوگی

غریبوں کی تری شام اللہ اللہ

جگہ دی ہے لیلائے فطرت نے دل میں

تے غم کا یہ احترام اللہ اللہ

مکمل کیا ہے تے آ ؤں نے

مِرا قصۂ ﹶتمام اللہ اللہ

سعید آپ بھی پرسا ہوگئے کیا

زﹶں پہ ہے کیوں صبح و شام اللہ اللہ

□□□

○

ز گی کا وہ کچھ بھی لطف اٹھا نہیں سکتا
انتہائی غم میں جو مسکرا نہیں ت

دل پہ ہاتھ رکھ لیجے، دیکھئے میں کہتا ہوں
آپ میرے ۰لوں کی ت ب لا نہیں ت

ساتھ کس جگہ چھوڑا تونے طاقتِ پ واز
سامنے نشیمن ہے اُڑ کے جا نہیں ت

آپ کا مریض غم ایسی نیند سو یہ ہے
آپ بھی اَ چاہیں اب جگا نہیں ت

سُن کے داستاں میری، ہوگئے ہیں وہ گم سم
ضبط ہو نہیں سکتا مسکرا نہیں ت

خاص مے کدہ ہے یں اہلِ ہوش آتے ہیں
آپ پی تو ت ہیں لڑ کھڑا نہیں ت

ہر مقام دیتا ہے یوں تو دعوتِ سجدہ
ہر مقام پہ لیکن سر جھکا نہیں ے

اپنے کارنامہ پہ، .ق یوں اڑتی ہے
جیسے آشیانہ ہم پھر بنا نہیں ے

یہ بتا تو ے ہیں کس نے غم دیہ ہم کو
غم میں کتنی لذّت ہے یہ بتا نہیں ے

ہاں اسی کو کہتے ہیں اے سعید مجبوری
بھولنے پہ بھی ان کو ہم بھلا نہیں ے

□□□

○

خود بخود آ ہو تو کیا کیجئے
ضبط مشکل اَ ہو تو کیا کیجئے

ان کا دیار آساں ہے، ما،
ماورائے ہو تو کیا کیجئے

اب تو منزل سے آگے ہی جا پڑا
.. وہی ہم سفر ہو تو کیا کیجئے

آشیاں چار تنکوں کا یہ آشیاں
جانِ .ق و شرر ہو تو کیا کیجئے

اب دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھتے تو ہیں
.. دُعا بے اثر ہو تو کیا کیجئے

اُن کا وعدہ وفا ہوگا ' ما '
ز گی مختصر ہو تو کیا کیجئے

شامِ غم رہی ہے مزے میں سعید
شامِ غم کی سحر ہو تو کیا کیجئے

□□□

○

کرن پڑا ہے کیا کیا مجبور ز گی کو
آ کبھی پئے ہیں، روکا کبھی ہنسی کو

وہ ای عارضی شے، یہ ز گی کا ساتھی
بے وجہ کیوں میں غم پ جیح دوں خوشی کو

میں راہزن کو خود ہی رہبر سمجھ رہا تھا
اس کی خطا نہیں ہے دھوکہ ہوا مجھی کو

ما کہ مسکرائے ہم شدّتِ الم میں
کیا اپنے دل پہ گذری یہ کیا خبر کسی کو

یہ لطفِ خاص اپنا کیوں عام کر رہا ہے
” ی رب غمِ محبت . بخش دے مجھی کو“

 ہی آشیانہ بجلی چمک رہی ہے
اللہ رکھے قائم اس ربطِ ہی کو

محفل میں ان کی یں یوں تو ہر ا ۔ پ تھیں
لیکن ستم کے قابل سمجھا َ ۔ مجھی کو

سجدے بچھا رہا ہوں نقشِ قدم پہ تیرے
بیدار کر رہا ہوں احساسِ بندگی کو

اللہ شامِ غم میں یہ کیا مقام آ ۔
محسوس ہو رہی ہے اپنی کمی مجھی کو

شا ۔ سعید تجھ کو اس کی خبر نہیں ہے
ہے اِک مقام حاصل تیری بھی شاعری کو

❑❑❑

O

جام لے کر جو ۔دہ خوار آ۔
کھِنچ کے خود موسمِ بہار آ۔

حسبِ وعدہ جو آسکا نہ کبھی
وہ تصّور میں ۔ر ۔ر آ۔

آشیاں کیا تھا، چار تنکے تھے
اُن پہ بھی بجلیوں کو پیار آ۔

۔ڑھ گئی اور ان کی مجبوری
دل پہ ۔ ۔ مجھ کو اختیار آ۔

میں جہاں خود بھی جا نہ سکتا تھا
دل وہاں بھی تجھے پُکار آ۔

اب َ یہاں میں دھجّیاں بھی نہیں
ہائے ۔ موسم بہار آ۔

دل جو گھبرا۔ شامِ ہجر سعید
اُن کے وعدے کا اعتبار آ۔

□□□

جنونِ دل اَ آمادۂ اظہار ہوجائے
بہار آنے سے پہلے ہی چمن بیدار ہوجائے

کر ہاں کر کائناتِ درد کے مالک
اک ایسا درد جو ۰ قابلِ اظہار ہوجائے

ٹھہرے . ق، یہ دو چار تنکے جمع تو کرلوں
بس اتنی اور مہلت، آشیاں تیار ہوجائے

خوشی کیسی خوشی سے واسطہ کیا غم پستوں کو
مسلسل غم نہ ہو تو ز گی دشوار ہوجائے

وہ آئے ۔ نہ آئے میں تو آنکھیں بند کرتا ہوں
یونہی شای مکمّل انتظارِ ۔ ر ہوجائے

یہ طوفاں یہ تلاطم صرف میری ز گی ۔ ہے
اَ میں غرق ہوجاؤں تو بیڑا پ ر ہوجائے

ابھی قابو ہے دل پ اپنی . . دی پہ ہنستا ہوں
پھر اس کے بعد شای ضبطِ غم دشوار ہوجائے

نشیمن پ نشیمن اس طرح تعمیر کرت جا
کہ بجلیَ تےَ تے آپ خود بیزار ہوجائے

سعیداب کیا کرونگا پؤں کے چھالوں سے تنگ آکر
دُعا کرت ہوں سارا راستہ پُرخار ہوجائے

□□□

O

نہ فسانہ نہ یہ کہانی ہے
بلکہ رودادِ ز گانی ہے

اس غمِ دل کا دیکھئے ا م
جس کی ز ید توانی ہے

ع میں آئے ہیں عیادت کو
خیر کچھ بھی ہو مہر نی ہے

اَرنی ہے ز عاشق کا
زِ معشوق لن انی ہے

میرے قدموں میں ہے مری منزل
ہاں یہ فیضِ توانی ہے

ز گانی ہے موت کی تمہید
موت تفسیرِ ز گانی ہے

میں تو فانی ہوں اے سعید
شاعری میری غیر فانی ہے

□□□

○

.ق کے لیے کیا کیا زحمتیں اٹھا‌ ہوں
آشیاں کے جلتے ہی آشیاں بنا‌ ہوں

ہچکیاں مجھے پیہم آ رہی ہیں کیوں آ
کون ید کرت ہے کس کو ید کرت ہوں

جمع کر کے حسرت کو، آرزو کو، ارماں کو
آپ کے لیے اپنی انجمن سجا‌ ہوں

میرا ذوقِ . .دی .ق کا نہیں پبند
آشیاں بنا‌ ہوں آشیاں جلا‌ ہوں

مشورہ کریں مجھ سے اہل کارواں سارے
میرِ کارواں کو میں راستہ بتا‌ ہوں

دل کی دھڑکنوں کا یہ کیا حسیں تصادم ہے
وہ بھی تے ہیں میں بھی ہوں

میری داستاں میں تھی بت کون سی ایسی
آپ رو رہے ہیں کیوں میں تو مسکرا‌ ہوں

اے سعید بس اس کو اہلِ دل سمجھتے ہیں
میں غزل کے پدے میں دردِ دل سنا‌ ہوں

□□□

○

کرن ہے جو کام کر رہا ہوں
دیوانوں میں نم کر رہا ہوں

د تی دِل فریبیوں میں
بے لاگ قیام کر رہا ہوں

خود پھون کے اپنا آشیانہ
بجلی کو سلام کر رہا ہوں

خاموش ہے کائنات ساری
میں دل سے کلام کر رہا ہوں

انگڑائیاں لے رہا ہے کوئی
افسانہ تمام کر رہا ہوں

مرنے پہ مِرے نہ آپ رو
تبدیل مقام کر رہا ہوں

ساقی سے سعید جام لے کر
د کو سلام کر رہا ہوں

□□□

○

کوئی مفت احساں جتا‌ت رہا
نہ آیـ یـد آت رہا

تصّور سے یت رہا اپنے کام
قفس میں نشیمن بنات رہا

اب آگے کدھر جاؤں اے بیکسی
تصّور ہی منزل کا جات رہا

نہ تھی جس کی قسمت میں رحمت ت ی
َ۰ہوں سے دامن بچات رہا

نہ پھولوں کا موسم نہ کالی گھٹا
پھر بھی ساقی پلات رہا

ہوا ہے دل اس درجہ مانوسِ غم
اب احساس بھی غم کا جات رہا

کر کے وہ دولتِ غم سعید
مِرا حوصلہ آزمات رہا

□□□

○

چارہ َ تُو مِری خاطر نہ پ یشاں ہو
خود مرے درد کو آجائے گا درماں ہو

مُژدہ اے جوشِ جنوں فصلِ بہار آئی ہے
اب تو دامن کا ضروری ہے َ یباں ہو

شعر دراصل وہ نشتر ہے جو دل میں اُ ے
ورنہ کس کام کا محفل میں غزل خواں ہو

میں قفس میں ہوں مجھے کیا اَ آئی ہے بہار
ہاں گلستاں کو مبارک ہو گلستاں ہو

آفریں .دبہ ایں فطرتِ دشوار پسند
مشکلوں کو مِری اتنا نہیں آساں ہو

میں پ یشاں ہوں تو کیا آپ پ یشان نہ ہوں
مری تقدیر میں لکھا ہے پ یشاں ہو

میں ہی خود اپنے کو ڈبو دوں گا سعید
مجھ کو آ نہیں شرمندۂ طوفاں ہو

□□□

○

وہ بھی آئے بہار بھی آئی
ز نگی ز نگی سے ٹکرائی

رُک َ ی چلتے چلتے دل میرا
ہائے وہ ٔ تمام انگڑائی

ہوچکا میرا آشیاں تیار
بجلیوں کی مُراد . آئی

ڈال دیجئے سفینہ طوفاں میں
کچے موجوں کی ہمّت افزائی

میں نے . . بھی کیا ہے قصدِ َ ٔ ہ
اُس کی رحمت بھی جوش میں آئی

یوں وہ آواز دے رہے ہیں مجھے
دور بجتی ہو جیسے شہنائی

. کے . پ ہے تیرا ٔ م سعید
ہے یہ شہرت کہ تیری رسوائی

□□□

○

جو ضبطِ غم سے دل اُکتا گیا تو کیا ہوگا
تڑپ کے اُن کو بھی تڑپا گیا تو کیا ہوگا

بہار آنے میں عرصہ ہے میں نے مان لیا
چمن میں کوئی اگا آ گیا تو کیا ہوگا

نہ چھپ سکیں گے چھپائے سے اُن کے ظلم وستم
ہمیں تڑپنے سے روکا گیا تو کیا ہوگا

بہت قفس میں تڑپتا ہوں آشیاں کے لیے
جو آشیاں میں دل اکتا گیا تو کیا ہوگا

ابھی تو فاصلہ باقی ہے جیب و داماں میں
جنوں خرد سے جو ٹکرا گیا تو کیا ہوگا

کبھی جو آج تم آئے نہ اپنے وعدے پر
وہ بھول کر جو کہیں آ گیا تو کیا ہوگا

دل آج بگڑا ہوا سا، وہ مہر.ن سے ہیں
مزاجِ دل کہیں پوچھا َی تو کیا ہوگا

وہ ای پھول گلستاں کو .ز ہے جس پ
وہ ای پھول ہی مرجھا َی تو کیا ہوگا

سعید .م سے میرے ہے ان کو بَیر
میرا کلام پسند آ َی تو کیا ہوگا

❑❑❑

○

پھر اک بار ہوجائیے جلوہ گر
بس اب بخش دیجے نگاہِ

پکارے سلیقہ سے کوئی اگر
وہ آواز دیتے ہیں آواز پر

وہ ان بنتے ہیں پہچان کر
اسے کہتے ہیں احتیاطِ

ذرا سی توجّہ کا محتاج ہوں
مری داستاں ہے بہت مختصر

یہی ہے رہائی تو اپنا سلام
قفس سے چھُٹے ہو کے بے بال و پر

جہاں چاہوں میں دیکھ لوں آپ کو
معیّن نہ کیجے حدودِ

سرِ بزم کس نے لیا میرا نام
وہ کتنے پشیماں ہوئے چونک کر

ہمارا سفینہ بھی ڈوب ہے یں
ہمارا بھی کچھ حق ہے طوفاں پ

اَ سامنے تجھ کو آ نہ تھا
مجھے کیوں دی پھر شعورِ

تڑپتا ہوں جس کے لیے میں سعید
وہی ہے مِرے حال سے بے خبر

❑❑❑

○

عادتِ ضبطِ فغاں دیکھئے . ت رہے
دل پہ یہ .رَ اں دیکھئے . ت رہے

بے خبر راہبر یوں ہی .ٹ ہوا
آہ میرا کارواں دیکھئے . ت رہے

مِرے چمن میں ؛اں . کے چمن میں بہار
یہ کرمِ آسماں دیکھئے . ت رہے

. پہ تبسم بھی ہے آ میں آ بھی ہیں
ز یوں ہی چیستاں دیکھئے . ت رہے

فکر میں صیّاد ہے .ق کو ہے اضطراب
زی. ِ چمن آشیاں دیکھئے . ت رہے

روز اک ستم روز نئ اک جفا
روز امتحاں دیکھئے . ت رہے

سارے بلا نوش اب منتظرِ حکم ہیں
سوچ میں پیرِ مغاں دیکھئے . ت رہے

دیکھئے . ت سعید شعر کہے جا گے
جوش میں طبعِ رواں دیکھئے . ت رہے

□□□

طبیعت سُوئے آسانی کبھی مائل نہیں ہوتی
محبّت میں کوئی مشکل بھی ہو مشکل نہیں ہوتی

مسافر بیٹھ جا ہے جہاں بس بیٹھ جا ہے
پھر اس کے بعد اس کو خواہشِ منزل نہیں ہوتی

بناتے ہی نشیمن . ق آتی ہے جلانے کو
٠ ا کا شکر ہے محنت مِری زائل نہیں ہوتی

ی محفل میں کون آ ی محفل سے کون اُٹھا
تجھے اس کی خبر اے صاحبِ محفل نہیں ہوتی

اُنھیں رحم آہی جائے گا تُو عرضِ حال کر جا
خلوصِ دل سے جو کوشش ہو لا حاصل نہیں ہوتی

اَ میں خود نہیں ہو تو میرا ذکر ہو ہے
بجز میرے تِری محفل، تِری محفل نہیں ہوتی

خوشی کی حدِ آ پ تو آ ڈ.تے ہیں
کیا .ت ہے غم کی کوئی منزل نہیں ہوتی

□□□

○

کچھ حسبِ ضرورت مجھے کرن ہی پڑے گا
جینے میں نہ ہو لطف تو مرن ہی پڑے گا

اب آ ی منزل سے گذرن ہی پڑے گا
موت آئے نہ آئے مجھے مرن ہی پڑے گا

اتنا نہ پ یشان ہو د کے مسافر
منزل کبھی آئے گی ٹھہرن ہی پڑے گا

د تو مٹاتی ہے مٹاتی ہی رہے گی
لیکن مجھے مٹ مٹ کے اُبھرن ہی پڑے گا

طوفان ہو آ ھی ہو حوادث ہوں کہ سیلاب
اِس پ رسے اُس پ ر ات ن ہی پڑے گا

میں مصلحتِ وقت سے ت ٘. سہی لیکن
ساقی تجھے اصرار تو کرن ہی پڑے گا

بے خوف ہوں محشر سے سعید اتنا سمجھ کر
جو میں نے کیا ہے مجھے بھرن ہی پڑے گا

□□□

O

کسی کے . پہ میری داستاں ہے
مِرے دل کو خبر دینا کہاں ہے

مجھے آرام د میں کہاں ہے
جہاں جا ہوں سر پ آسماں ہے

نہیں ہے اب مجھے رہبر کی حا. ت
غبارِ راہ میرِ کارواں ہے

ستم ہو ۔ کرم کیا اس سے مطلب
محبت ماورائے ایں و آں ہے

تڑپ کر جس جگہ َ جائے بجلی
وہی شای مقامِ آشیاں ہے

جبینِ شوق اتنا ید رکھنا
مِرا سجدہ بقیدِ آستاں ہے

سعید آی ہے تیرے مے کدے پ
کہاں ہے اے مِرے ساقی کہاں ہے

□□□

○

غمِ کون و مکاں ہے اور میں ہوں
طِ جاوداں ہے اور میں ہوں

قفس میں بھی مزہ میں ٹ رہی ہے
خیالِ آشیاں ہے اور میں ہوں

کہاں کا راہبر اور کیسی منزل
غبارِ کارواں ہے اور میں ہوں

چمن ہے فصلِ گُل ہے چا نی ہے
حدیثِ دلبراں ہے اور میں ہوں

مآلِ امتحاں کیا جانے کیا ہو
مسلسل امتحاں ہے اور میں ہوں

نگاہِ .ق ہے اور آشیاں ہے
نگاہِ .غباں ہے اور میں ہوں

سعید اب کام کیا دیـ و حرم سے
درِ پیرِ مغاں ہے اور میں ہوں

□□□

○

چھُپالیا ہے نگاہوں میں گلستاں میں نے
بنا لیا ہے تصّور میں آشیاں میں نے

قسم ۰ ا کی تجھے . ق، کچھ خبر بھی ہے
کن آفتوں سے بنایہ ہے آشیاں میں نے

۰ ا کے واسطے اے . ق تھوڑی مُہلت دے
ابھی ابھی تو بنایہ ہے آشیاں میں نے

چھُٹا قفس سے عادتِ فُغاں نہ گئی
پھر آشیاں کو بھی سمجھا نہ آشیاں میں نے

چمک رہی ہیں اَ بجلیاں چمکنے دو
اسی لیے تو بنایہ ہے آشیاں میں نے

خلوصِ دل سے لیا بجلیوں کا پہلے ۰م
رکھی ہے . . کبھی :یدِ آشیاں میں نے

تجھے خبر ہے کہاں بجلیاں َ یں صیّاد
ارے وہیں تو بنایـ تھا آشیاں میں نے

نگاہِ .ق میں کیا تھی بساط تنکوں کی
خطا ہوئی کہ رکھا ٠م آشیاں میں نے

٠ ا نے .ق بنائی ہے آسماں کے لیے
.ائے .ق بنایـ ہے آشیاں میں نے

یہ ربط .ق و نشیمن سے تھا کہ دیواں کا
سعید ٠م رکھا ”.ق و آشیاں“ میں نے

❑❑❑

○

ابھی جوشِ بہاراں دیکھنا ہے
َ یباں کو َ یباں دیکھنا ہے

ان ھیرے کو کلیجے سے لگالے
اَ جشنِ پ اغاں دیکھنا ہے

ابھی کیوں لاؤں کشتی سُوئے ساحل
ابھی تو زورِ طوفاں دیکھنا ہے

کرم کا پہلے اپنے جائ ٔزہ لے
جو میری فردِ عصیاں دیکھنا ہے

کر اس کو ی رب دولتِ غم
اَ ا ں کو ا ں دیکھنا ہے

مجھے پبندِ زِ ٔ اں کرنے والے
تجھے پبندِ زِ ٔ اں دیکھنا ہے

نہ دیکھا جائے گا جلتا نشیمن
ت حدِّ امکاں دیکھنا ہے

پ یشاں کیجئے زُلفوں کو اپنی
اَ مجھ کو پ یشاں دیکھنا ہے

٠ ا حافظ تمہارا اہلِ ساحل
مجھے ا مِ طوفاں دیکھنا ہے

سعید اب فصلِ گُل ہو یٰ ٠اں ہو
بہر صورت گلستاں دیکھنا ہے

□□□

○

کہیے اظہارِ غمِ دل کوئی شکوہ تو نہیں
اور کچھ آپ نے سمجھا کہیں ایسا تو نہیں

اشکِ بے ساختہ آنکھوں میں مری آئے تھے
سرِ محفل کہیں اس نے مجھے دیکھا تو نہیں

دل کہیں اور ہے سرخاک پہ رکھ کر حاصل
دو ت سجدہ کی یہ توہین ہے سجدہ تو نہیں

آپ کیوں اتنے ہیں ا ن مری حا ت سے
آپ سے میں نے کوئی راز چھپایہ تو نہیں

اب ٠ ا ہی جو بچالے تو بچالے اس کو
ویسے حال آپ کے بیمار کا اچھاتو نہیں

بخشنے والے مِرے اتنا بتادے مجھ کو
میرے عصیاں ت ی رحمت کا تقاضہ تو نہیں

وہ اَ فخرِ مسیحا ہیں تو ہوں مجھ کو کیا
میرے دل میں کوئی جینے کی تمنّا تو نہیں

بندگی کے مجھے آداب سکھائے جس نے
آپ ہی کا وہ کہیں نقش ِ کف ِ پ تو نہیں

کیا تجاہُل ہے کہ وہ پوچھتے ہیں مجھ سے سعید
اس سے پہلے کہیں میں نے تجھے دیکھا تو نہیں

❑❑❑

آزماتے تو بہت اچھا تھا
دل .ڑھاتے تو بہت اچھا تھا

موت یٰ کے لیے آئی ہے
وہ بھی آتے تو بہت اچھا تھا

موسمِ گل میں اسیرانِ قفس
چھوٹ جاتے تو بہت اچھا تھا

کیا آیِ سرِ طور، کلیم
کچھ بتاتے تو بہت اچھا تھا

کم سے کم فصلِ بہار آجاتی
آپ آتے تو بہت اچھا تھا

اور بھی عظمتِ غم .ڑھ جاتی
مسکراتے تو بہت اچھا تھا

بچ کے کیوں آئے کنارے پہ سعید
ڈوب جاتے تو بہت اچھا تھا

□□□

○

اں سے مجھ کو محبت ہے گلستاں کی قسم
میں بجلیوں کا فدائی ہوں آشیاں کی قسم

. ل کے رکھ دیئے آدابِ بندگی میں نے
مری جبیں کی قسم ے آستاں کی قسم

دل شکستہ کے ٹکڑے نہ جُڑ سکیں گے کبھی
حضور آپ کی اس سعیِ رائیگاں کی قسم

جگر کا خون پلا کر بہار لاؤں گا
چمن میں اب جو اں ہے اسی اں کی قسم

رہا نہ چین سے دم بھر میں تیری د میں
ی زمیں کی قسم تیرے آسماں کی قسم

کسی کو منزلِ مقصود مل سکی نہ سعید
بھٹک رہے ہیں سبھی میرِ کارواں کی قسم

□□□

○

عیش میں بھی مسرور نہیں ہے
دل اتنا مجبور نہیں ہے

مجھ سے اس کا ربط نہ پوچھو
دُور ہے لیکن دُور نہیں ہے

تیری توجّہ کی ہے ضرورت
زخم ابھی ۔سور نہیں ہے

لے ہم تیری .م سے اُٹھے
تجھ کو اَ منظور نہیں ہے

مقتل ہے کیا سُو. سُو.
دار تو ہے منصور نہیں ہے

مجھ کو اک دن یـ د کروگے
وہ دن بھی کچھ دور نہیں ہے

دیکھ کے َ اے .ق ۰ ارا
میرا نشیمن طور نہیں ہے

یونہی سعید اب .ڑھتے جاؤ
اب منزل کچھ دور نہیں ہے

□□□

○

آج ان کے دامن پ میرے اشک ڈھلتے ہیں
غم کے تیز رَو دھارے راستے . لتے ہیں

رات غم کی کٹتی ہے دن خوشی کے ڈھلتے ہیں
ہم ہر ای سے بے پ واہ اپنی راہ چلتے ہیں

حسن و عشق کا کوئی ربطِ .ہمی دیکھے
شمع اور پ وانہ ساتھ ساتھ چلتے ہیں

ایسی بے رخی بھی کیا اتنی بھی ہے کیا جلدی
ٹھہرو قافلے والو ہم بھی ساتھ چلتے ہیں

دیکھنا ذرا ہمدم روشنی ہے گلشن میں
آشیانہ جلتا ہے ی پ اغ جلتے ہیں

آپ کے سہارے کی فکر ہوگی اوروں کو
ہم تو ٹھوکریں کھا کر خود بخود سنبھلتے ہیں

وقت بھی ہے میں بھی ہوں فیصلہ یہ کر لیجئے
کس کے ساتھ چلنا تھا کس کے ساتھ چلتے ہیں

کیوں ہنسی اُڑاتے ہو رَہرووں کی تم آ ٔ
رَہرووں ہی میں اکثر راہبر ٔ ت ہیں

یہ غری. دل ان کو کیسے اجنبی مانے
دُور دُور رہ کر جو ساتھ ساتھ چلتے ہیں

تیری مسکراہٹ کے ساتھ ہیں مری آنکھیں
صبح کے اجالے میں دو پ اغ جلتے ہیں

دیکھنے کے قابل ہیں لغزشیں وہاں میری
ہاتھ تھام کر میرا وہ جہاں سنبھلتے ہیں

مے کشی سعید اپنی ، ہے کچھ ایسی معیاری
ہم . ل نہیں ت مے کدے . لتے ہیں

□□□

○

دل جو وقفِ ستم ہوَ ی — بے ز کرم ہوَ ی
حاجتِ چارہ َ اب نہیں — خود بخود درد کم ہوَ ی
دل میں اب تم ہو، ارماں نہیں — . ۔ کدہ بھی حرم ہوَ ی
فا ٔ ہ اس کے اظہار سے — ہو َ ی جو ستم ہوَ ی
میرا سجدہ ۔ ا نقشِ پ — نقشِ پ کالعدم ہوَ ی
ربط تھا . ق سے اس قدر — آشیاں اس میں ضم ہوَ ی
دور وں سے . . وہ ہوئے — فاصلہ دل سے کم ہوَ ی
جس نے غم کی اُ ڑائی ہنسی — خود َ فتارِ غم ہوَ ی
تیرا در سامنے َ نہیں — میرا سر کیسے خم ہوَ ی
بھیگی پلکوں کو میری نہ دیکھ — تیرا دامن بھی نم ہوَ ی

اصل میں ہے وہ ا ں سعید
جس کو ادراکِ غم ہوَ ی

□□□

○

وہ آئے ہیں ؓ ۔ ِ غم مختصر نہ ہو جائے
سَحر سے پہلے ی سحر نہ ہو جائے

خلوص سے کسی بے ۔ل و پ نے کی یہ دُعا
کوئی بہار میں بے ۔ل و پ نہ ہوجائے

دلوں کا حال بتاتے ہیں اہل ِ دل آ کر
ا مریض کہیں چارہ َ نہ ہو جائے

یہ سوچ کر میں نشیمن کو آگ دے نہ سکا
کہیں اہانتِ ۔ق و شرر نہ ہو جائے

ہمارے بعد کہاں ز ٰگی کا کیف تمام
بھٹک کے ۔ٰبۂ غم در ۔ر نہ ہو جاے

سعید دیکھ رہا ہوں میں جس کو محفل میں
کہیں اُسے بھی شعورِ نہ ہو جائے

□□□

O

کے محبت جتاکے پیتا ہوں
میں اپنے ساقی کو اپنا بناکے پیتا ہوں

میں امتیازِ من و تو مٹاکے پیتا ہوں
مجاز کو بھی حقیقت بناکے پیتا ہوں

خیال یہ ہے کہ ساقی کا دل بہل جائے
حکایۂ گل و بلبل سُناکے پیتا ہوں

وہ اُودی اُودی گھٹا وہ لال لال شفق
میں کائنات کو رنگیں بناکے پیتا ہوں

صراحی میری ، مِرا جام، میرا ساقی ہے
میں مے کدے پہ حکومت جتاکے پیتا ہوں

تصّورات کی د ارے معاذ اللہ
پلا رہا ہے کوئی مسکرا کے پیتا ہوں

خیال ساقی کا ' توبہ کی فکر ' خوفِ ۱۰
طرح طرح کی مصیبت اٹھا کے پیتا ہوں

سعید مسلک و مشرب ہے میرا رِندانہ
میں اپنے ساقی پہ ایمان لا کے پیتا ہوں

□□□

○

کوئی دھیمے سُروں میں گا رہا ہے
کا تـر ٹوٹ جا رہا ہے

ٹھہر جا اضطرابِ دل ٹھہر جا
کسی کا نم . پ آ رہا ہے

مسیحا کوششیں کرت ہے اپنی
غم اپنا کام کرت جا رہا ہے

قفس میں ید آت تھا نشیمن
نشیمن میں قفس ید آ رہا ہے

نہ میں . لا' نہ وہ . لۓ نہ قسمت
زمانہ ہے کہ . لا جا رہا ہے

مجھے پیٔ سے کیا روکے گا واعظ
خود اس کے منہ میں پنی آ رہا ہے

وہ آ   گئے، وہ آتے ہیں، وہ آئے
کوئی دل کو یونہی بہلا رہا ہے

یہاں بیمار د   سے سدھارا
وہاں احوال پوچھا جا رہا ہے

سعید اچھی تھی پہلی بے قراری
سکوں سے اور جی گھبرا رہا ہے

❑❑❑

○

حیات دینی تھی ـَ ایسی مُستعار مجھے
بنایِ ہوت کسی کے گلے کا ہار مجھے

ہے جبر میں بھی اتنا اختیار مجھے
جو بے قرار ہو آ َ ی قرار مجھے

نہ فصل گل کی خطا ہے نہ ۔دلوں کا قصور
تیری نے بنایِ ہے ۔دہ خوار مجھے

میں پھر قفس میں ہوں پھر آئی ہے چمن میں بہار
پھر اب کے یِ د کرے گی بہار مجھے

اٹھا رہا ہوں سرِ طُور خاک کے ذرّے
ملے ہیں یہ ـتے جلوے کے پ دہ دار مجھے

میں اپنے دل سے پ یشاں، تم اپنی فطرت سے
نہ اختیار تمہیں ہے نہ اختیار مجھے

بسا ہے روح کے پ دوں میں آج ت وہ سُرور
پکار پھر اُسی ا ؒ از سے پکار مجھے

خطا معاف اَ ہو تو ای ۔ت کہوں
تیرے کرم نے بنای َ ؒ ہ گار مجھے

کسی کی خاک پہ سجدے کئے جو میں نے سعید
ہوا ہے دو عالم پہ اختیار مجھے

❑❑❑

○

کس قدر ساقی کی دریئے میں جوش تھا
مے کدے کا ذرہ ذرہ مے کدہ ۔ دوش تھا

مے کدہ آ۔ د خُم خالی تھے اور اک جوش تھا
جس کا جتنا ظرف تھا بس اس میں اتنا ہوش تھا

اب تصور ہی میں الفت کے مزے آنے لگے
وہ بھی دن تھے ۔ ۔ کہ میں مرہُونِ چشم و گوش تھا

بس یہی لے دے کے تھا افسانۂ طور و کلیم
کوئی بے پ دہ آ ی کوئی بے ہوش تھا

آئی ہچکی ، چل بسا بیمار ، ۔ دیکھا کئے
ای جھو میں پ اغ ز ۔ گی خاموش تھا

ان کے زانو پ تھا سر اور ان کے دامن کی ہوا
سچ تو یہ ہے ہوش میں آنے کا کس کو ہوش تھا

تیری میّت پ بھی کیا حسرت ۔ستی تھی سعید
ہنسنے والے رو رہے تھے اور تُو خاموش تھا

❑❑❑

O

تیرے غم میں بسر ہوگئی
ز ٘ گی مُعتبر ہوگئی

وہ بھی میری طرح ہیں اداس
دل کی دل کو خبر ہوگئی

شامِ غم چھوڑ کر وہ گئے
.. وہ آئے سحر ہوگئی

ٹ گئی ٘ بہارِ چمن
جانے کس کی ہوگئی

مان لی اس نے اپنی خطا
.ت خود مختصر ہوگئی

وہ میرا رازِ دل پ گئے
.ت اِدھر کی اُدھر ہوگئی

رات رونے میں کٹتی نہ تھی
میں ہنسا اور سحر ہوگئی

اس نے دامن سمیٹا سعید
.. مری آ ے ہوگئی

□□□

بجھا کے آگ نشیمن سے کام لے لوں گا
غرورِ .ق سے یوں انتقام لے لوں گا

تجھے بغیر تکلف پکار سکتا ہوں
میں خود کو بھول کے بھی تیرا .م لے لوں گا

ہزار روکیں مجھے جاگتے ہوئے فتنے
میں ان کی آنکھوں سے اپنا پیام لے لوں گا

ابھی تو آنکھوں سے پیتا ہوں مجھ کو پی.ے دے
میں پھر کبھی ترے ہاتھوں سے جام لے لوں گا

وہ دیکھتے ہیں مجھے .ر .ر محشر میں
انھیں یہ ڈر ہے کہ میں ان کا .م لے لوں گا

نگاہیں مجھ سے بچاتے رہیں گے وہ . ت
سلام کرکے جوابِ سلام لے لوں گا

سعید سیلِ غم و اشک کے چھپانے کو
بس ای. موجِ تبسم سے کام لے لوں گا

□□□

○

مۓ گُل رَ   ہے اور جام ہے کیا عرض کروں
کتنی رنگیں یہ مری شام ہے کیا عرض کروں

عرض کرنی ہے مجھے دل کی تمنا اُن سے
یہ بھی اک حسرتِ ٠کام ہے کیاعرض کروں

بجلیاں میرے نشیمن کو جلا دیتی ہیں
میری محنت کا یہ ا م ہے کیا عرض کروں

جو مرے ٠م سے بیزار تھے اللہ اللہ
اُن کے . پہ بھی مِرا ٠م ہے کیا عرض کروں

جانے . سے تری   وں سے لڑی ہیں   یں
. سے َ دش میں مِرا جام ہے کیا عرض کروں

رُخِ پُرنور پہ بکھرے ہوئے گیسُو کا سماں
امتزاجِ سحر و شام ہے کیا عرض کروں

لوگ کہتے ہیں مجھے ظلم و ستم کا مارا
کس کی َ دن پہ یہ الزام ہے کیا عرض کروں

. یہ کہتے ہیں محبت میں ہے تکلیف سعید
مجھ کو تکلیف میں آرام ہے کیا عرض کروں

□□□

○

مجھ کو پبندِ غم دیکھتے رہ گئے
صاحبانِ کرم دیکھتے رہ گئے

کاش تیری ہنسی دیکھ ۔ۃ کوئی
. مری چشمِ نم دیکھتے رہ گئے

کچھ نہیں ۔د کیا کہا کیا سنا
وہ ہمیں اُن کو ہم دیکھتے رہ گئے

لوگ منزل پہ جا بھی چکے اور ہم
راہ کے پ‍ وخم دیکھتے رہ گئے

آشیاں اپنا جلتا رہا اور ہم
بجلیوں کی قسم دیکھتے رہ گئے

جوش سجدے میں آگے .ڑھے تھے
اُن کے نقشِ قدم دیکھتے رہ گئے

ہوش دامن کا کیا اُن کو رہتا سعید
وہ مری چشمِ نم دیکھتے رہ گئے

❑❑❑

○

اُن سے ترکِ تعلق گوارا نہیں
دل ہمارا ہے پھر بھی ہمارا نہیں

ہم گریں اور دشمن ہمیں تھام لیں
آج اتنے بھی ہم بے سہارا نہیں

میرے احوال پر آپ کیوں رو پڑے
غم کا خوگر ہوں میں غم کا مارا نہیں

اپنی محفل میں ہیں ایسے بیٹھے ہوئے
جیسے محفل میں کچھ بھی ہمارا نہیں

رات کاٹی نہیں اس نے روتے ہوئے
ہم نے ہنستے ہوئے دن گزارا نہیں

وہ مخاطب ہوئے کیوں مِری آہ پر
نام لے کر تو میں نے پکارا نہیں

کوئی طوفاں شکن کیوں کہے یہ سعید
جو سہارا نہ دے وہ کنارا نہیں

❑❑❑

O

اَ آشیاں مرا جل َ ِ مجھے کچھ کسی سے گلہ نہیں
یہ مرے نصیب کی .ت ہے کوئی بجلیوں کی خطا نہیں

مری حیرتوں کو تو دیکھئے . انھیں مجھی سے ہیں پوچھتے
میں پتہ کسی کا بتاؤں کیا مجھے خود ہی اپنا پتہ نہیں

میں نہیں ہوں منکرِ بندگی اتنی .ت ضرور ہے
وہاں کس طرح مرا سر جھکے جہاں دل ہی مرا جھکا نہیں؟

ٓ اشکر یہ مِرے چارہ َ مِرے حال پہ مجھے چھوڑ دے
مجھے وہ مرض ہے ہوا ٓ ے پس جس کی دوا نہیں

میں خود اپنے دل سے ہوں . گماں ٓ ی وضعداری کا ہے یقین
مجھے اعتبارِ جفا تو ہے اعتبارِ وفا نہیں

ابھی دل نہیں ٓ ا مضطرب ابھی آ میں وہ نمی کہاں
ابھی تو دُعا کو نہ ہاتھ اٹھا کہ تجھے شعور دُعا نہیں

میں ٠ ائے عشق سے کہہ رہا ہوں سعید عالمِ یس میں
مِرے اختیار میں کچھ نہیں ترے اختیار میں کیا نہیں

❑❑❑

○

میں کیوں آپ کو مہرں ید آیہ
ستم کیا کوئی گہاں ید آیہ

ی آ پُرنم ہے کیوں فصلِ گُل میں
تجھے کون اے غباں ید آیہ

قفس میں تو جیسی بھی َری وہ َری
چمن میں بہت آشیاں ید آیہ

جہاں بھی ہوا کرہ بندگی کا
مجھے آپ کا آستاں ید آیہ

اَ آپ بھولے نہیں ہیں تو کہہ دیں
میں ید آیہ، کہاں ید آیہ

گئے تھے سعید آج ہم مے کدے کو
بہت ہم کو پیرِ مُغاں ید آیہ

□□□

O

ارے بے وفا ارادہ تِرا پھر .ل نہ جائے
تِرا آج کا بھی وعدہ کہیں کل پہ ٹل نہ جائے

سرِشام میری آہوں کی رَوِش .ل نہ جائے
وہ دیئے جلا رہے ہیں کہیں ہاتھ جل نہ جائے

جسے تم سنبھالنے ہی کے خیال میں مگن ہو
وہ سنبھالنے سے پہلے کہیں خود سنبھل نہ جائے

یہ جو تم .ل رہے ہو ذرا سوچ لو سمجھ لو
کہ تمہیں .ل کے د کہیں خود .ل نہ جائے

مجھے آ ٰی تمّنا بھی نہ راس آئے گی کیا
وہ قری. آ رہے ہیں کہیں موت ٹل نہ جائے

ی مسکراہٹوں پ ہوں َ اں نہ میرے آ
ے وار ہی سے پہلے مرا وار چل نہ جائے

بھری .ﺰم میں سناتے ہیں وہ اہلِ دل کے قصّے
مرا ﻧﺎم ان کے منہ سے کہیں پھر نکل نہ جائے

یہ ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی' یہ گھٹا کالی کالی
میں ﺗﮯ ر ساقی کہیں رُت .ل نہ جائے

مجھے خوف ہو رہا ہے یہ کرم سے بجلیوں کے
کہیں آشیاں کے دھوکے میں قفس بھی جل نہ جائے

اَ ا .رسن لے تو سعید کی غزل بھی
ﺗﮯ دل سے زﻧﺪگی بھر خلشِ غزل نہ جائے

□□□

○

نگاہیں   نے کی زحمت نہ کیجے
مجھے آزمانے کی زحمت نہ کیجے

مجھے ڈوبنا بھی نہ ہو جائے مشکل
کنارے پہ آنے کی زحمت نہ کیجے

گھڑی بھر میں بیمار ہے جانے والا
ابھی آپ جانے کی زحمت نہ کیجے

اَ خوف ہے بجلیوں کی   کا
نشیمن بنانے کی زحمت نہ کیجے

بہت کچھ نگاہوں میں ہے چارہ َ کی
مجھے کچھ بتانے کی زحمت نہ کیجے

کہیں روٹھ جائے نہ فصلِ بہاراں
گلستاں سے جانے کی زحمت نہ کیجے

میں خود اپنی منزل سے واقف نہیں ہوں
مرے ساتھ آنے کی زحمت نہ کیجے

سعید اب زمانہ میں ہے کون مخلص
غمِ دل سنانے کی زحمت نہ کیجے

❑❑❑

○

بھری بہار پہ الزام آ َ یِ اے دو ت
چمن پ ت تہِ دام آ َ یِ اے دو ت

ہجومِ یس ابھی اور ۔ٹھنے والا تھا
تِری نگاہ کا پیغام آ َ یِ اے دو ت

جہاں بھی میں نے کسی کو پکار ٰ چاہا
مری ز۔ں پہ ت ا ٰ م آ َ یِ اے دو ت

میں دیکھتا رہا ساقی کے چشمِ ا۔و کو
نہ جانے دور میں ۔ جام آ َ یِ اے دو ت

تِری جفا نے جہاں ۔ٹھ کے راستہ روکا
وہاں خلوص مِرا کام آ َ یِ اے دو ت

ابھی ابھی اجل آئی تھی اس کی ۔لیں پ
تِرے مریض کو آرام آ َ یِ اے دو ت

۔ٹے مزے سے ت ی ید میں َ ٰ رجاتی
خیالِ َ دشِ ایّام آ َ یِ اے دو ت

وہ دل کہ جس پہ بھروسہ تھا ای مدّت سے
مقامِ صبر سے ·کام آ َی اے دو ت

گئی چمن سے بہاروں کی عیش سامانی
مری رہائی کا ہنگام آ َی اے دو ت

گذار· شبِ غم کا محال تھا لیکن
ترا خیال سرِ شام آ َی اے دو ت

جہاں کہیں بھی ت ا ت·کرہ کسی نے کیا
وہاں سعید کا بھی ·م آ َی اے دو ت

□□□

○

درد کو آسرا دیجئے
کم سے کم مسکرا دیجئے

وہ نہیں ہیں ابھی بے قرار
درد کی لے بڑھا دیجئے

سانس اُکھڑتی ہے بیمار کی
اب دوا کیا، دُعا دیجئے

ق ت رہے بے قرار
اب نشیمن بنا دیجئے

میں کہاں ہوں مجھے کیا خبر
مجھ کو میرا پتہ دیجئے

ت آ رُکے انقلاب
رُخ سے پ دہ ہٹا دیجئے

کوئی فکرِ نشیمن نہیں
بجلیوں کو دُعا دیجئے

راہ میں ان کی بڑھ کر سعید
اپنی آنکھیں بچھا دیجئے

□□□

O

اک مقامِ امتحاں ہے آدمی کے واسطے
غم بہرِ صورت ہے لازم ز گی کے واسطے

آپ آ ی نہ آ میری .لیں پ حضور
موت رک سکتی نہیں لیکن کسی کے واسطے

آج کیا آنکھوں کا عالم ہوَ ی اُن کے بغیر
دل بجھا جا ہے میرا روشنی کے واسطے

پہلے اس ربطِ سُرورِ سجدہ سے واقف تھا کون
میری خلقت کی گئی ہے بندگی کے واسطے

کوئی کیا جانے کہ ضبطِ غم ہے ممکن ی محال
آج ی آ پیٔے ان کی خوشی کے واسطے

جس کا جتنا ظرف ہے اتنا ہی ہوگا بہرہ ور
مے کدہ ورنہ کھلا ہے ہر کسی کے واسطے

موسمِ گل دستِ و شت ... داماں کی قسم
آج . کچھ ہے مری دیوانگی کے واسطے

آشیاں کو آگ دینے کی بھی نو. ت آئیگی
کچھ نہ کچھ کر. پڑے گا روشنی کے واسطے

دوستی کا یوں تو دعویٰ ہر کسی کو ہے
میں ستا ہوں خلوصِ دوستی کے واسطے

اور کچھ بجلی ٹھہر جاتی تو اچھا تھا سعید
بن رہا تھا آشیاں آ اسی کے واسطے

□□□

○

بے .. کوئی مجھ سے خفا ہوئے
اے ٗ ائے محبت یہ کیا ہوئے

چارہ َ خود بھی محوِ دُعا ہوئے
درد شای مرا لا دوا ہو ے

دفعتاً آپ کا سامنا ہوئے
جو نہ ہوٗ تھا وہ حادثہ ہوئے

جان دے دی بہر حال بیمار نے
ای فرضِ محبت ادا ہوئے

کوئی پیہم تصّور میں آکر مِرے
یہ سمجھتا ہے وعدہ وفا ہوئے

آشیاں بن چکا بجلیاں َ پیٔ
جو بھی ہوٗ تھا اچھا بُرا ہوئے

کون میری طرح دل میں دیتا جگہ
غم مِرے بعد بے آسرا ہوئے

ہر جگہ ان کے نقشِ قدم ہیں سعید
ہر جگہ اب تو سجدہ روا ہوئے

❑❑❑

○

بَل اَ آپ کے ا. و سے نکل جائے گا
میرے افسانے کا عنوان .ل جائے گا

آپ زحمت نہ کریں آپ پ یشان نہ ہوں
موت آجائے گی بیمار سنبھل جائے گا

حسن اور عشق میں ا یہ ربط ہے محکم اے دو ت
شمع کے ساتھ ہی پ وانہ بھی جل جائے گا

.غباں موسمِ گُل پ نہ کرے ز اتنا
رُخ ہواؤں کا کسی روز .ل جائے گا

بعد مدت کے پھر اب وقت نے کروٹ لی ہے
جس کی قسمت میں سنبھلنا ہے سنبھل جائے گا

کیا کروں .ق کی حسرت نہیں دیکھی جاتی
جا ہوں کہ نشیمن مرا جل جائے گا

میں سمجھتا ہوں وہ توہینِ غزل ہوگی سعید
. غزل کا مِری ا ٗ از .ل جائے گا

□□□

○

آ کیوں ہچکیاں نہیں معلوم
کون ہے مہر.ں نہیں معلوم

خود بخود جھک گئی جبینِ شوق
کس کا تھا آستاں نہیں معلوم

بے خودی میں .ڑھا رہا ہوں قدم
جارہا ہوں کہاں نہیں معلوم

ساکنِ عرش تھا کبھی میں بھی
کیسے آ یہاں نہیں معلوم

جارہا ہوں غبار کے پیچھے
ہے کہاں کارواں نہیں معلوم

ید اِتنا ہے .ق چمکی تھی
کیا ہوا آشیاں نہیں معلوم

کہتے کہتے فسانہ غم کا سعید
رُک گئی کیوں ز.ں نہیں معلوم

□□□

○

پرسشِ حال غم سے کیا ہوگا
اِس فریبِ کرم سے کیا ہوگا

شیشۂ دل کو دے جلا اے دوست
حسرتِ جام جم سے کیا ہوگا

میرا ذوقِ سفر سلامت ہے
راہ کے پیچ و خم سے کیا ہوگا

اپنے دل کا مُحاسبہ کیجے
صحنِ محترم سے کیا ہوگا

روحِ دیں و حرم سے بیگانو !
ذکرِ دیں و حرم سے کیا ہوگا

ہم نے ہنس ہنس کے غم اُٹھائے ہیں
وہ سمجھتے تھے ہم سے کیا ہوگا

حرف آئے گا ضبطِ غم پہ سعید
اور اِظہارِ غم سے کیا ہوگا

□□□

O

مسکرا۔ دار کی منزل ۔ آ۔ ہے کوئی
کتنی آسانی سے کس مشکل ۔ آ۔ ہے کوئی

پھیر دیتا تھا کبھی بپھرے ہوئے طوفاں کا رخ
اب تماشہ دیکھنے ساحل ۔ آ۔ ہے کوئی

قتل کرن تھا کیا، پھر یہ پ یشانی ہے کیوں
ہو کے بسمل کس لئے بسمل ۔ آ۔ ہے کوئی

جس کو منزل کہہ رہے ہو وہ ہے منزل کا فری۔
بندہ پ ور ۔ بھلا منزل ۔ آ۔ ہے کوئی

ۂبۂ شوقِ شہادت کا ہے یہ بھی ای رخ
سر ہتھیلی پ لیے قاتل ۔ آ۔ ہے کوئی

زنگی بھر حال کی زنجیر میں جکڑا رہا
کون کہتا ہے کہ مستقبل ۔ آ۔ ہے کوئی

وہ بھی مجھ کو صبر کی تلقین فرمانے لگے
ہاتھ پھیلائے ہوئے سائل یہ آیا ہے کوئی

جاننے والے نہیں، پہچاننے والے نہیں
لوٹ کر طوفاں سے کیوں ساحل یہ آیا ہے کوئی

خود ہمیں اس کی خبر ہونے نہیں پائی سعید
اس تکّلف سے ہمارے دل یہ آیا ہے کوئی

❑❑❑

O

اس طرح ید آنے سے کیا فا ٔ ہ
مفت احساں جتانے سے کیا فا ٔ ہ

جس جگہ دل ہی جھکتا نہیں آپ کا
اس جگہ سر جھکانے سے کیا فا ٔ ہ

ختم کچھ دم میں ہوجائے گی روشنی
شمع کی لو ۔ھانے سے کیا فا ٔ ہ

اپنے دشمن سے واقف تو ہیں ہم
۔م اس کا بتانے سے کیا فا ٔ ہ

کھل کے ہنسئے تباہی پہ میری حضور
زیرِ ۔ مسکرانے سے کیا فا ٔ ہ

اپنے دل سے میں کرتہ ہوں اکثر سوال
اُن کی محفل میں جانے سے کیا فا ٔ ہ

اور اُبھریں گے نقشِ قدم آپ کے
میری تُر.ت مٹانے سے کیا فا ٔ ہ

نیچی   یں اٹھاتے تو اک .ت تھی
جام آگے .ڑھانے سے کیا فا ٔ ہ

جن کو آ. تھا وہ تو نہ آئے سعید
موسمِ گل کے آنے سے کیا فا ٔ ہ

❑❑❑

○

شمع جلی پ وانے آئے
اپنا دل بہلانے آئے

نکہت گیسو کیا کیا مہکی
ہوش میں دیوانے آئے

ملتے ہی ساقی سے نگاہیں
ہو ں ت پیمانے آئے

میں نے تڑپ کر جان ہی دے دی
اب وہ کسے تڑپنے آئے

میری انوکھی لغزش دیکھو
قدموں میں میخانے آئے

عشق نے اپنی شان دکھائی
خود وہ مجھے سمجھانے آئے

آپ سعید اکثر محفل میں
زلفِ غزل سلجھانے آئے

□□□

○

کیوں مصیبت میں ہوں مسرور تجھے کیا معلوم
کیا محبت کے ہیں دستور تجھے کیا معلوم

فطرتِ حسن ہے یہ ، یہ ہے تقاضائے شباب
تو ہے کس واسطے مغرور تجھے کیا معلوم

.غباں . کی بہار آئی بھی رخصت بھی ہوئی
میں قفس میں ہوں .ستور تجھے کیا معلوم

َ دشِ چشم کی لذّت کوئی مجھ سے پوچھے
وار اوچھا ہے کہ بھرپور تجھے کیا معلوم

نہ بُرا مان نشیمن کے بنانے والے
.ق، عادت سے ہے مجبور ، تجھے کیا معلوم

ساتھ دے گا تُو کہاں ـ میری . .دی کا
میری منزل ہے بہت دور تجھے کیا معلوم

کیوں َ. ہوں سے ہے اس درجہ پ یشان سعید
یہی رحمت کو ہے منظور تجھے کیا معلوم

□□□

○

. . کبھی فصلِ بہاراں کا خیال آ ے ہے
ساتھ ہی چاک یباں کا خیال آ ے ہے

. . بھی بے ساختہ زنجیر پہ جاتی ہے
آپ کی زلفِ پیشاں کا خیال آ ے ہے

ید آجاتی ہے کشتی کی تباہی مجھ کو
کا پ اُٹھتا ہوں جو طوفاں کا خیال آ ے ہے

آبلہ پئی کی تکلیف کا احساس نہیں
زحمتِ خارِ مُغیلاں کا خیال آ ے ہے

میں ی دین سے مایوس نہیں ہوں لیکن
اپنی کوتہیٔ داماں کا خیال آ ے ہے

مجھ کو معلوم ہیں . دشِ دوراں کے حدود
کیوں مجھے دشِ دوراں کا خیال آ ے ہے

درد، . قابلِ درماں سہی لیکن اۓ دو
درد اُٹھتا ہے تو درماں کا خیال آ ے ہے

میرا ہو بھی نہ ہونے کے .ا. ہے سعید
کس کو اک بے سروساماں کا خیال آ ے ہے

❑❑❑

○

دیوانوں میں نم کر رہا ہوں
کرن ہے جو کام کر رہا ہوں

د تِری دِل فریبیوں میں
بے لاگ قیام کر رہا ہوں

خود پھون کے اپنا آشیانہ
بجلی کو سلام کررہا ہوں

انگڑائیاں لے رہا ہے کوئی
افسانہ تمام کر رہا ہوں

خاموش ہے کائنات ساری
میں دل سے کلام کر رہا ہوں

مرنے پہ میرے نہ روؤ اتنا
تبدیلِ مقام کر رہا ہوں

ساقی سے سعید جام لے کر
محفل کو سلام کر رہا ہوں

□□□

O

دردِ ۰کامی پیہم کی قسم ہے اے دو ت
میرے دل میں ابھی گنجائش غم ہے اے دو ت

جس کے اظہار کی منزل میں لرزتی ہے زبں
ز گی کی وہی اک بت اہم ہے اے دو ت

اشک آنکھوں میں . . آجاتے ہیں پی تہ ہوں
میرے قابو میں ابھی غم کا بھرم ہے اے دو ت

کبھی تسکیں نہ ہوئی وعدۂ فردا سے ت ے
آج ت بھی مجھے اس بت کا غم ہے اے دو ت

دل ابھی عالمِ صد رَ میں الجھے ہوئے ہیں
آج بھی کشمکشِ دی و حرم ہے اے دو ت

سر جھکای ہے پۓ سجدہ ت ے قدموں پ
کائنات آج مرے زیرِ قدم ہے اے دو ت

ہے تو میکش اس شان کا میکش ہے سعید
جس کو اِک کیفِ ساغرِ جم ہے اے دو ت

□□□

○

میرے پینے کا ابھی وقت تو آیا ہی نہیں
ابھی ساقی نے نگاہوں کو اٹھایا ہی نہیں

تجھ کو موجوں کے تھپیڑوں کا ہو کیا اندازہ
تو نے ساحل سے سفینہ کو بڑھایا ہی نہیں

میں نہ آیا ترے مے خانے میں . . تو ساقی
تیرا میخانہ کبھی رنگ پہ آیا ہی نہیں

کیوں چمکنے لگی بجلی کا ارادہ کیا ہے
آشیانہ تو ابھی میں نے بنایا ہی نہیں

اپنی مرضی سے ڈبویا ہے سفینہ میں نے
کبھی طوفان کا احسان اُٹھایا ہی نہیں

اس کی رحمت کا ازل ہی سے بھروسہ تھا سعید
میں نے دامن کو گناہوں سے بچایا ہی نہیں

❑❑❑

○

تیرے غم میں بسر ہوگئی
زنگی معتبر ہوگئی

وہ بھی میری طرح ہیں اداس
دل کو دل کی خبر ہوگئی

شامِ غم چھوڑ کر وہ گئے
. . وہ آئے سحر ہوگئی

وہ مرا رازِ دل پ گئے
.ت اِدھر کی اُدھر ہوگئی

. . بھی میرا نشیمن بنا
بجلیوں کو خبر ہوگئی

مان لی اس نے اپنی خطا
.ت خود مختصر ہوگئی

لُٹ گئی . بہارِ چمن
جانے کس کی ہوگئی

رات رونے میں کٹتی نہ تھی
میں ہنسا اور سحر ہوگئی

اس نے دامن سمیٹا سعید
. . مِری آ ـ ہوگئی

❑❑❑

O

اتنا ہی سہارا دلِ ناکام بہت ہے
اب ان کا تصوّر ہی سرِ شام بہت ہے

اب کوئی ضرورت ہے دوا کی نہ دُعا کی
جس حال میں ہوں میں، مجھے آرام بہت ہے

یہ سے ہے آغازِ عمل بزم جہاں میں
ان کو انیشۂ ام بہت ہے

کم ظرف ہیں کرتے ہیں جو پینے سے تکلّف
ساقی مجھے یہ دردِ تہِ جام بہت ہے

ابھری نہیں دل میں کبھی امید کرم بھی
تیرا یہ کرم، دشِ ایّام بہت ہے

میں نام نہ لوں گا کبھی فریاد و فغاں کا
جیتا ہوں محبّت میں، یہی کام بہت ہے

ہم جاتے ہیں پیاسے ترے میخانہ سے ساقی
تو یہ تھے تیرا کرم عام بہت ہے

احباب کریں اب نہ سعید اِس میں اضافہ
دشمن سے جو ملتا ہے وہ ام بہت ہے

□□□

○

دل جو وقف ستم ہوَ ی
بے زِ کرم ہوَ ی

حاجتِ چارہ َ اب نہیں
خود بخود درد کم ہو َ ی

میرا سجدہ ، ۃ ا نقش پ
نقش پ کا لعدم ہوَ ی

فا َ ہ اس کے اظہار سے
ہوَ ی جو ستم ، ہوَ ی

دل میں اب تم ہو ارماں نہیں
بتکدہ بھی ، حرم ہوَ ی

جس نے غم کی اڑائی ہنسی
خود َ فتارِ غم ہوَ ی

ربط تھا .ق سے اس قدر
آشیاں اس میں ضم ہوَ ی

دور ول سے . . وہ ہوئے
فاصلہ دل سے کم ہوَیہ

تیرا در سامنے َ نہیں
میرا سر کیسے خم ہوَیہ

بھیگی پلکوں کو میری نہ دیکھ
تیرا دامن بھی نم ہوَیہ

اصل میں ہے وہ ا ل سعید
جس کو اِدراکِ غم ہوَیہ

□□□

○

دیوانگی سے کام لیا ہے کبھی کبھی
دامن کسی کا تھام لیا ہے کبھی کبھی

کرتا رہا کسی کو بھلانے کی کوششیں
یوں دل سے انتقام لیا ہے کبھی کبھی

حد سے سوا جو بڑھنے لگیں بے قراریں
ایسے میں اُن کا نام لیا ہے کبھی کبھی

یں ملی ہوئی تھیں تبسّم لبوں پہ تھا
ساقی سے یوں بھی جام لیا ہے کبھی کبھی

خود رو دیے کسی کو ہنسانے کے واسطے
مجبوریوں سے کام لیا ہے کبھی کبھی

شاید میری وفا اُسے یاد آئی میرے بعد
اُس نے بھی میرا نام لیا ہے کبھی کبھی

خود آگ دے کے اپنے نشیمن کو آپ ہی
بجلی سے انتقام لیا ہے کبھی کبھی

کام آگئیں سعید کی مستانہ لغزشیں
اس کو کسی نے تھام لیا ہے کبھی کبھی

□□□

○

تلاشِ یقیں میں گماں ت تو پہنچے
پہنچتے پہنچتے یہاں ت تو پہنچے

مہ و انجم و کہکشاں ت تو پہنچے
یہاں کے مسافر وہاں ت تو پہنچے

اَ کارواں ت نہ پہنچے تو کیا غم
غبارِ رِہ کارواں ت تو پہنچے

یہ ظاہر ہے میں آشیاں ت نہ پہنچا
مرے تنکرے آشیاں ت تو پہنچے

جو فصلِ ..اں ہے تو کیا اس کی پ وا
غنیمت ہے ہم گلستاں ت تو پہنچے

جو سجدے کئے تیرے نقش قدم پ
وہ سجدے تے آستاں ت تو پہنچے

مبارک ہو واعظ سے دامن چھڑا کر
سعید آپ پیرِ مغاں ت تو پہنچے

□□□

○

جیتے جی آرام نہ آ ے
مرنے بھی کچھ کام نہ آ ے

مئے اپنی میخانہ اپنا
ہم تک دورِ جام نہ آ ے

درد نے کیا کیا پہلو . لے
. پہ کسی کا .م نہ آ ے

.ق سے تھا کیا دور نشیمن
اُس کا ٹپنا کام نہ آ ے

کہہ گئی یں غم کا فسانہ
ضبط پہ کچھ الزام نہ آ ے

پُرسشِ غم کو وہ خود آئے
پھر بھی مجھے آرام نہ آ ے

کس سے سعید اب شکوہ کیجے
کوئی بھی وقتِ شام نہ آ ے

□□□

○

کیوں کہوں کوششیں رائیگاں ہوگئیں، ۔ رِ. ق وشرر آشیاں ہوَ ۔
ہمتیں اور بھی کچھ جواں ہوگئیں، اب مکمل مرا امتحاں ہوَ ۔

راہرو آج ہیں . کے . منچلے، اِ منزل کے ہیں مختلف راستے
. ڈھ َ ۔ اور بھی میرا احساسِ غم، دل مرا اور بھی . گماں ہوَ ۔

ہوَ ۔ کیا سے کیا بندگی کا شعور، آپ کو اس کا احساس ہوگا ضرور
میرے نقشِ جبیں کی . و ۔ حضور، آپ کا آستاں، آستاں ہوَ ۔

اس کی تقد ۔ کس طرح اب ساتھ دے، اپنی منزل وہ کیسے معیّن کرے
چھُٹ َ ۔ جو ۔ ے عشق کی قید سے، وہ اسیرِ زماں و مکاں ہوَ ۔

نیّت رہرواں مجھ کو معلوم کیا، راہِ امن و اماں مجھ کو معلوم کیا
مقصدِ کاراں مجھ کو معلوم کیا، میں فقط شاملِ کارواں ہوَ ۔

حادثہ تھا کہ یہ . ت تھی وقت کی، ایسا وقت آئے گا یہ خبر کس کو تھی
ڑگئی جس پہ اُن کی ڑگئی ہوَ ۔ جو ستم . گھاں ہوَ ۔

مقصدِ دل مرا پ گئی بجلیاں لو کہاں سے کہاں آگئیں بجلیاں
تنکے تنکے میں لہرا گئیں بجلیاں، اب مرا آشیاں آشیاں ہوَ ۔

خالی شیشے ڑے ہیں شکستہ ہیں جام، اے سعید آج ایسا ہے کچھ اِذنِ عام
کیسے قائم رہے میکدہ کا م، اب ہر اِک ر پیرِ مغاں ہوَ ۔

□□□

O

اس کے جلووں کے مقابل ہوگئے
آپ ہی ہم اپنے قاتل ہوگئے

غور ہی کرتے رہے اہل
اہلِ دل ..دیکِ منزل ہوگئے

..رِ طوفاں . . سفینہ ہوَ ِ
مطمئن یران ساحل ہوگئے

کتنے فرزانے بہ زورِ اِک
تیرے دیوانوں میں شامل ہوگئے

آہ کرنے کا ارادہ تھا
درمیاں میں آپ حائل ہوگئے

مل گئیں د ِ و حرم کی سرحدیں
شیخ، میخواروں میں شامل ہوگئے

مسکرا. .م ہے، رو. َ .ہ
کیا سے کیا آدابِ محفل ہوگئے

یوں تو کہنے کو لٹا اِک گلستاں
در .ر کتنے عنادل ہوگئے

اس کی رحمت کے بھروسہ پ سعید
ہم گنہگاروں میں شامل ہوگئے

□□□

○

.ہم میں خود اپنی ہی کچھ کمی آئی
. . انھیں ہر اک صورت اجنبی آئی

طور پہ لڑی تھیں . . حسن وعشق کی آنکھیں
کائنات میں ساری ابتری آئی

چھوٹ کر بھی زْ اں سے میں اداس بیٹھا ہوں
کیا کہوں گلستاں میں کیا کمی آئی

حسن کو خبر کیا ہے بے شمار دل ٹوٹے
آس . . محبت کی ٹوٹتی آئی

دیکھنے کے قابل ہے وسعتِ اُس کی
جس کو ہر حقیقت میں شاعری آئی

تھا ڈراؤْ کتنا، خوابِ زْ گی یرب
زْ گی کے پہلو میں موت بھی آئی

دو ـ کس کو سمجھائے نیک و . محبت کے
دوستی کے پ دہ میں دشمنی آئی

.ق کی عنایـ سے آج صحن گلشن میں
جس طرف اٹھی روشنی آئی

غم ہی مستقل دیکھا اے سعید د میں
جو خوشی آئی عارضی آئی

□□□

○

د ی نہ کرن آنے والے
رک نہیں ی جانے والے

ساحل سے ہیں محوِ تماشہ
طوفاں سے ٹکرانے والے

کیسے بنائے گا تو نشیمن
بجلی سے گھبرانے والے

تیرے قدموں میں ہے د
د کو ٹھکرانے والے

مانگنے کے آداب بھی ہیں کچھ
دامن کے پھیلانے والے

ہر عالم میں شاد رہے ہیں
تیرا غم اپنانے والے

وں سے کیوں دور کیا تھا
ید مجھے فرمانے والے

ہائے یہ کیسا وقت آیہ ہے
رونے لگے سمجھانے والے

ہم تو سعید اب جاتے ہیں پیاسے
شاد رہیں میخانے والے

❑❑❑

کس تکلّف کس اہتمام سے ہم
دل کو بہلا رہے ہیں شام سے ہم

مے چھلکتی ہے، رِ پیاسے ہیں
پھر بھی خوش ہیں ، اس انتظام سے ہیں

اب گلستاں میں آشیاں بھی نہیں
اب کہاں جا چھُٹ کے دام سے ہم

مل گئی . . نگاہ ساقی سے
ہوگئے بے ز جام سے ہم

اس کا ہر اک قصور کر کے معاف
مطمئن ہیں اس انتقام سے ہم

بجلیاں َ رہی ہیں گلشن پ
لُٹ رہے ہیں کس اہتمام سے ہم

تم جہاں ساتھ دے نہیں ت
اب گذرتے ہیں اس مقام سے ہم

مہرباں تھے سعید وہ کل ت
آج محروم ہیں سلام سے ہم

□□□

○

سحر بھی اس کو نہ کہئے اَ   یہ شام نہیں
اب اس کی شرح کروں میں یہ میرا کام نہیں

لرز کے رہ َ‌ی اس طرح ہاتھ ساقی کا
کہ جیسے میرے لئے میکدہ میں جام نہیں

کہاں سے لاؤں َ یہاں بہار میں اے دو ت
جُنوں کے جشن منانے کا اہتمام نہیں

تے فراق میں ز ہ تو ہوں ابھی لیکن
یہ صبح صبح نہیں ہے یہ شام شام نہیں

جو کل تھے دو ت وہی آج ہوگئے دشمن
یہ ا   تلخ حقیقت ہے اِتّہام نہیں

جو درگذر میں ہے لذّت تجھے خبر کیا ہے
کہ انتقام کا ی ہی انتقام نہیں

حرام ہے مجھے ساقی سے ما َ کر پی
میں تشنہ کام سہی ایسا تشنہ کام نہیں

بھری بہار میں بے خا ہوا ہوں سعید
مرے فسانے میں جبرِ ..اں کا م نہیں

□□□

○

متاعِ بے خودی ہے آپ کا غم
شعورِ بندگی ہے آپ کا غم

میں خود کو کیسے سمجھوں بے سہارا
٠ ا رکھے ابھی ہے آپ کا غم

کلیجے سے لگا رکھا ہے اس کو
قرار واقعی ہے آپ کا غم

بہت گھرے سہی غم کے ا٠ ھیرے
مسلسل روشنی ہے آپ کا غم

شکستہ دل کو بہلانے کی خاطر
یقیناً لازمی ہے آپ کا غم

کمی اس میں کبھی ہونے نہ پئی
وہی ہم ہیں وہی ہے آپ کا غم

اِسی غم کے سہارے جی رہے ہیں
ہماری ز گی ہے آپ کا غم

اِس اک غم پ فدا دُ کی خوشیاں
غرورِ آگہی ہے آپ کا غم

سعیدِ زار کا ہے یہ عقیدہ
سُرورِ سَرمدی ہے آپ کا غم

○

ی نگاہ نے اک انقلاب دیکھا ہے
ہمارے دل میں خود اپنا جواب دیکھا ہے

شبِ فراق تم آئے تو یُوں ہوا محسوس
کہ جیسے جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھا ہے

ا پیام مجھے ہے میں
قدم قدم پہ تجھے بے حجاب دیکھا ہے

خوشی بھی سَربہ یباں وہاں آئی
شعورِ غم کو جہاں کامیاب دیکھا ہے

اسی کی کوششِ تعمیر سے ہے چمن
بہار میں جسے خانہ اب دیکھا ہے

وہ حال پوچھ رہے تھے کہ آ بھر آئی
مری نگاہ میں شای جواب دیکھا ہے

میں ہر مقام پہ محروم التفات رہا
کہ خواب میں بھی تجھے محوِ خواب دیکھا ہے

سعید دوشِ نبیؐ پ علیؓ کو کیا دیکھا
اک آفتاب سرِ آفتاب دیکھا ہے

□□□

○

رنج و غم سہے . ت مجھ سا ·تواں تنہا
میں ہی رہ َی ہوں کیا زیرِ آسماں تنہا

اس ادا سے کرتے ہیں ذکر حضرتِ واعظ
جیسے آپ ہی تو ہیں مالکِ جناں تنہا

ای ہُو کا عالم ہے ، گل ہیں اور نہ غنچے ہیں
کیا کرے گا گلشن میں رہ کے .غباں تنہا

اب وطن کی قوت کا حال پوچھتے کیا ہو
ای ای لشکر ہے ای اک جواں تنہا

آسماں کے ۔رے ہوں ی زمیں کے ذرّے ہوں
میں سناؤں کس کس کو اپنی داستاں تنہا

اُن کی ید ہے دل میں ان کی شکل آنکھوں میں
اُن سے چھُوٹنے پ بھی میں رہا کہاں تنہا

پیچھے رہ گئے تھک کر اہلِ کارواں سارے
ہے رواں سُوئے منزل ، میرِ کارواں تنہا

آشیاں کے جلتے ہی آشیاں بنا ہوں
میں فقط سمجھتا ہوں .ق کی ز.ں تنہا

اے سعید قسمت کو یہ بھی دن دکھا۔ تھا
آج اپنی حا ۔ پ میں ہوں نو خواں تنہا

□□□

○

خوشی کو صرف غم میں نے کیا ہے
لحاظِ چشم نم میں نے کیا ہے

چھلک اٹھے کئی آنکھوں کے ساغر
جہاں اظہارِ غم میں نے کیا ہے

مرا ذکر آپ ہی کرتے رہے ہیں
خود اپنا ذکر کم میں نے کیا ہے

شکستِ جام کی آواز سن کر
شکستِ دل کا غم میں نے کیا ہے

تصور میں تمہارے نقشِ پ کے
سرِ تسلیم خم میں‌نے کیا ہے

چھپا کر دل میں دل کی آرزو
محبت پ ستم میں نے کیا ہے

بناکر .ق کی زد پہ نشیمن
گلستاں پہ کرم میں نے کیا ہے

خوشی کے .م سے ہوتی ہے و ٹ ۔
کہاں ۔ ضبطِ غم میں نے کیا ہے

سعید آنکھوں سے ان کی جام لے کر
خیالِ جامِ جم میں نے کیا ہے

❑❑❑

○

جو بکھرائے ہوئے گیسو کوئی مستانہ وار آئے
عجب کیا ہے چمن میں وقت سے پہلے بہار آئے

جو میری داستانِ درد سن کر مسکراتے ہیں
کسی پہ دل کبھی ان کا بھی اے پروردگار آئے

تماشہ دیکھنے والوں کو اشکوں پہ نہیں قابو
ہمارا دل تو دیکھو مسکراتے سوئے دار آئے

قیامت سے اُدھر بھی کوئی منزل ہو یہ ممکن ہے
ہمیں ہے دیکھنا . . ت پیامِ انتظار آئے

انھیں بھی میرے جبر و ضبط کا شای ہے ا٘ ازہ
ز.ں پہ ان کی میرا ٘م ہی کیوں .ر .ر آئے

اضافہ کر گئے غم میں اُنھیں اس کی خبر کیا ہے
مجھے تسکین دینے کیسے کیسے غم گسار آئے

وہ سا ت آگئی آ ٰ نہ سر تھا اور نہ سودا تھا
ہم اپنا بوجھ اک دن کوئے قاتل میں ا تر آئے

ز.ں سے خیر مقدم کر رہا ہوں ان کے وعدہ کا
یہ سوچتا ہوں دل کو کیسے اعتبار آئے

جہاں دیارِ ساقی تھا، جہاں تھے شیشہ و ساغر
سعید ایسی فضا میں .رہا دیوانہ وار آئے

□□□

○

غمِ دل جو اُن کو سنا تو کیا ہو
وہ سُن کر اَ مسکرا تو کیا ہو

ہمیں ید آآ کے ٹ‍پنے والے
تجھے بھی جو ہم ید آ تو کیا ہو

فلک پ چمکتی ہے رہ رہ کے بجلی
اَ ہم نشیمن بنا تو کیا ہو

بتا دولتِ غم کرنے والے
جو ہم غم میں بھی مسکرا تو کیا ہو

تسّلی کو آتی تو ہے ید اُن کی
وہ خود ید کے ساتھ آ تو کیا ہو

قسم میں نے کھائی تو ہے ک مے کی
اَ آپ ساغر بڑھا تو کیا ہو

مسلسل تی جستجو کرنے والے
خود اپنا پتہ بھول جا تو کیا ہو

شبِ وعدہ اس فکر میں ٹ رہی ہے
وہ آ تو کیا ہو نہ آ تو کیا ہو

وہ .ڑھتے ہیں خود مجھ کو دینے سہارا
سعید اب قدم لڑکھڑا تو کیا ہو

❑❑❑

○

ہوئے بھی عشق میں رسوا تو احترام کے ساتھ
تمہارا ۔م بھی آ۔ ہمارے ۔م کے ساتھ

تمہاری ۔م میں ۔ کا َ۔ر ہے میرے سوا
خصوصیت ہے ضروری صلائے عام کے ساتھ

شکایتوں کا فسانہ ۔ے تبسّم پ
تمام ہوَ۔ ا۔ آہِ ۔ تمام کے ساتھ

ہر اک فضا میں مسّرت کو غم سے نسبت ہے
۔ی سحر کو ہے ا۔ ربط میری شام کے ساتھ

فسردہ پھول ہیں ، کلیاں اداس ہیں ساری
بہار آئی ہے کس حسنِ انتظام کے ساتھ

۔پ رہا ہے بہت دن سے ذوقِ ۔ د۔دی
پھر آشیانہ بنا۔ ہوں اہتمام کے ساتھ

یہی زمانۂ ۔ قدر میرے بعد سعید
مجھے بھی ۔د کرے گامِرے کلام کے ساتھ

□□□

○

ہاں، اک نگاہِ لطف و کرم بھی ستم کے ساتھ
اے غم نواز! دل بھی عنایت ہو غم کے ساتھ

جیسے بھی ہو گزارنی ہوگی یہ زندگی
اب وہ خوشی کے ساتھ بسر ہو کہ غم کے ساتھ

آئے گا خود اثر ہی دعاؤں کو ڈھونڈنے
دل کا بھی کچھ لگاؤ رہے چشم نم کے ساتھ

چاہا تھا ہم نے چھوڑ کے منزل کو بڑھ چلیں
منزل لپٹ کے رہ گئی نقشِ قدم کے ساتھ

پُرسانِ حال اس کا بھی رکھنا ذرا خیال
احساسِ غم فُزوں نہ ہو تسکینِ غم کے ساتھ

اب فرق ہو تو کیسے ہو نز و ز میں
نقشِ جبیں بھی ابھرے ہیں نقش قدم کے ساتھ

ہاں ہاں کریم ہے تُو ، گنہگار ہے سعید
اس کی خطا کو لاگ ہے تیرے کرم کے ساتھ

□□□

O

ہے جبر میں بھی اتنا اختیار مجھے
جو بے قرار ہوا آ َی قرار مجھے

نہ فصلِ گُل کی خطا ہے نہ .دلوں کا قصور
تی نے بنای ہے .دہ خوار مجھے

بسا ہے روح کے پ دوں میں آج ۔ وہ سرور
پکار، پھر اُسی ا ٰ از سے پُکار مجھے

میں پھر قفس میں ہوں پھر آئی ہے چمن میں بہار
پھر اب کے ید کرے گی بہت بہار مجھے

اُٹھا رہا ہوں سر طور، خاک کے ذرّے
مِلے ہیں یہ ترِے جلوہ کے پ دہ دار مجھے

خطا معاف اَ ہو تو ای .ت کہوں
تے کرم نے بنای َ ٠ہ گار مجھے

کسی کی خاک پہ سجدے کئے جو میں نے سعید
ہوا ہے دو عالم پہ افتخار مجھے

□□□

○

آپ کیا ظلم و ستم بھول گئے
اپنے . قول و قسم بھول گئے

آپ کا غم تو ہمیں ید رہا
آپ دے کر ہمیں غم بھول گئے

کسی دشمن نے اُڑائی ہوگی
کیا کہا آپ کو ہم بھول گئے

آستانہ پہ جو پہنچے تیرے
عظمت دی و حرم بھول گئے

ای غم ہے جو بھلای نہ َی
اور جتنے بھی تھے غم بھول گئے

کیسے پہنچیں گے تیرے کوچہ میں
اپنے ہی نقشِ قدم بھول گئے

اس طرح ملتے ہیں وہ ہم سے سعید
جیسے ہم ان کے کرم بھول گئے

□□□

○

مرے دل میں ہے غم ، . پ ہنسی ہے
اسی کا ۔م شایہ ز۔گی ہے

تے آنے کی کچھ امید ابھی ہے
ستاروں میں ابھی کچھ روشنی ہے

اجل تُو جلد اپنا کام کر جا
ابھی آنکھوں میں اُن کی کچھ نمی ہے

کوئی پہچاننے والا نہیں اب
بہار اِک اِک کی صورت دیتی ہے

محبت کیا ہے یہ تم پوچھتے ہو
محبّت کیا ہے د جا ہے

جہاں میں ہوں وہاں ہے ذکر تیرا
جہاں تُو ہے وہاں میری کمی ہے

طلب گارانِ ساحل ید رکھیں
لبِ ساحل بھی کشتی ڈوبتی ہے

ٖ ا جانے کہاں ہے آشیانہ
جہاں ی دیکھتا ہوں روشنی ہے

جسے آجائے غم میں مسکراٖ
حقیقت میں سعید ا ں وہی ہے

□□□

○

بھری بہار پہ الزام آ َ ی اے دو ت
چمن پ ت ، تہِ دام آ َ ی اے دو ت

ہجومِ ی س ابھی اور ۔ ڑھنے والا ہے
ت ی نگاہ کا پیغام آ َ ی اے دو ت

گئی چمن سے بہاروں کی عیش سامانی
مری رہائی کا ہنگام آ َ ی اے دو ت

۔ ڑے مزے سے ت ی ی د میں گذر جاتی
خیالِ َ دشِ ایّام آ َ ی اے دو ت

ابھی ابھی اجل آئی تھی اُس کی ۔ لیں پ
ت ے مریض کو آرام آ َ ی اے دو ت

ت ی جفا نے جہاں ۔ ڑھ کے راستہ روکا
وہاں خلوص مرا کام آ َ ی اے دو ت

جہاں بھی میں نے کسی کو پکارنا چاہا
مری زباں پہ ترا نام آگیا اے دوست

میں دیکھتا رہا ساقی کی چشم و ابرو کو
نہ جانے دَور میں کب جام آگیا اے دوست

جہاں کہیں بھی ترا تذکرہ کسی نے کیا
وہاں سعید کا بھی نام آگیا اے دوست

❑❑❑

O

کچھ ٹپ کچھ سکوں کا عالم ہے
تِرا غم زخم ہے کہ مرہم ہے

میرے آ ہیں آج بھی مشکوک
مسکراہٹ ی مُسلّم ہے

یوں تو ہر غم عز: ہے لیکن
آپ کا غم پھر آپ کا غم ہے

بے طلب دے رہا ہے ساقی جام
اب مری تشنگی مسلّم ہے

روشنی میں ہیں . دلوں کے ش
صرف نقشِ وفا ہی مُبہم ہے

رکھ رہا ہوں بنا نشیمن کی
بجلیوں کا مزاج .ہم ہے

اشک پی کر میں ہنس رہا ہوں سعید
یہی پہلا فریضۂ غم ہے

❑❑❑

O

دل کی تقدیـ پیشاں آتی ہے مجھے
موت اب درد کا درماں آتی ہے مجھے

کبھی تفسیرِ ٭اں ہے کبھی تفصیلِ بہار
یہی تقدیرِ گلستاں آتی ہے مجھے

نہ وہ مستانہ گھٹا نہ وہ ساغر نہ سَبُو
فصلِ گل بے سر و ساماں آتی ہے مجھے

َ ے پڑتے ہیں ت ے نقشِ قدم پ سجدے
بندگی فطرت ا ں آتی ہے مجھے

اپنی دشوار پسندی کو دعا دیتا ہوں
کوئی مشکل بھی ہو، آساں آتی ہے مجھے

کبھی آہیں کبھی ٭لے کبھی فریـد و فغاں
ز٭گی حشر بہ داماں آتی ہے مجھے

کس سے رُوداد کہوں اپنی پ یشانی کی
ساری د ہی پ یشاں آتی ہے مجھے

جھلملاتی ہوئی اک شمع شر یِ غم ہے
وہ بھی کچھ د ی کی مہماں آتی ہے مجھے

گُل پہ کچھ اور خار پہ کچھ اور
اس میں توہین گلستاں آتی ہے مجھے

مسکرا ہوا کون آ ی گلستاں میں سعید
ہر کلی ، سر بہ َ یباں آتی ہے مجھے

□□□

○

آپ ہی کا خیال ہے شای
جبھی دل کو ل ہے شای

وہ تو وہ موت کیوں نہیں آتی
یہ بھی امرِ محال ہے شای

مجھ کو دیکھا تو پڑھ گئی تیوری
مری صورت سوال ہے شای

بے .. ہچکیاں نہیں آتیں
اُن کو میرا خیال ہے شای

قصّہ کوہکن پہ حیراں ہیں
جان دینا کمال ہے شای

چارہ َ سر جھکا کے رونے لگا
میرا بچنا محال ہے شای

ز ی . َ.َ. رہے ہیں سعید
کچھ طبیعت بحال ہے شای

□□□

○

عظمتِ غم کی .تیں کیجئے
دیۂ نم کی .تیں کیجئے

آپ کے دل میں َ ہے ا ھیرا
شمعِ حرم کی .تیں کیجئے

ذکر نہ کیجئے لطف و کرم کا
ظلم و ستم کی .تیں کیجئے

میں بھی ذرا دل کھول کے ہنس لوں
کیجئے غم کی .تیں کیجئے

دی و حرم میں جا کر حاصل
دی و حرم کی .تیں کیجئے

کچھ تو شعور سجدہ جا گے
نقشِ قدم کی .تیں کیجئے

غم سے سعید اب کس کو مفر ہے
آپ بھی غم کی .تیں کیجئے

□□□

○

ز گی کا وہ کچھ بھی لطف اٹھا نہیں ت
انتہائے غم میں جو مسکرا نہیں ت

اہلِ حق کی فطرت ہے حق پہ آنچ . . آئے
سر کٹا تو ت ہیں سر جھکا نہیں ت

دل پہ ہاتھ رکھ لیجے، دیکھئے میں کہتا ہوں
آپ میرے ٠لوں کی ت ب لا نہیں ت

ساتھ کس جگہ چھوڑا تونے طاقت پ واز
سامنے نشیمن ہے اُڑ کے جا نہیں ت

آپ کا مریضِ غم ایسی نیند سو ی ہے
آپ بھی اَ چاہیں اب جگا نہیں ت

ہر مقام دیتا ہے یُوں تو دعوتِ سجدہ
ہر مقام پ لیکن سر جھکا نہیں ت

خاص میکدہ ہے یں، اہلِ ہوش آتے ہیں
آپ پی تو ت ہیں لڑ کھڑا نہیں ت

اپنے کارنمہ پ .ق یوں اڑتی ہے
جیسے آشیانہ ہم پھر بنا نہیں ت

یہ بتا تو ت ہیں کس نے غم دیہ ہم کو
غم میں کتنی لذّت ہے یہ بتا نہیں ت

ہاں اسی کو کہتے ہیں، اے سعید مجبوری
بھولنے پہ بھی اُن کو ہم ، بھلا نہیں ت

□□□

اعتبارِ محبّت .ڑھاتے ہیں ہم
اشک پیتے ہوئے مسکراتے ہیں ہم

حرف ساقی پہ آئے گا اس خوف سے
خالی پیمانہ منہ سے لگاتے ہیں ہم

دوستوں کے کرم ید آتے ہیں . .
دشمنوں کے ستم بھول جاتے ہیں ہم

توبہ کرتے بھی ہیں توڑ دیتے بھی ہیں
یوں سنبھلتے ہوئے لڑکھڑاتے ہیں ہم

اب وہ دور ٔاں ہو کہ فصلِ بہار
ہم کو گلشن میں جا ہے جاتے ہیں ہم

آپ جو چاہے عنوان رکھ لیجئے
آپ کو اک فسانہ سناتے ہیں ہم

آشیانہ کی نید رکھ کر سعید
.ق کا حوصلہ آزماتے ہیں ہم

□□□

○

نبضِ بیمار رُک رُک کے چلتی رہی
رات آہستہ آہستہ ڈھلتی رہی

کوئی ۔ ت گلستاں میں آ ت رہا
پھول کھلتے رہے رُت ۔لتی رہی

ساتھ میرے کوئی بھی نہ آ تو کیا
میری قسمت مِرے ساتھ چلتی رہی

رات بھر رقص پ وانے کرتے رہے
شمع کا کام جلنا تھا، جلتی رہی

پُرسشِ حال کو وہ جو آتے رہے
موت آتی رہی اور ٹلتی رہی

آشیانہ پہ َ تی رہیں بجلیاں
میری دیینہ حسرت رہی

میری آنکھوں کے ساغر چھلکتے رہے
ان کے چہرے کی رنگت ۔لتی رہی

۔م یت ہوں میں بھی اُسی کا سعید
ہر بلا ۔م سے جس کے ٹلتی رہی

□□□

O

لڑکھڑاتے ہیں کبھی پ ؤں جومنزل کے قری .
کوئی آجات ہے چپکے سے مِرے دل کے قری .

ت ذکرہ میرا بہ ا ن ازِ شکای ت ہی سہی
تیری محفل میں ہوں ہنگامۂ محفل کے قری .

وہ تو کہیے کہ یہ ہے عرصۂ محشر ورنہ
کہیں قاتل بھی آت ہے بسمل کے قری .

احتیاط اتنی کہ آواز نہ آنے پ ئی
کس تکلّف سے وہ آئے ہیں مرے دل کے قری .

میں ذرا اپنے نشیمن کی بِنا تو رکھ لوں
بجلیاں خود ہی چلی آ گی منزل کے قری .

وہ ادھر آئے عیادت کو ادھر دم نکلا
ڈوبتی یوں بھی ہے کشتی کبھی ساحل کے قری .

آئینہ پ ہے اُن کی ۰ ا خیر کرے
ای قاتل ہوا پھر دوسرے قاتل کے قری .

اب وہ خود ہیں کہ خیال ان کا ۰ ا جانے سعید
کوئی رہتا ہے بہر حال مِرے دل کے قری .

❑❑❑

○

آج ان کے دامن پ میرے اشک ڈھلتے ہیں
غم کے تیز رو دھارے راستے . لتے ہیں

دیکھنا ذرا ہمدم روشنی ہے گلشن میں
آشیانہ جلتا ہے ی پ اغ جلتے ہیں

کیوں ہنسی اڑاتے ہو رَہ رَووں کی تم آ ٔ
رَہ رَووں ہی میں اکثر راہبر ٔ ت ہیں

ایسی بے رخی بھی کیا، اتنی بھی ہے کیا جلدی
ٹھہر و قافلے والو ہم بھی ساتھ چلتے ہیں

تیری مسکراہٹ کے ساتھ ہیں مری آنکھیں
صبح کے اجالے میں دو پ اغ جلتے ہیں

دیکھنے کے قابل ہیں لغزشیں وہاں میری
ہاتھ تھام کر میرا وہ جہاں سنبھلتے ہیں

میکشی سعید اپنی ہے کچھ ایسی معیاری
ہم . ل نہیں ت میکدے . لتے ہیں

□□□

○

دردِ دل اپنا سنا کر مجھے کیا یٔ ہے
ان کو احساس دلا کر مجھے کیا یٔ ہے

اہتمام آپ کی خاطر سے کیا ہے میں نے
ورنہ .بم اپنی سجا کر مجھے کیا یٔ ہے

کوئی مفہوم دعا ہے نہ دعاؤں میں اث
بے .. ہاتھ اٹھا کر مجھے کیا یٔ ہے

تیری خاطر مجھے منظور ہے اے .ق بلا
چند تنکوں کو سجا کر مجھے کیا یٔ ہے

دلِ بیتب کے کہنے سے آیٔ ہوں
آپ کی .بم میں آکر مجھے کیا یٔ ہے

آپ ہی اپنا میں قاتل ہوں کہوں گا سرحشر
آپ کا ٔم بتا کر مجھے کیا یٔ ہے

ذرّہ ذرّہ میں آتا ہے جلوہ اُس کا
پھر بھلا طُور پہ جاکر مجھے کیا لینا ہے

تیرے قدموں میں پڑا ہوں میں پڑا رہنے دے
ساقیا ہوش میں آکر مجھے کیا لینا ہے

جانتا ہوں مِری قسمت میں اندھیرا ہے سعید
شمع کی لو کو بڑھا کر مجھے کیا لینا ہے

❑❑❑

○

آزماتے تو بہت اچھا تھا
دل بڑھاتے تو بہت اچھا تھا

موت دینے کے لیے آئی ہے
وہ بھی آتے تو بہت اچھا تھا

موسمِ گل میں اسیرانِ قفس
چھوٹ جاتے تو بہت اچھا تھا

عدم آباد کے جانے والے
لوٹ آتے تو بہت اچھا تھا

بڑھ کے دیتے وہ سہارا خود ہی
لڑکھڑاتے تو بہت اچھا تھا

کم سے کم فصل بہار آجاتی
آپ آتے تو بہت اچھا تھا

اور بھی عظمتِ غم بڑھ جاتی
مسکراتے تو بہت اچھا تھا

بچ کے کیوں آئے کنارے پہ سعید
ڈوب جاتے تو بہت اچھا تھا

□□□

○

جا ہوں میں نشیمن کا بھرم ہے کتنا
دیکھنا یہ ہے مجھے، .ق میں دم ہے کتنا

تجھ سے جو غم بھی ہو مجھے منظور
غم کے مالک مری تقدیر میں غم ہے کتنا

مجھ سے کیا پوچھتا ہے پُوچھ لے اپنے دل سے
تیری محفل میں مِرا ذکر اہم ہے کتنا

کیا کہا آپ کو رحم آ ہے حا پہ مری
رہنے بھی دیجئے اس .ت میں دم ہے کتنا

مسکراتے ہوئے پی یۃ ہے ہر اک آ
تیرا دیوانہ بھی شائستہ غم ہے کتنا

میرے ہو ں پہ ہنسی دیکھنے والے آ
کیوں نہیں دیکھتے دامن مرا نم ہے کتنا

.ت کہنے کی جو تھی کہہ نہ سکا اُن سے سعید
کیا بتاؤں مجھے اس .ت کا غم ہے کتنا

□□□

○

ب الفت سے کام لیجئے
دل سے پھر اُن کا م لیجئے

میں سنا ہوں داستاں اپنی
اک ذرا دل کو تھام لیجئے

توبہ وہ بھی بہار میں صح !
عقل سے کچھ تو کام لیجئے

آپ کی مے ہے آپ کی مینا
ڈھ کے ساقی سے جام لیجئے

دیکھئے لڑکھڑا رہا ہوں ہیں
ڈھ کے اب مجھ کو تھام لیجئے

دیر سے منتظر کھڑا ہوں میں
اب تو میرا سلام لیجئے

میں تو جپتا ہوں آپ کی مالا
آپ بھی میرا م لیجئے

جان دے دیجئے مسکرا کے سعید
ز سے انتقام لیجئے

□□□

○

مشقِ ستم فرماتے رہیے
یونہی مجھے ٹپتے رہیے

رزوں کو تساتے رہیے
جام یونہی چھلکاتے رہیے

جہاں الجھے تو الجھے
زلفوں کو سلجھاتے رہیے

قسمت سے زاٗ نہ ملے گا
دامن کو پھیلاتے رہیے

قدموں میں آجائے گا ساحل
طوفاں سے ٹکراتے رہیے

فصلِ بہاراں روٹھ نہ جائے
صحنِ چمن میں آتے رہیے

آپ سعید اپنی غزلوں سے
محفل کو ٹپتے رہیے

□□□

○

کہاں ابھی کچھ بیٹھ تو سہی اے دو ۔۔
ابھی تو آئی ہے آنکھوں میں روشنی اے دو ۔۔

مِری بلا سے کوئی غم ہو یہ خوشی اے دو ۔۔
َ ٰ ارنی ہے بہرحال ز ٰ گی اے دو ۔۔

ۃ ی نگاہ سے پی ہے تمام عمر
بجھی نہ پھر بھی محبّت کی تشنگی اے دو ۔۔

امید صبح کے مارے ہوئے جہاں پہنچے
وہیں حیات کی بھی شام ہوگئی اے دو ۔۔

دیہ نہ میں نے کسی کو کبھی فری ٖ خلوص
بلند ہے مرا معیار دوستی اے دو ۔۔

ابھی فسانۂ غم ٰ تمام ہے میرا
ارے ابھی سے تجھے نیند آگئی اے دو ۔۔

اٹھے ہیں ٰ لہ و فرید سے تو حشر بہت
نہ رٰ َ لائے خموشی کہیں مری اے دو ۔۔

ز ٖ ں کا لطف نہ آجائے تو مِرا ذمّہ
غزل سعید کی تونے نہیں سُنی اے دو ۔۔

□□□

○

گھبرا گئے ، میرا ٠م لے کر
رونے لگے انتقام لے کر

وں سے پلا رہا ہے ساقی
کیا کوئی کرے گا جام لے کر

ہشیار رہیں . اہل گلشن
صیّاد ہے دام لے کر

کچھ فکر نہ کیجئے شیخ صا .
پی لیجئے ٠ا کا ٠م لے کر

حیرت ہے کہ اپنے میکدہ میں
بیٹھا ہوں شکستہ جام لے کر

جیسے مجھے جا نہیں وہ
منہ پھیر لیا سلام لے کر

محفل سے اٹھا سعید ان کی
ا حسرتِ ٠ تمام لے کر

❑❑❑

O

جس نے ٹھکرا دی ہراک کو وہ دل ہوں میں
مجھ کو پہچان ترِے پیار کی منزل ہوں میں

کس لئے کرتی ہے د میرے قاتل کو تلاش
واقعہ یہ ہے کہ آپ اپنا ہی قاتل ہوں میں

میں نہیں ہوں نہ سہی ذکر تو رہتا ہے مِرا
دُور رہ کر بھی ی .م میں شامل ہوں میں

ایسے جینے سے تو موت آئی تو اچھا ہو
وہ سمجھتے ہیں کہ اب رحم کے قابل ہوں میں

سَر ابھی میں نے جھکای بھی نہ تھا سجدہ میں
ای آواز یہ آئی کہ مقابل ہوں میں

رَ لائی ہے مری راہ نور دی اۓ سعید
اب تو منزل پہ بھی بیگانۂ منزل ہوں میں

□□□

○

لیجئے آشیاں بن گئے
بجلیوں کا مکاں بن گئے

داستاں میں تی میرا ذکر
حاصل داستاں بن گئے

اُس کا قبضہ ہے دل پہ مرے
یہماں میزباں بن گئے

میرے دل سے جو اُٹھا دھواں
اور اِک آسماں بن گئے

تیرے آنے سے جانِ بہار
گلستاں، گلستاں بن گئے

جمع . . میرے سجدے ہوئے
آپ کا آستاں بن گئے

معترِض تھا جو مجھ پہ سعید
وہ مرا ہمزباں بن گئے

□□□

○

ہنستے ہوئے مقتل سے ر کیوں نہیں جاتے
جینا نہیں آ ہے تو مر کیوں نہیں جاتے

تلوار کا ہر زخم تو بھر جا ہے لیکن
جو زخم زں کے ہیں وہ بھر کیوں نہیں جاتے

بپھرے ہوئے طوفان کا رخ موڑنے والے
کیا ت ہے ساحل سے اُدھر کیوں نہیں جاتے

لے دلِ بیتاب تے ب اش ت
ما نہیں جاتے ہیں کیوں نہیں جاتے

رک جاتے ہیں کیوں میرے نشیمن تلک آکر
گلشن کی طرف ق و شرر کیوں نہیں جاتے

کچھ د کا مہمان ہے بیمار تمہارا
آئے ہو تو کچھ د ٹھہر کیوں نہیں جاتے

طوفان سے گھبراتے ہیں کیوں اتنا سعید اب
طوفان سے ٹکراکے ر کیوں نہیں جاتے

□□□

O

میرا غم آپ کا غم ہو، یہ ضروری تو نہیں
آپ کی آ بھی نم ہو ، یہ ضروری تو نہیں

وہ مداوا تو ہر اک درد کا کر تے ہیں
دردِ دل میرا بھی کم ہو ، یہ ضروری تو نہیں

ہر جگہ نقشِ کفِ پ نہیں ہوتے ان کے
ہر جگہ سر میرا خم ہو ، یہ ضروری تو نہیں

اس نے وعدہ تو قسم کھا کے کیا ہے لیکن
اب وہ پبندِ قسم ہو، یہ ضروری تو نہیں

آپ تو مجھ پہ ستم کر کے بہت خوش ہیں
میرے حق میں وہ ستم ہو، یہ ضروری تو نہیں

کیا یقیں ہے کہ توجّہ سے سنیں گے وہ سعید
میرا ذکر اتنا اہم ہو، یہ ضروری تو نہیں

□□□

O

ہے قلب مطمئن سا مطمئن نہیں
وہ سامنے ہے پھر بھی مطمئن نہیں

روتہ رہا ہوں آپ کے غم میں تمام عمر
لیکن حضور دیۂ ۃ مطمئن نہیں

دیتا ہے تُو طلب سے سوا اس کے ۔وجود
پوردگار ! قلبِ بشر مطمئن نہیں

چلتا رہا ہے کوئی تصّور میں ساتھ ساتھ
پھر بھی ہمارا ذوقِ سفر مطمئن نہیں

اب آشیاں کی خاک بھی ۔قی نہیں رہی
اب کیوں مزاجِ ۔ق و شرر مطمئن نہیں

جو دل کا حال تھا وہ سنایہ سعید نے
جانے بھی دیجے آپ اَ مطمئن نہیں

❐❐❐

○

حیاتِ نو کے سہاروں سے کام یٔ ہے
سحر سے پہلے ستاروں سے کام یٔ ہے

شکن جبیں کی ۔ل جائے گی تبسّم سے
وفا پ ت روں سے کام یٔ ہے

قدم کے چلیں و ضبط کی خاطر
بہ دوش روں سے کام یٔ ہے

نہیں ہے لالہ و گل کی روش کا ۔م چمن
ابھی کچھ اور بہاروں سے کام یٔ ہے

َ۔ر چکے ہیں بہت امتحاں کی منزل سے
بجائے شرح اشاروں سے کام یٔ ہے

ت والو کنارہ کا آسرا ۔
تمھیں تو عزم کے دھاروں سے کام یٔ ہے

سعید د۔ و حرم مل ہی جا گے لیکن
وطن کو ۔دہ گساروں سے کام یٔ ہے

❑❑❑

O

سجدہ کو میں سر کہاں سے لاؤں
سر لاؤں تو در کہاں سے لاؤں

تیرے لئے میں کسی کا دامن
اے دیۂ ت کہاں سے لاؤں

جلوہ کی ت ے جو ت ب لائے
وہ دل و کہاں سے لاؤں

درپیش سفر تو ہے عدم کا
سامان سفر کہاں سے لاؤں

دل ساتھ اَ نہ دے ز.ں کا
.لوں میں اث کہاں سے لاؤں

ہر روز میں اک نشیمن
اے .ق و شرر کہاں سے لاؤں

اُن کے لئے چاْ اور ستارے
ہنگامِ سحر کہاں سے لاؤں

محفل کو سعید .ْر کرنے
میں لعل و گُہر کہاں سے لاؤں

□□□

○

محفل میں کیا حسین یہ بیچارگی رہی
وہ چُپ رہے تو ان کی بولتی رہی

چنتا رہا میں تنکے نشیمن کے واسطے
ہنس ہنس کے .ق میری طرف دیـ رہی

وارفتگیِ شوق کے قربان جایئے
وہ سامنے تھے ان کو ڈھونڈھتی رہی

اس کے کرم سے مجھ کو غمِ جاوداں
تجھ کو خوشی ملی جو گھڑی دو گھڑی رہی

میں ساری کائنات کا غم ڈھونڈھتا رہا
مجھ کو زمانہ بھر کی خوشی ڈھونڈھتی رہی

بیٹھے رہے نگاہ جھکائے وہ اس طرح
خود ان کی .م ان کے لئے اجنبی رہی

میں زندگی کی فکر کروں کس لئے سعید
خود موت کی پناہ میں . . زندگی رہی

❑❑❑

○

بندہ پَرور یہ د کا دستور ہے
کوئی رنجور ہے ، کوئی مسرور ہے

آشیاں جلتے ہی پھر بنا گے ہم
بجلیوں کی خوشی ہم کو منظور ہے

انقلابِ زمانہ کو دیجیے دُعا
کل جو مختار تھا آج مجبور ہے

ہم گلے سے لگاتے ہیں دشمن کو بھی
دل ہمارا محبت سے معمور ہے

مئے چھلکتی رہے رِ پیاسے رہیں
وہ بھی دستور ہے یہ بھی دستور ہے

کس کی آمد کا یہ سلسلہ ہے سعید
جس طرف دیکھئے نور ہی نور ہے

□□□

○

ہے یقین میرا محکم یہ کوئی گمان نہیں ہے
جو نہ زد پہ .ق کی ہو مرا آشیاں نہیں ہے

کبھی مہر.ں ہے کوئی کبھی مہر.ں نہیں ہے
کبھی .گماں ہے یہ دل کبھی .گماں نہیں ہے

ٓا ذکر بھی ہے اس میں ٓا م بھی ہے اس میں
مری داستاں فقط یہ مری داستاں نہیں ہے

وہاں کیوں اٹھیں گے شعلے وہاں ہوگی روشنی کیوں
وہاں .ق کیوں َ ے گی جہاں آشیاں نہیں ہے

میں سوچتا ہوں آ ً یہ کہاں میں آ َ ہوں
کہ اس انجمن میں کوئی مرا ہمز.ں نہیں ہے

وہیں سر جھکاؤں گا میں جہاں دل جھکے گا میرا
مری بندگی کا مر ٔ ہر اک آستاں نہیں ہے

ٓا غم سعید کو کیوں نہ ہو جان و دل سے پیارا
بجز اس کے کوئی بھی غم، غمِ جاوداں نہیں ہے

□□□

○

جس نے بھی اس کا سراپا دیکھا
ای شعلہ سا پتّ دیکھا

.ق کی زد پہ بنا کر خِرمن
گھر کے جلنے کا تماشہ دیکھا

جس نے سیراب کیا د کو
لبِ دری اسے پیاسا دیکھا

. . بھی محفل میں چھڑی مری غزل
ساری محفل کو ٹپتا دیکھا

اپنی تنہائی کا آی ہے خیال
پھول صحرا میں جو کھِلتا دیکھا

حاصلِ دشتِ نوردی تھا سعید
پؤں میں اپنے جو چھالا دیکھا

□□□

○

کرکے مجھے حیران گئے ہیں
سامنے سے ا ن گئے ہیں

کیوں اُن کے ماتھے پہ شکن ہے
کیا وہ مجھے پہچان گئے ہیں

اس کا جلوہ دیکھنے والے
اپنی حقیقت جان گئے ہیں

کشتی کیا طوفاں ی جاتی
کشتی ی طوفان گئے ہیں

اپنا کہا منوانے والے
میرا کہنا مان گئے ہیں

وہ جو اچا سامنے آئے
کتنوں کے ایمان گئے ہیں

اُن سے سعید امیدِ وفا کیا
ہم ان کو پہچان گئے ہیں

❑❑❑

○

زبں پہ اُن کی مرا بم آ َی کیسے
یہ بت اُن سے کوئی پوچھتا کیسے

جلی ہے شمع خود اپنی ہی آگ میں ٹ بھر
وہ کیا بتائے گی پ وانہ جل َی کیسے

اُٹھا کے بم سے مجھ کو وہ اٹھ گئے خاموش
پڑھا ہوا تھا جو دریِ اُت َی کیسے

کسی کے دل کا ہے کیا حال دیکھ کر ان کو
یہ بت اُن کو بتائے گا آئینہ کیسے

کبھی جو ہاتھ دعا کے لئے نہیں اٹھا
وہ ہاتھ آپ کے دامن ت آ َی کیسے

سعید سوچتا ہوں میں جو خود ہی پیاسا ہو
کسی کی پیاس بھلا وہ بجھائے گا کیسے

□□□

○

سر کہاں ہوت ہے خم دیکھیں گے
اپنے سجدوں کا بھرم دیکھیں گے

آشیاں جلتا ہے جلنے دیجئے
مسکراتے ہوئے ہم دیکھیں گے

بے پئے کیسے خمار آت ہے
تیری وں کی قسم دیکھیں گے

کچھ کسی سے نہ کہا جائے گا
وہ ہمیں اور انھیں ہم دیکھیں گے

بخش دیں گے وہ خطا میری
. . مرے دیۂ نم دیکھیں گے

راہ چلنا انھیں مشکل ہوگا
. . مرے نقشِ قدم دیکھیں گے

اے سعید آپ ۰ ا جانے .
جلوۂ شمعِ حرم دیکھیں گے

□□□

○

اپنے دل کا حال اپنے سے چھپانے آئے
آنسوؤں کی آڑ لے کر مسکرانے آئے

مژدہ باد اے جوشِ وحشت آئی ہے فصلِ بہار
اب گریباں چاک کرنے کا زمانہ آئے

ہوگئی جب رہبر و رہزن میں مشکل امتیاز
اپنی مرضی سے قدم آگے بڑھانے آئے

ان کی بزمِ ناز میں حکمِ خموشی ہو تو ہو
حالِ دل ہم کو نگاہوں سے سنانے آئے

ساقیا تیری نظر سے مل گئی میری نظر
مجھ کو پینے آئے تجھ کو پلانے آئے

اے سعید آپ اپنے دل کا جائزہ لے کر کہیں
کیا حقیقت میں دُعا کو ہاتھ اٹھانے آئے

□□□

○

کتنی حیرت کا مقام آ ی ہے
ان کے . پ مرا ۂ م آ ی ہے

ان کی وں سے ملیں . . یں
خود بخود دَور میں جام آ ی ہے

میری پیشٗ نی ت ے نقش قدم
کیا بلندی کا مقام آ ی ہے

آشیانے کو جلانے کے سوا
.ق کو کون سا کام آ ی ہے

حالِ دل پوچھ رہا ہے کوئی
مسکرانے کا مقام آ ی ہے

کس طرح ہوگی سحر کیا معلوم
ید کوئی سرِ شام آ ی ہے

کس کا ۂ م آ ی زب ں پ یہ سعید
آسمانوں سے سلام آ ی ہے

□□□

○

جو ضبط درد کے قابل نہیں ہے
وہ کوئی اور شئے ہے دل نہیں ہے

نہ ہو . . ت ہمارا ذکر اے دو ت
ت ی محفل ، ت ی محفل نہیں ہے

چمن میں فصل گل ہے چا. نی ہے
حاصل سکونِ دل نہیں ہے

کوئی میرے تصور میں ہے مجھ کو
خیال دوری منزل نہیں ہے

ہیں سارے راستے کیوں خوں سے رنگین
کوئی . . شہر میں قاتل نہیں ہے

محبت . م ہے . کامیوں کا
محبت کا کوئی حاصل نہیں ہے

سعید اب ہر کوئی ہے حال میں مست
کسی کو فکرِ مستقبل نہیں ہے

□□□

O

اچھا ہے کہ سجدوں کا بھرم ساتھ لئے جا
تو ان کا ہر اک نقشِ قدم ساتھ لئے جا

ہو ں پہ تبسم رہے اور آنکھوں میں آ
یوں سلسلۂ شادی و غم ساتھ لئے جا

تو .م سے کچھ اور تو لے جا نہ سکے گا
.قدریٔ ار.بِ کرم ساتھ لئے جا

کچھ .لے ہیں کچھ اشک کے قطرے ہیں کچھ آہیں
یہ .ر تجھے دیتے ہیں ہم ساتھ لئے جا

تنہائی کا احساس نہ ہوگا کبھی تجھ کو
احباب کے بخشے ہوئے غم ساتھ لئے جا

ما. کہ سعید آج ہیں .لے ہوئے حالات
جاتے ہوئے گلشن کا بھرم ساتھ لئے جا

❑❑❑

O

چلو .ق کی بھی خوشی ہوگئی
گلستاں میں بھی روشنی ہوگئی

مری ز بے کیف سی ہوگئی
جفاؤں میں ان کی کمی ہوگئی

وہی تم ہو، میں بھی وہی ہوں
تمھاری اجنبی ہوگئی

شکن ان کے ماتھے کے مٹتے نہیں
مری داستاں ختم بھی ہوگئی

گلستاں میں آجائے گی فصلِ گل
توجہ اَ آپ کی ہوگئی

وہ پھر ہنستے ہنستے خفا ہوگئے
نئی .ت پھر کون سی ہوگئی

سعید اس کا کوئی بھروسہ نہیں
یہ د .ڑی مطلبی ہوگئی

□□□

○

جس شخص کا خنجر مرے سینہ میں لگا ہے
اس کے لئے اے دو ـ مرے . پہ دعا ہے

صدیوں کے تجسس کا یہ حاصل ہے کہ ا ں
کھوئی ہوئی .ۂ کو ابھی ڈھونڈ رہا ہے

اس دور کے ا ن کی قسمت ہے ا ٔھیرا
پڑھتا ہوا سورج ہے ڈوب رہا ہے

اس انجمنِ ٔز کے آداب یہی ہیں
وہ ہم کو نہ دیکھے تو ہماری ہی خطا ہے

اب لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہر صاحبِ احساس
مجرم ہے ٔہوں کی سزا کاٹ رہا ہے

بیمارِ محبت کو قضا آگئی شاید
تم دیر سے آئے یہ بھلا کس نے کہا ہے

میں طالبِ دیدار ہوں دیکھوں گا اُسی کو
یہ فکر نہیں ہے وہ کسے دیکھ رہا ہے

اک بات مرے دل میں سعید آئی ہے جس کا
کہنا بھی خطا اور نہ کہنا بھی خطا ہے

□□□

○

. وہ وں سے پلا دیتے ہیں
تشنگی اور .ڑھا دیتے ہیں

.ق جو چاہے کرے اس کی خوشی
ہم نشیمن تو بنا دیتے ہیں

وہ سمجھ ےت ہیں جس کو اپنا
اس کو دیوانہ بنادیتے ہیں

کیا ہیں آدابِ دعا کیا معلوم
ہم فقط ہاتھ اٹھا دیتے ہیں

حالِ دل پوچھتے ہیں . . وہ سعید
ہم غزل اپنی سنا دیتے ہیں

□□□

○

رسماً ہی سہی محوِ دعا ہو تو رہے ہیں
ہم اپنے فرائض سے ادا ہو تو رہے ہیں

ممکن ہے کہ ہوجائے اُجالا شبِ فرقت
کچھ داغ نئے دل کو ہو تو رہے ہیں

اب ان کی بھی آنکھوں میں چھلکنے لگے آ
لے دلِ مضطر کے رَسا ہو تو رہے ہیں

ایسا نہ ہو کل لوٹ کے آ پڑے ان کو
پابندِ قفس آج رِہا ہو تو رہے ہیں

لُطف آنے لگا ہے ستم و جور میں اُن کے
ہم واقف آدابِ وفا ہو تو رہے ہیں

شاید کہ سعید اب کوئی دم میں ہُو اُجالا
مُرغانِ چمن نغمہ سَرا ہو تو رہے ہیں

□□□

○

اپنی تبِ دیکھتا ہوں
تجھ کو .رِ دَ دیکھتا ہوں

میری یں بھی جکڑی ہوئی ہیں
وہ جِدھر ہیں اُدھر دیکھتا ہوں

آشیانہ کی :ید رکھ کر
رقصِ .ق و شرر دیکھتا ہوں

اپنی وں پہ رشک آرہا ہے
تُو ہی تُو ہے جِدھر دیکھتا ہوں

چارہ َ حالِ دِل پوچھتا ہے
میں رُخِ چارہ ِ دیکھتا ہوں

لوگ میری طرف دیکھتے ہیں
میں نہ جانے کدھر دیکھتا ہوں

. سعید اُس کے جلووں میں گم ہیں
میں بہ ہوشِ دیکھتا ہوں

□□□

○

نہ تو ا. و پہ ہوں بل اور نہ ماتھے پہ شکن
طے اسی طرح سے ہو مرحلۂ دار و رسن

کس سے ممکن ہے کہ تقدی کا لکھا . لے
اب کہاں ٹ ہے آئی ہوئی ماتھے پہ شکن

خوف یہ ہے کہیں لگ جائے نہ پھولوں کی
لطف اب دینے لگی ہے مجھے کا ں کی چبھن

جو بھی قسمت میں ہے میری، مجھے مل جائے گا
کیو ں میں پھیلاؤں کسی غیر کے آگے دامن

فصلِ گل آئے تو آئے ہمیں کیا ۔ ہے
غنچے اپنے ہیں ، نہ گل اپنے، نہ اپنا گلشن

ہر جگہ سر میں جھکا نہیں سجدہ کے لئے
ہاں اَ سامنے تُو ، ہو تو نہیں، جائے سخن

کون یہ ع میں آ مری لیں پہ سعید
کس لئے تیز ہوئی جاتی ہے دل کی دھڑکن

□□□

O

آج تکمیلِ غم ہوگئی
آ ان کی بھی نم ہوگئی

. . بھی خوں آرزو کا ہوا
آرزو محترم ہوگئی

چارہ سازی نہ فرما آپ
دل کی تکلیف کم ہوگئی

وہ مسلسل نگاہوں میں ہیں
سادگی بھی ستم ہوگئی

. . ہوئی بے ز سحر
شامِ غم، شامِ غم ہوگئی

آپ سامنے آگئے
روشنی کتنی کم ہوگئی

میکدہ میں جو پہنچے سعید
میکشی محترم ہوگئی

□□□

○

وہ آئے ہیں شبِ غم مختصر نہ ہوجائے
سحر سے پہلے ، ی سحر نہ ہوجائے

خلوص سے کسی بے .ل و پ نے دی یہ دعا
کوئی بہار میں بے .ل و پ نہ ہوجائے

دلوں کا حال بتاتے ہیں اہلِ دل آکر
ا مریض کہیں چارہ نہ ہوجائے

سے اپنی نہ لو کام آئینہ رکھ دو
کہیں تمھیں کو تمھاری نہ ہوجائے

یہ سوچ کر میں نشیمن کو آگ دے نہ سکا
کہیں اہا .ق و شرر نہ ہوجائے

ہمارے بعد کہاں ز گی کا کیفِ دوام
بھٹک کے .ٔ بۂ غم در .ر نہ ہوجائے

سعید دیکھ رہا ہوں میں جن کو محفل میں
کہیں انھیں بھی شعورِ نہ ہوجائے

□□□

○

پہلے پَردہ تو اُٹھایا جائے
پھر سرِ طور بلایا جائے

نہیں دی جاتی تسلی نہ سہی
کم سے کم دل نہ دکھایا جائے

ہیں سبھی واقفِ آدابِ وفا
کس کو محفل سے اٹھایا جائے

تنگ آجائے کوئی جینے سے
اس قدر بھی نہ ستایا جائے

سبھی مجرم سبھی ․کردہ ‌َ․ہ
کس پہ الزام لگایا جائے

وہ تصور میں ہیں آنے والے
اب پراغوں کو بجھایا جائے

․ تلک پیتے رہیں اشک سعید
․ تلک درد چھپایا جائے

□□□

اپنی منزل کا جسے آپ پتہ دیتے ہیں
احتیاطاً اسے دیوانہ بنادیتے ہیں

کیا جفاؤں میں ابھی کوئی کمی .قی ہے
کس لئے وہ مجھے جینے کی دعا دیتے ہیں

میری رودادِ الم میری ز.نی
لوگ تو .ت کا افسانہ بنادیتے ہیں

ہوش میں آنے کا رہتا ہے اسے ہوش کہاں
اپنے دامن کی جسے آپ ہوا دیتے ہیں

ہاتھ اٹھاتے ہیں نہ ہوتی ہے لبوں کو جنبش
ہم انھیں کتنے سلیقہ سے دعا دیتے ہیں

جن کو منظور نہیں ہوتی ئش غم کی
وہ شبِ ہجر پ اغوں کو بجھا دیتے ہیں

.ت حق کی کوئی دیوانہ جو کرتا ہے سعید
بے تکلف اسے سولی پہ چڑھا دیتے ہیں

○

مہر.نی ہے یہ اُس کی یہ کرم اس کا ہے
اس نے رسماً ہی سہی، حال مرا پوچھا ہے

.گمانی نے محبت کی، کہاں پہنچایا
میں نے کچھ عرض کیا آپ نے کچھ سمجھا ہے

میرے احباب نہ دیں مجھ کو محبت کا فر..
کون کس درجہ ہے مخلص، مجھے ا، ازہ ہے

ان کی فطرت تو نہ .لی ہے نہ .لے گی کبھی
صرف حالات .ل جانے سے کیا ہوتا ہے

کاش بھولے سے کبھی اتنا سمجھتے وہ سعید
دردِ دل ، دردِ محبت کا تقاضا کیا ہے

□□□

○

کیسے سکون پؤں تجھے دیکھنے کے بعد
اب کیا غزل سناؤں تجھے دیکھنے کے بعد

تیری نگاہِ مست نے مخمور کردیہ
کیامیکدہ کو جاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

منزل کی جستجو میں بڑھے تھے مرے قدم
کیسے قدم بڑھاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

وں میں تبِ دیہ ہی بقی نہیں رہی
کس سے وؤں تجھے دیکھنے کے بعد

رہتی ہے تیرے قدموں سے لپٹی ہوئی بہار
کیا سیرِ گل کو جاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

کعبہ کا احترام بھی میری میں ہے
سر کس طرف جھکاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

آواز دے رہی ہے مری زنگی مجھے
جاؤں میں یہ نہ جاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

آیہ ہے کیا نکھار غزل پہ سعید کی
میں تجھ کو کیا بتاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

□□□

O

بخشی ہے خطا اُس کی ۔ اُس کو سزا دی ہے
بِسمل نے تڑپ کر جو قاتل کو دعا دی ہے

. . ڈوبنے والے نے گھبرا کے صدا دی ہے
طوفان نے خود کشتی ساحل سے لگا دی ہے

کیوں تم کو ستمگر . کہتے ہیں یہ تم جانو
میں نے تو فقط تم کو اک .ت بتادی ہے

. . ہوش میں آنے کے قابل نہ رہا کوئی
اب تم نے اسے آکر دامن کی ہوا دی ہے

خود اپنی تمنّا کا گھو ہے گلا میں نے
تھی میری خطا میں نے اپنے کو سزا دی ہے

اے دو ۔ مجھے تو نے جینے کی دعا دے کر
کچھ اور اسیری کی میعاد .ڑھا دی ہے

بجلی کا سعید آ ٭ احسان اٹھا ٭ کیوں؟
میں نے ہی نشیمن کو خود آگ لگا دی ہے

□□□

○

کون مجرم ہے کِسے سامنے لایـ جائے
کتنے چہروں سے بوں کو اُٹھایـ جائے

دیکھنے کے لئے پـ وانوں میں دم ہے کتنا
شمع کی لَو کو جہاں ـ ہو بـڑھایـ جائے

ہم جبیں میں اسے محفوظ کئے یـ ہیں
ان کا نقش کفِ پـ کیسے مٹایـ جائے

اور زُلفوں کو پـ یشان کیا جائے ابھی
اور دیوانوں کو دیوانہ بنایـ جائے

جی میں آ ـ ہے نشیمن کو جلا کر اپنے
کم سے کم جشنِ پـ اغاں ہی منایـ جائے

قتل کرنے کِسی مظلوم کو لاتے ہو اَ
پہلے مقتل کو سلیقہ سے سجایـ جائے

بے .. کرتے ہیں ہر اک پہ جو تنقید سعید
احتیاطاً انھیں آئینہ دکھایـ جائے

□□□

○

اُن کے وعدہ کا اعتبار ہے
انتظار تھا، انتظار ہے

گل فسردہ ہیں غنچے ہیں اُداس
یہ بہار بھی کیا بہار ہے

آپ نت ہیں . کے تذکرے
میرا ذکر کیوں ناگوار ہے

طرح آشیاں ڈال دی گئی
بجلیوں کو اب اختیار ہے

جانے ہوگی کیا انتہائے غم
ابتدائے غم شانٔ ار ہے

ہر مقام میں یوں تو ہے کشش
کوئے یر پھر کوئے یر ہے

آپ کی قسم آپ کا سعید
آپ کے لئے بے قرار ہے

□□□

○

تم سے   کے تمھارے ہی ہو لئے
کا   رہِ حیات میں خود ہم نے بولئے

اچھی َ۰ر رہی ہے ہماری بھی ز۰گی
جی چاہا ہنس لئے ، کبھی جی چاہا رو لئے

ہے کس قدر لطیف خیال جمالِ ۔ر
دل میں سنبھالئے اسے پھولوں میں تولئے

تنہائیوں کی جان ہے اکثر یہ مشغلہ
بیٹھے ہی بیٹھے دل جو بھر آ۔ تو رو لئے

اللہ رے غرور وہ کہتے ہیں اب سعید
ہم سے نہ .ت کیجئے ہم سے نہ بولئے

❑❑❑

جو بھولے سے وہ مہر.ں ہوگئے
تو آمادۂ امتحاں ہوگئے

نشیمن کا . . تذکرہ چھڑ َ ی
اسیرِ قفس شادماں ہوگئے

ہمیں ی د کرتے ہیں وہ بعد مرگ
فنا ہو کے ہم جاوداں ہوگئے

یہاں ت تو ہم نے کیا ضبطِ غم
کہ ٭لے جو تھے ہچکیاں ہوگئے

عبارت تھی جن سے مری ز٭گی
وہی مجھ سے دامن کشاں ہوگئے

وہ بجلی ہو صیاد ی .غباں
سبھی دشمنِ آشیاں ہوگئے

سعید ان کی آنکھوں سے ٹپکے جو اشک
وہی حاصلِ داستاں ہوگئے

□□□

O

. . فصلِ بہار آئی . . دور میں جام آ ۔
ٔ ٔ ہوں کہ ساقی کے . پ مرا ٔم آ ۔

صیّاد کی اُلفت تھی ۔ ذوقِ اسیری تھا
کیا پوچھتے ہو مجھ سے میں کیوں تہہِ دام آ ۔

. کہنے کے ساتھی تھے . ٔم کے تھے ہمدم
. . وقت پڑا مجھ پ کوئی بھی نہ کام آ ۔

ساقی کی نگاہوں سے پیتا رہا جو ہر دم
وہ کیسے بتائے گا . دور میں جام آ ۔

جیسے ہی نشیمن کی ٔ ۔د رکھی میں نے
بے ساختہ َ دوں سے بجلی کا سلام آ ۔

اک بھول ہے در پ دہ ۔ ربط ہے دانستہ
میرا بھی سعید ان کے افسانے میں ٔم آ ۔

❑❑❑

○

دیکھ کر مجھ کو مسکرائے ہیں
وہ بہ مشکل یہاں ت آئے ہیں

ہوشمندی پہ ز تھا ہم کو
ز گی بھر فری. کھائے ہیں

غم سے بیزار ہم رہے لیکن
وقت پ غم ہی کام آئے ہیں

ز گی بھر ہم آرزو کے پ اغ
خود جلائے ہیں خود بجھائے ہیں

حال پوچھا ہے . . کسی نے سعید
وہ بہت ہم کو ی د آئے ہیں

❑❑❑

○

نہ طلب گار دوا ہے نہ دُعا مانگے ہے
مرنے والا ٓ ے دامن کی ہوا مانگے ہے

بے ز حرم و دیہ ہے یہ پیشانی
بہر سجدہ ٓا نقش کفِ پ مانگے ہے

آپ اب پوچھتے ہیں حال مریضِ غم کا
اب تو گھبرا کے مسیحا بھی دعا مانگے ہے

چھُٹ کے زنٗ وں سے گلستاں میں پہنچ کر کوئی
.ق سے اپنے نشیمن کا پتہ مانگے ہے

جس کی تقدیہ میں جو ہے اسے ملتا ہے سعید
بے .. پھر کوئی کیوں اس سے سوا مانگے ہے

□□□

○

مسرت کا جہاں پیغام آیے
خیال َ دشِ ایم آیے

نکل آیے میں پیاسا میکدہ سے
نہ جانے دور میں . جام آیے

مرے پ کاٹے جاتے ہیں قفس میں
رہائی کا مری ہنگام آیے

ڈبویے میں نے خود اپنا سفینہ
طوفان پ الزام آیے

چُنے تنکے تو بجلی کی طرف سے
مبارکباد کا پیغام آیے

.ستی ہے چمن پ کیا اُداسی
نہ جانے کون زیرِ دام آیے

سعید اس .ت پ حیرت ہے مجھ کو
کہ ان کے . پہ میرا ۰م آیے

□□□

○

صیّاد سے بچے تو چھپے .غباں سے ہم
َٔرے ہر ای .ر نئے امتحاں سے ہم

بجتے ہیں کان ورنہ صدائے .س کہاں
ر ِ ہیں اتنا ربط ابھی کارواں سے ہم

گلشن ہے فصلِ گل ہے شبِ ماہتاب ہے
اللہ ان کو ایسے میں لا کہاں سے ہم

ہوتی گئی صدائے .س جس قدر قری.
اتنے ہی دور ہوتے گئے کارواں سے ہم

بھولے سے اب فری. مسرت نہ کھا گے
مانوس ہوچلے ہیں غم جاوداں سے ہم

آغاز کی خبر ہے نہ ا م کی خبر
افسانۂ حیات سنا کہاں سے ہم

جس کارواں کے ٹ٘ کا ماتم ہے آج ۔
وابستہ ہیں سعید اسی کارواں سے ہم

□□□

O

دل دھڑکتا بھی ہے کم درد بھی کم ہوت ہے
اب کرم ان کا بہ انداز کرم ہوت ہے

عظمتِ دیں و حرم سے کوئی واقف ہی نہیں
اب فقط تذکرۂ دیں و حرم ہوت ہے

شرط یہ ہے کہ گلستاں سے اَ نسبت ہو
چار تنکوں پہ بھی بجلی کا کرم ہوت ہے

مسکراتے ہوئے چہرہ پہ جاتی ہے
بندہ پرور کسے اندازۂ غم ہوت ہے

بت آجاتی ہے مجبوری سے مختاری ت
.. ستم حد سے سوا ہو تو کرم ہوت ہے

جو بھی لکھتا ہوں میں آ اُسے دھو دیتے ہیں
حالِ دل کتنے سلیقہ سے رقم ہوت ہے

اہلِ حق کا کوئی کرت ہے اَ ذکر سعید
کٹتی ہے اس کی زبں سر بھی قلم ہوت ہے

□□□

○

آشیاں پہلے بنایَ جائے گا
بعد میں جو بھی ہو دیکھا جائے گا

تھمتے تھمتے اشک تھم ہی جا گے
رفتہ رفتہ صبر بھی آجائے گا

.ڑھ کے موجیں اس کے چومیں گی قدم
. . کوئی ساحل سے پیاسا جائے گا

. تلک پیتے رہیں گے اشک ہم
. تلک طوفاں کو روکا جائے گا

اس تجاہل کی نہ تھی مجھ کو خبر
مجھ سے میرا ․م پوچھا جائے گا

. ․ ا جانے سحر ہوگی سعید
. ․ ا جانے ا․ھیرا جائے گا

□□□

○

چھلکیں گے اَ آ پلکوں پہ سجا گے
. . دیٔ دل کا ہم یوں جشن منا گے

دستور . لتے ہی ا ز ازِ چمن . لا
ار. بِ چمن جانے . ہوش میں آ گے

لو شمع کی مدھم ہو . تیز ہو اس سے کیا
پ وانے تو جلنے کو ہر حال میں آ گے

. فصلِ ..اں آئی . اپنا چمن اجڑا
قصہ ہے یہ طولانی فرصت سے سنا گے

اک . زہ نشیمن کی گلشن میں بنا رکھ کر
بجلی کو ٹ پنے کے آداب سکھا گے

بپھرے ہوئے طوفاں کا رخ موڑ تو دیں گے ہم
اک روٹھنے والے کو کس طرح منا گے

. لے گا سعید اپنا ا ز از غزل جس دن
ہم شعر سنانے کی زحمت نہ اٹھا گے

□□□

میری قسمت میں جو ہے ہونے دو
میں اَ رو رہا ہوں رونے دو

میری امید خود . آئے گی
دل کو تو ٠امید ہونے دو

ہجر کی ش . ہے میں اکیلا ہوں
اب تو جی بھر کے مجھ کو رونے دو

آنکھیں کھل جا گی زمانہ کی
میری آنکھیں تو بند ہونے دو

آرہے ہیں وہ جارہا ہے سعید
خیر جو ہورہا ہے ہونے دو

□□□

○

مرے دل کی دھڑکن .ڑھا دینے والے
کبھی پس تو آ صدا دینے والے

مریضِ محبت کا اللہ حافظ
دعا دے رہے ہیں دوا دینے والے

گلستان کی رونق .ڑھانے کی خاطر
ہمیں ہیں نشیمن جلا دینے والے

دعا تو نہیں . دعا دے رہے ہیں
مجھے ز گی کی دعا دینے والے

انھیں بھی ستم کا سلیقہ کر
مجھے ضبط کا حوصلہ دینے والے

مری مشکلوں کے تماشائی ہیں .
سعید اب کہاں، اسرا دینے والے

❑❑❑

○

دل میں رہ کر بھی نگاہوں سے وہ مستور رہا
پس رہ کر بھی کوئی دور بہت دور رہا

مئے چھلکتی ہی رہی ز ستے ہی رہے
میکدہ کا ے ساقی یہی دستور رہا

اک جھلک دیکھتے ہی ہوگئے بیہوش کلیم
کیا خبر ان کو جو ہنگامہ سرِ طُور رہا

ضبطِ غم کی نہ گوارا ہوئی مجھ سے توہین
شدتِ درد و الم میں بھی میں مسرور رہا

د ان کی رہی ہر وقت مرے دل سے قری
یہ الگ ت ہے آپ اپنے سے میں دور رہا

ت حق کی کوئی کو ستاہوں سعید
اب نہ وہ دار ہے قی نہ وہ منصور رہا

□□□

نہیں ایسا کوئی ا ن نہیں
جس کے دل میں کوئی ارمان نہیں

جس کے . آنے کا ہوجائے یقیں
اب وہ کچھ بھی سہی ارمان نہیں

ید آ گی وفا میری
بھول جا مرا آسان نہیں

شدتِ غم میں جو گھبرا جائے
میرے ذی وہ ا ن نہیں

جس کا ہر تر نہِ ہو رِ جنوں
وہ یبان یبان نہیں

ہوَی غرق سفینہ شای
اب تلاطم نہیں طوفان نہیں

مرے دل میں بھی کچھ ارماں ہیں سعید
جن کے . آنے کا امکان نہیں

□□□

O

حالِ دل ان سے کہا ۔ درد کا شکوہ کیا
یہ مجھے خود بھی نہیں معلوم میں نے کیا کیا

وہ ستم ہو ۔ کرم دونوں مجھے منظور نہیں
بندہ ۔ور آپ نے جو بھی کیا اچھا کیا

دشمنوں نے کیا کیا یہ پوچھ کر کیا فائ ہ
کوئی یہ پوچھے کہ مجھ سے دوستوں نے کیا کیا

کھینچ لا۔ کیوں مری کشتی کو ساحل کے قر۔ .
۰۰ ا تو نے مجھے طوفاں سے شرمندہ کیا

میری پیشنی ۔ آ۔ ۔ کے خود کعبہ سعید
میں نے . . سجدہ کیااس شان کا سجدہ کیا

□□□

○

پہلے لَو تو شمع کی مدھم کرو
بعد پ وانوں کا پھر ماتم کرو

پو پ ۔ والا ہے اشکوں کو کوئی
احترام د یۂ پُرنم کرو

ز ۔ گی میں غم نہیں تو کچھ نہیں
ز ۔ گی بھر آرزوئے غم کرو

موسم گل کا تقاضہ ہے یہی
فرق دامان و َ یباں کم کرو

درد ہی سے ہے بہار ز ۔ گی
درد کی ۔ ید مستحکم کرو

اشک ہی سمجھو نہ ہر اک اشک کو
امتیاز شعلہ و شبنم کرو

بندگی کے کچھ ہیں آداب اے سعید
ہر جگہ سر کو نہ اپنے خم کرو

□□□

O

داغ دل ان کی امانت ہیں چھپائے رکھنا
احتراماً انھیں سینہ سے لگائے رکھنا

آشیاں جلتا ہے جل جائے بلا سے لیکن
.ق کی زد سے گلستاں کو بچائے رکھنا

کیا خبر بھول کے آجائے کسی وقت کوئی
اپنی محفل کو سلیقہ سے سجائے رکھنا

فرق کچھ ... وَ یباں میں نہ رہنے پائے
فصلِ گل کے لئے ماحول بنائے رکھنا

وہ قبول اس کو کرے یہ نہ کرے اس کی خوشی
تم دعا کے لئے ہاتھ اپنے اٹھائے رکھنا

داغ دل کا ہی اجالا ﷺ. غم کافی ہے
کیا ضروری ہے پاغوں کو جلائے رکھنا

جام و مئے سے کبھی رکھنا نہ سروکار سعید
صرف ساقی سے نگاہوں کو ئے رکھنا

□□□

. . وہ پبند قول و قسم ہوگئے
.گماں ان سے کچھ اور ہم ہوگئے

ان کے نقشِ قدم پ جھکا ہوں سر
اب تو سجدے مرے محترم ہوگئے

اللہ اللہ یہ عالم ہے تنہائی کا
دو ۔ تو دو ۔ دشمن بھی کم ہوگئے

مسکرا ہے .م آہ کر ہ
دیکھئے کتنے مجبور ہم ہوگئے

آپ مجھ پ ستم کرکے خوش ہیں
وہ ستم میرے حق میں کرم ہوگئے

میری منزل مرے ساتھ چلنے لگی
آپ . . سے مرے ہم قدم ہوگئے

سن کے افسانہ غم ہمارا سعید
کتنے دامن ۱۰ جانے نم ہوگئے

O

قتل کرتے رہو مسکراتے رہو
اپنی محفل کو مقتل بناتے رہو

روٹھ جائے نہ فصلِ بہاراں کہیں
گاہے گاہے گلستاں میں آتے رہو

بھولنے پ بھی میں ید آؤں اَ
میری کوئی غزل تے رہو

کچھ تعلق تو آپس میں .قی رہے
کم سے کم ظلم ہی مجھ پہ ڈھاتے رہو

جام و مینا کی کوئی ضرورت نہیں
تم نگاہوں سے مجھ کو پلاتے رہو

دوستوں کے کرم ید کرکے سعید
دشمنوں کو گلے سے لگاتے رہو

❑❑❑

○

کچھ نہ کچھ ان کی خوشی کے لئے کرنا ہوگا
موت آئے کہ نہ آئے مجھے مرنا ہوگا

میں نے کی مصلحتِ وقت سے توبہ لیکن
مرے ساقی تجھے اصرار تو کرنا ہوگا

ابھی ہونا ہے تہِ آب مری کشتی کو
ابھی کچھ دیر تلاطم کو ٹھہرنا ہوگا

سر بھی کٹ جائے تو محسوس نہ ہونے پائے
سجدہ کرنا ہے تو اس شان سے کرنا ہوگا

اب تو اپنوں پہ بھی غیروں کا گماں ہوتا ہے
اب سعید اپنی ہی پرچھائی سے ڈرنا ہوگا

□□□

○

پہلے اپنے دل کا لیجئے جائزہ
پھر مری قسمت کا کیجئے فیصلہ

جن کے دامن پہ ہیں دھبّے خون کے
قتل پہ وہ کررہے ہیں تبصرہ

اپنی مئے ہے اپنا ساقی اپنا جام
تشنہ کامی کا کریں کس سے گِلہ

جل رہا ہے آشیانہ سامنے
دیکھتا ہوں بدلِ ناخواستہ

باغباں ہے کون گلچین کون ہے
کم کرتے ہیں اب یہ فیصلہ

جاتے جاتے وہ پلٹ کر آگئے
ہوتے ہوتے رہ گیا اک حادثہ

دی کا اب یہ عالم ہے سعید
پوچھتے ہیں ان سے ہم اپنا پتہ

□□□

○

جو ضبطِ غم کا سلیقہ سے اہتمام کیا
تو اُن کے درد نے دل میں مرے قیام کیا

دعا میں نے جو مانگیں بہار آنے کی
تو مسکراکے ..ان نے مجھے سلام کیا

کبھی بھی کم نہ ہوا ذوق خانہ . .دی
. . آشیانہ بنا بجلیوں کے .م کیا

..ان نصیب سوا اس کے اور کیا کرتے
بہار آئی تو توبہ کو ..رِ جام کیا

خوشی سے مجھ کو کوئی واسطہ رہا نہ کبھی
بقدر حوصلہ ہر غم کا احترام کیا

سعید ان سے بس اب اتنا ربط .قی ہے
کبھی سلام لیا اور کبھی سلام کیا

□□□

○

جان کر . . لوگ ا نے بنے
کیسے کیسے اس کے افسانے بنے

مٹ َ ی دی و حرم کا فاصلہ
مسجدوں کے پس . ۔ خانے بنے

میکشوں میں جس کا جتنا ظرف تھا
بس اسی نسبت سے پیمانے بنے

دیکھنے کی ان کو فرصت ہی نہیں
جن کی خاطر آئینہ خانے بنے

کس کو راس آئی نہ جانے فصل گل
ہم تو فصل گل میں دیوانے بنے

.مکمل میرا افسانہ رہا
لیکن اس سے کتنے افسانے بنے

اتفاقاً ان کی یں اٹھ گئیں
بے ارادہ کتنے میخانے بنے

کیجئے کس پ بھروسہ اے سعید
تھے جو اپنے وہ بھی بیگانے بنے

□□□

○

خوشی بہت ہی سہی کچھ نہیں کسی کے لئے
ذرا سا غم بھی بہت کچھ ہے آدمی کے لئے

یہ کون کہتا ہے حُسن سحر ہے جلوہ
نگاہ .ق ـتستی ہے روشنی کے لئے

.ل رہے ہیں وہ کیا طرزِ دشمنی اپنا
.ڑھا رہے ہیں جو ہاتھ اپنا دوستی کے لئے

جگہ جگہ ـتے جلوے ہیں طالبِ سجدہ
کوئی جگہ نہیں مخصوص بندگی کے لئے

نہ جانے کیا ہے مرے آ وَں میں آہوں میں
نِکل ہی آتے ہیں پہلو ـتی خوشی کے لئے

ـتی حیات کا مقصد حیاتِ ا ل ہو
کسی کی جان نہ لے اپنی ز نگی کے لئے

نگاہِ .ق سے ڈرتے نہیں کبھی وہ سعید
بنا رہا ہو نشیمن جو .ق ہی کے لئے

□□□

○

میں کیوں آپ کو مہر.ں، یـد آیـ
سِتم کیا کوئی .گھاں، یـد آیـ

ٹی آ پنم ہے کیوں فصلِ گل میں
تجھے کون اے .غباں یـد آیـ

جہاں بھی ہوا ٹ.کرہ بندگی کا
مجھے آپ کا آستاں، یـد آیـ

قفس میں تو جیسی بھی َ.ری وہ َ.ری
چمن میں بہت آشیاں یـد آیـ

اَ آپ بھولے نہیں ہیں تو کہہ دیں
مَیں . یـد آیـ کہاں یـد آیـ

گئے تھے سعید آج ہم میکدہ کو
بہت ہم کو پیرِ مغاں یـد آیـ

□□□

ڈھونڈ ہوں ے نقشِ کفِ پ رات گئے
لُطف سجدوں کا کچھ آ ہے سوا رات گئے

اُن کے آنے کی اب اُمید نہیں ہے کوئی
جھِلملاتے ہوئے روں نے کہا رات گئے

یوں تصور میں وہ آجاتے ہیں بھولے ٹ
جیسے بھڑکے کسی مفلس کا دی رات گئے

ساتھ کچھ یدوں کو خوشبو بھی اُڑالاتی ہے
اس کے کوچہ سے آتی ہے صبا رات گئے

بھولنے پ بھی مسلسل کوئی ید آ ہے
کِن ہوں کی یہ ملتی ہے سزا رات گئے

میں خود اپنے سے بھی اس وقت نہیں مل سکتا
کون دیتا ہے درِ دل پہ صدا رات گئے

اُن کا وعدہ نہ ہوا ہے نہ وفا ہوگا سعید
اس کا احساس ہوا بھی تو ہوا رات گئے

❑❑❑

○

درد تو .ڑھنے لگا احساس کم ہونے لگا
رفتہ رفتہ دل مرا مانوس غم ہونے لگا

ٖ آئے ہیں وہ مجھ سے میری روداد الم
یہ ستم اک اور .لائے ستم ہونے لگا

اب ہماری ید بھی ان کو نہیں آتی کبھی
اب ہمارا ذکر بھی محفل میں کم ہونے لگا

. . تلک .قی رہیں گی .ق کی بے چینیاں
ذوقِ تعمیر نشیمن کیسے کم ہونے لگا

درمیان میں آپ کا بھی ذکر آ .ر .ر
میرے دل کا واقعہ جس دم رقم ہونے لگا

اب مزہ آنے لگا ان کی جفاؤں میں مجھے
اب ستم ان کا مرے حق میں کرم ہونے لگا

ان کی آنکھوں میں بھی اب آنے لگے آ سعید
میری . .دی کا اب ان کو بھی غم ہونے لگا

□□□

○

اُن کو چمن میں آئے زمانے گزر گئے
غنچوں کو مسکرائے زمانے گزر گئے

عرصہ سے ان کے نقشِ قدم کی تلاش ہے
سجدے میں سر جھکائے زمانے گزر گئے

اک گونہ   دی کو   ستا ہوں ساقیا
تجھ سے   ئے زمانے گزر گئے

آتے تو رہتے ہیں وہ خیالوں میں رات دن
لیکن خود ان کو آئے زمانے گزر گئے

ہم جا   نہیں کہ ہنسی کس کا م ہے
ہم کو تو مسکرائے زمانے گزر گئے

اک اور آشیانہ بنا   گے پھر سعید
بجلی کو گدگدائے زمانے گزر گئے

□□□

○

شای کوئی تازہ سِتم ا د کیا ہے
اک بھولنے والے نے مجھے ید کیا ہے

دُ یہ سمجھتی ہے کہ آ.د کیا ہے
اس پیار سے اس نے مجھے . .د کیا ہے

شای کہ اسی جبر کو کہتے ہیں محبت
. . ان کو بھلای ہے بہت ید کیا ہے

کچھ تازہ اسیروں سے سنا ہے یہ قفس میں
بجلی نے نشیمن مرا آ.د کیا ہے

اب میری ہنسی پ بھی ٹپ جاتی ہے د
اب ضبط نے شائستہ فرید کیا ہے

اک اشک بھی آنکھوں میں سعید آنے نہ پ..
اپنے دلِ .شاد کو یوں شاد کیا ہے

□□□

○

کتنی حیرت کا مقام آیہ ہے
اُن کے . پہ مرا ۰م آیہ ہے

اُن کی وں سے ملیں . . یں
خود بخود دور میں جام آیہ ہے

میری پیشانی تے نقش قدم
کیا بلندی کا مقام آیہ ہے

آشیانے کو جلانے کے سوا
.ق کو کون سا کام آیہ ہے

حالِ دل پوچھ رہا ہے کوئی
مسکرانے کا مقام آیہ ہے

کس طرح ہوگی سحر کیا معلوم
ید کوئی سرِ شام آیہ ہے

کس کا ۰م آیہ زب‌ں پہ یہ سعید
آسمانوں سے سلام آیہ ہے

□□□

O

اپنے دل کا حال اپنے سے چھپا۔ آ َ ی
آ ؤں کی آڑ لے کر مسکرا۔ آ َ ی

مژدہ ِ د اے جوش و ش ت آئی ہے فصل بہار
اب َ یباں چاک کرنے کا زمانہ آ َ ی

ہو َ ی . . رہبر و رہزن میں مشکل امتیاز
اپنی مرضی سے قدم آگے ۔ ڑھا۔ آ َ ی

ان کی ۔ م ِ ۔ ز میں حکم خموشی ہو تو ہو
حالِ دل ہم کو نگاہوں سے سنا۔ آ َ ی

ساقیا تیری سے مل گئی میری
مجھ کو پ ۔ آ َ ی تجھ کو پلا۔ آ َ ی

اے سعید آپ اپنے دل کا جا ئ ہ لے کر کہیں
کیا حقیقت میں دعا کو ہاتھ اٹھا۔ آ َ ی

❑❑❑

حالِ دل ان سے کہا ی درد کا شکوہ کیا
یہ مجھے خود بھی نہیں معلوم میں نے کیا کیا

وہ ستم ہو ی کرم دونوں مجھے منظور ہیں
بندہ پ ور آپ نے جو بھی کیا اچھا کیا

دشمنوں نے کیا کیا یہ پوچھ کر کیا فائ ہ
کوئی یہ پوچھے کہ مجھ سے دوستو ں نے کیا کیا

کھینچ لای کیوں مری کشتی کو ساحل قری.
۰۰ ا تو نے مجھے طوفان سے شرمندہ کیا

میری پیشانی ت آی کھینچ کے خود کعبہ سعید
میں نے . . سجدہ کیا اس شان کا سجدہ کیا

□□□

○

میکدہ سے نہ اَ اہل ہوس جا گے
جتنے پیاسے ہیں وہ پیٖ کو ٹس جا گے

یہ خبر ہم کو نہ تھی ایسا بھی وقت آئے گا
ای ای بوٗ کو پنی کی ٹس جا گے

آشیانے کو جو . . د کرے گی بجلی
مسکراتے ہوئے ہم سوئے قفس جا گے

میں اَ آپ کے در ت نہیں پہنچا نہ سہی
صورتِ موجِ صبا مرے یہ نقش پ جا گے

کاٹ کر پ اَ آزاد کروگے ان کو
کس طرح سوئے چمن اہل قفس جا گے

مجھ کو محفل سے اٹھاتے ہیں اٹھا لیکن
پھر کسی پ وہ ستم کرنے ٹس جا گے

وہ بھی دن دور نہیں . . مرے احباب سعید
مجھ سے غزلیں مری ٗٗ کو ٹس جا گے

□□□

کسی رہبر سے وہ کس دل سے ملے
جو نہ منزل پہ بھی منزل سے ملے

بہ شوقِ شہادت کی قسم
ہم تو ہنستے ہوئے قاتل سے ملے

اس میں طوفاں کی ہوگئی توہین
کیوں سفینہ کوئی ساحل سے ملے

ورد کرتے جو رہے م ان کا
ہم بہ شکل کسی مشکل سے ملے

اب وہ اپنا ہو کہ بیگانہ ہو
ہم تو ہر اک سے کھلے دل سے ملے

درد و غم رنج و الم آہ و فغاں
کتنے تحفے ی محفل سے ملے

ہم کو آزادی کے پیغام سعید
ملے طوق و سلاسل سے ملے

❑❑❑

O

کیوں ہے پریشاں اے دل کیا ہے
عرضِ تمنّا مشکل کیا ہے

حال ہمارا پوچھنے والے
آخر اس سے حاصل کیا ہے

طوفانوں نے جس کو پالا
وہ کیا جانے ساحل کیا ہے

ظالم کو مظلوم سمجھنا
حق ہے اَگر یہ باطل کیا ہے

چھُٹ کے قفس سے سوچ رہا ہوں
آزادی کا حاصل کیا ہے

خون کے دھبے دھوتے دھوتے
رونے لگا کیوں قاتل کیا ہے

□□□

○

کوئی آ کر مجھے تسکین تو کیا دیتا ہے
اور بے تابی دل میری بڑھا دیتا ہے

اک   دیکھ لو بیمار کو آ کر اپنے
اب تو دشمن بھی ترس کھا کے دعا دیتا ہے

پر کتر کر مجھے صیاد جو کرتا ہے رہا
اور معیاد اسیری کی بڑھا دیتا ہے

اُس کو سورج کی شعاؤں نے سزا دی تو نہیں
دھوپ میں بیٹھ کے سایہ کو دعا دیتا ہے

دست تقدیر ہے جو لوح زمانہ پہ سعید
نام لکھتا ہے مرا اور مٹا دیتا ہے

□□□

○

بیان درد کی ہم واردات کیا کرتے
. . ان کی .ت چھڑی اپنی .ت کیا کرتے

دعا مانگنے پ بھی سحر نہ اس کی ہوئی
بہت طویل تھی فرقت کی رات کیا کرتے

گداز قلب کی دو ت جنھیں نصیب نہ ہو
وہ احترامِ غم کائنات کیا کرتے

وہ سامنے ہوں تو رہتے ہیں . ہواس بجا
ہم اُن کی .م میں جاتے تو .ت کیا کرتے

پ اغ گل ہو کہ روشن رہے ہے اي ہی .ت
جو اس کے ہوگئے وہ فکر ذات کیا کرتے

جو تم نہ تھے تو تصور میں تم سے .تیں کیں
َ۰ارنی تھی بہرحال رات کیا کرتے

جو ظلم و جور کے خوَ ہوں پھر بھلا وہ سعید
عنایت و کرم و التفات کیا کرتے

□□□

○

کچھ ایسی تیرے غم سے ہے وابستگی مجھے
احساس اپنے غم کا نہیں واقعی مجھے

کیا کیجئے اپنے اپنے مقدر کی ۔ت ہے
ہوش آپ کو ہوا دیوانگی مجھے

میں تو بھُلا سکا نہ کبھی آپ کو
کیا آپ نے بھی ۔ید کیا ہے کبھی مجھے

ز ۔وں کا لُطف از سرِ نو ۔ید آ ۔َ ۔ی
زنجیر دیکھ کر ہوئی اِتنی خوشی مجھے

کیا بجلیاں پہنچ گئیں ان کے مقام پ
گلشن میں آرہی ہے روشنی مجھے

□□□

○

تلاش ہے تو ہے اس قلب معتبر کی تلاش
دعا کے بعد نہ جس کو رہے اث کی تلاش

ا ہی جانے وہ پہنچے گا کیسے منزل ت
کہ راہبر کو مرے خود ہے راہبر کی تلاش

ازل سے جس کے مقدر ہی میں ا ھیرے ہوں
سحر جو ہو بھی تو ہوگی اسے سحر کی تلاش

سفر سے پہلے نہ آ ی کبھی خیال اس کا
سفر کے بعد ہوئی ہم کو ہم سفر کی تلاش

قفس میں تھا تو رہائی کی فکر رہتی تھی
ملی رہائی تو رہتی ہے ب ل و پ کی تلاش

سعید اس کو جہا ت کہو کہ دانی
یہ دور وہ ہے جہاں عیب ہے ہنر کی تلاش

□□□

○

ید اُن کی جو آتی رہی
روح تسکین پتی رہی

موجیں سر کو پٹکتی رہی
تشنگی مسکراتی رہی

چل پڑا دل سوئے کوئے یر
عقل واپس بلاتی رہی

میں سنات رہا حالِ دل
اور انھیں نیند آتی رہی

کوئی . . ت چمن میں رہا
ہر کلی مسکراتی رہی

موت کا ساز بجتا رہا
ز. گی َ.َ.تی رہی

کوشش ضبط غم اے سعید
غم کی عظمت .ڈھاتی رہی

□□□

○

مجھ سے میخانے کی باتیں کیجئے
جام چھلکانے کی باتیں کیجئے

جس کو دیکھو وہ گریباں چاک ہے
کس سے دیوانے کی باتیں کیجئے

بے تکلف کرکے اب اظہار حق
دار تک جانے کی باتیں کیجئے

ہوش اڑانے کی تو باتیں ہوچکیں
ہوش میں لانے کی باتیں کیجئے

شمع نے فرض اپنا پورا کردیا
اب تو پروانے کی باتیں کیجئے

پہلے پتھر دیجئے اس کے بعد
آئینہ خانے کی باتیں کیجئے

زندگی کے تجرکرے ت سعید
موت کے آنے کی باتیں کیجئے

❑❑❑

O

اپنا ہر زخم چھپادوں گا تم آؤ تو سہی
تم کو ہنسنا ہے ہنسادوں گا تم آؤ تو سہی

بندگی کے مری آداب . ل جا گے
سر کو قدموں پہ جھکاؤں گا تم آؤ تو سہی

چاہے کتنے بھی ستم ہوں نہ کروں گا شکوہ
ضبطِ غم کا دل کو سکھادوں گا تم آؤ تو سہی

داغِ دل سے مرے محفل میں اجالا ہوگا
میں پ اغوں کو بجھادوں تم آؤ تو سہی

جس کا عنوان ابھی ۔ بھی نہ سوچا میں نے
وہ فسانہ بھی سنادوں گا تم آؤ تو سہی

میرے دامن میں ہیں کانٹے مجھے تسلیم
پھول راہوں میں بچھادوں گا تم آؤ تو سہی

رات دن بھرتا ہے دم کس کی محبت کا سعید
راز ہے پھر بھی بتادوں گا تم آؤ تو سہی

□□□

O

یہ ما: کہ ہوگی کیسے ہوگی
شبِ غم کی یرب سحر کیسے ہوگی

سہارا نہ دے گا اَ آپ کا غم
مری ز:گی معتبر کیسے ہوگی

تا :م لے کر دعا کررہا ہوں
دعا میری پھر بے اث کیسے ہوگی

اَ جا بجا میں نہ سجدے بچھاؤں
مری رہگزر رہگزر کیسے ہوگی

جو ان کے لبوں پ تبسم نہ ہوگا
مری داستاں مختصر کیسے ہوگی

نگاہو ں سے ظلمت کے پ دے اٹھاؤ
سحر ہوچکی اب سحر کیسے ہوگی

ان کی ہٹتی نہیں آئینہ سے
سعید ان کی مجھ پ کیسے ہوگی

□□□

○

وہ ہنسے ہیں جان کر ایسا نہیں
ان کو میرے غم کا اندازہ نہیں

ساتھ رہتا ہے مرے اُن کا خیال
میں تو تنہا ہو کے بھی تنہا نہیں

دینے والا بے طلب دیتا رہا
میں نے دامن اپنا پھیلایا نہیں

وہ کسی کو کس طرح پہچانتا
جس نے خود اپنے کو پہچانا نہیں

کیا کشش ہوگی عدم آباد میں
جانے والا لوٹ کر آیا نہیں

جانے کس نے دی درِ دل پہ صدا
میں نے اس کا نام بھی پوچھا نہیں

اس کے کچھ اسباب ہوتے ہیں سعید
انقلاب اپنے سے آپ آیا نہیں

□□□

○

بے ز کرم فصل بہاراں ہوں میں
ہے ٔاں جس کی محافظ وہ گلستاں ہو ں میں

یہ خبر مجھ کو نہ تھی میں ہوں اُجالوں کا سفیر
میں سمجھتا تھا پ اغِ تہ داماں ہوں میں

لڑکھڑاتے ہیں کسی وقت اَ میرے قدم
کوئی آواز یہ دیتا ہے نگہباں ہوں میں

ابھی کا ں سے بچا ہو ں میں اپنا دامن
ابھی واقف تہذ یہ گلستاں ہوں میں

لوگ تو اپنے َ ہوں پہ پشیماں ہیں
اپنی کردہ َ ہی پہ پشیماں ہوں میں

ساتھ چھوڑا نہ کبھی میرا پ یشانی نے
اب پ یشاں نہیں ہوں تو پ یشاں ہوں میں

ایسا غم مجھ کو دیہ ہے مرے خالق نے سعید
بے زِ غم جا ں غمِ دوراں ہوں میں

□□□

○

. ان سے ملی ید نہیں
ید . کچھ ہے یہی ید نہیں

اب تو پلکوں پہ فقط آ ہیں
. تھی ہو ں پہ ہنسی ید نہیں

ہمسفر تھا جو مرے ان کا خیال
راہ کس طرح کٹی ید نہیں

جل کے پوانے ہوئے خاک تمام
شمع کس وقت بجھی ید نہیں

جانے . کون چمن میں آ ی
. کلی پھول بنی ید نہیں

ان سے اک .ت تھی کہنے کی
.ت وہ کیا تھی یہی ید نہیں

اٹھ َ ی . کوئی پہلو سے سعید
. غزل ختم ہوئی ید نہیں

□□□

مرا نام لکھ کر مٹایا گیا ہے
مجھے یاد کر کے بھُلایا گیا ہے

خود ان کی بھی آنکھوں سے آنسو رواں تھے
مجھے بزم سے . . اُٹھایا گیا ہے

مری طرح وہ بھی پریشاں ہوں گے
انھیں آئینہ کیوں دکھایا گیا ہے

مجھے قتل کرنے کی تیاریاں ہیں
سلیقہ سے مقتل سجایا گیا ہے

غلط ہے یہ کہنا بُرا وقت آیا
وہ آیا نہیں بلکہ لایا گیا ہے

سعید اپنی کشتی کا اللہ حافظ
کنارے سے طوفاں اٹھایا گیا ہے

○

ہو شمع جہاں روشن پہنچے وہیں پ وانے
اس ربط مسلسل کا ا م ٠ ا جانے

زنجیریں پگھل جاتیں ز٠اں لرز جا‍ت
آہوں سے اَ یت کچھ کام یہ دیوانے

ہے د‍یـ کے قابل یہ ا٠از تسلی کا
رونے لگے وہ خود ہی جو آئے تھے سمجھانے

روٹھی ہوئی خوشیوں کو سینہ سے لگایت
اتنی بھی نہ دی مہلت مجھ کو غم د نے

خود اپنے نشیمن کو میں آگ لگا دیتا
یہ سوچتا ہوں لیکن بجلی نہ بُرا مانے

پیغام رہائی تو پیغام مسرت ہے
زنجیر پہ سر رکھ کر کیوں رو‍ت ہے دیوانے

تنقید زمانہ کی کیا فکر سعید اس کو
ہیں . سے الگ جس کے احساس کے پیمانے

□□□

○

آشنا ہیں . یہاں ٠ آشنا کوئی نہیں
اور اس پ بھی مجھے پہچا کوئی نہیں

احتیاطاً ان کو آئینہ دکھا٠ چاہیئے
وہ سمجھتے ہیں کہ ان سا دوسرا کوئی نہیں

یوں تو . قیدی کو دیتے ہیں تسلی کے پیام
بڑھ کے در ز٠ اں کا لیکن کھولتا کوئی نہیں

آپ کو اپنا شریکِ غم بناؤں کس طرح
غم اما٠ت ہے اسے یوں بٹ کوئی نہیں

قتل کرکے جو مجھے قاتل کو کرت ہے تلاش
آستیں اس کی اُ ٹ کر دیکھتا کوئی نہیں

مرے ہی نقش میں پھیلے ہوئے ہیں چار سو
ان کے کوچہ میں خود ان کا نقش پ کوئی نہیں

رحم میرے حال پ آہی َ ی ان کو سعید
میں یہ سمجھتا تھا ستم کی انتہا کوئی نہیں

□□□

○

دل اپنا آج پ یشاں ہے دیکھئے کیا ہو
نوازش غمِ دوراں ہے دیکھئے کیا ہو

اب ای ـر بھی .قی نہیں َ یاں میں
چمن میں فصلِ بہاراں ہے دیکھئے کیا ہو

ہمیں نوی سحر تو پہنچ چکی لیکن
ا ھیرا ـ حدِ امکاں ہے دیکھئے کیا ہو

·زاں کا پ س بھی کرن ہے فصلِ گل کی طرح
یہی تو رسم گلستاں ہے دیکھئے کیا ہو

بچاکے لائے ہیں کشتی کو ہم کنارے ـ
یہاں بھی شورش طوفاں ہے دیکھئے کیا ہو

ہمارے خون کے دھبے ہیں جس کے دامن پ
ہمارے وہی مہماں ہے دیکھئے کیا ہو

اسیری پؤں کی زنجیر بن گئی ہے سعید
کھلا ہوا درِ زن اں ہے دیکھئے کیا ہو

□□□

○

ملیں جہاں بھی اجالے سمیٹ کر لاؤ
نہ شام جس کی ہو ایسی کوئی سحر لاؤ

ہمارے شہر کی تہذیب جس کا تھا نہ جواب
وہ کھوگئی ہے کہیں اس کو ڈھونڈ کر لاؤ

ملے جو اپنوں سے رنج والم بہت ہیں وہی
کبھی نہ غیروں کا شکوہ زبان پہ لاؤ

کسی کی تشنہ لبی کا خیال آئے اگر
تم اپنی آنکھوں میں دریا سمیٹ کر لاؤ

مکان کتنے جلے کتنے لوگ مارے گئے
ہمارے شہر کی بیرو کوئی خبر لاؤ

قفس کا در ہے کھلا جا رہا ہوں یہ لیکن
میں کیسے جاؤں چمن میرے بال و پر لاؤ

کسی کو اپنا بنالو تو بات بنتی ہے سعید
نہ موتی لاؤ نہ ہیرے تراش کر لاؤ

□□□

O

ملنے کی قسم کھائی تھی ۔ بھول گئے ہیں
کیا ان سے گِلہ کیجئے وہ ۔ ۔ بھول گئے ہیں

ممکن ہے کہ ۔ق آکے بتائے تو بتائے
تعمیر نشیمن کا ۔۔ بھول گئے ہیں

محسوس یہ ہوۃ ہے کہ ہیں اپنے ہی گھر میں
ہم آئے تھے زٰ ان میں ۔ بھول گئے ہیں

جس وقت سے اپنایِ ہے ہم نے ۃے غم کو
کہتے ہیں کسے عیش و طرب بھول گئے ہیں

پھیلاتے ہیں دامن نہ اٹھاتے ہیں کبھی ہاتھ
طا ۔ تو ہیں آدابِ طلب بھول گئے ہیں

محفل میں بلایِ مجھے اصرار سے لیکن
وہ مجھ کو بلانے کا ۔۔ بھول گئے ہیں

یہ ان کو بھلانے کی ہے کوشش کا نتیجہ
ہم خود ہی سعید اپنے کو اب بھول گئے ہیں

❑❑❑

○

وہ کیا .زم سے اٹھ کے جانے لگے ہیں
دیے کس لئے جھلملانے لگے ہیں

ستم اپنے کیا ید آنے لگے ہیں
وہ کیوں زیـ . مسکرانے لگے ہیں

وہ خود بھی چلے آ گے رفتہ رفتہ
ابھی تو تصور میں آنے لگے ہیں

ابھی داستاں ہے مری .مکمل
ابھی سے وہ آ بہانے لگے ہیں

وفا مری ید آتی ہیں شای
وہ میری غزل َ.َ.نے لگے ہیں

بھلا ان کو کیوں رحم آئے گا مجھ پہ
یہ کیسے خیالات آنے لگے ہیں

سعید آگئی ہے قری. اپنی منزل
قدم کس لئے لڑکھڑانے لگے ہیں

□□□

○

یہ لازمی ہے کہ موسم کا احترام کرو
گھٹا چھائی ہیں توبہ کو ۔زِ جام کرو

دعا کرو وہ ہمیشہ رہے پھلا پھولا
کسی در۔ ۔ کے سایہ میں . . قیام کرو

خود اپنے گھر کی حفاظت تو پہلے کرلو تم
پھر اس کے بعد اجازت ہے قتلِ عام کرو

مجھے قبول ہے لے کر مری ہر ا۔ خوشی
تم اپنے جتنے بھی غم ہیں وہ میرے ۔م کرو

سکوں قفس میں ز۔دہ ہے آشیانے سے
خوشی تمھاری جہاں چاہے تم قیام کرو

وہ جس کے خون سے آئی ہے گلستاں میں بہار
وہ خون میں نے د۔ ہے مجھے سلام کرو

کسی کے ۔م سے آغاز جو ہوئی تھی سعید
وہ داستاں ہے ادھوری اسے تمام کرو

□□□

○

شکستہ پ کو تڑپیں نہ جائے
قفس کا در کھلا رکھا نہ جائے

کسی کی ید وابستہ ہے ان سے
ان اشکوں کو کبھی روکا نہ جائے

سنے گا کون نغمہ ز گی کا
کا تر اَ چھیڑا نہ جائے

تصور ان کا رہتا ہے میرے ساتھ
مجھے تنہا کبھی سمجھا نہ جائے

اسیرِ َ دش دوراں ہی ہے خود
اسے زنجیر میں جکڑا نہ جائے

اس اک غم کے سوا جو جاوداں ہے
کوئی غم اور اپنایا نہ جائے

❑❑❑

○

مہرباں اتنے کہاں تھے پہلے
وہ مرے دشمنِ جاں تھے پہلے

شہرتیں ان کی زمانہ ان کا
وہ جو بے نام و ں تھے پہلے

ان کے دامن نے بڑھائی قسمت
اشک . اتنے َ اں تھے پہلے

کرتے ہیں اب وہی . . د چمن
جو چمن کے نگراں تھے پہلے

بوٗ پنی کا بھی احساں نہ لیا
ایسے بھی تشنہ دہاں تھے پہلے

دل کی تحری بھی پڑھ یت تھے
کیسے صاحبِ اں تھے پہلے

روشنی دینے لگے ہیں وہ سعید
دل میں جو داغ نہاں تھے پہلے

❑❑❑

○

. لے لباس حسن کے پیکر . ل گئے
شہرِ وفا وہی ہے گھر . ل گئے

بندے ۔ ا کے ہوگئے اب بندگانِ زر
سجدے تو اب بھی ہوتے ہیں محور . ل گئے

ہنسنا ہے . م اشک بہانؔ ۔ ہ ہے
آداب ان کی . م کے یکسر . ل گئے

. ید آشیاں ابھی رکھی نہیں گئی
اے . ق ابھی سے کیوں ۔ ے تیور . ل گئے

دشمن کے . لے دو ۔ کیے جارہے ہیں قتل
تلوار تو وہی رہی جوہر . ل گئے

شہرت کی دھوپ لائی انھیں کس مقام پ
فکرِ سخن کے ساتھ سخنور . ل گئے

اب تو گماں ۔ اں کا ہے فصل بہار پ
ان کی . لتے ہی منظر . ل گئے

حیرت یہ ہے کہ آپ نہیں . لے اے سعید
بحرِ سخن کے کتنے شناور . ل گئے

□□□

○

یہ .ت کیا ہوئی تیور وہ کیوں .لنے لگے
کسی کے غم میں جو آ مرے ٠٠ لگے

ہماری تشنہ لبی کو بھی ید کریں
ہمارے بعد اَ دورِ جام چلنے لگے

ہمارے حال پہ بجلی جو مہر.ن ہوئی
تھے چار تنکے نشیمن کے وہ بھی جلنے لگے

کھلیں گے پھول بھی غنچے بھی مسکرا گے
چمن میں آ اَ وہ تو رت .لنے لگے

ہمارے حال پہ ان کو بھی رحم آنے لگے
٠ا کی شان کہ پتھر بھی اب پ٠ لگے

سفینہ وہ نہیں جو لوٹ آئے ساحل پ
سفینہ وہ ہے جو طوفان کا رخ .لنے لگے

کسی کے نقشِ قدم پ پڑی جو مری
سعید سجدوں کے ارماں مرے ٠٠ لگے

❑❑❑

○

سمجھ نہیں   ۃ ہیں جو کچھ بھی مباحثِ فکر و فن میں آکر
ہر اک پہ تنقید کر رہے ہیں وہ لوگ .م سخن میں آکر

لہو سے سینچا تھا اس کو ہم نے کبھی تھے ہم اس کے خود محافظ
. . اس پہ اپنا نہیں کوئی حق تو کیا کریں گے چمن میں آکر

. ل گئی ہے فضا یہاں کی ہے سارا ماحول اجنبی سا
تلاش کرۃ ہوں میں خود اپنے کو اپنی ہی انجمن میں آکر

نکل کے رنج و محن کی حد سے بگاڑ لی ہے کسی نے قسمت
کسی نے قسمت سنواری اپنی حدودِ رنج و محن میں آکر

سکون . . د ہوَ ی ہے ہوا ہوں میں اور بھی پ یشاں
نکل کے دیوانگی کی حد سے شعور کی انجمن میں آکر

پڑ   اٹھیں کیسے ساری کلیاں، مہک اٹھے سارے پھول کیسے
بہار آئی تو کیسے آئی وہ سوچتے ہیں چمن میں آکر

یہاں پہ ہوتی ہے خوں کی . رش، لہو کی ی ں ۂ ی ں رواں ہیں
سعید جس کو بھی دیکھنا ہو، وہ دیکھے میرے وطن میں آکر

□□□

○

اس طرح ان کی یاد میں کھویا ہوا ہوں میں
اب ان کے بدلے اپنے کو خود ڈھونڈتا ہوں میں

اپنی جبینِ شوق کی تسکین کے لیے
سجدے کو تیرے نقش قدم ڈھونڈتا ہوں میں

تھا جس کو پارسائی پہ اپنی بڑا گھمنڈ
وہ کیسے غرق ہوگیا یہ سوچتا ہوں میں

ہوکر رہا قفس سے پہنچتے ہی گلستاں
بجلی سے آشیاں کا پتہ پوچھتا ہوں میں

اس پر نہ غور کیجئے کہ میں کیا ہوں کون ہوں
یہ دیکھئے کہ آپ سے کیا کہہ رہا ہوں میں

کوئی مجھے بتائے کہ میں کیا جواب دوں
وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چاہتا ہوں میں

وہ خوب جانتا ہے مرا مدعا سعید
اور اس کے باوجود دعا مانگتا ہوں میں

□□□

O

غم جام سفالی آرزوئے جام جم . ۔
ے ر ز وں میں ساقی یہ تمیز بیش و کم . ۔

نشیمن پ رہے گا .ق کا آ ٰ کرم . ۔
تماشہ اپنی . .دی کا دیکھئے جا ہم . ۔

تصور ہی میں دیکھیں گے ۔ ے نقش قدم . ۔
ٰ ا جانے رہے گا اپنے سجدوں کا بھرم . ۔

بس اب جانے بھی دیجیے ہوَ ِ جو کچھ بھی ہو ٰ تھا
کریں گے میری . .دی کا آ ٰ آپ غم . ۔

ہماری داستاں کا سلسلہ آ ٰ کہاں ۔ ہے
سنے جا گے وہ . ۔ کہے جا گے ہم . ۔

ٰ ی کے دو کنارے تو نہیں جو مل نہیں ۔
رہیں گے دور یوں اک دوسرے سے آپ ہم . ۔

بھروسہ ہے مکمل مجھ کو صبر و ضبط پ اپنے
وہ ظلم و جور میں دیکھیں رہیں ٹ. ۔ قدم . ۔

رہے مصروف ساری رات ہم اختر شماری میں
سہارا دیتی ہم کو آپ کی جھوٹی قسم . ۔

مجھے وہ غم جس کی نہیں ہے انتہا کوئی
میں پھر کیسے کہوں آنکھیں رہیں گی میری نم . ۔

سعید آ ٔ ہمارے بعد اس کا حشر کیا ہوگا
بتائے تو کوئی زلفِ غزل سلجھا ہم . ۔

❑❑❑

O

اس سے کیوں پوچھئے پروانوں پہ کیا گزری ہے
شمع کا کام جلانا نہیں خود جلتی ہے

عمر . جس نے اسیری میں گزاری اپنی
کیا بتائے گا وہ گلشن کی فضا کیسی ہے

اس نے رسماً ہی سہی حال تو پوچھا ہے مرا
کم سے کم اتنا تعلق تو ابھی باقی ہے

اس سے کہہ دو کہ یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں
کیوں کسی نے مرے دروازے پہ دستک دی ہے

کبھی تیوری پہ ہیں بل ان کی کبھی . پہ ہنسی
کبھی تقدیر بگڑتی ہے کبھی بنتی ہے

ان کو احساس نہیں ہے مری چاہت کا سعید
نہیں معلوم خطا ان کی ہے یا میری ہے

❑❑❑

○

نگاہ حسن میں ہم ایسے بے وفا ٹھہرے
دعا کریں اَ ہم تو . دعا ٹھہرے

وہ ہم پہ ظلم و ستم کرکے بے خطا ٹھہرے
ہم آہ کرکے فقط قابل سزا ٹھہرے

ابھی تو تنکے میں چنتا ہوں آشیاں کے لئے
کوئی یہ . ق سے کہہ دے کہ وہ ذرا ٹھہرے

خطا ہوئی کہ انھیں ہم نے ٹو ٹ کر چاہا
بس اتنی .ت پہ ہم لائقِ جفا ٹھہرے

َ٠ار دی شبِ وعدہ کسی طرح ہم نے
ہمارا کچھ نہ َی آپ بے وفا ٹھہرے

پ وں میں اپنے چھپالوں میں آشیاں اپنا
بس اتنی دی یہ چلتی ہوئی ہوا ٹھہرے

جہاں ٹھہر تھا ہم کو وہاں نہ ٹھہرے سعید
ٹھہرنے کے لئے یوں ہم تو جا بجا ٹھہرے

❑❑❑

O

بعض ناواقف آداب کے آجانے سے
ہم ہی خود اٹھ گئے ساقی ترے میخانے سے

اس کے جلنے کی خبر شمع کو بھی ہے کہ نہیں
پوچھ لے کوئی یہ جلتے ہوئے پروانے سے

اب اسے لوگ سمجھتے ہیں مرا افسانہ
میرے افسانے کا عنوان بدل جانے سے

میکدے کا ترے دستور عجب ہے ساقی
کوئی ہونٹوں سے کوئی پیتا ہے پیمانے سے

زخم بھرتا جو زباں کا تو کوئی بات بھی تھی
کس کو دلچسپی کسی زخم کے بھر جانے سے

سوچتا ہوں کہ کروں کس پہ بھروسہ میں سعید
اب تو اپنے بھی نظر آتے ہیں بیگانے سے

□□□

O

چاہنے والے لحد ت تو ہمیں پہنچا گئے
ہم وہاں سے اپنی منزل کی طرف تنہا گئے

اب اِسے ان کا ستم سمجھوں کہ سمجھوں التفات
آئے تھے تسکین دینے کو ٹ پ گئے

ز گی کا موت پ مجھ کو گماں ہونے لگا
وقتِ آ آپ . . بلیں پہ میری آگئے

اب یہ قسمت کی ابی تھی کہ حسنِ اتفاق
میں نے توبہ کی تو ب دل آسماں پ چھاگئے

جاچکی ہوگی اں اور آگئی ہوگی بہار
ہم قفس کے رہنے والے دل یونہی بہلا گئے

ہوسکا ان کو نہ ضبط غم کا ا ازہ مرے
مسکرا دیکھ کر مجھ کو وہ دھوکہ کھاگئے

تشنگی پ کتنا قابو ہے یہ بتلانے سعید
نہر پ جاکر بھی ہم پیاسے پلٹ کر آگئے

□□□

○

کیوں اتنے ٭دان بنے ہو یہ تو بتاؤ آ٭ تم
کانچ کے گھر میں بیٹھے ہو اور رہے ہو پتھر تم

کل تـ جو میخانہ تمھارا تھا تم جس کے ساقی تھے
بیٹھے ہو اب اس میخانے میں لے کر خالی ساغر تم

راہ کے پیچ وخم میں پھنس کر کتنے پ یشاں رہتے تھے
اور اب میرا حال پ یشاں پوچھ رہے ہو ہنس کر تم

آجاتی ہے اس کو جلانے ہوجاتـ ہے . . تیار
ر تـ ہو ٭یدِ نشیمن کیا بجلی سے کہہ کر تم

ہر اک پ تنقید تو کر تـ ہو بجا ہو یـ بیجا
ممکن ہو تو جھا٭ کے دیکھو اک دن اپنے ا٭ ر تم

کتنے دا٭ کتنے عارف اپنے گھروں میں بند ہوئے
راہ سے ٭واقف ہو کر بھی کہلاتے ہو رہبر تم

تم تو مالک ہو اس گھر کے پھر یہ کیا ہنگامہ ہے
لوگ تو بستر کھول رہے ہیں . ٖ ھ رہے ہو بستر تم

بھول کے بھی پوچھا نہ پلٹ کر . . ٹ کوئی جیتا تھا
ٹ. ٹ پ اب اس کی پ ٹ ھاتے ہو پھولوں کی چادر تم

اس کے کیا اسباب ہیں یہ معلوم نہیں ہیں ہم کو سعید
کیوں اتنے خاموش رہا کرتے ہو آ ٖ اکثر تم

□□□

نہ درمیاں میں اَ میرا آشیاں ہوتا
چمن میں کچھ نہیں ہوتا فقط دھواں ہوتا

جو بگماں نہ ہوا اپنے دشمنوں سے کبھی
وہ دوستوں سے بھلا کیسے بگماں ہوتا

کبھی نہ غنچے چٹکتے نہ پھول کھلتے کبھی
جو تم نہ آتے تو کیسے یہ گلستاں ہوتا

تمھارے غم کا سہارا بڑا سہارا ہے
وَ نہ غم کا مداوا مرے کہاں ہوتا

کسی کی جلوہ َ ی کا یہ فیض ہے ورنہ
نہ یہ زمین ہی ہوتی نہ آسماں ہوتا

نہ ہوتا مجھ کو اَ ذوق خانہ بدی
نہ بجلیاں کہیں َ تیں نہ آشیاں ہوتا

نہ آئے وہ تو کم از کم اجل ہی آتی سعید
ہمارے حال پہ کوئی تو مہرباں ہوتا

○

بھول کر بھی نہ کبھی اس نے یہ سوچا ہوگا
رات بھر یـد میں اس کی کوئی تڑپ ہوگا

سعی ناکام سے حاصل ہی بھلا کیا ہوگا
جو بھی تقدیـ کا لکھا ہے وہ پورا ہوگا

یہ محبت کا تقاضہ ہے اسے کیا کیجئے
شمع کے ساتھ ہی پروانے کو جلنا ہوگا

موسم گل نے قدم آپ کے چومے ہوں گے
.. گلستاں میں قدم آپ نے رکھا ہوگا

اب کوئی دم میں نشیمن پہ ـے گی بجلی
ابھی کچھ دم میں گلستاں میں اجالا ہوگا

ان کی آنکھوں میں بھی آ کبھی آئے ہوں گے
ان کے پہلو میں بھی دل ہے کبھی تڑپ ہوگا

رنـ لاکر ہی رہے گی میری بیتابی دل
وہ نہ آنـ بھی اـ چاہیں تو آنـ ہوگا

دم آنـ تـے . پ جو تبسم ہے سعید
تیری .لیں پہ یقیناً کوئی آـ ہوگا

□□□

○

کس کو پ نے کی بت کرتے ہیں
ہوش اڑانے کی بت کرتے ہیں

جس کا عنوان ہی نہیں کوئی
اس فسانے کی بت کرتے ہیں

جام خالی لگا کے ہو ں میں
لڑکھڑانے کی بت کرتے ہیں

جس کے ہمراہ چل سکے نہ کبھی
اس زمانے کی بت کرتے ہیں

مسکراتے ہوئے کنارے پہ
ڈوب جانے کی بت کرتے ہیں

سوچتا ہوں کہ کیوں اسیرقفس
آشیانے کی بت کرتے ہیں

جاکے جو لوٹ کر نہیں آ ۓ
اس کے آنے کی بت کرتے ہیں

اشک آنکھوں میں ہیں سعید
مسکرانے کی بت کرتے ہیں

□□□

○

ز.ں کے زخم ہیں یہ کم نہ ہوں گے
رہینِ منتِ مرہم نہ ہوں گے

مری قسمت کے پیچ وخم سے .ڑھ کر
ـی زلفوں کے پیچ وخم نہ ہوں گے

ز.ں پہ ان کی جس کا ،م آیـ
وہ کوئی اور ہوگا ہم نہ ہوں گے

خوشی کا کس طرح ا،ازہ ہوگا
اَ ہم آشنائے غم نہ ہوں گے

جبیں کے نقش مٹ جا گے لیکن
تمھارے نقش پہ مدہم نہ ہوں گے

نہ . . ت ہو انھیں احساس غم کا
شریـ غم شریـ غم نہ ہوں گے

بہار آئے گی گلشن میں یقیناً
اس وقت شایـ ہم نہ ہوں گے

سعید اپنا گے . . غم کسی کا
پھر اپنے غم خود اپنے غم نہ ہوں گے

□□□

ہوگی شفا امکان نہیں ہے
درد تو ہے درمان نہیں ہے

ڈوب گئی کیا مری کشتی
دریا میں طوفان نہیں ہے

شدتِ غم سے گھبرا جائے
مومن کی یہ شان نہیں ہے

رہتی ہے اس میں یاد کسی کی
دل میرا ویران نہیں ہے

کچھ افسانے ایسے بھی ہیں
جن کا کوئی عنوان نہیں ہے

وعدہ پہ ان کے کرتے بھروسہ
دل اتنا نادان نہیں ہے

◻◻◻

○

یقین ہے یہ کسی پ َ اں تو ہوگا ہی
ہمارا غم دل بیاں تو ہوگا ہی

چمن کو .ق کی زد سے بچانے کی خاطر
کوئی بھی ہو کہ نہ ہو آشیاں تو ہوگا ہی

لگی ہے آگ ہزاروں مکان جلتے ہیں
انھیں مکانوں میں اپنا مکاں تو ہوگا ہی

وہ ہے تو وعدہ شکن پھر بھی اس کے وعدے کا
اَ یقین نہ ہوگا گماں تو ہوگا ہی

جلے مکان ہوئے قتل .وجود اس کے
ہمارے شہر میں امن و اماں تو ہوگا ہی

قسم ہے عرصہ محشر کی سامنا ان کا
اَ یہاں نہیں ہوگا وہاں تو ہوگا ہی

کسی کے غم میں مسلسل جو بہہ رہے ہیں سعید
کوئی ان آ وَں کا قدرداں تو ہوگا ہی

□□□

○

جو بھی محرم ہو اسے سامنے لاۓ ہے مجھے
۔ کے چہروں سے بوں کو اٹھاۓ ہے مجھے

ابھی پیب ہے دری ابھی طوفان نہیں
پر جاۓ ہے ڈوب کے جاۓ ہے مجھے

ان کے ہو ں پہ ہنسی ہو کہ ہو آنکھوں میں نمی
حال دل اپنا بہرحال سناۓ ہے مجھے

راستہ حق کا زمانے کو دکھانے کے لئے
مسکراتے ہوئے اب دار پہ جاۓ ہے مجھے

ابھی آنکھوں میں کسی کے نہیں آئے آ
درد کی لئے کو ابھی اور بڑھاۓ ہے مجھے

میں تو کا ں سے بچاتا تھا ابھی تک دامن
اب تو پھولوں سے بھی دامن کو بچاۓ ہے مجھے

آستاں ان کا ہو یہ نقش قدم ان کے سعید
سر بہرحال عقیدت سے جھکاۓ ہے مجھے

❑❑❑

○

اپنی حساس، طبیعت کا اثٗ لگتا ہے
گھر کسی کا بھی جلے اپنا ہی گھر لگتا ہے

میرے دامن میں ٹپتے ہیں مرے اشک
جانے کیوں آپ کا دامن مجھے تر لگتا ہے

اپنا کہیے کسے اور کس پہ بھروسہ کیجئے
اپنے سائے سے بھی اب تو ہمیں ڈر لگتا ہے

دھڑکنوں پہ مرے دل کی ہی نہیں کچھ موقوف
سارا عالم ہی مجھے زیر و زبر لگتا ہے

ایک پل کے لئے یں چین کسی کو بھی نہیں
جس کو بھی دیکھو وہ سرَ مِ سفر لگتا ہے

آپ اسی سے مری غربت کا کریں اندازہ
پاؤں پھیلاؤں تو دیوار سے سر لگتا ہے

اب قفس ہی کو سمجھتا ہوں نشیمن میں سعید
اب تو گلشن کی فضاؤں سے بھی ڈر لگتا ہے

□□□

○

ہے وہ اپنا کہ پ ای نہیں دیکھا جات
مر نے والے کا تماشہ نہیں دیکھا جات

دیکھنا یہ ہے کہ .قی ہے مسافت کتنی
راستہ طے ہوا کتنا نہیں دیکھا جات

اتنے گھر جلتے ہوئے دیکھے ہیں ان وں نے
اب یہ عالم ہے اُجالا نہیں دیکھا جات

ہم نے پ‍ڑھتا ہوا دری تو ہے دیکھا لیکن
ان کا ات ا ہوا چہرہ نہیں دیکھا جات

آشیاں جلتے ہی اک اور بنات ہوں
.ق کا مجھ سے ٹپتا نہیں دیکھا جات

کاش پہلے ہی سے یہ .ت سمجھ ت کلیم
ہوش میں رہ کے وہ جلوہ نہیں دیکھا جات

روشنی دیکھتے ہیں . ہی گلستاں میں سعید
آشیاں جلتا ہے کس کا نہیں دیکھا جاتا

ڈوبنے والے کو طوفاں سے بچانے کے لیے
کس قدر گہرا ہے دریا نہیں دیکھا جاتا

جھریں جس میں آتی ہیں چہرے کی سعید
ایسے آئینے میں چہرہ نہیں دیکھا جاتا

❑❑❑

O

سلامت ان کا الٰہی سدا مکان رہے
جو میرے اجڑے ہوئے دل میں میہمان رہے

نہ بعد مرگ بھی احساں لیا کسی کا کبھی
خود اپنی موت پہ ہم آپ نو خوان رہے

وہ .گماں ہیں اَ ہم سے اس کا کیا شکوہ
کہ اپنے آپ سے ہم خود ہی .گمان رہے

حقیقتاً جنھیں منزل شناس کہتے ہیں
نہ راہبر رہے ایسے نہ کاروان رہے

رہی نہ جن کو محبت کبھی گلستاں سے
بس ایسے لوگ گلستاں کے پسبان رہے

نہ بھول کر بھی پلٹ کر اِدھر کبھی دیکھا
وہ پیاسے رہ کے بھی دری سے .گمان رہے

وہ یوں ہی نت رہیں اور میں سنات رہوں
تمام عمر ادھوری یہ داستان رہے

َ ر گئی جو جوانی تو غم کرو نہ سعید
دعا کرو کہ مزاجِ غزل جوان رہے

□□□

○

اللہ مری موت بھی کس درجہ حسیں ہے
.لیں پہ ہیں وہ اور دم .ز پسیں ہے

گلشن سے اسے کوئی سروکار نہیں ہے
جس جا ہے نشیمن مرا بجلی بھی وہیں ہے

یہ چاند ستارے جو چمکتے ہیں فلک پہ
ان میں بھی کہیں تیری تجلّی تو نہیں ہے

میں اس لئے مرنے کی دعا مانگ رہا ہوں
تو نزع میں آئے گا مرے دل کو یقیں ہے

دو گھونٹ سے کیا پیاس بجھے گی مرے ساقی
کیا تجھ کو مرے ظرف کا اندازہ نہیں ہے

ہر ای سے میں جس کا پتہ پوچھ رہا ہوں
مدت سے وہ اک شخص مرے دل میں مکیں ہے

جو ربط تھا آپس میں سعید اب بھی ہے .قی
وں سے ہے وہ دور دل کے قری. ہے

□□□

O

.ق کی زد پہ نشیمن جو بنا سکتا ہے
وہی گلشن کو تباہی سے بچا سکتا ہے

بے .. آپ جو کرتے ہیں ہر اک پ تنقید
آپ کو بھی کوئی آئینہ دکھا سکتا ہے

آپ سے فرط محبت سے جو ملتا ہے گلے
آستیں میں وہی خنجر بھی چھپا سکتا ہے

ساری د کی نگاہوں میں جو ہے دیوانہ
ساری د کو وہ دیوانہ بنا سکتا ہے

آپ ساحل سے نہ طوفاں کا تماشہ دیکھیں
یہی طوفاں کبھی ساحل تلک آسکتا ہے

جام دینے میں جو ساقی کو تکلف ہے سعید
میری وں سے وہ یں تو سکتا ہے

□□□

○

وہ سن رہے تھے شوق سے رودادِ غم میری
یہ اور .ت ہے کہ انھیں نیند آگئی

پنی پیا تو .ڑھ گئی کچھ اور تشنگی
شای کسی کی پیاس مجھے ید آگئی

کیوں دوستی کے .م سے گھبرا نہ جائے دل
. . دوستی کے رَ.َ میں ہوتی ہے دشمنی

مجھ کو رہائی پ بھی اسیری کا ہے گمان
ز. اس کی ید پؤں کی زنجیر بن گئی

تم کو خوشی تو مجھ کو غمِ جاوداں
جو شخص جس کا اہل تھا وہ شئے اسے ملی

تنکے چنے جو میں نے نشیمن کے واسطے
ہنس ہنس کے .ق میری طرف دیکھنے لگی

رونے میں کچھ مزہ ہے نہ ہنسنے میں کچھ مزہ
غم بھی روایتی ہے خوشی بھی روایتی

چہرے سے پڑھتے ہیں وہ مرا حال دل سعید
میں پپ رہا تو میری بولتی رہی

❑❑❑

○

ی د ز ٔ اں اس طرح کچھ مجھ سے دامن گیر ہے
قید سے چھوٹ ہوں لیکن پؤں میں زنجیر ہے

کوئی ٖلیں پ مری آی ہے دل کو تھام کر
میں سمجھتا تھا کہ میری آہ بے ٹیر ہے

ہر عمل کو اپنے میں محکم بناؤں کس طرح
ٖ ٖ مری بیر خود وابستۂ تقدی ہے

تجھ کو بھی رکھنا ہے مالک اپنی رحمت کا بھرم
ما ہوں ٖم میرا لائقِ تعذی ہے

ہو نہ ہو ٖلیں پہ کوئی آنے والا ہے ضرور
موت کے آنے میں شای اس لئے خیر ہے

آپ کی نیچی کا کیسے ممکن ہو جواب
اصل ہے پھر اصل اور تصوی پھر تصوی ہے

اشک غم اس کو مٹادیں گے یقیناً اے سعید
ٖمۂ اعمال میں جو بھی مرے تحری ہے

□□□

O

زن گی روٹھ کے جاتی ہے اَ جانے دو
موت آئی ہے مجھے چین سے مرجانے دو

ابھی دعویٰ نہ کرو اپنی مسیحائی کا
میرے رستے ہوئے زخموں کو تو بھر جانے دو

خود بخود آئے گا پیغامِ رہائی کا مری
اک ذرا فصلِ بہاراں کو َ ٘ر جانے دو

میکدہ بھی ہے کھلا دی وحرم بھی ہیں کھلے
اس پہ بھی کوئی اَ جات ہے گھر جانے دو

بجلیوں کی نہیں توہین گوارا ورنہ
آشیاں خود میں جلا دیتا جانے دو

کیسے پہنچیں گے کنارے پہ یہ ہے بعد کی بت
پہلے ڑھتے ہوئے دری کو ات جانے دو

اور کچھ دیر مجھے رہنے دو میخانے میں
گیسوئے شب کو ذرا اور بکھر جانے دو

میری قسمت میں اگر پھول نہیں ہیں نہ سہی
کم سے کم کا ں سے دامن مرا بھر جانے دو

اپنی منزل پہ بہرحال پہنچنا ہے مجھے
راہ میں کون ٹھہرتا ہے ٹھہر جانے دو

ہجر کی رات جو کاٹے نہیں کٹتی ہے سعید
اس کی قسمت میں نہیں ہوگی سحر جانے دو

□□□

○

غنچے بھی چٹکے نہیں گل بھی ابھی مہکے نہیں
میں سمجھتا ہوں وہ گلشن میں ابھی آئے نہیں

اب َ ٔز ہے مجھے اک ایسی منزل سے جہاں
بندہ پ ور آپ میرا ساتھ دے ت نہیں

تذکرے نت رہے ہیں .رہا اس کے
آپ کی محفل میں ویسے ہم کبھی آئے نہیں

راہزن کو جو بنا ت ہیں اپنا راہبر
وہ کسی صورت بھی منزل پ پہنچ ت نہیں

بیوفا، ظالم، ستمگر، سنگ دل، وعدہ خلاف
لوگ انھیں جو چاہے کہہ لیں ہم تو کہہ ت نہیں

وضع داری میں سعید اپنی کبھی آ نہ فرق
بن بلائے ہم کسی کی .م میں جاتے نہیں

□□□

○

. لی بھی رُت . لتے ہی
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتے ہی

.ڈھ گئی اور قید کی میعاد
طوق و زنجیر کے . لتے ہی

پھر ٹھکانہ نہ مجھ کو کبھی
آپ کی .م سے .تی ہی

جانے کتنے مکاں ہوئے روشن
ا. میرا مکان جلتے ہی

لڑکھڑانے لگے قدم میرے
ز.گی تیرے ساتھ چلتے ہی

□□□

○

بے . . گھومتے پھرتے ہیں جو . زاروں میں
لوگ ان کو بھی سمجھتے ہیں ۔ یاروں میں

کس طرح جائے کوئی سیر چمن کی خاطر
نہ گُلوں میں ہے مہک او رنہ کھٹک خاروں میں

جن کو میں دو ۔ سمجھتا تھا ابھی ۔ اپنا
وہ بھی نکلے مرے دشمن کے طرف داروں میں

ہم کو ۔کردہ ۔ ہی کی ملی ہے یہ سزا
۔م لکھا ہے ہمارا بھی گنہ گاروں میں

ابھی آداب قفس کے مجھے معلوم نہیں
ابھی صیاد میں ہوں ۔زہ ۔ فتاروں میں

یہ حقیقت ہے کہ خود مجھ کو بھی معلوم نہیں
۔ سے ہے ۔م مرا تیرے پ ستاروں میں

کام ۔لوں سے ا ۔ لیں گے ۔ے دیوانے
رخنے پڑجا گے ز ان کی دیواروں میں

وقت کے ساتھ . ل جاتے ہیں حالات سعید
کل جو دلدار تھے ہیں اب وہ دل آزاروں میں

□□□

○

کوئی آ کر مجھے تسکین تو کیا دیتا ہے
اور بے ـتـبی دل میری .ڑھا دیتا ہے

ان کا ا'ازِ ستم کس کی سمجھ میں آ ـ
. دعا دینے سے پہلے وہ دعا دیتا ہے

پ کتر کر مجھے صیاد جو کرتـ ہے رہا
اور میعاد اسیری کی .ڑھا دیتا ہے

اس کو سورج کی شعاعوں نے سزا دی تو نہیں
دھوپ میں بیٹھ کے سایہ کو دعا دیتا ہے

دستِ تقدـ ہے جو لوح زمانے پہ سعید
.م لکھتا ہے مرا اور مٹا دیتا ہے

□□□

○

جو سیدھی راہ پ تھے وہ منزل تلک گئے
تقد ی میں تھا جن کی .ٹ. بھٹک گئے

. . . کشا ہوئے وہ کھلے پھول ہر طرف
جس وقت مسکرائے وہ غنچے پ ٹ گئے

دوچار تنکے تھے وہ کوئی آشیاں نہ تھا
لیکن نگاہ .ق میں وہ بھی کھٹک گئے

کچھ لوگ کوئے ی ر سے پہنچے ہیں دار ت
اور کچھ وہ ہیں جو دار سے دلدار ت گئے

جس وقت بھی چھڑا حق و .طل میں معرکہ
مظلوم تو نہیں تھکے ظالم ہی تھک گئے

جن کی نگاہیں مل گئیں ساقی سے اے سعید
وہ لوگ تو بغیر پیئے ہی کے چہک گئے

□□□

O

رات دن رہتا ہے جو ان کا خیال
نہ غم ہجر ہے نہ فکرِ وصال

چارہ َ اٹھ رہا ہے .لیں سے
آرہے ہیں وہ پوچھنے احوال

مجھ کو سمجھو نہ تم تہی دامن
دو ۔ غم سے ہوں میں مالا مال

شہر میں . . نہیں کوئی قاتل
راستے کیوں ہیں سارے خون سے لال

مسکراہٹ ہے میرے ہو ں پہ
کر رہا ہوں میں غم کا استقبال

ہے عبارت اسی سے ز سعید
اس کی دھن اس کی ۔د اس کا خیال

□□□

O

صیاد ظلم بھی جو کرے مہرباں کہو
. . یہ رہو قفس میں اسے آشیاں کہو

میری وفا میں فرق نہیں آئے گا کبھی
.مہرباں کہو کہ مجھے مہرباں کہو

ظلم و ستم سے تک تعلق سے پیار سے
کس کس طرح سے لوگے مرا امتحاں کہو

تسکین اضطراب غم دل کے واسطے
.کامِ وفا کی کوئی داستاں کہو

تبدیلیاں چمن کا مقدر ہیں اے سعید
اب اس کو تم بہار کہو یہ .ٔاں کہو

□□□

○

وابستہ ان کے غم سے جو دن رات ہم رہے
غم ساری کائنات کے زیرِ قدم رہے

کیوں بجلیوں کا اس پہ نہ لطف و کرم رہے
جس آشیاں سے سارے چمن کا بھرم رہے

اپنی تو زندگی ہی عبارت ہے غم کے ساتھ
کیوں اپنے دل میں حسرتِ تکمیلِ غم رہے

آئے گا خود اثر ہی دعاؤں کو ڈھونڈھتا
دل کی تڑپ کے ساتھ اگر آنکھ نم رہے

وہ ہم سے دور رہ کے بھی ہم سے رہے قریب
ان سے قریب رہ کے بہت دور ہم رہے

دریا پہ جا کے بھی وہ پلٹ آئے تشنہ کام
جو چاہتے تھے پیاس کا اپنی بھرم رہے

ہر نقشِ پا پہ سر کو جھکانے سے فائدہ
کچھ تو سعید سجدوں کا اپنے بھرم رہے

□□□

ایوانوں کی .ت چھڑی ہے
در.نوں کی .ت چھڑی ہے

شیشے خالی جام شکستہ
میخانوں کی .ت چھڑی ہے

کیجئے ذکر ... وَ یباں
دیوانوں کی .ت چھڑی ہے

شمع ہوئی جیسے ہی روشن
پروانوں کی .ت چھڑی ہے

جا ٔ ہ لیجئے اپنے دل کا
ارمانوں کی .ت چھڑی ہے

سن لیں سارے اہلِ ساحل
طوفانوں کی .ت چھڑی ہے

وں سے پی والوں میں
پیمانوں کی .ت چھڑی ہے

اپنوں کی محفل میں سعید اب
بیگانوں کی .ت چھڑی ہے

□□□

O

اپنی رودادِ الم کیوں نہ سنادی جائے
ان کی تصو ِ انھیں کیوں نہ دکھا دی جائے

ساقیا کوئی ہے پیاسا کوئی پی کر مدہوش
یہ جو ر ز وں میں ہے تفریق مٹا دی جائے

ان کو ہوجائے گا ا ز ازہ مری حا ۃ کا
کم سے کم کوئی غزل میری سنا دی جائے

دل میں پ وانوں کے رہ جائے نہ حسرت کوئی
لَو اَ شمع کی مدہم ہو .ڑھادی جائے

پ کتر کر تو رہا کرنے سے بہتر ہوگا
اور کچھ قید کی میعاد .ڑھا دی جائے

ان کا دیوانہ مجھے کہتی ہے ساری د
احتیاطاً یہ انھیں یہ .ت بتادی جائے

اور اک ۃزہ نشیمن کی بنا رکھ کے سعید
.ق کے ذوق کو کچھ اور ہوا دی جائے

□□□

فقط میرے نشیمن ہی پہ یہ بیداد کرتی ہے
کسی گلشن کو یہ بجلی کہاں . . د کرتی ہے

نکل آ۔ نہیں کیوں توڑ کر دیوار ز۔ اس کو
سوال اکثر یہ مجھ سے فطرتِ آزاد کرتی ہے

مجھے کچھ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی
میری بیاں خود ہی میری روداد کرتی ہے

بہار آئی تو ہے گلشن میں لیکن دیکھنا یہ ہے
کسے وہ شاد کرتی ہے کسے ۰شاد کرتی ہے

اک ایسا بھی مقام آ۔ ہے دورانِ اسیری میں
کہ قیدی ہی نہیں زنجیر بھی فر ید کرتی ہے

سعید اس سے توقع رکھ کے کچھ حاصل نہیں ہوگا
یہ د . کسی مجبور کی امداد کرتی ہے

O

ا ۔ر ایسا ہوا پھر کبھی دیکھا نہ َ ۔
کبھی در ۔ سے پلٹ کر کوئی پیاسا نہ َ ۔

آپ کی آ میں اشک آئے تو حیرت کیا ہے
حال بیمار مسیحا سے بھی دیکھا نہ َ ۔

ہم نے خود اپنے نشیمن کو لگائی ہے آگ
ہم سے تو ۔ق کا احسان اٹھا ۔ نہ َ ۔

تیری تصو ۔ نگاہوں میں تھی دل میں ت ی ۔د
میں ت ی انجمنِ ۔ز سے تنہا نہ َ ۔

اس کو موجوں کے تھپیڑوں کا ہو کیا ا۔ ازہ
جو کبھی بھول کے بھی جانبِ در ۔ نہ َ ۔

روشنی کے لئے گھر اپنا جلا ۔ لیکن
میری قسمت میں جو لکھا تھا ا۔ ھیرا نہ َ ۔

کس لئے آپ کے ماتھے پہ شکن آئی ہے
آپ کی ۔ م میں ویسے کوئی آ ۔ نہ َ ۔

ہوش کس کو تھا وہ ۔ ۔ سامنے آئے ہیں سعید
۔ت کر۔ تو کجا ۔م بھی پوچھا نہ َ ۔

□□□

○

یہ سیل اشکِ رواں زینتِ فرات رہے
تمام عمر مری پیاس میرے ساتھ رہے

صفات پہ کبھی اِن کی گئی ہی نہیں
اسیرِ ذات ہمیشہ اسیرِ ذات رہے

نشیمن اپنا ہے ہم کیوں نہ خود لگادیں آگ
یہ درمیان میں کیوں بجلیوں کا ہاتھ رہے

حیات و موت پہ حاصل ہو دسترس جس کو
تو کیوں نہ اس کے تصرف میں کائنات رہے

میں جا ہوں کہ تم خود نہیں ہو ساتھ
تمھارے غم تو بہرحال میرے ساتھ رہے

کہیں تھی خون کی .رش کہیں .ستی تھی آگ
ہمارے سامنے یہ بھی مشاہدات رہے

ان کا ڈر ہے کبھی آندھیوں کا خوف کبھی
چمن میں پتے اسیرِ توہمات رہے

کسی کے غم میں جو ٹپکے ہیں میری آنکھ سے اشک
وہ اشک ہی تو مرے ضامنِ نجات رہے

رہ حیات سے گزرا نہ میں کبھی تنہا
قدم قدم پہ مرے ساتھ حادثات رہے

کسی سے حال ہمارا وہ پوچھ لیتے ہیں
بس اتنے ان سے ہمارے تعلقات رہے

میں ان کے ساتھ بھی رہ کر نہ ان کے ساتھ رہا
وہ مجھ سے دور رہے بھی تو میرے ساتھ رہے

ہر اک پہ ان کی نگاہِ کرم ہوئی لیکن
سعید آپ ہی محرومِ التفات رہے

❑❑❑

یوں تو جانے کو میں ان کی بزم میں اکثر گیا
یہ خبر مجھ کو نہیں کیسے گیا کیونکر گیا

میرے صبر و ضبط کا لیتے نہیں کیوں امتحاں
شاید اب ظلم و ستم سے آپ کا جی بھر گیا

بزم کی رونق تو قائم تھی وہ کیوں کرتے یہ غور
بزم میں کون آکے بیٹھا اور کون اٹھ کر گیا

اے ہجوم نامرادی تو ہی بتلادے مجھے
کس کے گھر جانا تھا مجھ کو اور میں کس کے گھر گیا

اشک آنکھوں میں لبوں پہ آہ دل میں اضطراب
میں بجز اس کے تری محفل سے کیا لے کر گیا

کر رہا تھا میرا قاتل خود بھی قاتل کو تلاش
جانے میرے قتل کا الزام کس کے سر گیا

. . کوئی ساحل تلک جا کر بھی لوٹ تشنہ کام
تشنہ کامی کا تسلسل ۔ لبِ کوث َ ے

ہاتھ اٹھا۔ میں دعا کے واسطے پھر کس لئے
بے طلب اتنا مجھ کو کہ دامن بھر َ ے

پسشِ احوال کو .لیں پہ آ کر وہ سعید
خود بھی ٹ پ اور وہ مجھ کو بھی ٹ پ کر َ ے

❑❑❑

O

رونق کچھ اور بھی ٹ. غم کی .ڑھایئے
جو شمع جل رہی ہے اسے بھی بجھایئے

کیسے کوئی بتائے کہ کیا حادثہ ہوا
یہ راستے کی بھیڑ تو پہلے ہٹایئے

میرا تو ہے یہ فرض کروں گا میں انتظار
. . بھی حضور آپ کا دل چاہے آیئے

میری سے بھی کبھی اپنے کو دیکھئے
آ ٔ ٔ سے کبھی تو نگاہیں ہٹایئے

وہ خود ہی لے کے جائے گا ساحل۔ آپ کو
طوفاں کے رخ پہ اپنا سفینہ .ڑھایئے

َ التفات دو ۔ میں آنے لگے کمی
دشمن کو پھر خلوص سے اپنا بنایئے

پھر کیجئے آپ شوق سے قاتل کی جستجو
دامن سے پہلے خون کے دھبے مٹایئے

موجیں سمٹ کے آپ کے قدموں ۔ آ گی
در۔ پہ جا کے پیاسے کبھی لوٹ آیئے

خود اپنے گھر کو آگ لگاکر سعید آپ
اک .ر یوں بھی جشنِ پ اغاں منایئے

□□□

○

هم محفل سے َ اٹھ جاتے
آپ ستم پھر کس پ ڈھاتے

ید ان کی آتی ہے پیہم
کاش کبھی وہ بھی آجاتے

بے مانگے ِ. مل جات ہے
پھر ہم کیوں دامن پھیلاتے

دیکھنا تھا ِ جلوہ ان کا
موت سے راہ و رسم بڑھاتے

گلشن کی توہین تھی اس میں
دامن کیوں کا ں سے بچاتے

بھولنے کی عادت ہے جس کو
وعدہ اسے کیا ید دلاتے

کس کا جلوہ طور پہ دیکھا
حضرت موسیٰؑ کچھ تو بتاتے

دل دیتا َ ساتھ زبں کا
ہم بھی دعا کو ہاتھ اٹھاتے

غنچے چٹکتے پھول مہکتے
آپ اَ گلشن میں آتے

ہنس ہنس کر پی یت آ
عظمت غم کچھ اور بڑھاتے

ان کا غم پھر ان کا غم ہے
اس کو کیسے دل سے بھُلاتے

پینے سے توبہ کرتے ہی
.دل پھر گھر گھر کر آتے

یہ بھی سعید ان کی تھی عنایت
مڑ کر دیکھا جاتے جاتے

□□□

○

یہ ہے دستور گلشن کا یہ ہیں آداب گلشن کے
چمن میں ..کرے کرتے رہو .ق و نشیمن کے

قفس میں دل کے بہلانے کا کچھ ساماں ضروری تھا
چمن سے ساتھ لایہوں میں کچھ تنکے نشیمن کے

وہ بجلی ہو کہ آ.ھی ہو وہ ہوصیاد یہ گلچیں
گلستاں میں سبھی دشمن ہیں اک میرے نشیمن کے

ابھی تیار بھی ہونے نہ پیہ .ق لہرائی
تباہی تھی مقدر میں ہمارے ہی نشیمن کے

سعید اہلِ چمن کو .ز تھا جن کی حفاظت پہ
.ا جانے کہاں ہیں وہ محافظ اب نشیمن کے

□□□

○

میخانے کا جو حال ہے وہ . پہ عیاں ہے
ہر رن سمجھتا ہے کہ وہ پیر مغاں ہے

اس درجہ کرم ہے مرے صیاد کا مجھ پہ
اب مجھ کو قفس پہ بھی نشیمن کا گماں ہے

کیوں پوچھتے ہیں آپ خود ا ازہ لگالیں
جو حال ہے میرا، مرے چہرے سے عیاں ہے

اپنے دل بے تب کا عالم میں کہوں کیا
اب ان کی تسلی بھی مرے دل پہ َ اں ہے

مٹ جائے گی تریکی سحر ہوگی یقیناً
لیکن وہ سحر میرے مقدر میں کہاں ہے

آجاؤ کہ اب دی کے قابل ہے یہ منظر
جو سامنے جلتا ہے وہ میرا ہی مکاں ہے

غا . نہیں میں پھر بھی سعید اتنا کہوں گا
ہر ای سے ہٹ کر میرا ا از بیاں ہے

□□□

○

ساماں کئی ہیں َ می .زار کے لئے
لازم ہے احتیاط ٔ یار کے لئے

اظہار حق کا کرٔ ہو بندہ نواز اَ
تیار رہیے پھر رسن و دار کے لئے

وں سے پیتا رہتا ہے پیتا رہے گا وہ
کافی ہے یہ شرف ۃے میخوار کے لئے

آداب کیا قفس کے ہیں کیسے بتائے گا
ممکن نہیں ہے ۃزہ َ فتار کے لئے

تو بھی تو آ کے ای دیکھ لے اسے
کرتے ہیں . دعا تیرے بیمار کے لئے

رحمت تو ڈھوٹ تی ہے اسے خود ہی اے سعید
کیاچاہیے اب اور گنہ گار کے لئے

□□□

O

نہ تو دیوار ہی ر ت ہیں نہ در ر ت ہیں
لوگ رہنے کے لئے ایسے بھی گھر ر ت ہیں

. سے ملتے ہیں کھلے دل سے گلے ہم پھر بھی
دو ت دشمن کے پ ٘ کا ہنر ر ت ہیں

اپنی منزل پہ بہرحال پہنچ جا گے
نہ ہی رختِ سفر و عزم سفر ر ت ہیں

ذوقِ . .دی سلامت ہے َ ے شوق سے . ق
ہم نشیمن کی بنا .ر دَ ر ت ہیں

یہ الگ .ت ہے خود اپنی خبر ہم کو نہیں
ویسے ہم سارے زمانے کی خبر ر ت ہیں

ر ت ہیں دل میں محبت جو گلستاں سے سعید
وہ قفس میں بھی گلستاں کی خبر ر ت ہیں

□□□

○

خیر گلشن کی ہو بس میں یہ دعا مانگوں گا
نہ فضا اس کی نہ میں آب وہوا مانگوں گا

دینے والے نے مجھے دے دی جو دینا تھا
آپ کیا دیں گے مجھے آپ سے کیا مانگوں گا

ہوئی آدم کی دعا جس کے وسیلے سے قبول
بس اسی کے میں وسیلے سے دعا مانگوں گا

ہو کے آزاد قفس سے جو میں پہنچوں گا چمن
.ق سے اپنے نشیمن کا پتہ مانگوں گا

جتنے بھی غم ہیں زمانے کے وہ . دے دے مجھے
غم کے مالک نہ میں کچھ اس کے سوا مانگوں گا

بے ز اتنا کیا اس کے کرم نے مجھ کو
میں نے سوچا ہی نہیں یہ کہ میں کیا مانگوں گا

خود مسیحا ہی آ ہے بیمار سعید
اس سے کیا درد کی اپنے میں دوا مانگوں گا

□□□

○

میں ہی خود . . اذن قتل عام دوں
کس لئے قاتل کو پھر الزام دوں

کیوں گلستاں میں نہیں آئی بہار
کس سے پوچھوں اور کسے الزام دوں

دل دی اک بے وفا کو میں نے خود
کیو ں نہ میں اپنے کو خود الزام دوں

قاتلوں میں میرے وہ بھی ہے شری
اب بھلا کس کس کو میں الزام دوں

آستیں میں دو ت کی خنجر ہو . .
کس لئے دشمن کو میں الزام دوں

آشیانے کا مقدر ہی یہ تھا
.ق کو کس واسطے الزام دوں

ہے عبارت غم سے میری ز.گی
تجھ کو کیوں اے چشم نم الزام دوں

ہوَی جو کچھ بھی ہو. تھا سعید
اپنی قسمت کو میں کیوں الزام دوں

❑❑❑

○

نہ تو دامن نہ َ یبان سے وابستہ ہے
جوش و شت مرا ز ان سے وابستہ ہے

جس نے پہنچایہ سلامت اسے ساحل کے قریہ
میری کشتی اسی طوفان سے وابستہ ہے

تجھ سے میں کیسے کہوں میری پیشانی بھی
تیری ہی زلفِ پیشان سے وابستہ ہے

آشیاں .قی ہے یہ جل َیہ کیا فکر اسے
فصلِ گل صرف گلستان سے وابستہ ہے

چارہ َ تیری توجہ تو ضروری ہے
درد ہر حال میں درمان سے وابستہ ہے

تیرے در پہ مرا سر خم ہے تو حیرت کیسی
بندگی فطرت ا ن سے وابستہ ہے

□□□

○

تبسم پہ ہے اور آ نم ہے
ابھی .قی مرے غم کا بھرم ہے

بہت کچھ آپ سے کہنا ہے مجھ کو
چلے بھی آیئے اب وقت کم ہے

وہاں احوال پوچھا جارہا ہے
یہاں بیمار کا ہو ں پہ دم ہے

چمن جو .ق کی زد سے ہے محفوظ
یہ میرے آشیانے کا کرم ہے

کوئی آ ہمارے پونچھتا ہے
ہے کس کا غم جو اتنا محترم ہے

وہ مجھ سے پوچھتے ہیں .م میرا
تجاہل میں بھی ا.ازِ کرم ہے

ہنسی ہو ں پہ میرے تم نے دیکھی
نہ دیکھا میرا دامن کتنا نم ہے

جو کہنا تھا نہ ان سے کہہ سکا میں
سعید اس .ت کا اب ـ بھی غم ہے

❏❏❏

○

رُت ابھی ۔ لی نہیں غنچے ابھی چٹکے نہیں
میں سمجھتا ہوں وہ گلشن میں ابھی پہنچے نہیں

لوٹ کر طوفان سے پہنچے جو ساحل کی طرف
جاننے والے نہیں پہچاننے والے نہیں

اب َ ۰ر۰ ہے مجھے اک ایسی منزل سے جہاں
بندہ ِ ور آپ میرے ساتھ آ ۔ نہیں

کیا سفر دلچسپ ہو۔ ہے عدم آ۔د کا
جانے والے لوٹ کر واپس کبھی آتے نہیں

راہزن کو جو بنا۔ ہیں اپنا راہبر
وہ کسی صورت بھی منزل ِ پہنچ ۔ نہیں

وضع داری میں کبھی اپنی نہیں آئے گا فرق
ہم کبھی رَ۔ غزل اپنا ۔ل ۔ نہیں

□□□

○

نہ کٹتی ہے شبِ غم اور نہ دن ۔ت ہے
تمام رات کوئی کروٹیں .لتا ہے

ہمارے شہر میں امن و اماں کا حال نہ پوچھ
لہو کی ۔یں بہتی ہیں شہر جلتا ہے

وہ چار تنکے سہی ۔م آشیاں ہو اَ
تو بجلیوں کا ارادہ کہاں .لتا ہے

وہ منظر نہیں رہتا کسی سہارے کا
جسے سنبھلنا ہو وہ آپ ہی سنبھلتا ہے

زیدہ ہنسنے کو اچھا نہیں سمجھتا میں
خوشی میں غم کا بھی پہلو کبھی ۔ت ہے

اک آہِ سرد سے بجھ جات ہے پاغ کوئی
کوئی پاغ ہواؤں کا رخ .لتا ہے

سمجھ رہا ہوں جسے ہم سفر میں اپنا سعید
وہ میرا سایہ ہے جو میرے ساتھ چلتا ہے

□□□

رات کے بعد آئی پھر رات
یہ بھی ہے قسمت کی .ت

دن َ۰را اور آئی رات
لے کر ارمانوں کی .ت

حسرت و ارماں یس و الم
اک دل اور اتنے سوغات

ان کا تصور ان کا خیال
ٹ جائے گی ہجر کی رات

پنی کا ہے قحط یہاں
خون کی ہوتی ہے .سات

چھین لے .ڑھ کر اپنا حق
ماَ رہا ہے کیوں خیرات

میں نے شکایت ان کی نہ کی
یونہی نکلی بت میں بت

کیسے بتا اہلِ قفس
گلشن کے کیا ہیں حالات

قتل ڈکیتی لوٹ کھسوٹ
ز کے ہیں یہ عنوا ت

کوئی نہیں ہمدرد سعید
کس کو سنا دل کی بت

❑❑❑

○

غم کی عظمت .ڑھانے کے دن آگئے
آگئے مسکرانے کے دن آگئے

اب َ یہاں تلک ہاتھ جانے لگا
موسم گل کے آنے کے دن آگئے

جام ومینا کی اب کوئی حا. ـ نہیں
ان سے یں نے کے دن آگئے

جو .ل دیں ہواؤں کی فطرت کو بھی
ایسی شمعیں جلانے کے دن آگئے

پھول کھلنے لگے رت .لنے لگی
پھر غزل َ.َ.نے کے دن آگئے

پھر انھیں ید میری ستانے لگی
پھر وہاں آنے جانے کے دن آگئے

بھولنا چاہتا تھا جنھیں میں سعید
ید پھر اس زمانے کے دن آگئے

□□□

○

زلفیں سنواریں اپنی کہ وہ منتشر کریں
ان کی خوشی وہ شام کریں یہ سحر کریں

کہنے سے پہلے آنکھوں سے آ چھلک پڑے
اب اور کیا فسانۂ غم مختصر کریں

آنچ ان کے گھر کی آپ کے گھر تک بھی آئے گی
کرنا ہو جو بھی کام ذرا سوچ کر کریں

ہے میرِ کارواں سے مجھے اتنا پوچھنا
منزل کی جستجو میں کہاں تک سفر کریں

اہلِ قفس کو سیرِ گلستاں کہاں نصیب
کس واسطے وہ آرزوئے بال و پر کریں

دروازہ اپنے دل کا کھلا رکھتے ہوں سعید
وہ جب بھی چاہے آ کے مرے دل میں گھر کریں

□□□

○

جو کرم آپ کے دامن کی ہوا کرتی ہے
نہ دوا کرتی ہے وہ اور نہ دعا کرتی ہے

اپنے ۔ سے اسے کیوں نہ لگائے رکھوں
دولتِ درد تو قسمت سے کرتی ہے

اب ضرورت نہیں فانوس کی کوئی ان کو
اب پ اغوں کی حفاظت تو ہوا کرتی ہے

کتر کے جو رہا کرت ہے صیاد مجھے
بیکسی قوتِ پ واز کرتی ہے

ب ہوجاتے ہیں ہنگامے خموشی میں کبھی
اور خموشی کبھی ہنگامے بپا کرتی ہے

اور ڈھ جاتی ہے کچھ قید کی معیاد سعید
کیو ں یہ د مرے جینے کی دعا کرتی ہے

□□□

O

میری قسمت میں جو ہوۃ ہے وہ ہونے دیجئے
ہنستے ہنستے جو میں روۃ ہوں تو رونے دیجئے

خون بہتا ہے مکاں جلتے ہیں ٹتے ہیں غریب
جو بھی ہوۃ ہے بہرحال وہ ہونے دیجئے

ابھی پڑھتا ہوا دریا یہ اتر جائے گا
میری کشتی کو ذرا غرق تو ہونے دیجئے

پاؤں کے چھالوں کو تسکین تو ہوجائے گی
راہ میں بوۃ ہے کاٹنے کوئی بونے دیجئے

وہ جو مٹی کے مکانوں میں رہا کرتے ہیں
ان کے بچوں کو بھی مٹی کے کھلونے دیجئے

بات جو حق کی ہے وہ کہئے بلا خوف سعید
کوئی ناراض اگر ہوۃ ہے ہونے دیجئے

□□□

O

میں یوں بھی کرتا ہوں آغاز اپنا افسانہ
چھلکنے لگتا ہے آنکھوں کا ان کی پیمانہ

میں اور پیش کروں کیا کہ ہوں تہی دامن
قبول کیجئے اشکوں کا میری نذرانہ

جو میرے دل پہ گذرتی ہے آپ کیا جانیں
میں مسکراتا ہوں یہ بات ہے جداگانہ

ہر ایک چہرے پہ اپنے نقاب ڈالے ہے
کسے ہم اپنا کہیں اور کس کو بیگانہ

کم از کم آپ تماشہ ہی دیکھنے آتے
چھلک رہا ہے مری زندگی کا پیمانہ

کہاں ہوں میں مجھے خود بھی خبر نہیں اس کی
اب اپنے آپ سے میں ہوگیا ہوں بیگانہ

سعید دید کے قابل یہ ربط باہم ہے
کہ ساتھ شمع کے جلتا ہے خود ہی پروانہ

□□□

○

کیا بتاؤں تجھے ٠واقف عرفانِ حیات
موت سے .ڑھ کے نہیں کوئی نگہبانِ حیات

آج وہ محو تماشہ ہے . ساحل سے
موڑ سکتا تھا جو کل ی رخ طوفانِ حیات

٠ع میں . . کوئی .لیں پہ مری آ. ہے
کس لئے پھر میں اٹھانے لگا احسانِ حیات

جس کی تقد. میں لکھا ہے ِپیشاں رہنا
کیسے سلجھائے گا وہ زلفِ ِپیشانِ حیات

خوف سے چو گا اس وقت تو سونے والے
تنگ ہوجائے گا . . عرصۂ دامانِ حیات

کام .ی نہ اَ آ ؤں کے یروں سے
کیسے کر ی رفو چاک َ یبانِ حیات

□□□

O

مجھ سے میخانے کی .تیں کیجئے
جام چھلکانے کی .تیں کیجئے

ہوش اڑانے کی تو .تیں ہوچ..
ہوش میں لانے کی .تیں کیجئے

ہو اَ مجھ کو پ یشاں دیکھنا
زلف بکھرانے کی .تیں کیجئے

پہلے پتھر دیجئے اس کے بعد
آئینہ خانے کی .تیں کیجئے

.ر خاطر ہوَ یِ دل کو سکون
دل کو تڑپنے کی .تیں کیجئے

جس کو دیکھو وہ َ یباں چاک ہے
کس سے دیوانے کی .تیں کیجئے

بے تکلف کرکے آپ اظہارِ حق
دار ـ جانے کی .تیں کیجئے

شمع نے فرض اپنا پورا کردیـ
اب تو پـ وانے کی .تیں کیجئے

زندگی کے تـ کرے . ـ سعید
موت کے آنے کی .تیں کیجئے

□□□

O

ناقدری اربِ وفا دیکھ رہے ہیں
ہم دیکھ رہے ہیں بخدا دیکھ رہے ہیں

چھائی ہوئی دوں پہ گھٹا دیکھ رہے ہیں
ہوگا در میکدہ وا دیکھ رہے ہیں

تمہید نہ ہو ظلم و ستم کی کہیں یہ بھی
اب ان کے کرم حد سے سوا دیکھ رہے ہیں

سجدے کے کچھ آداب ا ہوں گے تو ہوں گے
ہم تو ا نقشِ کفِ پ دیکھ رہے ہیں

طاقت نہیں پ واز کی ہو کیسے رہائی
دروازہ قفس کا ہے کھلا دیکھ رہے ہیں

بل ا. وَں پ آئے ہیں ماتھے پہ شکن ہے
کیا جانے وہ آ ٔ میں کیا دیکھ رہے ہیں

دامن بھی سلامت ہےَ یباں بھی سلامت
و شت کا یہ ا ٔاز دیکھ رہے ہیں

ان کو تو خفا ہوتے ہوئے دیکھ چکے ہم
اب اپنے سے ہم ہو کے خفا دیکھ رہے ہیں

طے منزلِ تسلیم و رضا ہوتی ہے کیونکر
رکھ کر تہہ تیغ اپنا گلا دیکھ رہے ہیں

کیا کیجئے سعید اس کو .ل تو نہیں ت
قسمت میں ہے جو کچھ کہ لکھا دیکھ رہے ہیں

□□□

○

. . کوئی اہلِ غم . کشائی کرے
اس کی ی ساری ٠ائی کرے

آشیاں . . نہیں پھر اسیرِ قفس
کس لئے آرزوئے رہائی کرے

ایسی بستی میں مہر و محبت کہاں
کہ جہاں قتل بھائی کو بھائی کرے

میری کشتی کا طوفاں نگہبان ہے
کیوں کوئی زحمتِ ٠٠ائی کرے

اس مصیبت زدہ پ ہزاروں سلام
جو مصیبت کی خود پیشوائی کرے

خود جو حا. ی طلب ہو کسی سے سعید
کیا کسی کی وہ حا. ی روائی کرے

□□□

○

جن کو دلدار سمجھتا تھا دل آزار بنے
دو ت میرے مرے دشمن کے طرفدار بنے

آج ہم جا کے تماشہ سرِ .زار بنے
جس کو دیکھا ہی نہیں اس کے . یار بنے

بخش دے ی کہ سزا دے ت ی مرضی ہم تو
تیری رحمت کے بھروسے پہ گنہ گار بنے

ـَـَـ.. ہوں غزل اپنی جو ہوت ہوں اداس
میرے مونس مرے ہمدم میرے اشعار بنے

.ت . . حق کی نہیں ہے کوئی کرنے والا
پھر یہ کس کے لئے آ. رسن و دار بنے

غم کا احساس سوا ہوگا تسلی کیسی
غم دی جس نے اَ خود ہی وہ غمخوار بنے

یہ وہ منصب ہے کہ ملتا نہیں آسانی سے
ہاتھ کٹوائے جو کوئی تو عملدار بنے

جو جھکا دیتے تھے سر اپنا ہر اک در پہ سعید
انقلاب آی تو وہ لوگ ہی سردار بنے

□□□

○

میں راہ پہ تھا خیر کی شر ت نہیں پہنچا
بھولے سے بھی . ت خانے کے در ت نہیں پہنچا

میں سوچ رہا ہوں کہ نشیمن مرا آ ٘
کیوں مرحلہ .ق و شرر ت نہیں پہنچا

موت آئے گی کس وقت کسی کو نہیں معلوم
یہ راز کبھی عقل بشر ت نہیں پہنچا

َ داب بلا کا تجھے ا٘ ازہ ہو کیسے
. . تیرا سفینہ ہی بھنور ت نہیں پہنچا

جو بھی تھا مقدر میں وہ ملتا رہا مجھ کو
میں بن کے سوالی کسی در ت نہیں پہنچا

د کو خبر کیا میں کسے دیکھ رہا ہوں
کوئی بھی مری حد ت نہیں پہنچا

شای میرے دل نے نہ دی ساتھ ز.ں کا
.لہ مرا جو .بِ اش ت نہیں پہنچا

کا ں سے بھی رستے میں قات ہوئی ہے
آسانی سے کوئی گلِ ت ی نہیں پہنچا

پہنچا ہے سعید آ ٰ ی ٰ تِ ہر کس و .کس
کوئی بھی آئینہ َ ی نہیں پہنچا

□□□

○

مجھ سے جس نے بھی دشمنی کی ہے
میں نے دل سے اسے دعا دی ہے

ان کے چہرے پہ کیوں اداسی ہے
کیا مری آہ رَ لائی ہے

ڑ رہی ہوگی آشیاں کی بنا
.ق بے وجہ . ٹپتی ہے

تھا نگاہوں کے سامنے ساحل
کس جگہ جا کے ،وَ ڈوبی ہے

جیسے ہی آئے وہ گلستاں میں
ساتھ ان کے بہار آئی ہے

ز گی کے کٹھن سفر میں سعید
موت بھی ساتھ ساتھ چلتی ہے

□□□

○

کس شئے میں کس مقام پہ وہ جلوہَ نہیں
لیکن مذاقِ دیـ ابھی معتبر نہیں

اب اہلِ کارواں کا بھلا اس میں کیا قصور
خود میرِ کارواں کو شعورِ سفر نہیں

بے چین ہوگی .ق تو دیکھا نہ جائے گا
سوچا تھا آشیاں کو جلادوں نہیں

ایسا بھی ایـ درد ہے جس کا نہیں علاج
ایسی بھی ایـ شام ہے جس کی سحر نہیں

یوں ڈھونڈنے ہوں ـی رہگزر کو میں
جیسے کہ ہر مقام ـی رہ َز نہیں

جو کائنات شوق میں تیری طرف نہ ہو
وہ میرا دل نہیں ہے وہ میری نہیں

د بھی ساتھ ہو تو اٹھیں قدم سعید
وہ ہم سفر نہیں تو کوئی ہم سفر نہیں

□□□

حق .ت جو ہے اس کو سنانے کے واسطے
تیار ہوں میں دار پہ جانے کے واسطے

میں نے بنالیا ہے تصور میں آشیاں
بجلی کی زد سے اس کو بچانے کے واسطے

رہتی ہے ان کے نقشِ قدم کی مجھے تلاش
سجدوں کا اعتبار .ڑھانے کے واسطے

صحن چمن میں آپ بھی تشریف لایئے
بے چین ہے بہار بھی آنے کے واسطے

خنجر ہے آستیں میں وہ بصد خلوص
.ڑھتے ہیں مجھ سے ہاتھ نے کے واسطے

میں ز گی تمام منا. رہا جنھیں
وہ آرہے ہیں مجھ کو منانے کے واسطے

احباب ز گی کی دعا دیتے ہیں سعید
میعاد قید میری .ڑھانے کے واسطے

❑❑❑

○

حق پہ مرز ہو تو اِس شان سے مرجا گے
مسکراتے ہوئے مقتل سے َ ر جا گے

میں اَ اپنے نشیمن کی نہ ید رکھوں
آپ ہی کہئے کہاں ق و شرر جا گے

شمع کے ساتھ ہی جل جا گے پ وانے تمام
حق ادا اپنی محبت کا وہ کر جا گے

میری بگڑی ہوئی تقدیر نہ لے گی کبھی
ان کے بکھرے ہوئے گیسو تو سنور جا گے

تیری رحمت نہ اَ دے گی سہارا ان کو
تو بتا تیرے گنہگار کدھر جا گے

ہم کو حا ت ہی نہیں زادِ سفر کی کوئی
لے کے ہم ساتھ فقط عزم سفر جا گے

مسکراتے ہوئے جس بزم میں آئے تھے سعید
ہم اسی بزم سے دیدۂ تر جا گے

□□□

○

جو غم ہے جاوداں اسے دل سے بھلا نہ دے
غم کوئی دل میں آئے اسے راستہ نہ دے

وہ میرے گھر کو آگ لگا کر ہیں خوش
یہ آگ بڑھ کے ان کے ہی گھر کو جلا نہ دے

مانا کہ ہر دعا تری مقبول ہے
بھولے سے بھی تو جینے کی مجھ کو دعا نہ دے

وہ بھی مری طرح سے پریشاں نہ ہوں کہیں
نادان ان کے ہاتھ میں تو آئینہ نہ دے

دشمن سے بھول کر بھی کبھی لے نہ انتقام
اس کی سزا یہی ہے کہ اس کو سزا نہ دے

میں نے بنایا تو ہے تصور میں آشیاں
لیکن کہیں یہ برق اسے بھی جلا نہ دے

جو مانگنا ہو مانگ لے خالق سے اے سعید
جا کر ہر اک کے در پہ تو ہر دم صدا نہ دے

□□□

O

. میں . . د ہوا کیا بولوں
کس نے . . د کیا کیا بولوں

خود مجھے اپنا پتہ ید نہیں
اب کسی کا میں پتہ کیا بولوں

روکھی پھیکی سی ہیں خوشیاں ساری
غم میں ہے کتنا مزہ کیا بولوں

خون کے دھبوں پہ ہے میری
کون قاتل ہے مرا کیا بولوں

حال پسی مری وہ کرتے رہے
سوچتا ہی میں رہا کیا بولوں

خود ہوا روئی بجھا کر جن کو
ان پاغوں کی ادا کیا بولوں

کیوں ہے لکنت زدہ اب میری زباں
سامنا کس کا ہوا کیا بولوں

ساتھ لے کر وہ بہار آئے ہیں
اب میں گلشن کی فضا کیا بولوں

اس نے کچھ مجھ سے کہا تھا لیکن
اس نے کیا مجھ سے کہا کیا بولوں

اب خود اپنے سے خفا ہوں میں سعید
کیوں ہوں اپنے سے خفا کیا بولوں

❑❑❑

سعید شہیدی کی

سعید شہیدی شاعر محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔ وہ نگاری میں ع:''. ادیوانہ. ش و
. محمدؐ ہوشیار'' کے ترجمان ہیں۔ چو حدیث دل ہے۔ اسی لیے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
دل کی گہرائیوں سے نکل کر دل کے چہرے پر شبنم ما بکھر رہی ہے۔ سعید کی درجن بھر
نعتوں میں سلاست، سادگی اور بہت سادہ .تی مضامین رقم ہیں۔ صغیر کے گویوں
کی طرح دیار مدینہ کی آرزو، وہاں کی فضاؤں کی دلکشی ان کے اشعار کی ز ہے۔
کی اغلب ردیفوں میں شہر مدینہ سے رونق ہے۔ مدینہ دراصل فردوس روی زمین ہے۔
حضورؐ کے روضہ کی وجہ سے اس کی مٹّی کی خوشبو خلد. یں سے خوشتر ہے۔ یہاں کے پ وں
کی بولیاں جنّت کے چہچہوں سے دلر. ہیں۔ جیسا کہ قدیم گو شاعر شہیدی نے کہا تھا کہ
کاش میری روح. نی قفس کو توڑ کر ای پ ے کے ما حضرت کے روضے کے کسی شجر پ
اپنا آشیانہ بنالے۔ سعید کہتے ہیں:

وہ فردوس ی رشک فردوس ہے
اسے آزمانے مدینہ چلو
کہیں لوٹ آ نہ ہر سعید
مدینہ بسانے مدینہ چلو

کے موضوعات کو اصلی اور فرعی حصّوں میں بیان کیا جا سکتا ہے جن کو اساسی اور

ؐ نوی موضوعات کا ٰ م دیَ ‌ی ہے۔اساسی موضوعات میں مولود نگاری،نور نگاری،معراج نگاری، ذکرِ رحمت، ذکرِ ‌ ؐ تخلیق کائنات، ذکرِ دیِ رمدینہ، ذکرِ محبوب الٰہی، ذکر خلق مجسّم اور قرآنی آیت شامل ہیں۔ؐ نوی موضوعات میں مطا ‌ عرش، ذکر علم لدنّی وامّی، ذکر مہر ت، ذکر حضورؐ کا سایہ نہ ہو ٰ ،معجزات ٰ م ٰ میَ امی اور منقبتی مضامین شامل ہیں۔

سعید نے آسان مصرعوں میں اساسی اور ؐ نوی مضامین کو یوں بیان کیا ہے کہ بعض اشعار سہل ممتنع کی صنف میں آتے ہیں۔کچھ عمدہ اشعار جو دونوں موضوعات پ ہیں:

اپنی قسمت کی بلندی پ نہ کیوں ٰ زاں ہوں ہم
لامکاں ‌ جوَ ی اس کے مکاں ‌ آئے ہیں

لکھنے کا ‌ . ‌ . ارادہ کیا
و. میرے قلم کو آی ہے

ان کا سایہ نہیں تھا سچ ہے
کائنات ان کے زی سایہ ہے

. . ‌ ے دامن رحمت سے ہے وابستہ سعید
پھر اسے غیروں سے کیا کام مدینے والے

سکون ہے دل بے قرار کو کیا کیا
زبں پہ . . بھی محمدؐ کا ٰ م آی ہے

اے ختم رُسل اے شاہِ اُمم . ید مجھے فرماؤ گے
اے ·زشِ کعبہ شمعِ حرم . ید مجھے فرماؤ گے

ا·ِ· واولیا کرتے ہیں سجدے جس جگہ
اللہ اللہ ہم بھی ایسے آستاں ۔ آ ہیں

اس سے بہتر بھی کوئی اور وظیفہ ہوگا
میرے . پ ہے "ا ·م مدینے والے

سعید کے اس شعر پ جو" ثیری ہے گفتگو تمام کرتے ہیں:

· ا کے گھر کی بھی عظمت ہے میری وں میں
مدینہ بہرحال پھر مدینہ ہے

❑❑❑

سعید شہیدی فنا فی العلیؑ تھے

منقبت کا منفرد لہجہ

سعید شہیدی کی منقبت پڑھتے ہوئے یہ احساس ہوتا ہے کہ جب کبھی مولا علیؑ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کی روح جھومنے لگتی ہے۔ یہ رقصِ روح اُسی وقت ہوتا ہے جب عاشق منزل فنا میں ہوتا ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ اس فنا میں اس کی دائمی بقا ہے۔ بقول میرا

ع: شمع کشتہ ہوں فنا میں ہے بقا میرے لیے

فارسی اور اردو میں سب سے زیادہ منقبتیں یا منقبتی اشعار حضرت علیؑ کی شان میں ہیں۔ سعید شہیدی کا منقبتی کلام خود ایک مکمل دیوان کی حیثیت رکھتا ہے جس کا آغاز انہی کے اب و جد نے حیدرآباد دکن میں کیا اور منقبت کو خاص مضامین اور ایک توانا لہجہ دیا۔ سعید شہیدی کے ددھیال اور ننھیال میں نبیؐ اور آل نبیؐ کی مدح سرائی کا رواج تھا۔ چنانچہ ایک طرف ان کے پرنانا مرحوم نجی صاحب عمدہ شاعر تھے اور دوسری طرف ان کے دادا اور بخصوص والد مہدی علی شہید شہید یار جنگ جو میرانیس کے نواسے پیارے صاحب رشید کے شاگرد خاص تھے منقبت اور سلام میں خاص لہجہ رکھتے تھے۔ ''علی کو کہتے ہیں پروردگار کہنے دو'' ان کا معروف اور مقبول ترجیع بند مخمس کی شکل میں موجود ہے اور اسی طرح تین سو سے زیادہ سلام شائع ہو چکے ہیں جن کی تاثیر اور تقلید سے محافل ولا اور مجالس عزا آج بھی مہک رہے ہیں جس کو ہم ''دبستان شہید'' کہتے ہیں۔ سعید شہیدی اسی دبستان کا نو واور

تکمیل بھی ہیں جس کو ان کے فرز رشید شہیدی جو عمدہ ممتاز شاعر ہیں آگے بڑھا رہے ہیں اور صغیر بخصوص دکن میں اسی د ن کے مقلد سرفراز آتے ہیں۔ مولا علیؑ کی ذات اقدس کا جمال جلال اور کمال کا دبنگ اور قلندرانہ لہجہ میں اظہار اس د ن کی شنا ہے۔ علیؑ کے مقام ومنز کے بیان میں یہاں کوئی مصلحت یا رواداری کی گنجایش نہیں۔
یہاں شاعر علیؑ کے عشق میں ڈوب کر قرطاس پر اشعار ابھار ہے۔ یہاں جرأت، سلیقہ اور حوصلہ کی ضرورت ہے اور یہ ہرا ن کے بس کی بات نہیں۔ سعید نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔

مدح کرنے ہے علیؑ کا
حوصلہ دیکھئے آدمی کا

ذکرِ علیؑ کو جرأت مردانہ چاہیے
میثم نے جا کے دار پہ کی ہے علیؑ کی بات

سعید شہیدی اس مدحتِ حیدرؑ پر فخر کرتے ہیں اور اسی کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دیتے ہیں اور اسے دعا کرتے ہیں نبیؐ اور آل نبیؐ کے سوا کسی کی مدح نہ کروں۔

قسام ازل نے تقسیم کیے عہدے
مولاؑ کی ثنا خوانی حصّے میں مرے آئی

نبیؐ اور آل نبیؐ کی ثنا سے ہٹ کے کبھی
قصیدہ اور کسی کا لکھوں خدا نہ کرے

میرے بھی تھے مداح علیؑ بھی ہے
ہے سعید اب مد حیدرؑ مرے گھر کا مزاج

سعید نبیؐ اور آل نبیؐ کے تمسک کو د کی . سے .ڑی نعمت سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں یہ. َ ٘ ی ہ ہستیاں ہی اہل حق ہیں۔ چنانچہ ان کی مدح وثنا میں ز ٘ گی بسر کر دو بس ان کی خوشی خوشی اور ان کے غم پ ماتم کرو۔

. کے . جس کے محمدؐ . کے . جس کے علیؑ
اہل حق کا ای ایسا قافلہ ہم کو

کرو ثنائے علیؑ اور حسینؑ کا ماتم
بس اس سے ہٹ کر نہ د میں کوئی کام کرو

سعید یہ عمل خود بھی کرتے ہیں اور دوسروں کو کرنے کی ٹ کید بھی کرتے ہیں۔ اِسے وہ خا ٘ انی دو ٹ اور د. ٹ ن کی نعمت سمجھتے ہیں۔

مجھے بطور وراثٹ مرے .ٰرگوں نے
متاع حُب شہیدان کربلا دی ہے

منقبتوں میں عموماً علیؑ کے ٘ م، کام، ا م، سلام اور ولائی جام کا کلام ہوٹ ہے جو سعید کی منقبتوں میں بھی موجود ہے۔ ان عمومی مضامین کے ساتھ ساتھ کچھ خصوصی مطا . سعید کی منقبت کی پہچان ہے جن میں نصیری سے خوش آو ی مقسّر سے بے زاری، . لین اور ٘ ع کے موقع پ مولا علیؑ کی تشریف آوری، قبر میں داغ ماتم کی روشنی جام ولا کی مستی اور غدیر خم سے ساغر کشی وغیرہ شامل ہیں۔

اس مختصر تحر یں میں یہ ممکن نہیں کہ سعید کے پُر جوش، در ی کا پورا شرین پ نی سینچا جا سکے لیکن ہماری کوشش یہ ہوگی کہ اتنا تو ساغر میں کھینچا جائے کہ تشنگی بجھ سکے۔

جہاں ٹ حضرت علیؑ کے ٘ م کا تعلق ہے شاعروں نے ہر زاویۂ عشق و منطق سے عمدہ مضامین ٹ اشے جس کی جمع آوری کے لیے دفتر درکار ہے۔ حضرت علیؑ کے حروف عین

(ع)لام(ل)اوریے(ی) کی کرشمہ سازی دیکھئے۔

ع سے عین عبادت کا سر ا م ہوا
ل وہ لام کہ جس لام پہ اسلام ہوا
ی سے یور ہوئے مشکل میں ہر اک بندہ کی
صدقے اس ہم کے کیا خوب علیؑ ہم ہوا

علاّمہ اقبال نے رموز بے خودی میں ای پوری حضرت علیؑ کے ہم القاب کنیات کی تشریح میں لکھّی ہے۔ای جگہ کہتے ہیں حضرت علیؑ کو مرتضیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ اُن کی تلوار سے بطل حق سے الگ ہوئی۔انھیں بو ت اب اس لیے کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے (ت اب) مٹی سے بنائے گئے جسم کوز ر کرلیا تھا۔

مرتضیٰ ہتیغ او حق روشن ا ۔
بو تابؑ از فتح اقلیم تن ا ۔

ای اورجگہ اقبال کہتے ہیں:

ہمیشہ ورد زب ں ہے علیؑ کا ہم اقبال
کہ پیاس روح کی بجھتی ہے اس نگینہ سے

علیؑ کا ہم ہو ورد زب ں اور دم نکل جائے
اب اپنی موت سے کچھ کام یہ چاہتا ہوں میں

سعید کہتے ہیں:

ہم علیؑ آتے ہی زب ں پہ
دل کو کیا تسکین ہوئی ہے

جہاد زندگی میں . . کوئی مشکل مقام آیا
زباں پہ بے تکلّف یا علیؑ تیرا ہی نام آیا

سمجھ کر حاصل ایماں، علیؑ کا نام لیتا ہوں
بہرصورت بہرعنواں علیؑ کا نام لیتا ہوں

میرے . پہ تو رہتا ہے صبح و مسا یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ
بندہ پرور یہی ہے وظیفہ میرا یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

. . یہ پوچھا گیا اس کا مطلب ہے کیا قل کفا ھل اتیٰ لا فتیٰ
مسکرا کر جواباً یہ میں نے کہا یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

ورد کرنے لگا میں جو نادِ علیؑ بھول بیٹھے فرشتے جو تھا پوچھنا
وہ بھی کہنے لگے میں بھی کہنے لگا یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

ورد نادِ علیؑ کا اے نداں
اصل میں روح کی طہارت ہے

سعید کی منقبت میں ایسے اشعار کی کمی نہیں جن میں مقام و منزلت علیؑ کا ذکر ہے۔ ان اشعار میں سعید نے عقیدہ کی گیرائی اور مطالب کی گہرائی پیش کی ہے۔ انہی اشعار میں شاعر کی شعریت کے جوہر بھی کھلنے لگتے ہیں۔ ہر منقبت کی بحر اور قافیے کی نسبت شعر کبھی بیانیہ، کبھی سوالیہ اور اغلب شاعرانہ خوبیوں سے سجایا گیا ہے۔ سعید استاد شاعر ہیں ان کی

شعری ۔ ۔ حضرت مسرور مستند استاد کے ز یر نگرانی ہوئی جو بڑی خوش قسمتی کی بات تھی کیو مسرور نے۔

ع: شا د جو بنا اُسے استاد کرد یا

سعید کہتے ہیں۔

کسی کو ذات علیؑ کا نہ ہوسکا عرفان
بالاتفاق یہ ۔ عارفین کہتے ہیں

کسی کا کسی کا وصی کسی کا ا
یہ ۔ صفات ہوں جس میں اسی کی بات کرو

مدح خواں ان کے خود ہیں پیمبرؐ سعید
اب تو مدح علیؑ واجبی ہوگئی

جبیں کو میری نقش پے حیدرؑ پہنچنا ہے
نگاہوں کو مری دوش پیمبرؐ پہنچنا ہے

جس کو ہو تھا داماد خیرا اس کے گھر خود ستارہ آئے گا
آپ انتظار اس کا کرتے رہیں آپ کو دن میں رے آ گے

آپ قنبر کے رُتبے سے واقف نہیں اور سمجھنے چلے ہیں مقام علیؑ
بندہ پرور ارا کوئی چیز تو چھوڑ دیجے ا و نبیؐ کے لیے

شاعر مقام ومنز ۔ علیؑ کو کبھی بستر رسولؐ پ سونے اور کبھی سورج کو پلٹ دینے کے واقعے سے ش. ۔ کرت ہے۔

شام ہجرت فرش احمدؐ اور تلواروں کی چھاؤں
میرے مولاؑ کو سکوں سے ایسی نیند آئی کہ بس

اس شعر کے پہلے مصرع میں ش. ہجرت کی منظر کشی ہے کہ حضورؐ کے گھر کے اطراف مشرکین ننگی تلواریں لیے صبح کا انتظار کر رہے تھے اور علیؑ سکون کے ساتھ حضورؐ کے بستر پ آرام کی نینداس لیے بھی سو رہے تھے کہ حکمِ رسولؐ کی تکمیل . سے .ڑی عبادت تھی اب راتوں کے جاگ کر وظیفوں کی ضرورت نہ تھی۔ ردیف کے لفظ ''بس'' نے سکون کی حدآ مقرر کر دی۔ یہی .ڑی شاعری ہے۔

اک اشارے پ اُسے واپس پلٹ آ. پڑا
شاہِ خاور جا تھا شاہِ خیبر کا مزاج

ا اور شعر میں سعید نے پورے واقع کو بیان کیا۔ ش. ہجر اور صبح محشر کی نشست ا مصرع میں مضمون کو فلک بوس کر رہی ہے۔

. ی مرضیٔ خالق علیؑ نے دے کے اپنا
ش. ہجرت تجھے اب صبح محشر پہنچا ہے

شاعر عاشق علیؑ ہے وہ علیؑ کے عشق ہی کو اپنا سرمایہ جا ہے۔ وہ علیؑ کی غلامی اور بندگی میں اپنے وجود کو بھی بھولنے لگتا ہے۔ عشق کا نشہ اُسے . ب و مستی سے ہم کنار کر دیتا ہے اور پھر اُسے زمانے کی بھی پ وا نہیں رہتی۔ وہ فنافی العشق کی منزل پ آ جات ہے۔

جو ہو . ب . ب کامل جو ہو شوق والہانہ
مجھے اس کا غم نہیں ہے کہ . ل ـ ی زمانہ

علیؑ کی بندگی میں اک مقام ایسا بھی آتا ہے
خود اپنے آپ کو بھی بھول جاتے ہیں علیؑ والے

درِ علیؑ ہے یہاں دل نماز پڑھتے ہیں
یہ سجدہ شرط ہے تکمیل بندگی کے لیے

سعید کبھی خود اور کبھی دوسروں سے سوال کرتے ہیں جنھیں یہ معرفت کی روشنی حاصل نہیں۔

جواب حیدرؑ صفدر کہاں سے لاؤ گے
مزاج دان پیمبرؐ کہاں سے لاؤ گے
مباہلہ میں ہوئے جمع پنجتن یکجا
تجلیوں کا یہ منظر کہاں سے لاؤ گے
ابو تراب کے در کے سوا زمانے میں
سعید سجدوں کا محور کہاں سے لاؤ گے

سجدہ کے مضمون کو رنگین کر دیتے ہیں:

جبین شوق اتنا یاد رکھنا
مرا سجدہ بقید آستاں ہے

دل کہیں اور ہے سرخاک پہ رکھ کر حاصل
دوست سجدہ کی یہ توہین ہے سجدہ تو نہیں

سعید کی منقبت کا ایک خاص موضوع نزاع یا جاں کنی کا ہنگام ہے۔ اسلامی تعلیمات میں موت کے دروازے پر یہ بڑا سخت وقت ہے یہاں انسان بے بس ہے اور امداد اور توجہ الٰہی کا محتاج ہے تاکہ آسانی سے موت کی آغوش میں پناہ لے سکے۔ شاعر کے عقیدہ میں

مشکل کشا شیر خدا مظہر العجائب حضرت علیؑ مدد کو آتے ہیں۔

م یہ ہوں میں بھی اسی کا سعید
ہر بلا م سے جس کی ٹلتی رہی

پکارے سلیقہ سے کوئی اَ
وہ آواز دیتے ہیں آواز پ

فارسی اور اردو کے شاعروں کے پ س اس موضوع پ چیدہ چیدہ اشعار ملتے ہیں۔ ا کی غزل کا مقطع ہے کہ حضورؐ ہاتھ میں ساغر لے کر میرے بلین پ آئے اور فرما یا تو کیا سمجھ رکھا تھا کہ تیرے مشکل وقت میں نہ آؤں گا۔

ساغر آ ی و گفتند بوقت اع
پنداشتی کہ ساقی کو نمی رسد

سعید کی تقریباً ہر منقبت میں اس موضوع پ اشعار آتے ہیں۔ ہمارے مطالعے میں شا ی ہی اردو کا کوئی اور شاعر ہو جس نے اتنے زی دہ اشعار وہ بھی رت بیانی سے لکھے ہوں۔ سعید نے . . . مضامین پیدا کیے ہیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ مومن کی ای شنا یہ بھی ہے کہ مرتے ہوئے اس کے . پ مسکراہٹ ہوتی ہے۔ سعید نے کہا ہے کہ یہ تبسّم مولا علیؑ کی جلوہ ئی کا نتیجہ ہے۔ اقبال کا مشہور شعر ہے۔

نِ مردِ مومن . تو گویم
چوں مرگ آ ی تبسّم . . او

اَ سعید کی مختلف منقبتوں سے اس موضوع کو چُن کر بکھیر دی جائے تو معلوم ہوگا کہ عقیدہ کے یقین سے لحد کی منزل ہر گام پ سعید نے اشعار لکھے ہیں جس سے ان کی . ئیات نگاری اور رت بیانی معلوم ہوتی ہے۔

میں واقف ہوں علیؑ .لیں پہ آتے ہیں دم آ ٘
سعید اس واسطے اب ز ٘گی اچھی نہیں لگتی

میں اس لیے مرنے کی دعا ما َ رہا ہوں
تو ٘ ٘ع میں آئے گا مرے دل کو یقیں ہے

یہ وقت ٘ ٘ع کہوں گا رشید سے میں سعید
نکل رہا ہے مرا دم علیؑ کی .ت کرو

اجل آ کر کھڑی ہے سر جھکائے میری .لیں پہ
یقیناً میرے مولاؑ کی سواری آ رہی ہوگی

آ َ مری .لیں پہ مولاؑ مرا
موت میرے لیے ز ٘گی ہوگئی

آئے جو ٘ ٘ع میں تو نئی ز ٘گی ملی
صورت َ حیات ہیں مولائے کائنات

٘ ٘ع کا وقت ہے مسکراؤں نہ کیوں میری د ینہ امید .آئی ہے
میری .لیں پہ آ ہے مولاؑ مرا موت مانگی تھی میں نے اسی کے لیے

علیؑ بالیں پہ ہیں جو پوچھنا ہے پوچھ لو ان سے
فرشتو قبر میں آرام نہ چاہتا ہوں میں

آ گیا کیا تری بالیں پہ ترا عقدہ کشاؑ
مرنے والے ترے ہونٹوں پہ ہنسی کیسی ہے

علیؑ بالیں پہ ہیں لب پہ ہنسی ہے
کہاں کی موت یہ تو زندگی ہے

یقیناً موت میری حاصل صد زندگی ہوگی
علیؑ بالیں پہ ہوں گے میرے ہونٹوں پہ ہنسی ہوگی

سعید نے بالین کی جلوہ نمائی کو لحد میں نکرین کے سوال و جواب اور داغ ماتم سے جوڑا ہے۔

علیؑ بالیں پہ ہوں گے داغ ماتم ہوں گے سینہ پر
سعید اس پر بھی کیا میری لحد میں تیرگی ہوگی

جو مجھ سے پوچھا نکرین نے امام ہے کون
اشارہ کرکے سرہانے میں مسکرانے لگا

فرشتو کیسا سوال و جواب تربت میں
اب آگئے ہو تو بیٹھو علیؑ کی بات کرو

داغ ماتم جو میں ساتھ لے کر ـَ ـ

قبر میں ہر طرف روشنی ہوگئی

عقیدتی شاعری دل کے الاؤ سے نکل کر قرطاس پ پھیلتی جاتی ہے۔ جس میں آتش فشانی لاوے کی طرح ـَ می روشنی اور سوزش ہوتی ہے۔ ہر قسم کی دھاتیں اور معد ت اس میں گھل مل جاتی ہیں۔ عقیدتی شاعری میں شاعر کا عقیدہ شرط ہے اَ شاعر اِسے صحیح سمجھتا ہے تو شعر میں مطلب صحیح ہے اس میں قاری ی سامع کو چون و پ ا کی گنجایش نہیں رہتی، یہی سچی شاعری کی قدر اور حری ت ہے۔ حضرت علیؑ کی تفضیل اور تنقید و تحقیر کے اشعار اردو میں موجود ہیں۔ یہاں تحقیر ان معانی میں ہے جہاں ای تفضیلی اُسے مقام و منز ت علیؑ سے نیچا سمجھتا ہے۔ شاعر نے اِسے مقسّر ٖ م سے ی دکیا ہے جو علیؑ کے مقام اور شان میں کسر اور تقسیم کرت ہے۔ یہاں سعید کا لہجہ صوفی شاعروں کی طرح تند و تیز ہو جات ہے۔ حافظ جیسے صوفی شاعر جو شافعی عقیدہ کے پیرو تھے بہت ہی تلخ الفاظ سے اُس شخص کو دشنام دیتے ہیں جو علیؑ کے اعلیٰ درجات اور اقدس ذات کا اقرار نہیں کرت ۔

.شمناں منیش حافظا تولّا کن

ـ جمہ: (دشمنوں کے ساتھ نہ بیٹھ حافظ اور تولّا کر)

ت خویش طلب کن بجان ہشت و چار

ـ جمہ: (آٹھ اور چار (۱۲امام) کے طفیل سے اپنی ت کو طلب کر)

حرام زادہ و . فعل و شوم و بے ٖ ی د

ـ جمہ: (جو شخص حرام زادہ ہے، . معاش ہے منحوس اور بے اصل ہے)

بمدح شاہِ جہاں کے کجا کند اقرار

ـ جمہ: (وہ . دشاہ جہاں (مولا علیؑ) کی تعریف کا . اقرار کرت ہے)

متابعت بمنافق چو می کنی بگذر

ترجمہ: (منافق کی پیروی کیوں کرتا ہے ترک کردے)

زیادہ گفتن بمش ہزار استغفار

ترجمہ: (اس کا بیہودہ نام نہ لے ہزار استغفار پڑھ)

یہ چند شعر حضرت علیؑ کے قصیدے نمبر (۵) دیوان حافظ سے ہوئے۔ بعض منقبتوں میں سعید نے بعض اشعار میں یہ لہجہ بھی اختیار کیا ہے۔ بقول علاّمہ اقبال جو انھوں نے (۳۴) شعر کی ''سپاس جناب امیر'' مطبوعہ مخزن ۱۹۰۵ء میں لکھی۔ فرماتے ہیں:

اما چہ کنم مئے تولاّ

تند است بروں فتد ز مینا

ترجمہ: (کیا کروں آپ کی محبت کی شراب ایسی تیز ہے کہ دل کی بوتل سے ہو ں پہ اُبل پڑتی ہے)

یہاں یہ مئے ولا بھی سعید کے دل کی بوتل سے اُبل رہی ہے۔

نہ بھول کر بھی کبھی تم کسی کی بات کرو
علیؑ کا ذکر کرو بس علیؑ کی بات کرو

میں سنا تو سکتا ہوں مدح اپنے مولاؑ کی
آپ سن بھی تے ہیں پہلے یہ بتا دیجے

. . عہد مصطفیؐ میں منافق کوئی نہ تھا
سورہ منافقون کا آیا تھا کس لیے

مقسّر سے مجھے وابستگی اچھی نہیں لگتی
علیؑ کے دشمنوں سے دوستی اچھی نہیں لگتی

غدیـ خُم میں علیؑ کو نبی کے ہاتھوں پ
منافقوں سے نہ دیکھا ـَیـ دیکھا

ولا کے جام سے پ ڑھتا ہے نشۂ ایماں
مئے غدیـ ضروری ہے ز ـ گی کے لیے

غدیـ خُم جہاں پ حضرت علیؑ کی ولایـ ـ کا اعلان ہوا تھا شاعروں نے خم سے فا ـ ہ اٹھایـ ہے اور اس کو مئے اور ساغر سے بھی جوڑا ہے۔

د ـ ـ نِ شہید بخصوص سعید کا ایـ خاص موضوع نصیری ہے۔ ـ ر حوالوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ صدر اسلام کے دور میں ایـ منحرف فرقہ حضرت علیؑ کی کرامات اور کرشمات سے متاـ ہو کر ان کو ربو ـیـ ـ کے درجہ پ ما تھا۔ اس قلیل فرقے کے لوگ مسلمان نہیں تھے اور اسی شرک پ مولا علیؑ نے ان کو قتل بھی کیا تھا۔ چنانچہ کچھ افراد مشرف بہ اسلام ہوئے اور ان کی ولایـ ـ کو تمام عمر سرمایہ ز ـ گی سمجھتے رہے۔ اَ چہ اب فرقہ نصیری کا وجود نہیں لیکن اسلامی منقبتی شاعری اب بھی ان قدیم واقعات کا کچھ ر ـَ لیے ہوئے ہے۔ اردو شاعری میں عربی فارسی اساطیری علامات اصطلاحات کا ذکر ہو ـ رہتا ہے، ہما، عنقا، کوہ قاف، جوئے شیر جیسی درجنوں علامات آج بھی اردو شاعری میں آتی ہیں۔ اسی طرح نصیری پ قصایـ اور مناقب میں نصیری پ اشعار بطور استعارہ بھی دیکھے گئے ہیں۔ علاّمہ اقبال ''سپاس جناب امیر'' میں کہتے ہیں:

از ہوش شدم به ہوشم
گوئی کہ نصیریٔ خموشم

ترجمہ: (میں ہوش کھوکر بھی ہوش وحواس میں ہوں یعنی ایک نصیری کی طرح خاموش زندگی گزار رہا ہوں)

اردو منقبت میں شاید کوئی شاعر ہو جس نے اتنے زیادہ اشعار کہے ہوں۔سعید کی کوئی بھی منقبت اس موضوع سے خالی نہیں۔سعید کے والد میر مہدی علی شہید نے کہا تھا۔

''علیؑ کو کہتے ہیں پروردگار کہنے دو'' تو بیٹے نے ان لوگوں پر یعنی نصیریوں پر تمام عمر اشعار کہے جن کی تعداد زیادہ ہے ہم مشتے از خروارے یہاں نمونہ کے طور پر لکھتے ہیں۔

سعید کو حضرت علیؑ کو نصیریوں کا خدا لکھنا پسند ہے۔یہ شاعرانہ ظرافت بھی ہے۔ حضرت علیؑ کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی۔

نصیری کا خدا حق کا ولی میرا امام آیا
بلا فصل احمد مختار کا قائم مقام آیا

حضرت عباسؑ جن کا لقب علمدار باوفا بھی ہے ان کی ولادت پر کہتے ہیں:

پسر زہراؑ کا اور ام البنین کا دلبر آیا
نصیری کے خدا کے گھر وفاؤں کا خدا آیا

یہ انداز دیکھئے:

میں ڈھونڈنے نکلا تھا سعید اپنے خدا کو
کعبہ میں نصیری کا خدا مل گیا مجھ کو

نصیری اس خوشی میں کیوں گلے ملتا نہیں مجھ سے
مرا بھی تو امام آیا اگر تیرا خدا آیا

شاعر جانتا ہے کہ نصیری غلطی پر ہے شرک کر رہا ہے وہ علیؑ کی محبت میں دیوانہ ہو گیا ہے اسی لیے کہتا ہے:

ہے مظہر ·ا پ تجھ کو گماں ·ا کا
دیوانے اے نصیری تجھ سے بھی کم ملیں گے

میرے مولاؑ کو جو کہہ رہا ہے ·ا شرک میں مبتلا ہے وہ ما·
. . بھی آ یہ نصیری کوئی سامنے ہاتھ بڑھ ہی یَ دوستی کے لیے

نصیریوں کو . ا کیوں کہوں کہ ان کا · ا
مری ہر ا یہ مصیبت میں کام آ · ہے

ما ہوں میں نصیری کو غلط فہمی ہوئی
آپ کا کیا اس میں بگڑا یہ بتادیجے حضور

اے نصیری مرا مولاؑ ہی · ا ہے تیرا
تجھ پہ الزام لگا کر مجھے کیا · ہے

سعیدظر نہ طور پہ یہ ا · ہ بھی دیتے ہیں کہ:

کہیں تمھیں بھی نہ وہ ہم نوا کرلیں
نصیریوں سے نہ الجھو کبھی · ا کے لیے

سعید آ · کار اپنا فیصلہ اور اپنی نصیحت کردیتے ہیں:

نصیریو یہ خیال بطل تمھیں ڈبو کر رہے گا اک دن
جسے · ا تم سمجھ رہے ہو · ا ہے · انہیں ہے

سعید نے اپنی آ · ی سانس یہ مدحتِ حیدرؑ کی وہ عشق علیؑ کی دو یہ سے مالا مال

تھا۔خود کہتے ہیں:

چھین سکتا نہیں کوئی

الفت مرتضٰی وہ دو ت ہے

سعید نے کئی منقبتیں پنجتن پ ک لکھّی ہیں کیو وہ انہی کو محور ایمان اور ارکان دین سمجھتے تھے۔

محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ

انھیں کو اصل میں ارکان دین کہتے ہیں

ہم نے حضور اکرمؐ کی گوئی کو علاحدہ بیان کیا ہے۔یہاں ہم مزی پنجتن اور رہ اماموںؑ پ لکھے گئے منقبتی اشعار سے صرف دو تین شعر تبرک کے طور پ پیش کرتے ہیں۔

حضور اکرمؐ اپنی بیٹی فاطمہؑ کی تعظیم میں کھڑے ہو جاتے تھے۔شہزادی کو تسبیح کا ورد حضورؐ نے دی۔سعید ان دونوں فضیلتوں کے رے میں کہتے ہیں:

وہ خود ہے مر تعظیم ا ی ء کے لیے
وہ خود بھی اٹھتا ہے تعظیم فاطمہ کے لیے

زوں کا بھرم ق ہے جس سے
وہ تسبیح جناب فاطمہؑ ہے

ای جگہ کہتے ہیں:

فاطمہؑ کے لال کا صدقہ ہے اے بندہ نواز
آج ت ق ہے جو محراب و . کا مقام

بندہ پور یہ ماننا ہوگا
لا الہ کی صدا حسینؑ سے ہے

□□□

سعید شہیدی کی سلام نگاری

سلام ای مستقل صنف سخن ہے جسے مرثیے کی توسیع میں شامل کر ت ہیں۔ عربی اور فارسی ادب میں سلام کی صنفی اور تخلیقی وجود نہیں، یہ مکمل . صغیر کی پیداوار ہے۔ چنانچہ فارسی سلام بھی . صغیر ہی کے شاعروں نے یہاں کی عزاداری کی عام فضا سے متا ث ہو کر کہے ہیں۔ ت ر حوالوں سے ث . ت ہے کہ سلام کی ابتدا دکن سے ہوئی اور پھر اس کے ارتقائی مدارج شمالی ہند میں طے ہوئے لیکن سلام کا سنہری دور وہی زمانہ تھا جس میں ر ث ئی ادب کے فلک پ ا اور دبیر آفتاب اور ماہتاب بن کر چمکے۔ اردو کے پہلے صا . دیوان شاعر سلطان محمد قلی قطب شاہ سے لے کر آج ت ہر . ڑے اور ممتاز شاعر نے اردو ی فارسی میں سلام کہے۔ سلام اَ چہ گذشتہ دو صدیوں سے غزل کی ہیئت میں کہا جا رہا ہے لیکن ابتدا سے اِسے ہر ہیئت میں . ت َ ی۔ اسی لیے قدم سلام مربع، مخمس، مسدّس، مثنوی، ت جیع و ت کیب بند کے علاوہ قطعات وغیرہ بھی کیے گئے۔ سلام کے مطلع میں پہلے سلام علیک، فاتحہ، سلام، سلامی، مجرا مجرائی جیسے الفاظ استعمال کیے جاتے تھے جو آہستہ آہستہ . ی سلام نگاروں نے متروک کر دیے۔ ابتدا میں سلام کا مقصد صرف حضور اکرمؐ اور . ُ رگانِ دین کی روحوں پ درود و سلام بھیجنا تھا چنانچہ وقت کے ساتھ ساتھ دوسری مذہبی اورا نی قدریں بھی اس میں شامل ہوتی گئیں۔ اَ چہ سلام ہیئت میں مقصدی غزل معلوم ہوتی ہے لیکن اس میں غزل کی طرح روما اور سوقیانہ الفاظ کی کھپت نہیں ہو سکتی۔ اَ چہ یہاں بھی شاعری

تعلّی اور فخر و مباہات کی گفتگو کرتا ہے لیکن اس کا لہجہ عجز و انکساری سے لبریز رہتا ہے۔ شاعری کے تمام محاسن سلام میں بھی قدر سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہاں تہذ ، ثقافتی، علمی، اخلاقی اور ا نی قدروں کا ذکر آتا ہے۔

سلام میں ماحول اور اپنے دور کے مسائل کی چھاپ سنائی دیتی ہے۔ موجودہ دور میں سلام معریٰ اور آزاد میں بھی لکھّا جا رہا ہے — آج کل سلام سے ثواب عقبیٰ کے علاوہ اخلاص سازی کا کام لیا جا رہا ہے۔ کتاب اخلاق کا شا ہی کوئی درس ہو جو سلام میں موجود نہ ہو، لیکن ان تمام قدروں کو ر تے ہوئے اردو سلام میں واقعہ کربلا اور شہدائے کربلا کا ذکر ضروری ہے۔ کربلائی سلام کا محور امام حسینؑ کی ذات اور ان کی شہادت ہے جو ا تحری کی شکل میں اشعار میں پھیلی ہوئی ہے۔ چنانچہ یہاں شخصیت امام حسینؑ ا مینارۂ روشنی ہے جو ا نوں کی طوفانی ز گی میں ظلم و استبداد سے نبرد آزما ہونے کا موقع کرتی ہے۔

اس مختصر تمہید کے بعد . ہم سعید کے سلاموں کا جا ہ ی تے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سلام کا ا از بھی منفرد ہے جو د. ت ن شہید کی پہچان ہے۔ سعید کے مطبوعہ سلاموں کی تعداد ۳۲ ہے۔ . کہ ان کے والد مہدی علی شہید کے تین سو سے ز دہ سلام شائع ہو چکے ہیں۔ شہید پیارے صا . رشید لکھنوی کے شاَ دار شد تھے۔ چنانچہ سلام کے ارتقا میں جو اقدامات رشید لکھنوی نے ا م دیے اسے شہید اور پھر ان کے بعد سعید اور رشید فرز سعید نے . ت ۔ چنانچہ سلام میں تغزّل، بعض مقامات پ بہاریہ مضامین اور ساقی موں کی جھلک صاف سیدھے الفاظ میں انہی کی دین ہے۔ یہاں سلام کے مطلع میں سلام مجرائی فاتحہ وغیرہ نہیں آتے۔ سلام میں سعید نے اغلب ایسی بحروں کا انتخاب کیا ہے جن میں نغمگی ہے۔ ز دہ ت سلام مردّف ہیں جس کے تکرار سے الفاظ کے ت نم میں شدّت پیدا ہو جاتی ہے۔ سعید کے سلاموں کی بحریں ز دہ ت چھوٹی اور متوسط ہوتی ہیں لیکن لمبی بحر میں بھی نغمگی اور روانی . قی رہتی ہے۔ سعید کے سلاموں میں کم از کم چھ شعر اور ز دہ سے ز دہ

رہ اشعار آتے ہیں۔سلام میں درد اور گداز اس طرح نظمایا ہے کہ یہ الفاظ دل کے روں کو چھیڑ دیتے ہیں اور آنکھوں سے آ وں کی لڑیں شروع ہو جاتی ہیں۔

منقبتی اشعار خصوصاً حضرت علیؑ کی شان میں ای خاص سماں ھ دیتے ہیں جس کے ساتھ مجلس امام حسینؑ کی نسبت دوسرے موضوعات پُراث اور پُر درد شعر آتے ہیں۔ جیسے اس سلام میں:

علیؑ کی مدح کرتا ہوں یہی اک کام قی ہے
اسی وجہ سے د میں میرا نم قی ہے
ہزاروں کے گلے کاٹے علیؑ کی تیغ نے لیکن
ابھی بچّے کی ت کھودنے کا کام قی ہے

ای خوبصورت منطقی اشارے سے عمدہ مضمون نکالتے ہیں:

تلاوت لازمی قرآں کی ہے تفسیر سے پہلے
علیؑ کی مدح کیجے ماتم شبیرؑ سے پہلے

محمد علی جوہر نے اپنے شاہکار شعر میں اسلام کی زگی کو شہادت حسینؑ سے جوڑا ہے۔پہلے مصرعہ میں دو موتیں ہیں جہاں ظاہری یت ای ہار بن گئی۔

قتلِ حسینؑ اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

سعید نے اپنے سلام میں کہا:

زمیں ت ہے ت خ نیلی فام قی ہے
فضا میں فاطمہؑ کی جان کا پیغام قی ہے

سلاموں کے بعض اشعار معانی کے دفتر سمیٹے ہوئے ہیں۔الفاظ کے دامن بوں کی می سے جل اٹھتے ہیں اور شعر سیدھا دل میں پگھل جاتا ہے۔اس تاثیری اث کے ساتھ

شعر سہل ممتنع کی دستار پہنا ہوا ہے۔ ذیل کے صرف دو شعر ای سلام کے دیکھئے۔ یہاں کچھ زیدہ نہ کہہ کر کچھ کہہ دی۔ پورے واقعات جو ای دفتر میں جمع ہوں ای شعر میں سمو دیے۔ اسی کو کہتے ہیں قطرے میں دجلہ دکھا اور دیکھنا۔ الہامی شعر ہے:

عباسؑ ی آئے جو میدان کی رضا
زینبؑ بس اپنے زوؤں کو دی رہی

اکبرؑ کے بعد ز میں کیا دلکشی رہی
لیلیٰ تمام عمر یہی سوچتی رہی

سعید کے سلاموں میں خوبصورت اشعار جو معنی آفرینی سے لبریز ہیں:

غم حسینؑ کی مجلس ہے مر تخلیق
ہم اس فضا میں نئی ز گی بناتے ہیں

اہل حق کا کوئی کرت ہے اَ ذکر سعید
کٹتی ہے اس کی ز ں سر بھی قلم ہوت ہے

حقیقت میں سمجھتے ہیں وہی مفہوم آزادی
جو ہیں زنجیر پ ئے عابدؑ مضطر سے وابستہ

کمان کفر ا نے کو ہے کوئی دم میں
حسینؑ ابن علیؑ آستیں پ ڑھاتے ہیں

روزِ عاشورہ امام حسینؑ نے صرف حضرت علیؑ اصغر کو دفن کیا تھا۔ کسی شاعر نے کہا تھا:

رات دن د میں پیہم زلزلے آتے نہیں

یہ زمیں اب ت علی اصغرؑ کو بہلانے میں ہے

سعید شہیدی نے اس موضوع کو بہت درد و گداز سے پیش کیا ہے۔اس شعر کی خوبصورتی یہ بھی ہے کہ یہاں کوئی ؑم اور واقعہ کا بیان بھی نہیں۔

زلزلے سا زمین میں آ ہے

کس نے پہلو ٔل دی تہہ خاک

حضرت عباسؑ اور حضرت سکینہؑ یعنی چچا بھتیجی کی محبت جو علم اور مشکیزہ سے عیاں ہے سعید کے شعر سے یوں ظاہر ہوتی ہے۔

اک جان ہیں دو قا ٔ عباسؑ اور سکینہؑ

ہر وقت تم کو یکجا مشک و علم ملیں گے

نفسیات نگاری کی مرقع نگاری ٔی شاعری کی دلیل ہے۔ان دو شعروں میں وہ کیفیت جو ٔطنی ہے ظاہری عمل سے ظاہر ہو رہی ہے۔یہ دو شعر صاحبِ دل کے لیے پورا مرثیہ ہے۔

ر ٔب کھوئی ہوئی سی بیٹھی ہے اشک آنکھوں سے جا رہے ہیں

جو ہاتھ جھولا جھلا رہے تھے وہ اب بھی جھولا جھلا رہے ہیں

خیال اصغرؑ کا آ رہا ہے حواس گم قلب ہے پ یشاں

ر ٔب اٹھ اٹھ کے دوڑتی ہے کہ جیسے اصغر بلا رہے ہیں

سعید شہیدی کی شاعری میں علیؑ اصغر کا تبسّم ای خاص موضوع ہے۔درجنوں اشعار اس معصوم شہید کے تیر کھانے کے بعد کے تبسّم سے ان کے سلاموں اور بعض نوحوں میں موجود ہیں۔ہم یہاں مضمون کی نوعیت سے کسی تشریح بغیر صرف شعر پیش کرتے ہیں ت کہ معلوم ہو جائے کہ سعید کوششیں کرتے ہیں کہ ای پھول کے مضموں کو سو رَ سے ٔ ھیں۔

ملیں گے سینکڑوں .وک فلکن تمھیں لیکن
تبسّم علی اصغرؑ کہاں سے لاؤ گے

.پ کے ہاتھوں پہ آئے تیر کھائے مسکرائے
بے ز.ں کی .َ کا ہے یہ خلاصہ دیکھئے

بے ز.ں کا تھا تبسّم یہ تھی ضرب حیدری
لشکر اعدا میں ہے اک حشر .پ دیکھئے

رونے لگے سپاہی جو فوج ی.ی کے
اصغرؑ نے ہنس کے فتح کا اعلان کردی

شیرحق کے پوتے کا تھا یہ حوصلہ ورنہ
تیر کھاکے َ دن پ کون مسکرا ہے

اس مختصر سی عمر میں .ریخ ہے گواہ
پیغمبروں نے بھی نہ دی ایسا امتحاں

پیش تبسّم اصغر رہے سعید
وقت اخیر موت کی آ جو ہچکیاں

رو رہا ہے . لشکر مسکراتے ہیں اصغرؑ
کہیے کون ہارا ہے کس نے فتح پ ئی ہے

وہ بے ز.ں کا تبسّم و حر کا تیر
عجیب تھے یہ سوال و جواب مقتل میں

تبسّم علی اصغرؑ کے بعد پھر د
ہوئی نہ طا . بیعت کسی امام کے ساتھ

شبِ عاشور شمع بجھا کر لوگوں سے کہا َ ی تھا کہ وہ ت ریکی میں جا ت ہیں۔ چنانچہ تقریباً ہر شاعر نے اس موضوع پ اپنی اپنی بساط سے مضمون ت اشے سعید شہیدی کے سلاموں کے چند شعر دیکھئے:

کس کے دل میں کس قدر ایمان کی ہے روشنی
دیکھتے ہیں شہ ش . عاشور گُل کرکے پ اغ

ذکر غم حسینؑ سے محفل سجی رہی
گُل ہوَ ی پ اغ روشنی رہی

سعید شہیدی نے سحر عاشور کی روشنی، اذان حضرت علی اکبرؑ سے بھی مضامین نکالے ہیں۔ حُر روز عاشور . طل کے لشکر سے نکل کر حق کے لشکر میں شامل ہوا۔

صبح عاشور کو اکبرؑ سے اذاں دلوا کر
حُر کی سوئی ہوئی قسمت کو جگاتے ہیں حسینؑ

روز عاشور اذاں دے گا جو ہم شکل رسولؐ
حُر ا ھیرے سے نکل کر روشنی میں آئے گا

حضرت عباسؑ کی جلا ت۔ غم حسینؑ کے اشکوں کی اہمیت، کربلا کی ز رت تشنگی اور خاک کربلا میں دفن ہونے کی آرزو پ کئی اشعار سعید شہیدی کے پ س ہیں۔ یہاں صرف نمونے کے طور پ کچھ شعر بغیر مز تشریح اور توضیح کے ہوتے ہیں:

مقام فکر و ہے جلا ت عباسؑ
ز ں پہ آتے ہی الفاظ تھرتھراتے ہیں

کوئی آ ہمارے پونچھتا ہے
ہے کس کا غم جو اتنا محترم ہے

پ نی پیا تو ڑھ گئی کچھ اور تشنگی
شا کسی کی پیاس مجھے د آگئی

کیا حقیقت آپ کے سجدوں کی ہے
سجدہ گاہ انء ہے کربلا

معترف ہے جس کی ساری کائنات
حق کا ایسا معرکہ ہے کربلا

درد اور غم شہدائے کربلا پ احساساتی شعر دیکھئے۔

نہ پوچھ تیزی ثیر درد کرب و بلا
ہم اپنے درد کی رفتار بھول جاتے ہیں

یہ جاں بھی لے لے یہ لباس جسم بھی لے لے
زمانہ چھین کر دیکھے غم کرب و بلا ہم سے

ہم سعید شہیدی کے آ ی دو سلام کے شعروں پ گفتگو تمام کرتے ہیں:

یہ ما ہوں وہ کربلا کا شہید اعظم ۰ انہیں ہے
بقا ۰ ا کے لیے ہے لیکن حسینؑ کو بھی فنا نہیں ہے

ی مدحِ بو ابؑ ہو ی ماتمِ حسینؑ
میرا سعید اس کے سوا مشغلہ نہیں

□□□

سعید شہیدی کے مرثیے

سعید شہیدی کی پہچان میں مرثیہ کو دخل نہیں۔ بہت کم لوگ اس سے واقف ہیں کہ انھوں نے کم از کم دو مرثیے کہے ہیں۔ یہ مراثی کلاسیک مرثیوں کی صنف میں شمار نہیں ہوتے بلکہ . ی ی مابعد . ی طرز کے مرثیوں میں رکھّے جاتے ہیں۔ سعید کا ا ی مرثیہ جو َ ی رہ بند ی چھیاسٹھ (٦٦) مصرعوں کا ہے اس کا عنوان ''حسین ابن علیؑ'' ہے۔ اس مرثیے میں فضیلت ا ن مقام ا ن سے گفتگو ہے اور ا نی قدروں کے ارتقا پ . ا ن کامل کا ذکر ہوت ہے تو حسین ابن علیؑ کی ذات کا ت کرہ بن جات ہے۔ ہم یہاں چند مصرعوں کو ا ی دوسرے سے پیو دے کر نمونے کے طور پ مرثیے کا حاصل پیش کرتے ہیں۔

منزل تہذ ی . پ ی د آت ہے م حسینؑ
.ب آزادی کا ہے آغاز ا م حسینؑ
ختم ہے جس پ کمالِ نوع ا ں وہ حسینؑ
جس کا ہے اخلاق ا نی پہ احسان وہ حسینؑ
جس کی ہر ہر . ت شرح دین و ایماں وہ حسینؑ
ز گانی جس کی ہے تفسیر قرآن وہ حسینؑ

تھا زمانہ میں جو اک ا ن کامل وہ حسینؑ
جو محمدؐ کی دعاؤں کا تھا حاصل وہ حسینؑ
جو زمانہ کو . ل دے اپنی . . دی کے ساتھ
قوم کی قسمت جگا کر سوئے آزادی کے ساتھ
ہو وہ جس عالم میں اعلان صداقت کر سکے
نوک نیزہ پہ بھی سر جس کا قیادت کر سکے

دوسرا مرثیہ سولہ بند کا مسدّس ہے جو حضرت زینبؑ کی ز . نی سفر کوفہ و شام اور قید ز ان شام کے متعلق اپنے بھائی حسینؑ مظلوم سے اپنے دل کا حال اور کنبہ کا ل اور صبر کے . رے میں ہے۔امام کی قبر پہ بہن کا مرثیہ بہت دل سوز ہے۔ یہ مرثیہ یوں شروع ہوتا ہے:

. . ہوئی قید سے رہا زینبؑ
اے سعید آئی کربلا زینبؑ

اور ختم ہوتا ہے:

بھائی . . فی امان اللہ
چلی ہمشیر فی امان اللہ

❑❑❑

سعید شہیدی کی نو   نگاری

شاعری کی قدیم ترین صنف نو   ہے۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کے بین سے نو   کی ابتدا ہوئی اور پھر رفتہ رفتہ د   کی ہر ز ن اور د   کے ہر اُس مقام پ نو   پہنچ گ ی جہاں موت پہنچ سکتی تھی۔ عربی ادبیات میں حضرت آدمؑ سے منسوب شعر، سریانی ز ن میں نوحے کی ز ن میں ملتا ہے۔ سرجیمس جان فری زر اپنے کتاب کولڈن ب ڈ میں لکھتے ہیں: ''۔ ایسیس (Isis) اپنی بہن کے ساتھ جا کر اپنے شوہر Osiris کی لاش کے قری ب بیٹھ گئی اور مسلسل نو   و بین کرنے لگی تو لوگ اس سے متا ث ہوئے۔ چنانچہ یہ نو   و بین کے اشعار ای   عام رسم کی صورت میں ہر مرنے والے پ ڑھے جانے لگے، یعنی تقریباً چار ہزار سال قبل مسیح نو   مقبول ہو چکا تھا۔ قدیم یو نی میں ''مسز موس'' ساتویں صدی قبل مسیح، ہندوستان میں سنسکرت کا شاعر ''امارو'' چوتھی صدی قبل مسیح، روم میں ''   لس'' پہلی صدی قبل مسیح کے شاعر نے بھی نوحے لکھے جو اس دور میں بے پناہ مقبول ہوئے اور اسی طرح د   کے مختلف حصوں میں معروف نو   نگار شعرا پیدا ہوئے اور درد دل کے نغمے سناتے رہے۔ جہاں ت   اردو شاعری کا تعلق ہے نو   بھی دکن کی سرزمین سے نکلا اور جلد ہی شمالی، مشرقی اور غربی ب صغیر ہند میں پھیل گ ی۔ نو   عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی رو پیٹنا، بین کر اور چلّا کر مرنے والے پ رونے کے ہیں۔ اصطلاح میں نو   امام حسین علیہ السلام ی شہدائے کربلا کے مصا ئ ب   کو کہتے ہیں۔ مہذب

اللغات کے مولف جناب مہذب لکھنوی نے اس میں دو شرطیں .ڑھادی ہیں کہ ای ہی فرد کے حال میں ہو اور کسی ای کی ز .ن ہو۔ بہرحال نوحوں کی بیاضوں سے آ ٘ الذکر شرط کی ۔ نہیں کی جاسکتی ہے۔

اردو نعتیہ مضامین میں حضرت فاطمہ زہراؑ سے منسوب ای کی ٘ ہی کی جاتی ہے. . کہ میں ابن صباغ نے اسے نو لکھا ہے اور اس کے موضوع اور مطا . نو کے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس نو کا ای معروف شعر ہے:

او پ کا اقتباس ہم نے اپنی کتاب ''کائنات نجم'' جلد دوم کے مضمون ''نجم آفندی نوحوں کا پ وردگار'' سے دی ہے۔ ہمارا مقصد اس تحری میں مختصر طور پ نوحوں پ روشنی ڈالنا ہے اس لیے ہم یہاں نو کی ۔ ریخ، ۔ ریخی ارتقا اور دوسرے شعرا کے نوحوں کے تقابل سے َ ۔ کرتے ہیں۔ چند اہم مسائل اور موضوعات جو نوحوں سے منسلک ہیں نکات کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

ا۔ نو ،مرثیہ اور سلام کی طرح اردو شاعری کی ای مستقل صنف سخن ہے۔

ب۔ نو اَ چہ عربی اور فارسی ادب میں موجود ہے لیکن اردو نو مرثیے ہی کی طرح .صغیر کی تہذ اور سماجی قدروں کا آئینہ ہے۔

ج۔ یہ سچ ہے کہ نوحے پ تحقیقی اور تنقیدی کام جس کا وہ مستحق ہے ابھی ۔ نہ ہوا لیکن یہ .ت خوش آیند ہے کہ گذشتہ چند دہائیوں میں نوحے نے اپنی طرف ادیبوں، شاعروں اور محققوں کو متوجہ کرلیا ہے۔

د۔ نو عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی مرنے والے پ رو ٘ اور بین کر ٘ ہے۔

ھ۔ اردو نو بھی ای منظوم صنف ہے جو گذشتہ چند صدیوں سے سلام ۔ غزل کی

ہیئت میں لکھا جار ہا ہے۔ جس میں درد و گداز، رقت و گریہ کے عوامل بھرے ہوتے ہیں اور عموماً اس کو راگ یا ترنم سے اس طرح ادا کیا جاتا ہے کہ اس پر سینہ زنی بھی ہو سکے۔

و۔ دور قدیم میں نوحے ہر ہیئت میں لکھے جاتے تھے چنانچہ آج بھی قدیم مخطوطات اور مطبوعات میں نوحے مربع، مخمس، مثنوی، مسدّس، ترجیع اور ترکیب بند میں آتے ہے۔

ز۔ نوحہ قدیم ترین صنف رثائی شاعری ہے۔ یہ بات پورے اعتماد کے ساتھ شاید نہ کہی جا سکے کہ مرثیہ نوحے کی توسیع ہے یا نوحہ مرثیہ کا اقتباس۔

ح۔ یہ بھی سچ ہے کہ نوحے کا رواج عورتوں میں زیادہ تھا اس لیے زنانی مجالس میں صرف نوحہ خوانی ہوتی تھی دوسرے خود نوحہ عورتوں کے بین و گریہ زاری کا ترجمان سمجھا جاتا تھا لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ سلام اور مرثیہ کی طرح نوحوں میں بھی رثائی ادب کے دوسرے موضوعات آنے لگے۔ اس کے باوجود آج بھی صنف نوحہ مترنم اور غنائیت سے لبریز ہے جس پر لوگ جواب پڑھ سکیں اور سینہ زنی ہو سکے۔ یہ سچ ہے فریدکی کوئی لے نہیں لیکن نوحے میں نغمگی کی ضرورت ہے اگرچہ آج کل آزاد شاعری میں بھی نوحوں کا رواج بڑھ رہا جن میں درد و گداز لفظوں کے اندرونی غنائیت اور درد سے بھرپور ہے۔

ط۔ رثائی ادب کے تنقید اور تفسیر نگاروں نے نوحہ نگاروں کے نوحے کو اس کے موضوعات کی روشنی میں مبکی، انقلابی، ماتمی، الوداعی وغیرہ وغیرہ زمروں میں تقسیم کیا ہے۔

ی۔ نوحوں میں اغلب دیکھا گیا ہے کہ سلیس سادہ زبان میں گریہ وزاری، سوز و گداز کے موضوعات کو جگہ دی جائے۔ چنانچہ محاسن زبان اور علم بدیع کی صنعتیں نوحوں

میں بہت کم آتی ہیں لیکن بعض نوحے اس مسائل سے مبرّا ہیں۔

ک۔ نوحوں میں سوز اور درد پیدا کرنے کے لیے ہندی کے رسیلے درد بھرے شبد استعمال کیے جاتے ہیں کہ شیر. ڈھ جائے اور ماحولی کیفیت دل کے روں کو چھیڑ دے۔ اس ضمن میں شاعر اہل بیت، نوحوں کے پ وردگار نجم آفندی کے نوحوں کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ ہم نے اپنی کتاب میں اس پ تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ل۔ بعض افراد نے شخصی مرثیوں کی طرح شخصی نوحے لکھّے لیکن عموماً مرثیہ کی طرح نو کا م صرف کربلا کے واقعات اور شہدائے کربلا سے وابستہ روایت اور ان کے کردار و گفتار پ ہے۔

م۔ بعض شاعروں نے مناجاتی، فریدی، جیحی، تعزیتی اور تبریکی نوحوں میں ان موضوعات کو کیا جس مقصد کے لیے اس صنف کو . یا تھا۔ ہمارے شعر وادب میں ایسی نظمیں جنھیں نو کہا یہ ہے موجود ہیں۔

ن۔ کربلائی نوحوں کو بلاتفریق مذہب وملت شاعروں نے کیا ہے۔ یہ بھی. صغیر کی خصوصیت ہے کہ یہاں غم شہدائے کربلا سے متا ہر مذہب کا حسا س فرد ہے۔

اس مختصر تمہیدی گفتگو کے بعد سعید شہیدی کے نوحوں کے . رے میں یہ نکات قابلِ ذکر ہیں:

1. سعید کے نوحوں کی تعداد جو آج ہمارے پ س مطبوعہ شکل میں موجود ہیں کُل ا س (۴۹) ہے۔

2. . سے چھوٹ نو چھ (٦) شعر اور . سے . ڈا نو ۱۲۱ اشعار کا ہے اس طرح کل اشعار کی تعدا (۴۵۵) ہے۔

3. ان ا س نوحوں میں کئی نوحے ا ہی شہید کے . رے میں ہیں جنھیں ''ماتم''

یا ماتمی نو کہہ تے ہیں۔

4. بعض نوحے لفظ اوامصیبتا واویلا، ، اماں، یا علیؑ، عباس اکبر، سکینہؑ اصغر بی بی احافظ وغیرہ ہی ردیف سے منظوم ہوئے ہیں جو خاص مواقع ریخوں میں پڑھنے کے لیے لکھے گئے ہیں۔

5. یہاں نوحوں میں روایت مکالمات اور واقعات کے ساتھ ساتھ ت کو انگیخت کرنے کا سامان موجود ہے۔

6. بعض نوحوں میں سینہ زنی کو موثر کرنے کے لیے غنائیت کے ساتھ مصرعوں کی تکرار ہے۔

7. بعض نوحے مخمس اور مسدّس ہیئت میں ہیں۔

8. نوحوں کی زبان سلیس، سادہ اور عام فہم ہے۔ بعض الفاظ بھاشا زبان اور ہندی اودھی کے بھی نوحے کی تاثیر میں اضافہ کرتے ہیں۔

9. اگرچہ ان نوحوں میں تشبیہات، استعارات کا دخل زیادہ نہیں تاکہ والے کی تمام توجہ اس کے دردوغم اور سوز وگداز پر جمی رہے۔

10. تقریباً تمام نوحے مردف ہیں اور نوحوں کے درد والم میں سعید نے خود کو بھی شامل کیا ہے۔

سعید شہیدی نے استاد نجم آفندی کے شاہکار نو ''عباسؑ تجھے اہل وفا یاد کریں گے'' ایک پنج بندکا نو ''عباس تا اجوش وفا یاد رہے گا'' تصنیف کیا ہے۔ سعید کے نوحے انقلابی اور مبکی موضوعات کے حامل ہوتے ہیں۔ دونوں طرح کے نوحوں میں ترنم اور بحر کی تھاپ ہوتی ہے جس پر سینہ زنی اور ماتم کیا جا سکتا ہے۔

کو کے گوشے گوشے میں شبیرؑ کا ماتم ہوتا ہے
تکبیر بھی بسمل ہو کے رہی تکبیر کا ماتم ہوتا ہے

ا ٔ از . لتے رہتے ہیں افکار . لتے رہتے ہیں
ہر لحظہ . لتی د میں شبیرؑ کا ماتم ہوت ہے

یوں تو سعید شہیدی کے درجنوں مشہور نوحے ہیں لیکن بعض کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ ان کے بغیر مجلس تکمیل نہیں ہوتی۔ جیسے حضرت سکینہؑ کی موت پ ز ٔ ان میں یہ نو :

دم توڑتی ہے خاک پہ ٔ دان ۔ حسینؑ
سیّدا ں ہیں ساری پ یشان ۔ حسینؑ

ٹی ہے پ ٔ اور نہ منہ ڈھانپنے ردا
غسل و کفن کا کیسے ہو ساماں ۔ حسینؑ

لے دے کے ز ٔ گی تھی اسی سے ر بؑ کی
کیسے جئے گی اب وہ پ یشان ۔ حسینؑ

زینبؑ غری . کس کو کہانی سنائے گی
د سے کوچ کرگئی ٔ دان ۔ حسینؑ

غر . ۔ ہے قید خانہ ہے زینبؑ کرے گی کیا
میّت پہ خود ہی پڑھتی ہے قرآں ۔ حسینؑ

عاشور کی رات وہ آ ٔ ی رات ہے کہ ابھی نبیؐ کا نواسا پنجتن کی آ ٔ ی نی ز ہ ہے۔ بہن زینبؑ کو معلوم ہے کہ آنے والا دن آل نبیؐ پ قیامت ڈھائے گا۔ اس رات کی منظر کشی کرتے ہوئے زینبؑ کے بین سے سعید شہیدی نے شاہکار، درد انگیز نو تخلیق کیا

ہے جس میں سیدھی سادھی ز .ن میں درد آمیز .ٰ .ت اور حقائق پوشیدہ ہیں۔ ہم یہاں نوحے کے پورے سات شعر پیش کررہے ہیں۔

عاشور کی ش . زینبؑ نے کہا اے رات ذرا آہستہ َ ر
احسان ترا مجھ پہ ہوگا اے رات ذرا آہستہ َ ر

عباسؑ علمبردار ابھی تلوار پہ صیقل کرتے ہیں
کل ان کو ہے جوہر دکھلا اے رات ذرا آہستہ َ ر

لُٹ جا گے کل خیمے سارے جل جائے گی مسند احمدؐ کی
ہوجائے گا کل خالی جھولا، اے رات ذرا آہستہ َ ر

سلجھانے بیٹھی ہے لیلیٰؑ اکبرؑ کی بکھری زلفوں کو
معلوم نہیں کل کیا ہوگا، اے رات ذرا آہستہ َ ر

کل پیاسے .اتی آ گے کل شادی ہوگی قاسمؑ کی
ہوجائے گی کل کبراؑ بیوہ ، اے رات ذرا آہستہ َ ر

جی بھر کے زینبؑ دیکھ تو لے آج اپنے بھائی کی صورت
ٹ جائے گا کل سرورؑ کا گلا، اے رات ذرا آہستہ َ ر

کس یٰس سے اور کس حسرت سے زینبؑ یہ بیاں کرتی تھی سعید
آہستہ َ ر اے رات، ذرا ،اے رات ذرا آہستہ َ ر

اس مختصر نو کی تحر یک کے آ میں ہم سعید شہیدی کا وہ ز ن زد عام معروف نو پیش کرتے ہیں جس میں ای چار سالہ بچی کی ز ن سے وہی مطا ادا کیے گئے ہیں جو اِس عمر اور اُس ماحول کا تقاضہ ہے۔

اس نوحے کو سن کر شای ہی کوئی اہلِ دل اور صاحبِ اولاد بے ب نہ ہو جائے۔

یہاں پورا آٹھ اشعار کا نو پیش کیا جا رہا ہے۔

بین تھا سکینہؑ کا شام ہونے والی ہے
 آؤ گے .. شام ہونے والی ہے

خشک ہے ز ں میری تین دن سے ہوں پیاسی
کون پ نی لائے گا شام ہونے والی ہے

نیند کیسے آئے گی سوؤں کس کے پ
جلد آیئے .. شام ہونے والی ہے

شام کے تصوّر میں کا پ ہوں رہ رہ کر
گھٹ رہا دم ہے میرا شام ہونے والی ہے

عصر کے اجالے میں گھر لُٹا کے بیٹھی ہوں
پھر نہ لُوٹ لیں اعدا شام ہونے والی ہے

د سے تمھارے ہی انتظار میں ہیں
گھر میں حشر ہے . پ شام ہونے والی ہے

بھائی بھی چچا بھی ہیں کیا تمھارے ساتھ اب ت
کوئی بھی نہیں آی شام ہونے والی ہے

کیا سعید کہتا ہے حالِ دل سکینہؑ کا
صبح سے ہے ہنگامہ شام ہونے والی ہے

ہمیں پورے سعید شہیدی کے کلام میں صرف ای ر. عی حضرت عباسؑ کی شان میں آئی جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ ای کامیاب ر. عی گو بھی تھے۔ ر. عی کٹر صنف سخن ہے جس میں پہلے دو مصرعوں میں مضمون کو ت قی دے کر تیسرے مصرعہ کو بلند کر کے چوتھے مصرعہ کی ضرب سے ت ثیر پیدا کی جاتی ہے۔

ر. عی

اک زور تھا دری کا اُسے توڑا ہے
یوں حکم امامت کا اش چھوڑا ہے
عباسؑ کو سقائی کا منصب دے کر
شبیرؑ نے طوفان کا رُخ موڑا ہے

□□□

. ول نعتیہ، منقبتی ور ث ئی کلام

شمارہ	صنف	تعداد	تعداد شعر
۱۔	قصیدہ	۱	۷
۲۔		۷	۴۸
۳۔	منقبت	۱۱۸	۸۶۸
۴۔	ر عی	۱	۲
۵۔	قطعات	۶	۱۲
۶۔	مناجات	۱	۹
۷۔	سلام	۳۲	۲۱۶
۸۔	مرثیہ	۲	۸۱
۹۔	نوحے	۴۹	۴۵۵

کل تعداد اشعار = ۱۶۹۸

حضرت ابوطالبؑ

مدحتِ ابوطالبؑ کیا بتا ہم کیا ہے
مدحتِ ابوطالبؑ مومنوں کا شیوہ ہے

مدحتِ ابوطالبؑ کے ہیں کچھ شرائط بھی
مدحتِ ابوطالبؑ پ ک کرت ہے

مدحتِ ابوطالبؑ ز کا ہے سرمایہ
مدحتِ ابوطالبؑ آ ت کا توشہ ہے

مدحتِ ابو طالبؑ ہے کی قسمت میں
مدحتِ ابوطالبؑ حق کا ا عطیہ ہے

مدحتِ ابوطالبؑ راہ حق دکھاتی ہے
مدحتِ ابوطالبؑ خلد کا قبالہ ہے

مدحتِ ابوطالبؑ ش سکون دل
مدحتِ ابوطالبؑ درد کا مداوا ہے

مدحتِ ابوطالبؑ خود علیؑ بھی ت ہیں
مدحتِ ابوطالبؑ سعید کرت ہے

□□□

O

اے فخرِ عربؐ اے شاہِ عجمؐ . ید مجھے فرماؤگے
اے .زشِ کعبہؐ شمعِ حرم . ید مجھے فرماؤگے

رو رو کے دعا . ت مانگوں، . ت میں دامن پھیلاؤں
. ت میں سہوں فُرقت کے ستم . ید مجھے فرماؤگے

سجدوں کے لئے اک مدّت سے .یتب ہے میری پیش نی
. مجھ کو ملیں گے نقشِ قدم . ید مجھے فرماؤگے

رودادِ الم کہنے کے لئے سینہ مرا تنگی کرت ہے
کہنا ہے بہت کچھ وقت ہے کم . ید مجھے فرماؤگے

سرکارؐ کا میں کہلات ہوں سرکارؐ سے نسبت ہے مجھ کو
مٹنے کو ہے اس نسبت کا بھرم . ید مجھے فرماؤگے

یہ آپؐ کا دیینہ خادم کہتا ہے زمانہ جس کو سعید
اب پوچھتا ہے .دیۂ نم . ید مجھے فرماؤگے

□□□

سرورکائناتؐ

. پہ .م نبیؐ جو آ ی ہے
میں نے سجدے میں سر جھکا ی ہے

پوچھنا کیا ہے اس کی قسمت کا
جس کو سرکارؐ نے بلا ی ہے

مجھ کو . کہتے ہیں نبیؐ کا غلام
کیسا اعزاز میں نے پ ی ہے

لکھنے کا . . ارادہ کیا
و. میرے قلم کو آ ی ہے

جو بھی جانے لگا مدینے کو
میں نے اس کو گلے لگا ی ہے

ان کا سایہ نہیں تھا سچ ہے
کائنات ان کے ز ی سایہ ہے

کوئی مجھ سے سعید یہ کہہ دے
تجھ کو سرکارؐ نے بلا ی ہے

□□□

سرورِ کائناتؐ

فرمایئے ید اب مجھے سرکارِ مدینہ
مدت سے ہوں میں طالبِ دیارِ مدینہ

تقدیوں کا ہوت ہے یہاں فیصلہ ہردم
در بارِ مدینہ ہے یہ در بارِ مدینہ

سر اپنا جھکادوں گا میں فوراً پئے تعظیم
جیسے ہی آ گے آثارِ مدینہ

دل کی یہ تمنا ہے کہ کہہ دے کوئی آکر
چل ید تجھے کرتے ہیں سرکارِ مدینہ

بے قید زماں اور مکاں دیکھ رہا ہوں
ہر سمت آتے ہیں انوارِ مدینہ

چلتی ہے دبے پؤں نسیم سحری بھی
آرام یہاں کرتے ہیں سرکارِ مدینہ

جن میں ہے مدینہ سعید ان آنکھوں کے صدقے
اس دل کے فدا جو ہے طا. گارِ مدینہ

□□□

سرورِ کائنات ﷺ

جو بھی یتا ہے تا نم مدینے والے
اس کے بن جاتے ہیں . کام مدینے والے

آرزو ہے کہ کروں جا کے وہاں میں بھی سلام
تو جہاں کرتا ہے آرام مدینے والے

کبھی طٰہٰ کہا تجھ کو کبھی یٰسین کہا
جانے کتنے ہیں تے نم مدینے والے

مسکراکر تو جواباً انھیں دیتا تھا دُعا
جو تجھے دیتے ہیں دشنام مدینے والے

اس سے بہتر بھی کوئی اور وظیفہ ہوگا!
میرے . پ ہے تا نم مدینے والے

کسی صورت سے پہنچ جاؤں تے قدموں ت
یہ دعا ہے سحر و شام مدینے والے

جو بھی نت ہے محبت اسے ہوجاتی ہے
کتنا پیارا ہے تا نم مدینے والے

. . تے دامن رحمت سے ہے وابستہ سعید
پھر اسے غیروں سے کیا کام مدینے والے

□□□

سرورِ کائناتؐ

یہ . ہے ان کا تصدق ، کرم یہ ان کا ہے
میں اور کہوں، مجھ میں حوصلہ کیا ہے

ازل سے شافع محشر سے جو ہے وابستہ
پھر اس کو عرصہ محشر کا خوف ہی کیا ہے

سکوں ہے دلِ بے قرار کو کیا کیا
ز.ں پہ . . بھی محمدؐ کا .م آ۔ ہے

انھیں کی وجہ سے خلقت ہوئی دوعالم کی
انھیں کے نور کا د میں اب اجالا ہے

ذرا ٹھہر ۔ے قدموں کو چوم لوں میں بھی
خوشا نصیب ۔ے تو مدینہ جا۔ ہے

۰ ا کے گھر کی بھی عظمت ہے میری وں میں
مدینہ بہرحال پھر مدینہ ہے

زمانہ تجھ کو سمجھتا ہے مصطفیٰ کا غلام
اب اس سے .ڑھ کے سعید اور چاہتا کیا ہے

□□□

○

سرورِ کائناتؐ

نصیب آزمانے مدینہ چلو
مقدر بنانے مدینہ چلو

ملیں گے وہاں نقش پ ئے نبیؐ
چلو سر جھکانے مدینہ چلو

خطا جو سرزد ہو عمر بھر
انھیں بخشوانے مدینہ چلو

وہ فردوس ی رشک فردوس ہے
اسے آزمانے مدینہ چلو

نہ مایوس لوٹ وہاں سے کوئی
مراد اپنی پ نے مدینہ چلو

فرشتوں کے ہمراہ سجدہ کریں
چلو اس بہانے مدینہ چلو

کہیں لوٹ آ نہ ہرَ سعید
مدینہ بسانے مدینہ چلو

□□□

سرورِ کائناتؐ

.رگاہِ خسرو کون و مکاں ۔ آئے ہیں
ہم زمیں کے رہنے والے آسماں ۔ آئے ہیں

یہ مدینہ ہے یہاں آنکھیں بچھا. چاہیے
کچھ خبر بھی ہے کہ کس کے آستاں ۔ آئے ہیں

کرکے ہم آغاز ۔ .ار انبیاؑ
خوبی تقدیہ سے حسن بیاں ۔ آئے ہیں

انیء و اولیا کرتے ہیں سجدے جس جگہ
اللہ اللہ ہم بھی ایسے آستاں ۔ آئے ہیں

اپنی قسمت کی بلندی پہ نہ کیوں .زاں ہوں ہم
لا مکاں ۔ جو َیہ اس کے مکاں ۔ آئے ہیں

ہم تو بس معراج اس کو ہی سمجھتے ہیں سعید
اس سے آگے .ڑھ نہیں ۔ جہاں ۔ آئے ہیں

❐❐❐

مولائے کائناتؑ

جواب حیدرؑ صفدر کہاں سے لاؤگے
مزاج دان پیمبرؐ کہاں سے لاؤگے

بغیر فتح نہ پلٹا کبھی جو میداں سے
کہو تم ایسا غضنفر کہاں سے لاؤگے

بنا تو لوگے سقیفہ میں جانشین رسولؐ
کجاوں کا : کہاں سے لاؤگے

امیر شام کا لشکر تو آج بھی ہے
وہ کربلا کے بہتر کہاں سے لاؤگے

مباہلہ میں ہوئے جمع پنجتن یکجا
تجلیوں کا یہ منظر کہاں سے لاؤگے

امام فرش پہ بیٹھے ہیں اور وہ : پ
یہ افتخار ثنا کہاں سے لاؤگے

ز و روزہ و حج کی قبولیت کی سند
بغیر الفت حیدرؑ کہاں سے لاؤ گے

ملیں گے سیکڑوں ؂وک فگن تمھیں لیکن
تبسم علیؑ اصغرؑ کہاں سے لاؤ گے

نہیں ہے مرد کوئی تم میں . . بقول نبیؐ
کنندہ در خیبر کہاں سے لاؤ گے

ابو ؔ اب کے در کے سوا زمانے میں
سعید سجدوں کا محور کہاں سے لاؤ گے

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

علیؑ کے عشق میں یوں ڈوب جاتے ہیں علیؑ والے
کہ جاکر دار پ بھی مسکراتے ہیں علیؑ والے

وہ آتے ہیں تو ان کو راستہ دے دیتا ہے رضواں
بلا خوف و خطر .٠٠ میں جاتے ہیں علیؑ والے

یہ دیوانے نہیں ہیں آپ انھیں سمجھیں نہ دیوانہ
زمانے بھر کو دیوانہ بناتے ہیں علیؑ والے

زیرت کو نجف کی . . کوئی خوش بخت جا- ہے
تو اس کی راہ میں آنکھیں بچھاتے ہیں علیؑ والے

سرِ محشر پہنچتے ہی صدا دی اہل محشر نے
وہ آتے ہیں علیؑ والے وہ آتے ہیں علیؑ والے

بہت آسان سا نسخہ ہے یہ ٠د علیؑ پڑھ کر
ہوا کی زد پہ بھی شمعیں جلاتے ہیں علیؑ والے

علیؑ کی بندگی میں اک مقام ایسا بھی آ- ہے
خو داپنے آپ کو بھی بھول جاتے ہیں علیؑ والے

اَ د مخالف ہو سعید ان کو نہیں پ واہ
کسی کو . بھلا خاطر میں لاتے ہیں علیؑ والے

□□□

مولائے کائناتؑ

بس نصیری سے یوں دوستی ہوگئ
. بنائے ولائے علیؑ ہوگئ

ی علیؑ . . بھی نکلا ز.ں سے مری
خود بخود مشکل آساں مری ہوگئ

آ َ ی مری .لیس پہ مولا مرا
موت میرے لئے ز.گی ہوگئ

داغِ ماتم جو میں ساتھ لے کر َ ی
قبر میں ہر طرف روشنی ہوگئ

مل گئے مجھ کو مولا کے نقشِ قدم
بندگی اب مری بندگی ہوگئ

مدح حیدرؑ سے دل کو سکوں بھی
حکمِ خالق کی تعمیل بھی ہوگئ

مدح خواں ان کے خود ہیں پیمبرؐ سعید
اب تو مدح علیؑ واجبی ہوگئ

❏❏❏

مولائے کائناتؑ

ولا کا بہرحال رَ لانے لگا
ز میں بھی علیؑ کا خیال آنے لگا

قصیدہ مدح علیؑ میں جو میں سنانے لگا
لبوں تلک مرے کوثر کا جام آنے لگا

ئکہ مری قسمت پہ رشک کرنے لگے
جو نقش پائے علیؑ پہ میں سر جھکانے لگا

ابھی حواس بجا ہیں مرے میں ہوش میں ہوں
نجف کو چھوڑ کے کعبہ کو کیو ں میں جانے لگا

مرے علیؑ کو جو کہنے لگے وہ اپنا ٠ ا
نصیریوں کو میں ۔ڈھ کر گلے لگانے لگا

جو مجھ سے پوچھا نکیرین نے امام ہے کون
اشارہ کرکے سرہانے میں مسکرانے لگا

سعید مدح علیؑ کا یہ ۔ تصدق ہے
مرا کلام ہر اک کو پسند آنے لگا

□□□

مولائے کائناتؑ

پہلے عشق مولا سے قلب کو جلا دیجئے
سن کے مد ۔ حیدرؑ پھر مجھے دعا دیجئے

جاں کنی کا عالم ہے اب تو آسرا دیجئے
مجھ کو اپنے دامن کی ی علیؑ ہوا دیجئے

میں سنا تو سکتا ہوں مدح اپنے مولا کی
آپ سن بھی ۔ ہیں پہلے یہ بتا دیجئے

آرہا ہے وہ جس سے ہوں گے دوجہاں روشن
جھلملاتی شمعوں کو بزم سے ہٹا دیجئے

طور پہ میں کیوں جاؤں طور پہ ہے کیا رکھا
میں نجف کو جاتا ہوں مجھ کو راستہ دیجئے

ی علیؑ فرشتے کچھ پوچھتے ہیں ۔ ۔ میں
کیا جواب دوں ان کو آپ ہی بتا دیجئے

ی علیؑ تمنّا ہے بس سعید کی اتنی
اس کو اپنے قدموں میں اک لحد کی جا دیجئے

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

کھینچ گئی ذوالفقار علیؑ
آ َ ی اعتبار علیؑ

جس کو کہتے ہیں روح الامیں
ہے وہ مت ار علیؑ

بَ خیبر میں خیر الامؑ
کرتے ہیں انتظارِ علیؑ

دوش احمد پہ ان کے قدم
اے زہے افتخار علیؑ

ان کو کہتے ہیں پ وردگار
سن لے پ وردگار علیؑ

موت کو ہے مرا انتظار
اور مجھے انتظار علیؑ

مصطفٰےؐ کے میں صدقے سعید
مصطفٰےؐ ہیں ر علیؑ

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

میں سوچتا نہیں غم ہے کہ ہے خوشی مولاؑ
ے لئے ہے مجھے موت ز گی مولاؑ

ے فراق میں بھی ہو فضا مسرت کی
ی خوشی ہے تو اچھا یہی سہی مولاؑ

جبین شوق جھکا ہوں تیرے قدموں پ
بلند ہے مرا معیار بندگی مولاؑ

نصیریوں کو میں الزام کس ز ن سے دوں
کہ میرے دل کی بھی آواز ہے وہی مولاؑ

پیمبری تھی بہت عام ہر کسی کو ملی
ے ہی گھر میں امامت فقط رہی مولاؑ

میرا شمار بھی ہو ہے تیرے بندوں میں
ا کرم ہے ی بندہ پوری مولاؑ

ے قدم پہ ہو سر اور دم نکل جائے
سعید کر ہے ہر دم دعا یہی مولاؑ

□□□

مولائے کائناتؑ

جبیں کو میری نقشِ پائے حیدرؑ تک پہنچنا ہے
نگاہوں کو میری دوشِ پیمبرؐ تک پہنچنا ہے

وصی ہے آنے والا پیشوائی کے لئے اس کی
رسول اللہ کو اللہ کے گھر تک پہنچنا ہے

علیؑ کو دیکھ کر دوشِ نبیؐ پر جو پریشاں ہیں
ابھی ان کو غدیرِ خم کے منبر تک پہنچنا ہے

علیؑ والا ہوں کیوں غیروں کے آگے ہاتھ پھیلاؤں
ہوں جس در سے میں وابستہ اسی در تک پہنچنا ہے

پوری مرضی خالق علیؑ نے دے کے اپنا
شبِ ہجرت تجھے اب صبحِ محشر تک پہنچنا ہے

کئے اژدر کے دو ٹکڑے جو بچپن میں تو حیرت کیا
ابھی ان انگلیوں کو بابِ خیبر تک پہنچنا ہے

کفن پر کربلا کی خاک ہو . د علیؑ . پ
سعید اس طرح سے ساقیِ کوثر تک پہنچنا ہے

□□□

مولائے کائناتؑ

سلمان کے دل ت پہنچے ہیں میثم کی ز.ں ت پہنچے ہیں
ہم مدح علیؑ کے صدقے میں کیا جانے کہاں ت پہنچے ہیں

مانٰ کہ طبیعت پہ ہےَ اں ہوجائے گا پھر بھی دل کو سکوں
اب مدح علیؑ سن بھی لیجے . . آپ یہاں ت پہنچے ہیں

صدقہ ہے یہ مدح حیدرؑ کا یہ فیض ہے عشق حیدرؑ کا
کیا ذکر ہے حوضِ کوثؑ کا ہم پیرِ مغاں ت پہنچے ہیں

کعبے کے جو صدقے ہوتے ہیں یہ دشمن حیدرؑ جا جا کر
اتنا تو کوئی ان سے پوچھے وہ کس کے مکاں ت پہنچے ہیں

کھل اٹھے کتنے دل کے کنول مرجھا گئے کتنوں کے چہرے
یہ حیدرؑ صفدر کے ے . . دل سے ز.ں ت پہنچے ہیں

اب میرا نصیبہ جاگا ہے اب میری تمنّا . آئی
اے موت قدم یہٰ دے ذرا سرکار یہاں ت پہنچے ہیں

اپنا تو عقیدہ ہے یہ سعید وہ مہر ت ت پہنچے
جو لوگ بھی میرے مولاؑ کے قدموں کے ں ت پہنچے ہیں

□□□

مولائے کائناتؑ

ای مضمون کو جو ھا اس سے بھی بہتر
مدح حیدرؑ کے لیے الفاظ کا دفتر

مال و زر کے تھے جو طا ان کو مال و زر
مجھ کو عشق حیدرؑ صفدر غم سرور

ساری د کو ا دیتی علیؑ کی ذوالفقار
لیکن اس کو راہ میں جبریل کا شہپر

میثم و مقداد و بو ذر ہوں کہ سلمان و کمیل
جو بھی دیوانہ علیؑ کا تھا کوث

ابتدا سے انتہا ت غور کرکے دیکھیے
جو بھی حیدرؑ کے گھرانے میں حیدرؑ

دونوں نکلے تھے مقدر آزمائی کے لیے
شیخ کو کعبہ مجھ کو درِ حیدرؑ

ذوالفقار شاہ مرداں شیر یزداں کی قسم
میں علیؑ کے دشمنوں سے کر

فخر کرتا ہوں مقدر پ میں اپنے اے سعید
مدح حیدرؑ کے تصدق میں مجھے

□□□

مولائے کائناتؑ

دکھاتا ہے اثر کیا ذکر حیدرؑ دیکھنا یہ ہے
بگڑنے لگتے ہیں کتنوں کے تیور دیکھنا یہ ہے

جبیں کا کس کی چمکے گا مقدر دیکھنا یہ ہے
ملیں گے کس کو نقش پائے حیدرؑ دیکھنا یہ ہے

علم دیتے ہیں اب کس کو پیمبرؐ دیکھنا یہ ہے
مقدر میں ہے کس کے فتح خیبر دیکھنا یہ ہے

علیؑ کی دشمنی کا سلسلہ آخر کہاں تک ہے
حقیقت میں ہمیں تو بندہ پرور دیکھنا یہ ہے

ابھی تو پھرتے ہیں آزاد دشمن میرے مولا کے
کہاں جائیں گے بچ کر روز محشر دیکھنا یہ ہے

شب ہجرت کوئی سوتا ہے بستر پر پیمبرؐ کے
پیمبرؐ ہے وہ یا مثل پیمبر دیکھنا یہ ہے

نہ جانے موت کے آنے میں کتنی دیر ہے باقی
سعید آتے ہیں کب بالیں پہ حیدرؑ دیکھنا یہ ہے

□□□

مولائے کائناتؑ

مقسر سے مجھے وابستگی اچھی نہیں لگتی
علیؑ کے دشمنوں سے دوستی اچھی نہیں لگتی

زیں تم یونہی پڑھتے رہو حاصل نہ ہوگا کچھ
بغیر . حیدرؑ بندگی اچھی نہیں لگتی

نہیں معلوم پھر کس واسطے قرآن پڑھتے ہیں
وہ . قسمت جنھیں مدح علیؑ اچھی نہیں لگتی

علیؑ کی مدح ہو یـ ماتم سبط پیمبرؐ ہو
بس اس سے ہٹ کے کوئی .ت بھی اچھی نہیں لگتی

لگا رکھا ہوں یـ: سے اسے میں کربلائی ہوں
وہ ہوں گے اور جن کو تشنگی اچھی نہیں لگتی

علیؑ دشمن یہ محفل مد یـ مولا کی محفل ہے
یہاں مجھ کو یـ ی موجودگی اچھی نہیں لگتی

درِ .ٔت پہ رضواں بھی انھیں آنے نہیں دے گا
درِ حیدرؑ پہ جن کو حاضری اچھی نہیں لگتی

دعائے فاطمہ زہراؑ سے وہ محروم رہتے ہیں
جنھیں بھی مجلس سبطِ نبیؐ اچھی نہیں لگتی

جو لے جاتے ہیں اپنے ساتھ داغ ماتمِ سرورؑ
انھیں شاید لحد میں روشنی اچھی نہیں لگتی

حدیث کلناؑ سے . محمدؐ ہی محمدؐ ہیں
یہاں ایک دوسرے پہ .تری اچھی نہیں لگتی

میں واقف ہوں علیؑ .لیں پہ آتے ہیں دم آ.
سعید اس واسطے اب ز.گی اچھی نہیں لگتی

□□□

مولائے کائناتؑ

نبیؐ ۰ا کے لیے ہے ۰ا نبیؐ کے لیے
علیؑ ہے میرے لیے اور میں علیؑ کے لیے

ولا کے جام سے پڑھتا ہے ایماں
مئے غدیـ ضروری ہے ز۰گی کے لیے

علیؑ کے نقشِ قدم دیکھ کر چل اے اسلام
پ اغ راہ میں روشن ہیں رہبری کے لیے

قدم قدم پہ صدا دی ہے میرے مولا کو
پیمبریؐ نے کمال پیمبریؐ کے لیے

جو آفتاب امامت سے منہ پھراتے ہیں
وہ .نصیب ۃستے ہیں روشنی کے لیے

درِعلیؑ ہے یہاں دل ز پڑھتے ہیں
یہ سجدہ شرط ہے تکمیل بندگی کے لیے

علیؑ کے ذکر سے .ڑھتی ہے آ.وئے سخن
سعید مدح ضروری ہے شاعری کے لیے

□□□

مولائے کائناتؑ

غیر کی مدح سنا کر مجھے کیا ی: ہے
عاقبت اپنی گنواکر مجھے کیا ی: ہے

کیا سمجھتا ہوں علیؑ کو میں یہ واقف ہے . ا
. کو یہ .ت بتا کر مجھے کیا ی: ہے

درِ حیدرؓ پہ فقط سر کو جھکا‌ت ہوں میں
ہر جگہ سر کو جھکا کر مجھے کیا ی: ہے

اے نصیری مرا مولا ہی . ا ہے تیراِ!
تجھ پ الزام لگا کر مجھے کیا ی: ہے

آپ کی راہ الگ ہے مرا جادہ ہے الگ
آپ سے ربط .ڑھا کر مجھے کیا ی: ہے

. . مقدر سے ملے دامن حیدرؓ کی ہوا
پھر بھلا ہوش میں آکر مجھے کیا ی: ہے

پھر کہاں جا گے دشمن مرے مولا کے سعید
آگ دوزخ کی بجھا کر مجھے کیا ی: ہے

□□□

مولائے کائناتؑ

نہ بھول کر بھی کبھی تم کسی کی .ت کرو
علیؑ کا ذکر کرو بس علیؑ کی .ت کرو

وہ .ت ای   ہے کچھ فرق ہی نہیں پڑ
۰ ا کی .ت کرو ی علیؑ کی .ت کرو

سر ز جھکا دو علیؑ کے قدموں پ
غرور و ۰ز سے پھر بندگی کی .ت کرو

کسی کا   کسی کا وصی، کسی کا ۰ ا
یہ . صفات ہوں جس میں اسی کی .ت کرو

سمجھ میں آ نہ سکے گا کبھی مقامِ علیؑ
نہ اس طرح کبھی دیوانگی کی .ت کرو

مری لحد میں ا۰ھیرا ہو غیر ممکن ہے
جہاں علیؑ ہوں وہاں روشنی کی .ت کرو

ہے وقت نزع کا بالیں پہ آئے ہیں مولاؑ
کہاں کی موت بس اب زندگی کی بات کرو

فرشتو کیسا سوال و جواب تربت میں
اب آ گئے ہو تو بیٹھو علیؑ کی بات کرو

بہ وقت نزع کہوں گا رشید سے میں سعید
نکل رہا ہے مرا دم علیؑ کی بات کرو

□□□

مولائے کائناتؑ

مدح حیدرؑ سن کے پہلے مسکرا دیجے حضور
. اُت و ہمت کو میری پھر دعا دیجے حضور

ما ہوں میں نصیری کو غلط فہمی ہوئی
آپ کا کیا اس میں بگڑا یہ بتا دیجے حضور

پ پ رہیں گے آپ تو پھر دور ت جائے گی .ت
.م ی ہی علیؑ کا مسکرا دیجے حضور

میں علیؑ میں اور نبیؐ میں فرق کرتے ہی نہیں
اب دعا دیجے مجھے ی .عا دیجے حضور

آپ کو مہر ت سے عقیدت ہے اَ
نقش پئے مرتضیٰؑ پ سر جھکا دیجے حضور

بستر احمدؐ پہ سو. ہے حقیقت میں کمال
آپ مسند پ جسے چاہے بٹھا دیجے حضور

ڈھونڈتے آئے جو کوئی نقش پئے بوتراب
آپ اس کو دوش احمدؐ کا پتہ دیجے حضور

منتظر دیدار حیدرؑ کا ہے مدت سے سعید
التجا ہے اس کو مرنے کی دعا دیجے حضور

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

یقیناً موت میری حاصل صد ز،گی ہوگی
علیؑ .لیں پہ ہوں گے میرے ہو ں پ ہنسی ہوگی

دم آ، جھکا دوں گا میں سر قدموں پہ مولاؑ کے
اَ خاموش بیٹھوں گا تو یہ دیوانگی ہوگی

محبت حد سے .ڑھتی ہے تو ایسا ہو ہی جا- ہے
نصیری کو بھی ایسی ہی غلط فہمی ہوئی ہوگی

کسی کو کیا خبر میں نے بھی واں سجدے .چھائے ہیں
نجف کی سرزمیں اب بھی مجھے پہچا ہوگی

شبِ ہجرت بستر نبیؐ کا میرے مولاؑ کو
بہت ہی پ‌سکوں ماحول تھا نیند آگئی ہوگی

اجل آکر کھڑی ہے سر جھکائے میری .لیں پ
یقیناً میرے مولاؑ کی سواری آرہی ہوگی

علیؑ .لیں پہ ہوں گے داغ ماتم ہوں گے ،پ
سعید اس پ بھی کیا میری لحد میں تیرگی ہوگی

□□□

مولائے کائناتؑ

میرا ایمان ہے میرا ایقان ہے میرے مولاؑ مری قبر میں آ گے
وہ پ یشاں مجھے کیا کریں گے بھلا خود فرشتے پ یشان ہو جا گے

عالمِ ۔ع میں قبر میں حشر میں ہر جگہ میرے مولاؑ سے ہے سابقہ
دشمنانِ علیؑ سے یہ پوچھے کوئی میرے مولاؑ سے بچ کر کہاں جا گے

آپ ۔۔ میں جا کر کریں گے بھی کیا واں علیؑ ہوں گے اور دوستانِ علیؑ
آپ سیدھے جہنم کو جا اَ اپنے ۔ ساتھیوں کو وہاں پ گے

فتح ہو جائے گی جنگِ خیبر ابھی ی نبیؐ آپ اتنے پ یشاں ہیں کیوں
میرے مولاؑ کو آواز دیجے ذرا سارے بگڑے ہوئے کام بن جا گے

میں نصیری نہیں ہوں ۔ ا کی قسم پھر بھی بندہ علیؑ کو میں کیسے کہوں
جس کی تعظیم سلماں کی میت نے کی آپ کیا اس کے ۔رے میں فرما گے

جس کو ہو۔ ہے داماد خیر ا اس کے گھر خود ستارہ آئے گا
آپ اَ انتظار اس کا کرتے رہے آپ کو دن میں ۔رے آ گے

موت کی مانگتا ہے دعا اب سعید آپ ۔ مل کے آمین فرمائیے
اس کی دیرینہ حسرت نکل جائے گی جن کو آ۔ ہے ۔لیں پہ آ جا گے

□□□

مولائے کائناتؑ

کوئی مشکل سہی خاطر میں کہاں لاتا ہوں!
یہ علیؑ کہہ کے ہر اک بار سنبھل جاتا ہوں!

میری میراث ہے سرمایہ مدح حیدرؑ
اس لیے دولت کو کو ٹھکراتا ہوں!

نام میرا بھی ہے حیدرؑ کے ثنا خوانوں میں
اپنی اس خوبی تقدیر پہ اتراتا ہوں!

میں ازل ہی سے ہوں وابستہ دامانِ علیؑ
منزل بو ذر و سلماں کی قسم کھاتا ہوں!

میرا مولاؑ ہے مقدر کا بدلنے والا
میں کہاں گردش تقدیر سے گھبراتا ہوں

آپ کی راہ الگ ہے مرا جادہ ہے الگ
آپ حج کے لیے جائیں میں نجف جاتا ہوں

مانگتا جو بھی ہوں مل جاتا ہے مجھ کو وہ سعید
ہاتھ خالی در حیدرؑ سے میں کب آتا ہوں

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

علیؑ کے نقش پ پ سر جھکا چاہتا ہوں میں
الگ اپنے لیے کعبہ بنا چاہتا ہوں میں

ش معراج حق کی گفتگو تھی کس کے لہجہ میں
علیؑ سے پوچھ کر تم کو بتا چاہتا ہوں میں

ب اٹھ جا گے اللہ جانے کتنے چہروں سے
قصیدہ مدح حیدرؑ میں سنا چاہتا ہو ں میں

کفن پ فقرہ من کنت مولاؑ ی علیؑ پ
اسی ا از سے کوش پہ جا چاہتا ہوں میں

خلوصِ دل سے کرت ہوں دعا اپنے مرنے کی
علیؑ کی دی کا کوئی بہانہ چاہتا ہوں میں

نجف کے جانے والے دو گھڑی کے واسطے رک جا
کہ تیری راہ میں آنکھیں بچھا چاہتا ہوں میں

سعید آ ولادت گاہ ہے وہ میرے مولاؑ کی
فقط اس واسطے کعبہ کو جا چاہتا ہوں میں

□□□

مولائے کائناتؑ

سامنے نقش پ ہے علیؑ کا
لطف اب آئے گا ز گی کا

اور کیا چاہیے مرنے والے
تھام لے بڑھ کے دامن علیؑ کا

اے نصیری میں قربن تیرے
حق ادا کردی دوستی کا

کون مومن ہے اور کون کافر
دیکھ لو م لے کر علیؑ کا

جان دے دیجے عشقِ علیؑ میں
حق ادا کیجئے ز گی کا

مدح کرنے ہے علیؑ کی
حوصلہ دیکھئے آدمی کا

اے سعید اب مجھے فکر کیا ہے
ہے علیؑ میرا میں ہوں علیؑ کا

□□□

مولائے کائناتؑ

علیؑ کی مدح کا ا م یٔ چاہتا ہوں میں
لبِ کوث نبیؐ سے جام یٔ چاہتا ہوں میں

کسی پ .رِ خاطر تو نہیں ہوگا یہ محفل میں
علیؑ مرتضٰی کا .م یٔ چاہتا ہوں میں

علیؑ کا .م ہو وردِ ز.ں اور دم نکل جائے
اب اپنی موت سے کچھ کام یٔ چاہتا ہوں میں

علیؑ کی مدح خوانی کا .. اک اور یہ بھی ہے
دعائے .نی اسلام یٔ چاہتا ہوں میں

مصائ. سے پیشاں ہوں اَ تیری اجازت ہو
. اوٗ ا علیؑ کا .م یٔ چا ہتا ہوں میں

علیؑ .لیں پہ ہیں جو پوچھنا ہو پوچھ لو ان سے
فرشتو قبر میں آرام یٔ چاہتا ہوں میں

سعید آجاتہ ہے .م علیؑ بھی ساتھ ہی اس کے
جہاں بھی مصطفٰی کا .م یٔ چاہتا ہوں میں

□□□

مولائے کائناتؑ

موت سے خوف کھا کر جو شام وسحر مانگتے ہیں دعا ز· گی کے لیے
د · بستہ ہے ان سے مری التجا ز· گی وقف کر دیں علیؑ کے لیے

شاہ مرداں علیؑ ، شیر ·داں علیؑ ، فخر ا ں علیؑ شاہ شاہاں علیؑ
روح قرآں علیؑ ، جان ایماں علیؑ ، ہر فضیلت ہے زیبا اسی کے لیے

میرا مقصد علیؑ ، میرا مولا علیؑ ، میرا ملجا علیؑ ، میرا ماوا علیؑ
میرا آقا علیؑ میرا منشا علیؑ ہے علیؑ میرا میں ہوں علیؑ کے لیے

میرے مولا کو جو کہہ رہا ہے · ا شرک میں مبتلا ہے وہ ما·
. . بھی آ· نصیری کوئی سامنے ہاتھ ·ڑھ ہی ·ِ دوستی کے لیے

آپ قنبر کے رتبہ سے واقف نہیں اور سمجھنے چلے ہیں مقام علیؑ
بندہ ·ور · ارا کوئی چیز تو چھوڑ دیجیے · ا و نبیؐ کے لیے

جانشین پیمبر تھے کچھ اور بھی یہ نئی ·ت معلوم ہم کو ہوئی
خم کے ·· سے تھا جو نبیؐ نے کہا کیا وہ ارشاد تھا ہر کسی کے لیے

فتح خیبر کو نکلے تھے . . شان سے . ت بس کی نہیں تھی یہ ما٘
ہو کے٘ دم پلٹ آئے میداں سے کیوں ای موقع تھا یہ خودکشی کے لیے

٘ع کا وقت ہے مسکراؤں نہ کیوں میری د ینہ امید . آئی ہے
میری . لیں پہ آ ہے مولاؑ مرا موت مانگی تھی میں نے اسی کے لیے

تجھ کو اس . ت کی کیا نہیں ہے خبر تیری . لیں پہ ہوں گے علیؑ جلوہَ
اے سعید خوش ا م اب قبر میں اور کیا چاہیے روشنی کے لیے

□□□

مولائے کائناتؑ

میرے . پہ تو رہتا ہے صبح و مسا یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ
بندہ پ ور یہی ہے وظیفہ میرا یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ

آپ ما نہ ما حقیقت ہے یہ خود ا پیشوائی کو آجائے گا
دیکھیے کہہ کے اک . ر بعد از دعا یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ

میری . لیں پہ . . آ یـ مولاؑ مرا . ع کی مشکلیں ساری آساں ہو
سر کو رکھ کر قدم پ جو میں نے کہا یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ

ہے زمانہ مخالف تو ہو ہے کیا مجھ کو مطلق زمانے کی پ وا نہیں
سانس . . ہے . قی کہے جاؤں گا یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ

رشک سے مجھ کو اس وقت دیکھیں گے . میرے ہو ں پہ جس وقت ہوگی ہنسی
اور یہ کہتے ہوئے دم نکل جائے گا یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ

. . یہ پوچھا یـ اس کا مطلب ہے کیا قل کفا ھل ا ا لافتیٰ
مسکرا کر جواباً یہ میں نے کہا یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ یـ علیؑ

آپ کیا ہیں حقیقت ہے کیا آپ کی خود مشیت کا بھی ہے اشارہ یہی
مصطفیٰ کو بھی مشکل میں کہنا پڑا یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

ورد کرنے لگا میں جو • د علیؑ بھول بیٹھے فرشتے جو تھا پوچھنا
وہ بھی کہنے لگے میں بھی کہنے لگا یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

مجھ کو دیکھا تو ساقی نے ہنس کر کہا اس کو آنے دو وہ میرا مداح ہے
سوئے کو ؑ یہ کہتا ہوا میں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

آ کے میری لحد میں فرشتے سعید کیا خبر مجھ سے کیا کر رہے تھے سوال
عادتاً میں جواباً یہ کہتا رہا یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

سمجھ کر حاصل ایماںؐ علیؑ کا ۔م یۃ ہوں
بہرصورت بہر عنواں علیؑ کا ۔م یۃ ہوں

مجھے بھی دیکھنا ہے اس میں آ۔ کتنا دم خم ہے
کہاں ہے َ دش دوراں علیؑ کا ۔م یۃ ہوں

شکستہ دل کی قوت بھی ہے اور غم کا مداوا بھی
یہی ہے درد کا درماں علیؑ کا ۔م یۃ ہوں

مجھے اپنی طلب سے بھی سوا ملتا ہے اے ہمدم
میں پھیلاۃ نہیں داماں علیؑ کا ۔م یۃ ہوں

نہ مجھ کو ۔ز شہرت پ نہ فخر ا۔ اد پ اپنے
میں ہوں اس ۔ت پ ۔زاں علیؑ کا ۔م یۃ ہوں

ہے نسبت قم بہ اذن اللہ کو کیا قم بہ اذنی سے
میں فخر عیسیٰ دوراں علیؑ کا ۔م یۃ ہوں

قرار آ جائے گا اک پل میں تیری بے قراری کو
نہ گھبرا اے دل ٠داں علیؑ کا ٠م یت ہوں

نگاہیں بھی ز.ں کے ساتھ مصروف عبادت ہیں
میں رکھ کر سامنے قرآں علیؑ کا ٠م یت ہوں

سعید اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے مشغلہ میرا
مدار عالم امکاں علیؑ کا ٠م یت ہوں

□□□

مولائے کائناتؑ

کائنات روشن ہے کعبہ مسکرا ہے
کیا خبر زمانے میں کون آنے والا ہے

آتے ہی علیؑ کے اک انقلاب آ ہے
کل جو گھر بتوں کا تھا آج وہ ا کا ہے

سامنے مرے آئے حوصلہ یہ کس کا ہے
علیؑ مدد میں نے اپنے دل پہ لکھا ہے

کون میری لیں پ وقت ع آ ہے
مجھ کو موت پ اپنی ز گی کا دھوکہ ہے

صدقے تیرے میثم یہ فیض عشق مولا ہے؟
ورنہ دار پ ڑھ کر کون مسکرا ہے

کاش کوئی تو کہہ دے یہ مری تمنا ہے
چل نجف ا مولاؑ تجھ کو د کر ہے

کسی نے مولا کے آگے سر اٹھا ہے
ذوالفقار نے پوچھا کیوں مزاج کیسا ہے

خادمانِ حیدرؑ میں م تیرا لکھا ہے
اے سعید تو آ اور چاہتا کیا ہے

□□□

مولائے کائناتؑ

سوا علیؑ کے قدم ماسوا علیؑ کے قدم
مری حیات مرا مدعا علیؑ کے قدم

سوال ازل میں ہوا مجھ سے چاہتا کیا ہے
بصد خلوص یہ میں نے کہا علیؑ کے قدم

نہیں ہے قامت اسلام جس کی وں میں
وہ دیکھتا بھی تو کیا دیکھتا علیؑ کے قدم

بنام سجدہ جھکای ہے میں نے سر . . بھی
ملے نصیب سے ہر مرتبہ علیؑ کے قدم

اب اور شرح بلا فصل کس طرح کیجئے
کہ ہیں رسولؐ کے دوش آشنا علیؑ کے قدم

ہجوم غم میں بھی ڈرتے نہیں علیؑ والے
قدم قدم پہ ہیں مشکل کشا علیؑ کے قدم

جہاد حضرت عباسؑ پ جو ڑی
تلاش کرنے لگی کربلاؑ علیؑ کے قدم

نبیؐ کا دوش ہو ی کم سے کم ہو عرش ۱۰ ا
سعید ملتے نہیں جابجا علیؑ کے قدم

□□□

○

مولائے کائناتؑ

چاہو ۰ا کی .ت کرو ۔ نبیؐ کی .ت
وہ بھی علیؑ کی .ت ہے یہ بھی علیؑ کی .ت

ذکر علیؑ چھڑے تو ہو کیسے کسی کی .ت
ہم روشنی میں کرتے نہیں تیرگی کی .ت

پیغمبر ۰ا ہیں نہ پروردگار آپ
کیجئے بقدر ظرف علیؑ آگہی کی .ت

اب آپ کو گوارا ہو ۔ ۰گوار ہو
میں ز۰گی تمام کروں گا علیؑ کی .ت

میں نے جبیں جھکادی در بوتراب پ
چھیڑی اَ کسی نے کبھی بندگی کی .ت

ذکر علیؑ کو .اُت مردانہ چاہیے
میثم نے جاکے دار پہ کی ہے علیؑ کی .ت

یہ اور .ت ہے کہ سنائی نہ دے تمھیں
''دیوار کعبہ کرتی ہے اب ۔ علیؑ کی .ت''

کعبہ کو آپ جا نجف جارہا ہوں میں
وہ آپ کی خوشی ہے یہ میری خوشی کی .ت

دیدار مرتضیٰ کو تڑپتا ہو جو سعید
وہ کس طرح کرے گا بھلا ز گی کی .ت

□□□

مولائے کائناتؑ

. .   اٹھی مری وہ اپنے محور ۔ گئی
پۓ حیدرؑ سے .ڑھی دوش پیمبر ۔ گئی

قوت مشکل کشا یکساں رہی ہر دور میں
.ت اژدر سے چلی اور .ب خیبر ۔ گئی

حیدرؑ کی ٘ یاری ہوئی مطلوب . .
مرضی خالق ٘ . ہجرت کے بستر ۔ گئی

مسکرا کر روک لی شیر ٘ ا نے ذوالفقار
چلتے چلتے جس گھڑی جبریل کے پ ۔ گئی

تشنگی کا کربلا والوں کی ا٘ ازہ کیا
علقمہ کی نہر سے جو حوض کوٖ ۔ گئی

کعبہ میں دوش نبیؐ پ تھے علی مرتضیٰؑ
یہ بلندی پھر غدیـ خم کے ٘ ۔ گئی

شک ابو طا . کے ایماں میں کسی کو . . ہوا
.ڑھتے .ڑھتے .ت پھر عقد پیمبرؐ . گئی

آ . تطہیر نے معراج پ ئی اس طرح
عرش اعظم سے چلی زہراؑ کی چادر . گئی

میرے . سجدے سمٹ کر آ گئے اس جا سعید
میری پیشانی جو نقش پ ئے حیدرؑ . گئی

□□□

مولائے کائناتؑ

جلوہ ہیں حیدرؑ کرار دیکھئے
کعبہ بنا ہے مطلع انوار دیکھئے

جوش ولائے میثم تمار دیکھئے
ہنستے ہوئے چلے ہیں سوئے دار دیکھئے

.:. کے دیکھنے کی ہے َ دل میں آرزو
مولائے کائناتؑ کا در.ر دیکھئے

.:. اسدؑ کو راستہ دینے کے واسطے
شق ہو رہی ہے کعبہ کی دیوار دیکھئے

. . سے سنا ہے .:ع میں آتے ہیں بو.ابؑ
میں اپنی موت کا ہوں طلب گار دیکھئے

آسان کرنے موت کی دشوار منزلیں
.لیں پہ آئے حیدرِؑ کرار دیکھئے

.:. کا میں نہیں ہوں طلب گار اے سعید
.:. ہے خود ہی میری طلب گار دیکھئے

□□□

مولائے کائناتؑ

جو اتفاق سے قرآں کو اک دیکھا
علیؑ کا لفظ نصیری نے چو. کر دیکھا

بہ وقت ن ع لحد میں صراط و کوث پ
علیؑ ہی مجھ کو دکھائی دیئے .ھر دیکھا

وہ محو خواب کبھی تھے نبیؐ کے بستر پ
کبھی علیؑ کو محمدؐ کے دوش پ دیکھا

سوال کرنے کی .أت فرشتے کر نہ سکے
جو میری .لیں پہ مولا کو جلوہ دیکھا

علیؑ کی دی کے ہیں زاویے .اگانہ
بلند حوصلہ میثم نے دار پ دیکھا

غدی خم میں علیؑ کو نبیؐ کے ہاتھوں پ
منافقوں سے نہ دیکھا ی دیکھا

جو ہوش آئے تو ان سے یہ پوچھنا ہے سعید
تھا کس کا جلوہ جو موسیٰؑ نے طور پ دیکھا

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

سامنے میرے روئے علیؑ ہے
موت ادب سے دور کھڑی ہے

دفترِ مدح آلِ نبیؐ ہے
قرآں کی تعریف یہی ہے

پہ جو میرے ند علیؑ ہے
مشکل خود مشکل میں پڑی ہے

سوتے ہی مولاؑ فرشِ نبی پہ
دین کی قسمت جاگ اٹھی ہے

مدح علیؑ کی دو تی اے دل
جس کو ملی ہے اس کو ملی ہے

پائے علیؑ پہ سر کو جھکا دے
سجدے کی معراج یہی ہے

ہوگا اش اسم اعظم میں
ند علیؑ پھر ند علیؑ ہے

نم علیؑ آتے ہی زبں پہ
دل کو کیا تسکین ہوئی ہے

□□□

مولائے کائناتؑ

جہاد ز گی میں . . کوئی مشکل مقام آ ی
ز ب ں پ بے تکلف ی علیؑ تیرا ہی م آ ی

نصیری کا ا حق کا ولی میرا امام آ ی
بلا فصل احمد مختار کا قائم مقام آ ی

جہاں مہر ت تھی وہاں ہے نقش پ ان کا
علیؑ کی منز ت کا کس قدر زک مقام آ ی

مرا دعویٰ ہے وہ کو پہ ہرَ جا نہیں سکتا
غد یر خم کے میخانے سے جو بھی تشنہ کام آ ی

مری یہ آرزو ہے ی علیؑ . . آؤں محشر میں
بس اتنا آپ کہہ دیں میرے قنبر کا غلام آ ی

قصیدہ اپنے مولا کا سنا ی جھوم کر میں نے
علیؑ کے دشمنوں سے . . خیال انتقام آ ی

سعید جوش بیاں مدح علیؑ کا یہ تصدق ہے
لبوں ت خو د بخود کر مرے کو کا جام آ ی

□□□

مولائے کائناتؑ

کہتا نہیں اف انھیں پک لوگ
دشمن جو اجالوں کے ہیں پوردہ سشب لوگ

ہر طرح سے یکتا ہے محمدؐ کا گھرا
اس ای گھرانے میں ملے ای سے . لوگ

ہر ای مسلماں پہ ہے احسان علیؑ کا
وہ چاہے عجم والے ہوں ی ہوں وہ عرب لوگ

آئمہ اطہار کی ریخ عجب ہے
مظلوم رہے صا . شمشیر لقب لوگ

یہ کام تو ہے دو فقط عقدہ کشا کا
مشکل کے شکنجے سے چھڑاتے نہیں . لوگ

سوچا نہیں مولا نے عدو ہیں کہ محبّ ہیں
دروازہ پہ . . آگئے امداد طلب لوگ

اب دور سعید آی ہے تحقیق کا ہر سو
مولا کو مرے ما گے پہچا گے . لوگ

□□□

مولائے کائناتؑ

سرِ مۂ حیات ہیں مولائے کائناتؑ
حلال مشکلات ہیں مولائے کائناتؑ

عین ٘ ا ہیں مظہر آیت ذوالجلال
کتنی بلند ذات ہیں مولائے کائناتؑ

آئے جوِ ٘ع میں تو نئ ز ٘گی ملی
صورت حیات ہیں مولائے کائناتؑ

حق کے ولی نبیؐ کے وصی خلق کے امام
مجموعہ صفات ہیں مولائے کائناتؑ

روز ازل سے بندہ و خالق کے درمیاں
حد تعینات ہیں مولائے کائناتؑ

محسوس ہورہا ہے یہ عباسؑ کی قسم
جیسے ٖ فرات ہیں مولائے کائناتؑ

اوروں کا ان سے لاکھ تقابل کرے کوئی
مولائے کائناتؑ ہیں مولائے کائناتؑ

محشر کا خوف ہو مجھے پھر کس لئے سعید
ٖ ٖ ضامن ت ہیں مولائے کائناتؑ

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

علیؑ .لیں پہ ہیں . پ ہنسی ہے
کہاں کی موت یہ تو زٔ گی ہے

ہمارا آپ کا ہے ذکر ہی کیا
نبیؐ کے . پہ بھی ٔد علیؑ ہے

مقسر کو ادھر آنے نہ دینا
علیؑ کی مدح کی محفل سجی ہے

جبیں خم ہے در مشکلکشا پ
سلیقے سے عبادت ہو رہی ہے

ابھی موقع ہے پہچانو علیؑ کو
ابھی دیوار کعبہ ہنس رہی ہے

اَ َٔرے نہ عشق مرتضٰی میں
تو پھر وہ زٔ گی کس کام کی ہے

تصور میں علیؑ کا نقش پ ہے
جہاں ے دیکھتا ہوں روشنی ہے

سعید اوروں سے مجھ کو واسطہ کیا
میں مولائی ہوں بس میرا علیؑ ہے

□□□

مولائے کائناتؑ

نصیریوں کو . ا میں کہوں ٠ ا نہ کرے
مقصروں سے گلے میں ملوں ٠ ا نہ کرے

علیؑ کی دی. کی حسرت ہے . سے دل میں مرے
میں ز٠گی کی تمنا کروں ٠ ا نہ کرے

علیؑ کے ساتھ شہ کربلا بھی آ گے
لحد میں اپنی میں تنہا رہوں ٠ ا نہ کرے

وہ اپنے قول کے پ بند ہی نہیں ہوتے
منافقوں پہ بھروسہ کروں ٠ ا نہ کرے

نبیؐ و آل نبیؐ کی ثنا سے ہٹ کے کبھی
قصیدہ اور کسی کا کہوں ٠ ا نہ کرے

فضائے شام غریباں مری نگاہ میں ہے
میں اپنے گھر میں پ اغاں کروں ٠ ا نہ کرے

علیؑ کو کہتا ہوں کہتا رہوں گا اپنا سعید
کسی کو اور میں اپنا کہوں ٠ ا نہ کرے

□□□

مولائے کائناتؑ

رات دن میری ز.ن پ ہے یہی
یـ علیؑ انـ ولی الصمدی

جنگِ خیبر میں بہ حکمِ خالق
خود نبیؐ پڑھنے لگے .دِ علیؑ

میری یں تھیں رُخ مولاؑ پ
کیا خبر سانس مری . اکھڑی

وہاں ہوت ہے فرشتوں کا ہجوم
جہاں بیٹھے ہوں غلامانِ علیؑ

یـ علیؑ آپ بھی کردیں تصدیق
لوگ کہتے ہیں مجھے مولائی

ان کا غیروں سے تقابل کر.
یہ بھی دراصل ہے اک بے ادبی

جو بھی مداح علیؑ ہے اس کو
لوگ کہتے ہیں سعید ازلی

□□□

مولائے کائناتؑ

ہے میری بندگی کس انتہا پ
مرا سر ہے علیؑ کے نقش پ پ

علیؑ کا واسطہ ہے ساتھ اس کے
بھروسہ ہے مجھے اپنی دعا پ

ل اب ۔ بھی ہیں سجدوں کے میرے
نجف کی خاکِ اور خاکِ شفا پ

ہے صدقہ شہ کے گھوارے کا فطرس
تجھے ورنہ کہاں ہوتے پ

مرے سایہ سے بھی ہے دور مشکل
میں بیٹھا ہوں درِ مشکلکشا پ

علیؑ کے ہاتھ پ خیبر کا در ہے
علیؑ کے پؤں ہیں دوش ہوا پ

وہاں پہلے سے حاضر تھے ٔ
میں پہنچا . . در خیر النساء پ

دمِ آ ٔ سعید آئے جو مولاؑ
مجھے پیار آ َ ی اپنی قضا پ

□□□

مولائے کائناتؑ

جو بوتؑ ابؑ کا ہو ں پہ ۰م آ یـ ہے
تو آسماں سے درود و سلام آ یـ ہے

اسی کو میں نے پکارا ہے اپنی مشکل میں
جو مشکلوں میں پیمبرؐ کے کام آ یـ ہے

کسی نے . . بھی لیا ۰م میرے مولاؑ کا
میری ز.ں پہ علیہ السلام آ یـ ہے

علیؑ کا ۰م میں یـ ہوں تم بگڑتے ہو
یہ ۰م میرے نہیں . کے کام آ یـ ہے

.ڑھی جو .ت تو ۰ سے دار تـ پہنچی
علیؑ کی مدح میں یہ بھی مقام آ یـ ہے

نصیریوں کو . ا کیو ں کہوں کہ ان کا ۰ ا
مری ہر ا یـ مصیبت میں کام آ یـ ہے

سعید جیسے ہی میدان حشر میں پہنچا
کہا ہر اک نے علیؑ کا غلام آ یـ ہے

□□□

مولائے کائناتؑ

امیر المؤمنیں میرا علیؑ ہے
امام المتقیں میرا علیؑ ہے

رہا جو مشکلوں میں ا نیء کی
مددگار و معیں میرا علیؑ ہے

گواہی دے رہا ہے خم کا میداں
نبی کا جانشیں میرا علیؑ ہے

پہنچنے والا ہر اک کے سرہانے
بوقت واپسیں میرا علیؑ ہے

یہ ہے ہر اہل عرفاں کا عقیدہ
ر العارفیں میرا علیؑ ہے

رسول اللہؐ سے محو تکلم
سرعرش .یں میرا علیؑ ہے

مقسر تجھ میں اور مجھ میں ہے یہ فرق
ت ا کوئی نہیں میرا علیؑ ہے

ن ا کا گھر ہے کعبہ سچ ہے لیکن
سعید اس کا مکیں میرا علیؑ ہے

□□□

مولائے کائناتؑ

میں یوں اتباع نبیؐ کررہا ہوں
سلیقہ سے ذکر علیؑ کررہا ہوں

میرا سر ہے اور آستاں ہے علیؑ کا
میں کس شان سے بندگی کررہا ہوں

کوئی موت سے کہہ دے کچھ دیر ٹھہرے
کہ میں انتظار علیؑ کررہا ہوں

درِ مرتضیٰ سے جو وابستگی ہے
فقیری میں بھی سروری کررہا ہوں

کبھی پڑھ رہا ہوں حدیث کساء میں
کبھی ورد . د علیؑ کررہا ہوں

نبیؐ اور علیؑ کو . ا بتا کر
نئی . ت میں کون سی کررہا ہوں

مصلے پہ آؤں گا ملتے ہیں فرصت
ابھی تو میں ذکر علیؑ کررہا ہوں

سعید اس میں اک راز ہے کیا بتاؤں
نصیری سے کیوں دوستی کررہا ہوں

□□□

○

مولائے کائناتؑ

مرا نہیں مری نسبت کا احترام کرو
میں مداح خوان علیؑ ہوں مجھے سلام کرو

ہو دل میں ید علیؑ اور پہ ذِ علیؑ
اسی طرح سے بسر اپنے صبح و شام کرو

علیؑ کی دوستی ہے دشمنی دوزخ
تمھاری مرضی جہاں چاہے تم قیام کرو

ار کعبہ کے ہو ل پہ مسکراہٹ ہے
اَ ہو سچے مسلماں تو جشن عام کرو

کرو ثنائے علیؑ اور حسین کا ماتم
بس اس سے ہٹ کہ نہ د میں کوئی کام کرو

خوشی کو اپنی کرو ر فاتح خیبر
غموں کو اپنے شہ کربلا کے م کرو

وہ جلتے ہیں تو جلیں تم کرو ثنائے علیؑ
وہ کام کرتے ہیں اپنا تم اپنا کام کرو

علیؑ کی سا ں کا صدقہ ہے ز گی یہ سعید
ہر اِ سانس کو اپنی علیؑ کے م کرو

□□□

مولائے کائناتؑ

اوج . پ جگہ میں نے وہ پئی ہے کہ بس
یوں ہوئی ہے مدح خواں کی عزت افزائی کہ بس

شام ہجرت فرش احمدؐ اور تلواروں کی چھاؤں
میرے مولا کو سکوں سے ایسی نیند آئی کہ بس

. . فرشتوں نے یہ پوچھا تیرا مولا کون ہے
خود مجھے بے ساختہ ایسی ہنسی آئی کہ بس

کیا عجب .ڑھ کر فرشتے چوم لیں میری جبیں
یوں درِ مولاؑ پہ کی ہے .سیہ سائی کہ بس

. . یہ مولا نے کہا سمیت امی حیدرؑا
سن کے مر . کی طبیعت ایسی گھبرائی کہ بس

میرے مولا کو جو وہ اپنا . ا کہنے لگے
ہوگئی ایسی نصیری سے شناسائی کہ بس

ز. گی کا موت پ دھوکہ نہ کیوں ہو اے سعید
.ع میں مولا نے کی یوں جلوہ فرمائی کہ بس

❑❑❑

○

مولائے کائنات ؑ

کیا عرض کروں آپ سے کیا مل َ ی مجھ کو
حیدرؑ کی محبت میں ۰ ا مل َ ی مجھ کو

ہنستے ہوئے کوثر پہ دی جامِ علیؑ نے
قنبر کی غلامی کا صلہ مل َ ی مجھ کو

پیغمبرؐ کو سے ت ہجرت آ ۰
اک سلسلۂ اہل مل َ ی مجھ کو

اک غمزدہ مادر مجھے دیتی ہے دعا
مظلوم پہ رونے کا صلہ مل َ ی مجھ کو

اے تیرہ ر. تجھ پہ دل و جاں سے میں قر.ں
کعبہ کی قسم قبلہ مل َ ی مجھ کو

سجدے سے جبیں اب مری کس طرح اٹھے گی
مولاؑ ت ا نقشِ کف پ مل َ ی مجھ کو

دروازہ زہراؑ پہ جو رضواں آ ی
د ہی میں .۰ ی کا پتہ مل َ ی مجھ کو

میں ڈھونڈنے نکلا تھا سعید اپنے ۰ ا کو
کعبہ میں نصیری کا ۰ ا مل َ ی مجھ کو

□□□

مولائے کائناتؑ

میں روزِ ازل سے ہی کہلاتا ہوں مولائی
مدّاحی حیدرؑ ہے پیشہ مرا آبائی

آنکھیں مری پُرنم تھیں تھا وِردِ علیؑ
دم میرا ... تھا تھی خلق تماشائی

سر رکھ دیا مولاؑ کے قدموں پہ دمِ آخر
دیوانہ حیدرؑ کی اللہ رے دانائی

ہر اک کے مسیحا ہیں عیسیٰؑ یہ بجا لیکن
مولاؑ مرا کرتا ہے عیسیٰؑ کی مسیحائی

مولاؑ پہ نگاہیں تھیں محسوس میں کیا کرتا
سانس مری اکھڑی کس وقت اجل آئی

قسام ازل نے جب تقسیم کئے عہدے
مولا کی ثنا خوانی حصہ میں مرے آئی

گھبرانے لگا جب میں تنہائی تربت سے
میں ہوں تیری بالیں پر مولاؑ کی صدا آئی

قنبر کی غلامی کا حاصل ہے شرف جس کو
واللہ سعید اس کی ٹھوکر میں ہے دارائی

□□□

مولائے کائناتؑ

کیا خبر کوئی بسر کرت ہے کیوں کر رات دن
میں تو کرت ہوں مسلسل مدح حیدرؑ رات دن

حضرت سلماں کی قسمت کا بھلا کیا پوچھنا
دیکھتے رہتے تھے روئے پ ک حیدرؑ رات دن

مت زہراؑ میں رہتی تھیں جو فضہ روز و ش
متِ مولاؑ بجا لاتے تھے قنبر رات دن

مرتضیٰؑ کے در پہ رہتا تھا فقیروں کا ہجوم
آتے رہتے تھے فرشتے ان کے در پ رات دن

مدح حیدرؑ کرنے میں کیو ں ہے تکلف آپ کو
مدح حیدرؑ کرتے تھے خود پیمبرؐ رات دن

یہ ہو د علیؑ جس وقت دم نکلے مرا
یہ دعا کرت ہوں میں تو بندہ پ ور رات دن

رات کا مہتاب ہو وہ ہو دن کا آفتاب
سجدہ کرتے ہیں علیؑ کے در پہ آکر رات دن

اس سے بہتر ز گی کا کیا ہے مصرف اے سعید
ماتمِ سرورؑ کرو مدح حیدرؑ رات دن

□□□

مولائے کائناتؑ

ہر وقت میرے مولاؑ محو کرم ملیں گے
تم دم بہ دم پکارو وہ دم بہ دم ملیں گے

غم خوار شاہ دیں ہیں جس سے بھی ہم ملیں گے
آنکھیں بھی نم ملیں گی دامن بھی نم ملیں گے

تیغوں کی چھاؤں ہو وہ ۔ دار کی ہو منزل
جو حق کے ہیں فدائی ۔ قدم ملیں گے

ہے مظہر ا پ تجھ کو گماں ا کا
دیوانے اے نصیری تجھ سے بھی کم ملیں گے

کیا ربط روشنی کو بتلادو تیرگی سے
حیدرؑ کے دشمنوں سے کس طرح ہم ملیں گے

قدموں پہ مرتضیٰؑ کے . . سر جھکاؤں گا میں
قدموں سے میرے . کر جاہ و حشم ملیں گے

سلماں، کمیل ، میثم، ہانی ، حبیب، مسلم
اللہ روز محشر کس کس سے ہم ملیں گے

وہ دوش مصطفےٰ ہو عرش کبریٰ ہو
مولاؑ کے میرے ہر جا نقش قدم ملیں گے

اک جان ہیں دو قالب عباسؑ اور سکینہؑ
ہر وقت تم کو یکجا مشک و علم ملیں گے

ہم کو تلاش کرتے محشر میں جو بھی آئے
کہہ دو سعید اس سے کوثر پہ ہم ملیں گے

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

حق نگر حق شعار آ َ ی
پ وردگار آ َ ی
خیر مر . کی عنتر کی ہو
صا . ذوالفقار آ َ ی
آئے . لیں پہ جس دم علیؑ
موت پ مجھ کو پیار آ َ ی
شاد کیسے نصیری نہ ہوں
ان کا پ وردگار آ َ ی
مسکرائی . ار حرم
جس کا تھا انتظار آ َ ی
حوض کوث چھلکنے لگا
ساقی ذی وقار آ َ ی
ہوَ ی ذوق مد ی بلند
. . کوئی سوئے دار آ َ ی
ی ی ہی . م حیدرؑ سعید
میرے دل کو قرار آ َ ی

□□□

مولائے کائناتؑ

جو خود ہے مرز تعظیم انیء کے لئے
وہ خود بھی اٹھتا ہے تعظیم فاطمہؑ کے لئے

جبین شوق ہے بے چین میری سجدوں کو
تڑپ رہا ہوں میں مولاؑ کے نقش پ کے لئے

خبر نہیں مجھے کیوں زگی ملی ہے تجھے
مجھے تو ز ملی مدح مرتضیٰؑ کے لئے

کہیں تمھیں بھی نہ وہ اپنا ہمنوا کرلیں
نصیریوں سے نہ الجھو کبھی ۱۰ کے لئے

صلائے عام ہے جو چاہے بیٹھے مسند پ
رسولؐ کا بستر ہے مرتضیٰؑ کے لئے

کسی کی خاک پہ سجدہ میں کر نہیں سکتا
جبیں ہے وقف مری خاکِ کربلا کے لئے

سعید موت کی اپنے دعا نہ کیوں مانگوں
کہ لازمی ہے یہ دیار مرتضیٰؑ کے لئے

□□□

○

مولائے کائناتؑ

ہم تھے مولائی جبھی یہ مرتبہ ہم کو
سجدہ کرنے کو علیؑ کا نقشِ پ ہم کو

واسطہ دے کر علیؑ کا . . اٹھائے ہم نے ہاتھ
کیا بتا تم کو جو لطفِ دُعا ہم کو

اپنی اپنی ہے یہ قسمت اب اسے کیا کیجئے
مشکلیں تم کو ملیں مشکلکشا ہم کو

نقش پ ئے حیدرؑ کرار ہم کو مل گئے
جیسے ہی دوشِ پیمبرؐ کا پتہ ہم کو

. کے . جس کے محمدؐ . کے . جس کے علیؑ
اہلِ حق کا ای ایسا قافلہ ہم کو

جامِ کوثر بھی .:. میں بھی داخل ہوئے
الفتِ آلِ نبیؐ کا یہ صلہ ہم کو

واقعہ ہے یہ غدیر خم کے میداں کی قسم
بندہ پ ور جانشین مصطفےٰؐ ہم کو

□□□

مولائے کائناتؑ

روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی کیسی ہے
رونق محفل میلاد علیؑ کیسی ہے

خانہ حق میں نصیری کا ٠ ا آ ی ہے
کیا بتاؤں میں مبارک یہ گھڑی کیسی ہے

اوج ٠ پہ جگہ اس کو ملی کیا کہنا
دیکھئے قسمت مداح علیؑ کیسی ہے

آ َ ی کیا تیری .لیں پہ ٿ ا عقدہ کشا
مرنے والے ٿ ے ہو ں پہ ہنسی کیسی ہے

دیکھ کر دم نہ نکل جائے مقسر کا کہیں
آج دیوارِ حرم تیری ہنسی کیسی ہے

٠م مولاؑ کا ز.ں پ مری آ ی جو سعید
جو بلا آئی مرے سر سے ٹلی کیسی ہے

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

میرے مولا سے جس کو الفت ہے
وہ حقیقت میں پ ک طینت ہے

مل گئے مجھ کو نقش پ ئے علیؑ
محترم اب میری عبادت ہے

ورد د علیؑ کا اے داں
اصل میں روح کی طہارت ہے

وہ کسی اور در پہ کیوں جائے
درِ حیدرؑ سے جس کو نسبت ہے

منقبت پ ڑھئے میرے مولا کی
یہ بھی قرآن کی تلاوت ہے

غیر علیؑ طواف حرم
بہ ا قید مشقت ہے

ہیں عبادات اور بھی لیکن
کس کو مدح علیؑ سے فرصت ہے

چھین سکتا نہیں جسے کوئی
الفت مرتضیٰؑ وہ دو یہ ہے

کرتہ ہے موت کی دعا وہ سعید
دیہ حیدرؑ کی جس کو حسرت ہے

□□□

مولائے کائناتؑ

آج کچھ مجھ کو لکھنا ہے بعنوانِ غدی
سامنے میری نگاہوں کے ہے میدانِ غدی

میرے مولاؑ کی ولایت کا یہاں اعلان ہے
اس لیے آراستہ ہوت ہے میدانِ غدی

آج : پ کجاؤں کے ہے خالق کا رسولؐ
یہ منظر آت ہے دورانِ غدی

یں ہوا اتمام نعمت یں ہوئی تکمیل دیں
اصل میں ایمان کامل ہے تو ایمانِ غدی

ہر طرف سے ہوتی ہیں بخ کی آوازیں بلند
لے رہے ہیں خود پیمبرؐ عہد و پیمانِ غدی

جانشینی کا علیؑ کی ہوَی اعلان . .
آَی ایماں سمٹ کر زی دامانِ غدی

دو ت کو بھی ان کی میں کچھ نہیں
رتبہ میں شاہوں سے بڑھ کر ہیں فقیرانِ غدی

آیت بلغ کے تیور ہی بتاتے ہیں سعید
کتنی اہمیت کا حامل ہے یہ اعلانِ غدی

□□□

مولائے کائناتؑ

میری امداد کو کیوں اور کوئی آئے گا
جس نے احمدؐ کی مدد کی ہے وہی آئے گا

آئی ہے کعبہ کی دیوار کے . پ جو ہنسی
گھر میں اللہ کے مہمان کوئی آئے گا

.ع میں . . میری .لیں پہ علیؑ آ گے
موت سے مل کے گلے لطف جبھی آئے گا

کربلا تیری سمجھ میں نہ اَ آئے گی
تجھ کو جینے کا سلیقہ نہ کبھی آئے گا

حشر میں دیکھ کے ہوجائے گی زہراؑ بے چین
. . عزادار حسینؑ ابنِ علیؑ آئے گا

روکنے سے نہ رُکے گا کبھی شہؑ کا ماتم
ایسا وقت آ. کبھی اور نہ کبھی آئے گا

آ گے کرنے پیشاں جو نکیرین سعید
ان کو بھی کرنے پیشان کوئی آئے گا

□□□

مولائے کائناتؑ

مدح حیدرؑ کا . . بھی ارادہ کیا
میں نے قرآن سے استفادہ کیا

دیـ حیدرؑ کی تھی آرزو اس لئے
موت کا ذکر میں نے زیـدہ کیا

وہ ارادہ مشیت کا تھا اصل میں
میرے مولا نے جو بھی ارادہ کیا

یـد مولاؑ کے احکام . ہیں
آپ نے ان سے . استفادہ کیا

عشق حیدرؑ کی دو تـ . . ہوئی
حق نے سینہ کو میرے کشادہ کیا

کعبہ کو دیکھ کر مسکرایـ نجف
.ـتـی کا جو اس نے ارادہ کیا

آپ کو ذکر سے اس کے پہیز ہے
ذکر جس کا نبیؐ نے زیدہ کیا

میرے مولاؑ کے لہجہ سے معراج میں
حق تعالیٰ نے بھی استفادہ کیا

ذکر حق جان کر میں نے ذکر علیؑ
بے ارادہ نہیں .لا رادہ کیا

عمر بھر وہ .ؔ‌‌‌ٹ‌‌‌ رہے گا سعید
یک جس نے بھی مولاؑ کا جادہ کیا

□□□

○

مولائے کائناتؑ

امیر المومنینؑ . . قبر میں تشریف لا گے
فرشتوں کو پ یشاں دیکھ کر ہم مسکرا گے

نجف کی سرزمیں پ اپنے سجدے ہم بچھا گے
قصیدہ روضہ اقدس پہ جاکر ہم سنا گے

کوئی آواز دے گا تو علیؑ کیونکر نہ آ گے
وہ اپنے چاہنے والوں کو کیسے بھول جا گے

اٹ آئے گا .ڑھ کر خود ہی استقبال کو اس کے
علیؑ کا ٠م لے کر . . دعا کو ہاتھ اٹھا گے

مقسر تو ہے مولائی ہوں میں کیا ربط دونوں ہیں
٠ ی کے دو کنارے ای جا کس طرح آ گے

نبیؐ کعبہ تلک پہنچے تھے جس کی پیشوائی کو
غد یر خم میں اس کو جانشین اپنا بنا گے

ہمارا راستہ روکے کہاں رضواں میں یہ ہمت
کہ ہم ٠ دعلیؑ پڑھتے ہوئے ۔٠ٔ میں جا گے

اَ دل میں نہیں ہوگی محبت میرے مولاؑ کی
زیں کام آ گی نہ روزے کام آ گے

نصیری بھی تو مولاؑ کے فدائی ہیں سعید آ٠
میں کیسے مان لوں اس کو کہ وہ دوزخ میں جا گے

□□□

مولائے کائناتؑ

علیؑ کو خانہ حق کا مکین کہتے ہیں
رسولؐ حق کا انھیں جانشین کہتے ہیں

جو علم ہمیں وہ علیؑ کا ہے صدقہ
یہ .ت سارے .:رگان دین کہتے ہیں

نبیؐ میں اور علیؑ میں نہیں ہے فرق کوئی
منافقین نہیں مومنین کہتے ہیں

کسی کو ذات علیؑ کا نہ ہوسکا عرفاں
.لاتفاق یہ . عارفین کہتے ہیں

حسینؑ فاتح فکر و ہیں صدیوں سے
اسی کو اصل میں فتح مبین کہتے ہیں

. اکرے کسی صورت سے موت آجائے
علیؑ کی دیـ کے . شائقین کہتے ہیں

فراز دار سے میثم نے دیکھ لی .:
اسی کو عالم عین الیقین کہتے ہیں

محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ
انھیں کو اصل میں ارکان دین کہتے ہیں

سعید میرے لئے یہ شرف بھی کیا کم ہے
مجھے غلامِ علیؑ مومنین کہتے ہیں

□□□

مولائے کائنات ؑ

[illegible] احمد مختار کی باتیں کیجئے
باتیں کرنی ہوں تو معیار کی باتیں کیجئے

پہلے سن لیجئے مولاؑ کے فضائل مجھ سے
پھر مرے طابع بیدار کی باتیں کیجئے

[illegible] میں فرق ہے کس کی ابھی ظاہر ہوگا
اک ذرا حیدرؑ کرار کی باتیں کیجئے

موت کی پہلے دعا مانگئے پھر شوق سے آپ
جلوہ حیدرؑ کرار کی باتیں کیجئے

جس نے آزادی کا پیغام دیا زنداں سے
ایسی زنجیر کی جھنکار کی باتیں کیجئے

میرے مولاؑ کے اشاروں پہ ہے سورج پلٹا
آپ مجھ سے نہ شبِ تار کی باتیں کیجئے

آپ کیا جا کسے کہتے ہیں شرک و . ت
دیکھئے ہم سے نہ بیکار کی .تیں کیجئے

یہ وہ منصب ہے جو ملتا نہیں آسانی سے
ہاتھ کٹوا کے علمدار کی .تیں کیجئے

ت.کرہ کس لئے یوسف کے .یاروں کا
مرضی حق کے .یار کی .تیں کیجئے

رسن و دار کی .تیں کوئی کرت ہے اَ
آپ بھی میثم تمار کی .تیں کیجئے

آ ت.ت میں نکیرین تو کیا خوف سعید
ان سے بھی حیدرؑ کرار کی .تیں کیجئے

□□□

مولائے کائناتؑ

معراج میں نبیؐ کو بلای تھا کس لئے
آ یہ اہتمام ای تھا کس لئے

یہ جا ہوئے بھی کہ حیدرؑ ہے ان کا م
مر علیؑ کے سامنے آی تھا کس لئے

حیدرؑ کو دسترس نہ تھا کائنات پ
پھر آفتاب لوٹ کے آی تھا کس لئے

کیا کرتے نہ جاتے نکیرین لوٹ کر
مولاؑ کا میں نے م بتای تھا کس لئے

ہم خوب جا ہیں کہ سن کر علیؑ کا م
بل ا وؤں پہ آپ کے آی تھا کس لئے

کیوں ہم سے پوچھتے ہو پیمبرؑ سے پوچھ لو
اپنا وصی علیؑ کو بنای تھا کس لئے

. . عہد مصطفیٰ میں منافق کوئی نہ تھا
سورہ منافقون کا آیہ تھا کس لئے

ہے جس کی پک وہی جا ہے یہ
: غدیہ خم میں بنایہ تھا کس لئے

کوئی سعید اتنا مقسر سے پوچھ لے
ذکر علیؑ کی .بم میں آیہ تھا کس لئے

❑❑❑

○

مولائے کائناتؑ

نہ اب ہے سانس پہ قابو نہ اب دل ہی سنبھلتا ہے
بس اب آجایئے مولاؑ کہ میرا دم ٔ ـ ہے

علیؑ کے عشق میں جی اور علیؑ کے عشق میں مرجا
حیات و مرگ پہ یکساں علیؑ کا حکم چلتا ہے

خبر کیا چارہ َ کو میں مریض عشق حیدرؑ ہوں
علیؑ کا ذکر ـ ہوں تو میرا دل بہلتا ہے

غدیـ خم کا میں پیرو تو وابستہ سقیفہ سے
میں اپنی راہ چلتا ہوں تو اپنی راہ چلتا ہے

کسی کا دور ہو ٔدان وہ آدم سے خاتم ـ
علیؑ کے ٔم کا سکہ ہر اک عالم میں چلتا ہے

حیات جاوداں پـ ہے وہ دیـ ار حیدرؑ سے
جو مولائی ہے وہ یوں موت کا مصرف ۔لتا ہے

ـ ے در سے وہ خالی ہاتھ جاـ ہی نہیں مولاؑ
سعید آـ ہے ۔ بھی کچھ نہ کچھ لے کر ہی ٹلتا ہے

□□□

مولائے کائناتؑ

جو ہو نہ سکے بو ذر و سلماں کے ا.
کیسے کہوں ان کو شہ مرداںؑ کے ا.

یہ ای حقیقت ہے کوئی مانے نہ مانے
حیدرؑ بھی ہیں پیغمبرؐ ذیشان کے ا.

دونوں میں بھی ہے مد ت مولائے دوعالم
کیوں میرا قصیدہ نہ ہو قرآن کے ا.

رکھے ہیں قدم دوشِ پیمبرؐ پہ علیؑ نے
ہے کون شرف میں شہ مرداں کے ا.

عیسیٰ ہیں مسیحا تو علیؑ فخرِ مسیحا
کیسے کہوں انجیل کو قرآن کے ا.

فرقت میں علیؑ کی جو ٹپتا ہوں میں ہر دم
ہے صبح وطن شامِ غریباں کے ا.

الفت نہیں جس دل میں سعید آل عبا کی
وہ دل تو ہے اک خانہ ویاں کے ا.

❐❐❐

مولائے کائناتؑ

ہنسی دیوار کعبہ جانشین مصطفٰے آیـ
۰ ا کے گھر میں لیجئے اب نصیری کا ۰ ا آیـ

نصیری اس خوشی میں کیوں گلے ملتا نہیں مجھ سے
مرا بھی تو امام آیـ اَ تیرا ۰ ا آیـ

علیؑ کے در کی عظمت کو ٔ سے کوئی پوچھے
کوئی خیاط بن کر اور کوئی بن کر گدا آیـ

گماں مجھ کو ہوا ہے ز ٘ گی کا موت ٖ اپنی
دمِ آ ٘ مری .لیں پہ . . مولاؑ مرا آیـ

انھیں کے واسطے اللہ نے تلوار بھیجی ہے
ستارہ عرش سے ان کے ہی گھر کو ڈھو ٘ ٹ آیـ

نہ جانے کیوں گماں اس ٖ ہوا مہر ت کا
تصور میں مرے . . بھی علیؑ کا نقش ٖ آیـ

سعید اس کے سوا کچھ بھی نہ آیـ ذہن میں میرے
نجف کی ید آئی ـ خیال کربلا آیـ

□□□

مولائے کائناتؑ

سن لیجئے یہ ای قلندر کی .ت ہے
حیدرؑ کی .ت مرضی داور کی .ت ہے

لولا ہے اس طرف تو سلونی ہے اس طرف
وہ تخت کی ہے .ت یہ .ٔ کی .ت ہے

ہے پ‌ک صاف تو تشریف لایئے
حیدرؑ کا ذکر ہے یہاں حیدرؑ کی .ت ہے

حُبّ علیؑ بغیر جو کعبہ کا ہے طواف
یہ حج نہیں نصیب کے چکر کی .ت ہے

حیدرؑ کی دشمنی کا مقسر .. ہے کیا
تحقیق تو ہی کر یہ ـے گھر کی .ت ہے

سوئے علیؑ تو مرضی خالق .ی لی
مسند نہیں رسولؐ کے بستر کی .ت ہے

ان پ نصیریوں کو ۰ا کا گمان ہے
پوردگار یہ ـے مظہر کی .ت ہے

ہر ای کے نصیب میں ہے یہ کہاں سعید
سجدہ در علیؑ پہ مقدر کی .ت ہے

□□□

○

مولائے کائناتؑ

جس کو مولاؑ سے محبت ہوگی
اس کی ہر سانس عبادت ہوگی

وہی چاہے گا مرے مولاؑ کو
میں جس کے طہارت ہوگی

سلسلہ ہوگا امامت کا شروع
ختم جس وقت ت ہوگی

جس کو ہو حسرت دیار علیؑ
موت سے اس کو محبت ہوگی

ہم علیؑ والے ہیں کیا خوف ہمیں
آپ کو قبر میں و ش ی ہوگی

منقبت پڑھتے رہو مولاؑ کی
یہ بھی قرآں کی تلاوت ہوگی

جانشیں کون نبیؐ کا ہے سعید
خم کے میداں میں وضا ی ہوگی

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

آپ کیا جا کہ کیا ہے مدح حیدرؑ کا مزاج
دار پ جاکر سنبھلتا ہے ثناَ کا مزاج

ذاکر شبیرؑ ہے تو اور نہ مداح علیؑ
کس طرح تیری سمجھ آئے . کا مزاج

جن کو دعویٰ تھا شجا ت کا پلٹ کر آگئے
اب علیؑ پوچھیں گے جاکر .ب خیبر کا مزاج

روکنا تیغ علیؑ کا کام کچھ آساں نہ تھا
کہیے اے روح الامیں کیسا ہے شہپر کا مزاج

. . تلک رومال زہراؑ کا نہ ہو اس کو نصیب
کس طرح قابو میں آئے دیہ ت کا مزاج

ز گی بھر جو نہ سوی اس کو بھی نیند آگئی
آپ کیا جا ش. ہجرت کے بستر کا مزاج

ای نھا سا سپاہی شاہ دیں کی فوج کا
مسکرا کر پوچھتا ہے سارے لشکر کا مزاج

اک اشارے پ اسے واپس پلٹ آ ڑا
شاہ خاور جا تھا شاہ خیبر کا مزاج

میرے .. بھی تھے مداح علیؑ ۔ڈ بھی ہے
ہے سعید اب مد ت حیدرؑ مرے گھر کا مزاج

□□□

مولائے کائناتؑ

کر رہا ہوں رقم میں ثنائے علیؑ
رکھ لے میرا بھرم اے ٠ ائے علیؑ

کوئی مانے نہ مانے حقیقت ہے یہ
میرا کوئی نہیں ہے سوائے علیؑ

ت٠کرہ موت کا . . کسی نے کیا
مجھ کو بے ساختہ ید آئے علیؑ

تجھ کو ایماں کی دو ت ملی ٠ز کر
اور کیا چاہیے اے گدائے علیؑ

کس کو خیبر میں دیتے علم مصطفےٰ
مرد کوئی نہ تھا . . سوائے علیؑ

فرش پ ان کو احمدؐ کا بستر
عرش سے تیغ آئی .ائے علیؑ

یہ نصیری کا کہنا ہے میرا نہیں
کوئی خالق نہیں ہے سوائے علیؑ

بچھائے جو روح الامیں نے سعید
تیغ کو روک کر مسکرائے علیؑ

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

جو ہے روز ازل سے آل پیغمبرؐ سے وابستہ
بھلا وہ کیسے ہوگا پھر کسی کے در سے وابستہ

وہ پیغمبرؐ سے وابستہ بھلا کس طرح سے ہوگا
کوئی . . ت نہ ہوگا پیغمبرؐ سے وابستہ

. . ہم دشمنی کا کیا بتا اے علیؑ دشمن
کہ ہے یہ راز سر بستہ تو تیرے گھر سے وابستہ

نصیری کا . ا میرے . ا کے گھر میں آ ی ہے
اسی نسبت سے دونو ں ہوگئے اک در سے وابستہ

یہ دو ت وہ نہیں جو ہر کس و . کس کو مل جائے
دعائے فاطمہؑ ہے ماتم سرورؑ سے وابستہ

علیؑ کے در کو جو بھی چھوڑ دیتا ہے وہ رہتا ہے
کبھی اس در سے وابستہ کبھی اس در سے وابستہ

تلاش اس کی یہاں کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا
علیؑ کے نقش پہ ہیں دوش پیغمبرؐ سے وابستہ

حقیقت میں سمجھتے ہیں وہی مفہوم آزادی
جو ہیں زنجیر پئے عابدؑ مضطر سے وابستہ

فرشتو بعد میں جو چاہو پوچھو پہلے یہ سن لو
ازل سے ہے سعید خوش بیاں حیدرؑ سے وابستہ

❑❑❑

مولائے کائناتؑ

میرے مولا کے فضائل کا ہے وہ دیوان بس
بندہ پرور اس لیے پڑھتا ہوں میں قرآن بس

ورد کرتا رہتا ہوں میں رات دن نادِ علیؑ
اس لیے ہوتی ہیں میری مشکلیں آسان بس

بڑھ رہا تھا میری کشتی کو ڈبونے کے لئے
یا علیؑ میں نے کہا اور تھم گیا طوفان بس

اہلِ بیتؑ مصطفٰے میں کوئی داخل ہوا
مستحق تھے من اہل ا کے سلمان بس

ساتھ لے کر جارہا ہوں ماتمِ سرورؑ کے داغ
روشنی کا قبر میں یوں کرتا ہوں سامان بس

لازمی ہے مرتضیٰؑ کا ذکر اس کے واسطے
ہوتی ہے یونہی ہراک کی کی پہچان بس

یا علیؑ میری زباں پر ہو بوقتِ واپسیں
دل میں اب اس کے سوا کوئی نہیں ارمان بس

قبر میں پوچھیں فرشتے گر تو کہہ دوں گا سعید
حیدرؑ صفدر کی الفت ہے مرا ایمان بس

□□□

مولائے کائناتؑ

میں سرِ.بم جو پڑھتا ہوا قرآں آیہ
کہا ہر ایہ نے حیدرؑ کا ثنا خواں آیہ

.م حیدرؑ کا سنا . . نہ رہے ہوش بجا
کہا مر . نے مری موت کا ساماں آیہ

آج دیوار حرم کے بھی لبوں پہ ہے ہنسی
مطمئن ہے وہ کہ آج اس کا نگہباں آیہ

میرے مولاؑ کے سوا آپ بتادیں مجھ کو
لوٹ کر کس کے لیے مہرِ درخشاں آیہ

جس نے پیغمبروں کی مشکلیں آساں کی ہیں
اب وہ کرنے کو مری مشکلیں آساں آیہ

بن کے خیاط درِ فاطمہ زہراؑ پہ سعید
فخر کرتے ہوا .ـ.ـ کا نگہباں آیہ

❑❑❑

مخدومہ کونینؑ

جہاں میں آمد خیر النساء ہے
اٹھاؤ ہاتھ یہ وقتِ دعا ہے

ادب سے آتے ہیں یں انیء بھی
کہ یہ دو ت سرائے فاطمہؑ ہے

زوں کا بھرم .قی ہے جس سے
وہ تسبیح جنابِ فاطمہؑ ہے

جو ہے دونوں جہاں کی شاہزادی
اسی کے سر پہ بوسیدہ رِدا ہے

مسلماں اس سے .واقف ہیں لیکن
یہودی اس کا رتبہ جا ہے

عبادت کرتی ہے .ت پیمبرؐ
یہ ہر سو نور جو پھیلا ہوا ہے

جہاں رہتی ہے شہزادی جناں کی
وہ گھر .ت نہیں تو اور کیا ہے

سعید اور فاطمہ زہراؑ کی مد ت
ہے یہ تو خالق کی ہے

□□□

مخدومہ کونینؑ

کرۃ ہوں مد ت میں تیری فاطمہؑ
ا. رسا ت ہے یہی فاطمہؑ

وارث اوصاف بنی فاطمہؑ
مظہر آیت جلی فاطمہؑ

مادر حسنینؑ کنیز .ع ا
.ت نبی کفو علیؑ فاطمہؑ

جان دو عالم ہیں رسول .ع اؐ
جان رسولؐ عربی فاطمہؑ

غ. فدک تو نے طلب . کیا
تھی وہ ت ی حق فاطمہؑ

سر ت ے آگے ہے امامت کا خم
کرتے ہیں تعظیم بنی فاطمہؑ

کام یہی ہے مرا شام و سحر
پڑھتا ہوں تسبیح ی فاطمہؑ

اس نے تجھے ام ابیہا کہا
تھا جو دوعالم کا بنی فاطمہؑ

صا . معراج اَ ہیں نبی
. ش معراج بنی فاطمہؑ

اس کا یقیں ہے ے در سے سعید
خالی نہ لوٹے گا کبھی فاطمہؑ

❑❑❑

متفرق

. . بھی ہوجاتا ہے خالق کا کرم آپ سے آپ
منقبت ہوتی ہے مولاؑ کی رقم آپ سے آپ

کیا کہیں تذکرہ کرب و بلا ہوتا ہے
کس لیے ہوتی ہیں آنکھیں مری نم آپ سے آپ

نام حیدرؑ ہے مرا . . کہا مولاؑ نے میرے
لڑکھڑانے لگے مر . کے قدم آپ سے آپ

ہے علمدار بھی سقائے حرم بھی عباسؑ
ہوئے رابطہ مشک و علم آپ سے آپ

مل گئے . مجھے مولاؑ کے قدم قسمت سے
بڑھ گیا اور بھی سجدوں کا بھرم آپ سے آپ

غم شبیرؑ کو . سے لگا لیں گے اگر
آپ ہوجائیں گے شائستہ غم آپ سے آپ

مجلس شاہؑ ہدا میں تو ہیں جاتے لیکن
بن بلائے کہیں جاتے نہیں ہم آپ سے آپ

فاطمہ بنت اسد آئیں جو کعبہ کے قریب مسکرانے لگی دیوار حرم آپ سے آپ
ورد کرنے لگا میں . دعلیؑ کا جو سعید مشکل آسان ہوئی حق کی قسم آپ سے آپ

□□□

حضرت سبط اکبرؑ

درد کا آسرا ہے حسنؑ — اعتبار دعا ہے حسنؑ
اس کا . بہ شری حسینؑ — ی حد کربلا ہے حسنؑ
عقل ا ں سے کیا پوچھنا — عقل سے ماورا ہے حسنؑ
وارث ذوالفقار علیؑ — مظہر لافتیٰ ہے حسنؑ
وہ مدینہ ہو ی کربلا — ان میں اک رابطہ ہے حسنؑ
فتح پئی بغیر جہاد — صلح کا معجزہ ہے حسنؑ
جان مشکل کشا ہی نہیں — خود بھی مشکل کشا ہے حسنؑ
شکل قاسمؑ میں سرور کے ساتھ — کربلا ی َی ہے حسنؑ
حسن کا تیرے کیا پوچھنا — م ہی . . ا ہے حسن

جا ہے یہ د سعید
. امجد مرا ہے حسنؑ

□□□

حضرت سبط اکبرؑ

اک نئی طرز کا لافتیٰ ہے حسنؑ
کون لے گا خموشی سے کارِ سخن

آج سرسبز ہے فاطمہؑ کا چمن
آج د میں تشریف لائے حسنؑ

اپنی تصو۔ بیٹی کی آغوش میں
ہو کے خوش دیکھتے ہیں رسولؐ زمن

مدح کا اس کی حق ہم سے ہوگا ادا
بندہ پ ور اسے کہتے ہیں حسن ظن

اس کی غر۔ کا کس طرح ا۔ ازہ ہو
تھا جو اپنے وطن میں غری۔ الوطن

ان کا ہر دور میں ذکر جاری رہا
شمع روشن رہی انجمن انجمن

وہ تو کھیے حسنؑ کا نقش پ
ورنہ ہوجاتیں . نیکیاں بے وطن

کربلا نے مدینہ کو آواز دی
د ت قاسمؑ میں ہے آج تیغ حسنؑ

آج مدح حسنؑ کے لیے اے سعید
میں نے آراستہ کی ہے یہ انجمن

□□□

سیدالشہداؑ

تبسم . قدرت علیؑ کے لال حسینؑ
نگاہ ۔ز مشیت علیؑ کے لال حسینؑ

ہے تیرے در سے جونسبت علیؑ کے لال حسینؑ
سنور گئی مری قسمت علیؑ کے لال حسینؑ

ملی جو مجھ کو جگہ آج اوج ۔ پ
یہ . ہے تیری . و ۔ علیؑ کے لال حسینؑ

زمانہ کیوں نہ ۔ے آستاں پہ سر کو جھکائے
تو ہے ۔ ائے محبت علیؑ کے لال حسینؑ

غر۔. قوم کو جینے کا حق زمانے میں
ہے تیری . و ۔ علیؑ کے لال حسینؑ

ہمارے دل کو د۔ آسرا ۔ے غم نے
دل شکستہ کی قوت علیؑ کے لال حسینؑ

حرام آتش دوزخ ہے دوستوں پہ تے ے
تے لہو کی یہ قیمت علیؑ کے لال حسینؑ

تبسم علی اصغرؑ کے بعد پھر د
ہوئی نہ طا . بیعت علیؑ کے لال حسینؑ

سعید زار پہ بھی اک نگاہ لطف و کرم
دل بتولؑ کی را تے علیؑ کے لال حسینؑ

□□□

سیدالشہداؑ

دین حق کی بقاء حسینؑ سے ہے
آج ·م ·ا حسینؑ سے ہے

بے تکلف وہ ما· لے ·ڑھ کر
جس کو جو مانگنا حسینؑ سے ہے

· کو ملتی نہیں دعائے بتولؑ
اس کا بس رابطہ حسینؑ سے ہے

آپ واقف نہیں تو سن لیجئے
کربلا کربلا حسینؑ سے ہے

بندہ پ·ور یہ ماننا ہوگا
لا الہ کی صدا حسینؑ سے ہے

ہے سلونی تو اس کے گھر کی ·ت
پوچھو جو پوچھنا حسینؑ سے ہے

اہل ایماں یہ جا ہیں سعید
بندگی کی بقاء حسینؑ سے ہے

❑❑❑

سید الشہدا ؑ

سکوں نواز دل و جاں ہیں نقش پائے حسینؑ
ہر ای درد کا درماں ہیں نقش پائے حسینؑ

ہو سجدہ گاہ نہ کیوں کربلا کا ہر ذرہ
قدم قدم پہ یں ہیں نقش پائے حسینؑ

میں اپنے دل میں انھیں کیوں جگہ نہ دوں آ
مری حیات کا عنواں ہیں نقش پائے حسینؑ

قسم ا کی رہے گا یہ حشر ت قی
کہ دین حق کے نگہباں ہیں نقش پائے حسینؑ

ہے کون ایسا جو قیمت لگا سکے ان کی
جواب مہر سلیماں ہیں نقش پائے حسینؑ

حسینؑ ش ا د عالم امکاں
مدار عالم امکاں ہیں نقش پائے حسینؑ

سمجھتے ہیں جو عزائے حسینؑ کو ت
سعید ان سے یزاں ہیں نقش پائے حسینؑ

□□□

امام زین العا. ینؑ

مدینہ رشک فردوس . یں ہے
ر پک زین العا. ینؑ ہے

یہ جس کا نور پھیلا ہے جہاں میں
وہ شاہؑ کربلا کا ؕ ز ہے

عبادت کا ہے اس کی پوچھنا کیا
لقب ہی اس کا زین العا. ینؑ ہے

شفیع المذنبیں وہ کیوں نہ ہوگا
دل و جان شفیع المذنبیں ہے

جناب شہر .نو کا دلارا
شہید کربلا کا ؕ ز ہے

دماغ اب عرش پ ہو کیوں نہ میرا
درِ سجادؑ پ میری جبیں ہے

ادا مجھ سے ہو حق ان کی ثنا کا
سعید اس کا کوئی امکاں نہیں ہے

❑❑❑

امام جعفر صادقؑ

میرا مولا جعفر صادقؑ
میرا آقا جعفر صادقؑ

دیکھو دیکھو نور وہ چمکا
آیا آیا جعفر صادقؑ

تیری قسم ہے تیرے در سے
مر کے اٹھوں گا جعفر صادقؑ

میرے جیون کی کشتی کا
تو ہے کھویا جعفر صادقؑ

دم ہے لبوں پہ آیا میرے
اب تو آجا جعفر صادقؑ

محشر میں کافی ہے مجھ کو
تیرا سہارا جعفر صادقؑ

دین و ایماں پہ احساں ہے
تیری فقہ کا جعفر صادقؑ

وقت آخر میری زباں پہ
نام ہو تیرا جعفر صادقؑ

ہے یہ سعید اک ادنیٰ خادم
تیرے در کا جعفر صادقؑ

□□□

○

امام رضائے غریبؑ

جان خیر الورا اے امام رضا
میرے حا. ۔ روا اے امام رضا

اس کے قدموں پہ جھکتے ہیں شاہوں کے سر
جو ہے تیرا گدا اے امام رضا

. . مسافر ضما۔ میں ہے آپ کی
پھر اسے خوف کیا اے امام رضا

ہوَ۔ وہ یقیناً ۔ا سے قر۔.
جو تیرا ہوَ۔ اے امام رضا

آپ کے در سے ہی ہم کو فردوس کا
راستہ مل َ۔ اے امام رضا

کوئی مشکل بھی ہو میری آساں ہوئی
میں نے . . بھی کہا اے امام رضا

تو غریہ. ایسا ہے جس کے در پہ جھکے
سارے شاہ و گدا اے امام رضا

وارث لا فتیٰ مقصد ا
شامل ھل اتیٰ اے امام رضا

دل کی دھڑکن یہ کہتی ہے . سے سعید
اے امام رضا اے امام رضا

❑❑❑

حجت العصرؑ

. . سے ہوتم حجاب میں دل بے قرار ہے
ہر منظر حیات نگاہوں پہ .ر ہے

لے کر فضائے صبح تبسم . آؤ گے
روٹھی ہوئی چمن سے چمن کی بہار ہے

جینے پہ اہلِ دل کو نہ مجبور اب کرو
تم آؤ ی نہ آؤ تمھیں اختیار ہے

لے جائے گی کہاں مجھے دیوانگی شوق
پ دے میں تم ہو دامنِ دل ت ر ت ر ہے

ذوقِ وفا کو اور بھی کچھ آزماؤ تم
شای یہی مشیت پ وردگار ہے

آکر علیؑ کی تیغ کے جوہر دکھاؤ اب
میداں کربلا کو ۔ڑا انتظار ہے

تلوار . . چلے گی تو آواز آئے گی
د ی ۔ ا ہے اور وہی ذوالفقار ہے

❑❑❑

حجت العصرؑ

اعتبارِ نبی و علیؑ آیئے
وارثِ صو ی عسکریؑ آیئے

جلوہ رُخ دکھا دیجئے آکر حضور
.ڑھ گئی ہے بہت تیرگی آیئے

آپ کے نقشِ پ کی ہے مجھ کو تلاش
مر .: بہ بندگی آیئے

آپ آ تو آئے گی فصلِ بہار
پھول بن جائے گی ہر کلی آیئے

دل کی حسرت نہ رہ جائے دل میں کہیں
ختم ہونے کو ہے ز.گی آیئے

خونِ سرورؑ کا ی. کو اب انتقام
کر ذوالفقار علیؑ آیئے

میری .لیں پہ جس وقت آ علیؑ
التجا ہے مری آپ بھی آیئے

عرض کرت ہے . کی طرف سے سعید
آیئے اے ا کے ولی آیئے

□□□

○

حجت العصرؑ

دیـ کی تـب کہاں جو رخ زیبا دیکھیں
کم سے کم آپ کا ہم نقشِ کفِ پ دیکھیں

دیکھیں . الٹیں وہ اپنے رُخِ روشن سے ب
. آئے دل مضطر کی تمنا دیکھیں .

ا مسجدوں میں آکے پڑھا جو ز
سطح دریـ پہ ہم اپنا بھی مصلی دیکھیں

نقش پ حضرت حجتؑ کے ہیں کافی ہم کو
شوق سے حضرت موسیٰ یدِ بیضا دیکھیں

. تلک دیتے رہیں دل کو تسلی اپنے
. تلک دیکھنے والے ا رستہ دیکھیں

سوچتا ہوں کہ وہ بے چین نہ ہوجا کہیں
میرے آقا مرا جس وقت عریضہ دیکھیں

رات دن کٹتے ہیں اپنے اسی حسرت میں سعید
کربلا دیکھیں نجف دیکھیں مدینہ دیکھیں

□□□

حجت العصرؑ

علیؑ کے لال زہراؑ کے دل و جاں تم . آؤگے
ہماری مشکلیں کرنے کو آساں تم . آؤگے

فسردہ گل ہیں پژمردہ ہیں کلیاں تم . آؤگے
ہے زد میں بجلیوں کی اب گلستاں تم . آؤگے

مسلماں منحرف ہونے لگے ہیں کل ایماں سے
محمدؐ کی شریعت کے نگہباں تم . آؤگے

تمھارے آستاں کے جو ہیں دیرینہ گدا مولاؑ
کھڑے ہیں منتظر پھیلائے داماں تم . آؤگے

غم سبط پیمبرؐ میں سر مژگاں ستارے ہیں
کیا ہے ہم نے یوں جشنِ چراغاں تم . آؤگے

تمھیں یاد ہے . لہ کربلا کے خونِ ناحق کا
بتاؤ وارث شاہؑ شہیداں تم . آؤگے

سعید بینوا بھی ہے تمھاری دید کا طا .
. آؤگے شہنشاہ غریباں تم . آؤگے

□□□

حجت العصرؑ

یہ جیتے جی ہے مرے دل کی آرزو قائمؑ
ثنا کروں میں ـ ی تیرے رو. و قائمؑ

ؒ ا کے واسطے ی کو انتقام آجا
پکارتـ ہے شہیدوں کا اب لہو قائمؑ

ـ ی غلام نوازی ہے یہ کرم ہے تیرا
جو آج ہے مری د میں آ. و قائم

یہ چاؒ اور ستاروں کا کام شام و سحر
ہے تیرے نقشِ کفِ پ کی جستجو قائم

جو اپنے آپ سے واقف نہیں ؒ ا کی قسم
وہ کرتے ہیں ـ ے .رے میں گفتگو قائم

ہو . پہ ؒم ـ ا اور دم نکل جائے
سعید کی فقط اتنی ہے آرزو قائمؑ

□□□

ثنی زہراؑ

ہو مجھ سے کیسے ا مرتبہ بیاں زینبؑ
کہ تو ہے مقصد سرورؑ کی پسباں زینبؑ

ہوئے جو نہر پہ عباسؑ مدار شہید
بڑھیں کچھ اور ی ذمہ داریں زینبؑ

امام وقت ہے جس کاروان میں شامل
بنی ہے اس کی تو سالار کارواں زینبؑ

تو چاہتی تو یہ د تباہ ہوجاتی
تھا مقصد شبیرؑ درمیاں زینبؑ

امام وقت نہ کیوں ان سے مشورہ کرتے
کہ تھی مزاج مشیت کی جماں زینبؑ

جناب فضہ جھلاتی تھیں تیرے جھولے کو
تھیں ساتھ آیتیں قرآں کی لوریں زینبؑ

نہ تیرے خطبے میں کیوں کاٹ ذوالفقار کی ہو
کہ تو لسان ۰ ا کی تھی ہم ز.ں زینبؑ

ہیں تیرے .زو بظاہر بندھے ہوئے لیکن
ہیں تیرے ہاتھوں میں مشکلکشائیاں زینبؑ

یہ انقلاب نہیں ہے تو اور کیا ہے سعید
کہاں .ز.ی کا در.ر اور کہاں زینبؑ

❑❑❑

ثانی زہراؑ

مجبور نہیں مالک و مختار ہے زینبؑ
ہمشیرہ عباسؑ علمدار ہے زینبؑ

آیت الٰہی کے تحفظ کی ہے دیوار
تحریر محمدؐ کی نگہدار ہے زینبؑ

چہرہ کا جلال اس کے ہے خود چادر تطہیر
بے پردہ بظاہر سر دربدر ہے زینبؑ

بنیاد رکھی ماتم شبیرؑ کی تونے
تو پہلی شہ دیں کی عزادار ہے زینبؑ

بیٹوں کے جنازوں پہ کیا شکر کا سجدہ
تحسین الٰہی کی سزاوار ہے زینبؑ

جس قافلے میں حجت حق خود بھی ہے شامل
اس قافلے کی قافلہ سالار ہے زینبؑ

یہ حیدرؑ کرار کی بیٹی ہی نہیں ہے
وقت آئے تو خود حیدرِ کرارؑ ہے زینبؑ

محتاج توجہ ہے سعید جگر افکار
وہ بھی تیرے بھائی کا عزادار ہے زینبؑ

□□□

○

ثانی زہراؑ

میرا ایماں یہ یقیناً بخدا ہے زینبؑ
تجھ کو معصوم نہ سمجھوں تو خطا ہے زینبؑ

کربلا سے جو سوئے شام روانہ تو ہوئی
مقصد شاہ ترے ساتھ گیا ہے زینبؑ

جھک گیا فرط ندامت سے سر حاکم شام
تو نے دربار میں خطبہ جو دیا ہے زینبؑ

اللہ اللہ یہ شرف جان کے زہرا اپنی
تیرے بابا نے ترا نام رکھا ہے زینبؑ

بڑھ کے خود بن گیا حاجب ترے چہرے کا جلال
بے رِدا بھی ہے تو پابندِ رِدا ہے زینبؑ

ظلم آگے ترے آتے ہوئے تھراتا ہے
صبر قدموں کو ترے چوم رہا ہے زینبؑ

یہی کافی ہے سمجھنے کے لیے تیرا مقام
مشورہ تجھ سے امامت نے کیا ہے زینبؑ

شام میں رکھ کے بنا مجلس شہؑ کی تو نے
ہم گنہگاروں پہ احسان کیا ہے زینبؑ

دم کیا ںد علیؑ پڑھ کے قلم پ پہلے
حال درب ر کا پھر میں نے لکھا ہے زینبؑ

تے .. سے خطاب ت تجھے ورثہ میں ملی
صبر ماں سے تجھے ورثہ میں ہے زینبؑ

جان کر چادر تطہیر کا وارث تجھ کو
بوضو میں نے ت ا ںم لیا ہے زینبؑ

آرزو اس کی بھی ب لا ت ا خادم ہے سعید
تو بھی تو بںت شہؑ عقدہ کشا ہے زینبؑ

□□□

ثنی زہراؑ

دین حق کی بقا ہے زینبؑ سے
آج م ا ہے زینبؑ سے

ذرّہ ذرّہ ہے کربلا کا گواہ
کام ایسا ہوا ہے زینبؑ سے

کام شبیرؑ نے جو چھوڑا تھا
وہ بھی پورا ہوا ہے زینبؑ سے

اللہ اللہ دوجہاں کا امامؑ
مشورہ کررہا ہے زینبؑ سے

راہ صبر و رضا ہے زی قدم
شان صبر و رضا ہے زینبؑ سے

لاکھ توں کی ای ت ہے یہ
کربلا کربلا ہے زینبؑ سے

دونوں عالم یہ جا ہیں سعید
مجلسوں کی بنا ہے زینبؑ سے

□□□

قمر بنی ہاشمؑ

السلام اے وقار وفا
. ش افتخار وفا

تو نے شہؑ کا اٹھای علم
دوش پ لے کے .ر وفا

.لیقیں ـتـے قبضہ میں ہے
حشر ی اقتدار وفا

تجھ سے ہٹ کر نہیں ہے کوئی
خالق رہگزار وفا

ہاتھ ہوتے ہیں اس میں قلم
کتنا مشکل ہے کار وفا

.م تیرا ہے حق کی قسم
آج بھی ذمہ دار وفا

کاش آکر شہؑ ذوالفقار
دیکھتے کارزار وفا

نہر سے لوٹ کر تشنہ .
بن َ ی ت. ار وفا

تیرے بندوں میں ہے یہ سعید
تو ہے پروردگار وفا

□□□

قمر بنی ہاشمؑ

تشنگی کے ۰ا کی آمد ہے
فاتح علقمہ کی آمد ہے

ہے وفا جس کے ۰م سے موسوم
آج اس . وفا کی آمد ہے

ہو کے بے د ۃ جو ہے عقدہ کشا
ایسے معجز کی آمد ہے

شاد ہیں دل میں زینبؑ و کلثومؑ
پسبان ردا کی آمد ہے

گود میں لے کے کہہ رہے ہیں حسینؑ
مقصد کربلا کی آمد ہے

حاجتیں کیو ں نہ ہوں گی اب پوری
شہ کے حا. ۃ روا کی آمد ہے

ما۰َ لو آج جو بھی چاہے سعید
اعتبار وفا کی آمد ہے

❑❑❑

قمر بنی ہاشمؑ

ازل سے ہوں میں علمدار شہؑ کا شیدائی
انھیں کے در پہ میں کرتا ہوں ․صیہ سائی

لکھوں گا مد ․ عباسؑ ․ علیؑ کہہ کر
کریں گے میری یقیناً وہ ہمت افزائی

پڑی حسینؑ کے چھرہ پہ ان کی پہلی
حسینؑ پ تھی ان کی ․ ․ اجل آئی

علیؑ کے بھی ہیں یہ حا․ ․ روا حسینؑ کے بھی
جہاں میں ایسی فضیلت کسی نے ․ پائی

ر ہوگئے عباسؑ ․ ․ شہ دیں پ
مراد حضرت اُمّ البنین کی ․ آئی

ہے آج ․ بھی تصرف میں ان کے نہر فرات
انھیں سے اب بھی ہے منسوب لفظ سقائی

سعید ہوں گے سرہانے مہ بنی ہاشمؑ
لحد میں کیسا ا ․ ھیرا کہاں کی تنہائی

□□□

قمر بنی ہاشمؑ

اہل دل کا ٔ ا ت. ارِ وفا
وارث لافتیٰ ت. ارِ وفا

مثل سبطینؑ فرزٔ اپنا تجھے
فاطمہؑ نے کہا ت. ارِ وفا

علقمہ کی ہر اک موج نے آپ کو
.ڑھ کے سجدہ کیا ت. ارِ وفا

میری جأ. بھی ہو اک نگاہ کرم
شہؑ کے حا.ت روا ت. ارِ وفا

جان ام البنین آرزوئے علیؑ
فاطمہؑ کی دعا ت. ارِ وفا

تو نے ساحل پہ جس وقت انگڑائی لی
کأپ اٹھی علقمہ ت. ارِ وفا

سارى د کے مشکل کشا ہیں علیؑ
ان کا مشکل کشا ت ٖ ارِ وفا

فوج کا آسرا ذمہ دار علم
پسبان ردا ت ٖ ارِ وفا

جو فریضہ بھی تھا کرکے پورا اسے
نہر پ سوَ ی ت ٖ ارِ وفا

اس کی قسمت کا کیا پوچھنا اے سعید
جس کو بھی مل َ ی ت ٖ ارِ وفا

❑❑❑

قمر بنی ہاشمؑ

عباسؑ کا رخ غور سے وہ دیکھ رہا ہے
حیران نصیری ہے کہ یہ ما. ا کیا ہے

ماہ بنی ہاشمؑ کی یہ مد ـ کا صلہ ہے
دل کیف مودت سے مرا جھوم رہا ہے

در ـ کی طرف شہ کا علمدار ہے
اب چادر زینبؑ کا نگہبان ۰ ا ہے

کیا جانے کوئی مرتبہ عباسؑ علیؑ کا
زہراؑ کی تمنّا ہے یہ حیدرؑ کی دعا ہے

خیبر میں پیمبرؐ نے علیؑ کو جو د ـ تھا
عباسؑ علیؑ کو وہ علم شہؑ نے د ـ ہے

عباسؑ کا .زو جو علیؑ چوم رہے ہیں
کیا پیش معرکہ کرب و بلا ہے

عباسؑ کا خادم مجھے کہتا ہے زمانہ
جتنا بھی کروں فخر سعید اس پہ بجا ہے

□□□

قمر بنی ہاشمؑ

جہاں میں آئے . . عباسؑ ہاتف کی صدا آئی
مبارک ہو حسینؑ ابنِ علیؑ کو چاٗ سا بھائی

کبھی آقا کبھی مولا کبھی سرورؑ کہا ان کو
نہ بھولے سے کہا شبیرؑ کو عباسؑ نے بھائی

کہاعباسؑ کو زہراؑ نے یہ فرزٗ ہے میرا
مبارک حضرت اُمّ البنین یہ عزت افزائی

کریں گے کربلا میں یہ . ٹ شاہِؑ مرداں کی
یہی تو آمد عباسؑ کی ہے علت غائی

علیؑ کے گھر پہ آکر کہہ رہے ہیں یہ علیؑ والے
مبارک ہو علیؑ کے گھر میں تصویٖ علیؑ آئی

پلٹ کر بھی نہ دیکھا اس طرف عباسؑ غازی نے
قدم بوسی کی خاطر بٹھ کے نہر علقمہ آئی

علیؑ کی ہو بہو تصویٖ ہے ماہ بنی ہاشمؑ
نصیری کے بھٹکنے کی یہ منزل دوسری آئی

سعید اب ماٗ لے مخدومہؑ عالم سے جو چاہے
کہ ان کے لاڈلے فرزٗ کی ہے جلوہ آرائی

□□□

قمر بنی ہاشمؑ

پسر زہراؑ کا اور اُمّ البنین کا دلر. آ ی
نصیری کے ۰ ا کے گھر وفاؤں کا ۰ ا آ ی

علیؑ خوش ہیں کہ د ی ینہ تمنا ان کی . آئی
شہ دین شاد ہیں مشکلکشائے کربلا آ ی

تھی کس میں اتنی ہمت راستہ جو روکتا اس کا
علمبردار شہ جس وقت سوئے علقمہ آ ی

ہماری حاجتیں بھی ہوں گی پوری اس کے صدقے میں
کہ اب حا. ت روائے خلق کا حا. ت روا آ ی

ادب سے اس کا استقبال رضواں نے کیا. ؕھ کر
در .ٔ ت پہ . . مداح شاہ کربلا آ ی

جہاں میں آتے ہی عباسؑ نے دیکھا رخ شہ کو
نگاہیں تھی رخ شہ پ جو پیغام قضا آ ی

وہیں میں نے عقیدت سے جھکا دی اپنی پیشانی
تصور میں میرے عباسؑ کا . . نقش پا آیا

علیؑ کی یاد آتے ہی مجھے عباسؑ یاد آئے
نجف کے ساتھ ہی مجھ کو خیال کربلا آیا

سعید خوش نوا پہنچا جونہی میدان محشر میں
کہا ہر اک نے عباسؑ کے در کا گدا آیا

□□□

قمر بنی ہاشمؑ

اے علمدار شاہؑ ہدا
تیرے رتبے کا کیا پوچھنا

کر رہا ہوں میں تیری ثنا
فاطمہؑ دے رہی ہے دعا

بندگی کی یہ معراج ہے
میرا سر اور ـا نقش پ

بنی ہاشمؑ کا تو چاںٔ ہے
حسن کا تیرے کیا پوچھنا

اس کو بھی تیری حا. ـ ہوئی
جو ہے د کا حا. ـ روا

وارث لافتیٰ وقت .َ
داد کا تجھ سے طا . ہوا

علقمہ سر پٹکتی رہی
اور تو مسکراـ رہا

جس کو کہتی ہے د سعید
ـے در کا ہے ادنیٰ گدا

□□□

سکینہؑ ۔۔ الحسینؑ

تفسیر شہادت ی سیرت ہے سکینہؑ
تو حاصل توحید و تؐ ہے سکینہؑ

تطہیر کی جاں روح عبادت ہے سکینہؑ
زہراؑ کی قسم پیکر عصمت ہے سکینہؑ

وہ گھر پسند آ ہے بہت سبط نبی کو
جس گھر میں ا ذکر فضیلت ہے سکینہؑ

عباسؑ علیؑ شام و سحر پڑھتے ہیں تجھ کو
تو مصحف زہراؑ کی وہ آی ہے سکینہؑ

قربانی شبیرؑ کی د میں یہ شہرت
تیری بھی اسیری کی ۔و ہے سکینہؑ

مانا ہے یہ ہر قوم نے تاریخ کو پڑھ کر
تو فتح حسینؑ کی بشارت ہے سکینہؑ

دادی کی طرح جلوہ گہہ کون و مکاں میں
شبیرؑ کی تو بھی اک امانت ہے سکینہؑ

پردہ کیا ہاتھوں سے جو منہ اپنا چھپا کر
ممنون تری آج شریعت ہے سکینہؑ

شامل ہے سعید آج جو مداحوں میں تیرے
عباسؑ کی یہ چشم عنایت ہے سکینہؑ

□□□

شہزادہ قاسمؑ

ام فردا کا مہ لقا قاسمؑ — قلب شبرؑ کی ہے دعا قاسمؑ
را ت جاں فاطمہؑ قاسمؑ — دلبر شاہ لافتی قاسمؑ
ے مقتل جو ھ کر سہرا — تھا وہ نوشاہ کربلا قاسمؑ
اہل ایماں کو تو نے بتلا ی — موت کا کیا ہے ذا قاسمؑ
دیکھئے آ کے فاتح خیبر — کرت ہے آپ کا قاسمؑ
تھا تو شا د آکے رن میں — خود بھی عباسؑ بن ی قاسمؑ
کربلا میں تھے دو علیؑ اک جا — ا ی عباسؑ دوسرا قاسمؑ
جمع ہیں تیرے سارے پ وانے — کتنی پ نور ہے فضاء قاسمؑ
احتیاطاً میں پ ڑھ کے د علیؑ — کر رہا ہوں ت ی ثنا قاسمؑ
رات دن ہے ز ن پ میری — ی علیؑ ی حسینؑ ی قاسمؑ

اک نگاہ کرم سعید پہ بھی
وہ بھی مداح ہے ت ا قاسمؑ

□□□

○

شہزادہ علی اصغرؑ

تشنگی لکھ کر تبسم میں نے لکھا دیکھئے
مد ۔ اصغرؑ کے ہیں عنوان کیا کیا دیکھئے

.پ کے ہاتھوں پہ آئے تیر کھائے مسکرائے
بے ز.ں کی .َ کا ہے یہ خلاصہ دیکھئے

َ کے جھولے سے دی ہے استغاثہ کا جواب
کم سنی میں ت شہؑ کا یہ .ٰبہ دیکھئے

بے ز.ں کا تھا تبسم ی تھی ضرب حیدریؑ
لشکر اعدا میں ہے اک حشر .پ دیکھئے

ر.َ لای یہ تبسم اصغرؑ بے شیر کا
پھر سوال بیعت فاسق نہ اٹھا دیکھئے

اللہ اللہ رتبہ اصغرؑ کوئی سمجھے گا کیا
مصحف زہراؑ کا ہے اک یہ بھی پ رہ دیکھئے

اس کے مداحوں میں شامل ہوَی ہوں میں سعید
یہ شرف شہزادے نے ہے مجھ کو بخشا دیکھئے

□□□

شہزادہ علی اصغرؑ

مالک نے میرے مجھ پہ یہ احسان کردیا
اک بے زباں کا مجھ کو ثنا خوان کردیا

مشکلکشا کے پوتے نے کھا کر گلے پہ تیر
ہر مرحلہ حیات کا آسان کردیا

رونے لگے سپاہی جو فوجِ یزید کے
اصغرؑ نے ہنس کے فتح کا اعلان کردیا

اک بے زباں کے خوں نے دکھایا ہے یہ اثر
صحرائے کربلا کو گلستان کردیا

مشکل جو آپڑی تھی محمدؐ کے دین پر
اصغرؑ نے اپنے آپ کو قرباں کردیا

سوکھی زباں ننھے سے ہونٹوں پہ پھیر کر
پورا دل حسینؑ کا ارمان کردیا

حق تو یہ ہے شہادت اصغرؑ نے اے سعید
اسلام کی حیات کا سامان کردیا

□□□

شہزادہ علی اصغرؑ

کس کے روئے روشن سے دہر میں اجالا ہے
گود میں شہؑ دیں کی کون مسکرا ہے

چھے مہینے کے سن میں یہ مجاہد اعظم
کربلا کے میداں میں انقلاب لای ہے

محضر شہادت میں اس کا ؐم شامل تھا
اس لیے مدینہ سے کربلا آی ہے

اے لسان حق تو ہی میری آ.و رکھ لے
بے ز.ں کی مد کا مجھ میں حوصلہ کیا ہے

شیر حق کے پوتے کا تھا یہ حوصلہ ورنہ
تیر کھا کے دن پ کون مسکرا ہے

آپ تو فقط اس کے سن پہ غور کرتے ہیں
آپ کیسے سمجھیں گے اس کا مرتبہ کیا ہے

تیر ظلم آی تھا جو گلے پہ اصغرؑ کے
مومنوں کے دل میں وہ آج کھٹکتا ہے

. پہ ؐم اصغرؑ ہو اور دم نکل جائے
اے سعید بس میرے دل کی یہ تمنا ہے

□□□

○

شہزادہ علی اصغرؑ

جان ر.ب ز شہنشاہؐ دوجہاں
تیری ثناء کو چاہیے قرآں کی ز.ں

میں ا مشت خاک ہوں تو فاطمہؑ کی جاں
تیری فضیلتیں بھلا مجھ سے ہو ں کیا بیاں

اس مختصر سی عمر میں ریخ ہے گواہ
پیغمبروں نے بھی نہ دی ایسا امتحاں

ہ کو تیری شان تبسم کو دیکھ کر
تجھ پ ر ہو گئیں مشکلکشائیاں

جھولے کی ں سے صدا آرہی ہے یہ
تو بھی ہے جاوداں ا غم بھی ہے جاوداں

میداں میں تیرے نقش قدم تو نہیں
قدموں کو تیرے چومتی ہیں فتح مندیں

جس کی نظیر پھر نہ زمانے کو مل سکی
کھینچا وہ تو نے خط حق و ﺑﻄل کے درمیاں

بے چین د ت بوسی کو ہے تیری ذوالفقار
وہ چھوٹے چھوٹے ﺑزو وہ ننھی کلائیاں

اٹھ جا ت پھر زمانے سے اسلام کا بھرم
کھلتیں جو شاہزادے ت ی بند مٹھّیاں

پیش تبسم اصغرؑ رہے سعید
وقت اخیر موت کی آ جو ہچکیاں

□□□

شہزادہ علی اصغرؑ

عمر جس کی ہے چھوٹی جو ؒا سپاہی ہے
ؒ ر اس کی ؒ مت میں منقبت یہ میری ہے

رو رہا ہے ۔ لشکر مسکراتے ہیں اصغرؑ
کہئے کون ہارا ہے کس نے فتح پ ئی ہے

ی علیؑ کی مد ی کی ی حسینؑ کا ماتم
میں نے ز ؒ گی اپنی اس طرح بسر کی ہے

سر ؒ و جو ہے اسلام اے حسینؑ کے دلبر
یہ ی ی عنای ہے تیری مہر ؒ نی ہے

آج شاہ والا کا تیسرا پسر آ ی
یہ اسی کا صدقہ ہے روشنی جو پھیلی ہے

دشمنان سرورؑ کے دل دہل گئے اس دم
بے ز ؒ ں نے ہو ں پ ۔ ۔ ز ؒ ن پھیری ہے

جلد مجھ کو بلوالیں وہ سعید روضہ پ
اپنے شاہزادے سے التجا یہ میری ہے

❏❏❏

حضرت عونؑ و محمدؑ

عظمت کا صداقت کا بیاں عونؑ و محمدؑ
قرآں کی حدیثوں کی ز.ں عونؑ و محمدؑ

وہ حمد ہو ۔ ہو ۔ ہو وہ قصیدہ
ہیں سارے زوں کی اذاں عونؑ و محمدؑ

اک جعفر طیّار ہے اک حیدر کرارؑ
کردارِ نبیؐ کے ہیں ں عونؑ و محمدؑ

ان دونوں کے جلوے ہیں عیاں کون مکاں میں
ہیں روشنی کون و مکاں عونؑ و محمدؑ

ارمان و تمنائے بن جعفرؑ طیّار
.:: اسد اللہ کی جاں عونؑ و محمدؑ

کم عمر ہیں د کی نگاہوں میں وہ لیکن
ہیں .أت وہمت میں جواں عونؑ و محمدؑ

اپنا در مقصود سعید ان سے ملے گا
فیضان کی ہیں روح رواں عونؑ و محمدؑ

□□□

حضرت عونؑ ومحمدؑ

ہیں فخر اب و. بخدا عونؑ و محمدؑ
زینبؑ کے ہیں آنکھوں کی ضیا عونؑ و محمدؑ

عباسؑ کے ہو ں پہ تبسم ہے یں
میدان میں ہیں محو وغا عونؑ و محمدؑ

بھولے سے بھی دری کی طرف رخ نہیں کرتے
جیسے کہ ہیں دری سے خفا عونؑ و محمدؑ

میداں میں انھیں دیکھ کے کہتے ہیں یہ اعدا
ہیں جعفرؑ و حیدرؑ بخدا عونؑ و محمدؑ

پ اپنے سمیٹے ہوئے حیران ہیں جبریلؑ
اس شان سے کرتے ہیں وغا عونؑ و محمدؑ

ورثہ میں ملی ہے تمھیں دادا کی شجا ۔
اعدا کو یہ معلوم نہ تھا عونؑ و محمدؑ

اس جشن کے .نی جو ہیں آ.د رہیں وہ
کرتا ہے سعید اب یہ دعا عونؑ و محمدؑ

□□□

متفرق

آپ . . واقف نہیں ہیں کیا ہے قنبر کا مقام
کیا سمجھ میں آپ کی آئے گا حیدرؑ کا مقام

فاطمہؑ کے لال کا صدقہ ہے اے بندہ نواز
آج تـ .قی ہے جو محراب و .ٔ کا مقام

ز.گی بھر جو نہ سوی اس کو بھی نیند آگئی
بستر احمدؐ فقط ہے خواب حیدرؑ کا مقام

اک یہودی اس کے صدقے میں مسلماں ہوَی
ہے یہ .ٔـ مصطفیٰؐ کی کہنہ چادر کا مقام

ان کی خاطر سے ہوئے تخلیق یہ ارض و سما
ماورائے عقل ا ں ہے پیمبرؐ کا مقام

حجت حق کا سلام آی ہے ان کے واسطے
ا.ٔیء سے کم نہیں ا ر سرورؑ کا مقام

مجلس سرورؑ میں . . تشریف لا فاطمہؑ
عرش سے بھی ہوَی او مرے گھر کا مقام

وہ بھلا کس طرح سے .ٔـ میں جائے گا سعید
ہے جہنم دشمن آلِ پیمبرؐ کا مقام

□□□

متفرق

بجھ نہیں ت کبھی بھی حق کے مظہر کے پ اغ
حشرت روشن رہیں گے مدح حیدرؑ کے پ اغ

کس کے دل میں کس قدر ایمان کی ہے روشنی
دیکھتے ہیں شہؑ ش. عاشور گل کرکے پ اغ

بجھ نہیں ت بجھانے سے کبھی بندہ نواز
جلتے ہیں رخ پ ہوا کے مدح حیدرؑ کے پ اغ

اپنے ۔ٔ سے لگا کر قبر میں لے جاؤں گا
کام دیں گے واں غم سبط پیمبرؑ کے پ اغ

مصطفےٰؐ کے نور سے مشتق نہ ہو کیوں ان کا نور
شبرؑ و شبیرؑ ہیں دوش پیمبرؑ کے پ اغ

بستر احمدؐ پہ سوکر چین سے ہجرت کی ش.
کرتے ہیں روشن علیؑ مرضی داور کے پ اغ

صبح عاشور اذاں دے گا جو ہمشکلِ رسولؐ
خود بخود دیں گے ضیا حر کے مقدر کے پ اغ

راہ حق پ جو بھی چاہے گامزن ہو شوق سے
جا بجاروشن ہیں نقش پئے حیدرؑ کے پ اغ

حضرت میثم کی مد ۔ ۔ کے ۔ الے ہیں اصول
دار پ کرتے ہیں روشن مدح حیدرؑ کے پ اغ

آج بھی ہر اہل ایماں کی میں اے سعید
جگمگاتے ہیں غد ۔ خم کے ۔ کے پ اغ

□□□

آ ی منقبت

ہیں آٹھوں پہر آٹھویں رہبر کی ثنا میں
ہم چیز ہیں کیا لوح و قلم بول رہے ہیں

وہ عرش ا ہو کہ ہو دوش نبی ہر جا
مولا کے مرے نقش قدم بول رہے ہیں

مولائی سر اپنا در مولا پہ جھکا کر
سجدہ کا اسے اپنے بھرم بول رہے ہیں

د میں کوئی غم ہے تو وہ ہے غم شبیرؑ
جو لوگ ہیں شائستہ غم بول رہے ہیں

اظہار غم شاہ کا اک یہ بھی ہے ا از
ہم پ پ ہیں د ۂ نم بول رہے ہیں

لو آ ہی ے کا سر اصنام جہاں میں
تے ہوئے کعبہ میں صنم بول رہے ہیں

بہتر کوئی د میں بہتّر سے نہیں ہے
ہم عارف ریخِ اُمم بول رہے ہیں

رتبے میں علیؑ بھی ہیں محمدؐ کے ا
ہم کھا کے محمدؐ کی قسم بول رہے ہیں

پ بندی سعید اب نہیں توصیف علیؑ پ
اہلِ عرب اہلِ عجم بول رہے ہیں

□□□

سلام

مجھے مطلوب ہوگا جام یٔ . . بھی کوثر کا
سلام ایسا پڑھوں گا دِل بھر آئے گا پیمبرؐ کا

زمین کربلا کیا پوچھنا تیرے مقدر کا
ہے تجھ میں آج یہ محفوظ سرمایہ پیمبرؐ کا

کمر خم کیوں نہ ہو دل غم سے ٹوٹے کیوں نہ سرورؐ کا
علم .دار آ بھائی تھا .زو .ا. کا

لبِ دریٖ علمبردار بھی کام آیٖ آ
بس اب اللہ حافظ حضرت زینبؑ کی چادر کا

تیری غیرت کو آ کیا ہوا کچھ تو نے سوچا بھی
بھری محفل میں کیسا یٔ.کرہ زینبؑ کی چادر کا

گھڑی بھر بھی ر.ب آرام سے سونے نہیں پ تی
وہ . . کروٹ .لتی ہے خیال آیٖ ہے اصغرؑ کا

سعیدِ راز پ . . بھی کوئی افتاد پڑتی ہے
بس اک عادت سی ہے وہ .م لے یٖ ہے حیدرؑ کا

□□□

○

سلام

علیؑ کی مدح کرت ہوں یہی ای کام .قی ہے
اسی کی وجہ سے د میں میرا نم .قی ہے

زمیں . . ت ہے . . ت پ رخِ نیلی فام .قی ہے
فضا میں فاطمہؑ کی جان کا پیغام .قی ہے

نبیؐ نے حکم فرمای علیؑ نے تیغ چمکائی
کسی کا حکم .قی ہے کسی کا کام .قی ہے

علیؑ کے ساتھ حق ہے اور علیؑ بھی ساتھ ہیں حق کے
٠ ا کا نم . . ت ہے علیؑ کا نم .قی ہے

ہزاروں کے گلے کاٹے علیؑ کی تیغ نے لیکن
ابھی بچے کی ت. کھودنے کا کام .قی ہے

سپردِ خاک کرن ہے ابھی .لی سکینہؑ کو
الٰہی غم زدہ زینبؑ کو یہ بھی کام .قی ہے

نواسی کو نبیؐ کی سر . ہنہ دیکھنے والو
اسی بے پردگی سے عصمتِ اسلام .قی ہے

□□□

سلام

یہ ما   ہوں وہ کربلا کا شہیدِ اعظم ۰ ا نہیں ہے
بقا ۰ ا کے لیے ہے لیکن حسینؑ کو بھی فنا نہیں ہے

بھرے ہیں شیرِ ۰ ا کے ۔ بے ۔ ی کے دل میں لہو کی صورت
وفائے عباسؑ اور کیا ہے اَ علیؑ کی دعا نہیں ہے

کبھی ہٹی تھی جو سر سے چادر تو مہر نے منہ چھپا لیا تھا
فلک کی بھی ہے عجیب َ دش اسی کے سر پہ رِدا نہیں ہے

شقاوت قلب حرملہ نہ یہ کہہ کے چلہ میں تیر جوڑا
ہے بے خطا َ صغیر تو ہو یہ تیر تو بے خطا نہیں ہے

نصیریو یہ خیال ۔طل تمھیں ڈبو کر رہے گا اک دن
جسے ۰ ا تم سمجھ رہے ہو ۰ ا   ہے ۰ ا نہیں ہے

نہیں ہے یہ وعدہ گاہ مولاً ابھی ہے کچھ اور دور منزل
چلو حسینؑ اب چلو اب یہاں سے یہ کعبہ ہے کربلا نہیں ہے

پکاریں دریا کی موجیں بڑھ کر حضور پیاسے ہیں پانی پی لیں
کہا یہ سقائے تشنہ لب نے شعار اہلِ وفا نہیں ہے

حسینؑ مقتل سے آرہے ہیں لئے ہوئے لاش نوجواں کی
یہاں تو رکتے ہیں انبیاء بھی کہ عام یہ راستہ نہیں ہے

علیؑ کی الفت میں مرنے والا شہید ہے اتنا جانتا ہوں
سعید مل جائے یہ سعادت بس اور کچھ مدعا نہیں ہے

❐❐❐

سلام

تلاوت لازمی قرآں کی ہے تفسیر سے پہلے
علیؑ کی مدح کیجئے ماتم شبیرؑ سے پہلے

َ ۰ ہوں کے بھی دھبےّ داغِ ماتم بھی ہیں ۔ پ
مجھے معلوم ہے ۔ کاتبِ تقدیر سے پہلے

حریفوں کو ۰ امت ہاتھ آئی ۔َ کے ۔ لے
بہت کوشش تو کی تھی شاہ خیبر گیر سے پہلے

۔ڑی مشکل سے ہاتھ آئی ہے راہِ کربلا مجھ کو
بہت لڑن پڑا ہے َ دشِ تقدیر سے پہلے

سپاہی کے لئے اب ننگ ہے تیر وکماں رکھنا
نہ تھا ۔۰م یہ فن حرملہ کے تیر سے پہلے

وہی اہلِ کچھ داد دے گا حسن اکبرؑ کی
نبیؐ کو جس نے بھی دیکھا ہو اس تصویر سے پہلے

سعید اب کربلا کی سرزمیں مسجود عالم ہے
فقط کعبہ ہی کعبہ تھا درِ شبیرؑ سے پہلے

□□□

○

سلام

ذکر غم حسینؑ سے محفل سجی رہی
گل ہوَیہ پاغ روشنی رہی

اکبرؑ کے بعد ز میں کیا دلکشی رہی
لیلیٰؑ تمام عمر یہی سوچتی رہی

عباسؑ یٔ آئے جو میدان کی رضا
زینبؑ بس اپنے .زوؤں کو دیۃ رہی

اس انتظار میں کہ . آتے ہیں بوۃ ابؑ
.لیں پہ آکے موت ادب سے کھڑی رہی

اشکِ غمِ حسینؑ کا ٹوٹ نہ سلسلہ
رومالِ فاطمہؑ میں ہمیشہ نمی رہی

خیمے فرات سے تو ہٹائے گئے
عباسؑ ٔمدار کی تیوری پڑھی رہی

آدم سے اے سعید رسا یۂ مآب ۃ
ہر دور میں ضرورت ٔد علیؑ رہی

❑❑❑

سلام

عزا کے اشک .۱۰ بن کے کام آتے ہیں
لحد میں میری ستارے سے جگمگاتے ہیں

لرز رہی ہے قلق سے زمین مقتل کی
حسینؑ اب علی اکبرؑ کی لاش اٹھاتے ہیں

غم حسینؑ کی مجلس ہے مر٘ تخلیق
ہم اس فضا میں نئ ز٘گی بناتے ہیں

کھٹک رہی ہے دلو ں میں ابھی عزائے حسینؑ
ہزار طرح کے فتنے جگائے جاتے ہیں

نبیؐ کی آل کے خیمے جلا گے مسلم
یہ لوگ ا. رسا یؐ میں آگ لاتے ہیں

کمان کفر ا ٹ نے کو ہے کوئی دم میں
حسینؑ ابن علیؑ آستیں پ ٹھاتے ہیں

نہ پوچھو تیزی ـتـثیر درد کرب و بلا
ہم اپنے درد کی رفتار بھول جاتے ہیں

رسائی درِ شہؑ اپنے بس کی .ت نہیں
خود آپ جا نہیں ـتـ بلائے جاتے ہیں

مقام فکر و ہے جلا ـتـ عباسؑ
ز.ں پہ آتے ہی الفاظ تھرتھراتے ہیں

مخالفت سے سعید ان کا جی نہیں بھرـتـ
ہمارا ضبط جو صدیوں سے آزماتے ہیں

❑❑❑

سلام

شہؑ دیں اصغرؑ معصوم کی ۔ بناتے ہیں
علیؑ کی تیغ کے جوہر یں ہوتے جاتے ہیں

یزی فوج میں کتنے مسلماں ہیں یہ بتلانے
علیؑ اکبر اجازت لے کے اب میداں میں آتے ہیں

بھلائے تو بھلائے کیسے آ غم زدہ مادر
جاتی ہے جھولے پہ تو اصغرؑ یاد آتے ہیں

تمھیں روکا ہے کس نے تم بھی روؤ اپنی قسمت پہ
حسینؑ ابن علیؑ کے غم میں ہم آ بہاتے ہیں

عنایت سے مسلمانوں کی یہ بھی وقت آیا ہے
زمانہ حج کا ہے اور شاہ دیں کعبہ سے جاتے ہیں

سپاہ شام کے ہر فرد کی آنکھوں میں ہیں آ
اصغرؑ گلے پہ تیر کھا کر مسکراتے ہیں

جو نکلے خیمے سے اکبرؑ ہوا یہ شور اعداء میں
نواسے کی مدد کو احمدؐ مختار آتے ہیں

اب اس سے .ڑھ کے تجھ کو چاہیے کیا شاہ کے ذاۓ
کہ تیری پیشوائی کے لیے عباسؑ آتے ہیں

ٹڑپتا ہے زیرت کے لئے دل ای مدت سے
سعید اللہ جانے . شہ والا بلاتے ہیں

❑❑❑

سلام

کیا خبر بے چین ہے وہ ۔ اسے آرام ہے
قبر میں تنہائی اصغرؑ کی پہلی شام ہے

راہ کل روکی تھی جس کی اس کے رستہ پ ہے آج
حُر ا آغاز کیا تھا اور کیا ا م ہے

سوالِ کربلا تھا پھر ۔ سجادؑ پ
کس لیے الشام ہے الشام ہے

گوشہ صحرا کا سینہ چاک کرنے ہے ابھی
ذوالفقار حیدریؑ کو اور بھی اک کام ہے

ٹھنڈا پنی ۔ بھی پیۓ د کرنے میری پیاس
فاطمہؑ کے لال کا یہ آ ی پیغام ہے

دیکھ کر مجھ کو ۔ کوثر یہ ساقی نے کہا
آ ادھر آ میرے دیوانے یہ تیرا جام ہے

اللہ اللہ کتنے دل پنہاں ہیں کتنا درد ہے
یوں بظاہر کربلا اک لفظ ہے اک م ہے

کاش کہہ دیں فاطمہ زہراؑ سر محشر سعید
میرے بچے کے عزا داروں میں تیرا م ہے

□□□

سلام

وہی کربلا جیسے مقتل میں آئے
تہہ تیغ قاتل بھی جو مسکرائے

گوہر جس کے چھن جا سیلی جو کھائے
وہ کیا ید رکھے وہ کیا بھول جائے

سفر کی خبر پوچھتا ہے مدینہ
کھڑے پپ ہیں سجادؑ دن جھکائے

جو اصغرؑ نہ تھے مقصد شہؑ سے واقف
تو پھر تیر کھا کر وہ کیوں مسکرائے

بہن نے گلا چوما بھائی نے زو
انوکھے اشارے الے کنائے

سکینہؑ رہی منتظر مرتے دم ت
نہ شبیرؑ آئے نہ عباسؑ آئے

رسا ت کی تبلیغ کا یہ صلہ تھا
نواسی نے کو زو دکھائے

تصور ہے عباسؑ کا وار میں ہوں
سعید اب تیرے پس کوئی نہ آئے

□□□

○

سلام

اے ٠ائے مصطفیٰ اے ٠ز .ادرِ حسینؑ
دیکھ رَیَ َم پ رکھے ہیں رخسارِ حسینؑ

تیری قسمت جاکے دیکھا تو نے در.رِ حسینؑ
آ قدم تیرے میری آنکھوں پہ زوارِ حسینؑ

چارہ َ میرے لئے خاکِ شفا تجوٖیز کر
جا ہے تو ازل سے ہوں میں بیمارِ حسینؑ

یوں تو ذات کبریہ محزوں نہیں ہوتی
وہ ہر اک دل میں ہے او رہر دل ہے غمخوارِ حسینؑ

مشک کیا شئے ہے حرم ت اس کا پہنچانٰ تھا کیا
آج ت دریہ پہ قابض ہے علمدارِ حسینؑ

قاسم و اکبرؑ پہ کیوں زینبؑ نہ ہو دل سے ر
ای دلدار حسنؑ ہے ای دلدارِ حسینؑ

کربلا کی .َ کا نقشہ .ل جات سعید
اذن پ جات جو لڑنے کا علمدارِ حسینؑ

□□□

سلام

نوک نیزہ سے جو قرآن سناتے ہیں حسینؑ
کتنے چہروں سے بوں کو اٹھاتے ہیں حسینؑ

نوجواں بیٹے کا پہنچا جو سلام آ
لڑکھڑاتے ہوئے میدان کو جاتے ہیں حسینؑ

چلنے والا ہے تو چل جائے گلے پ خنجر
اب جبیں سجدہ خالق میں جھکاتے ہیں حسینؑ

صبح عاشور کو اکبرؑ سے اذاں دلواکر
حر کی سوئی ہوئی قسمت کو جگاتے ہیں حسینؑ

دیکھنے کے لیے لشکر میں ہیں کتنے ا ں
بے زبں بچے کو میدان میں لاتے ہیں حسینؑ

کل تلک ز اٹھاتے تھے علی اکبرؑ کے
آج لاشہ علی اکبرؑ کا اٹھاتے ہیں حسینؑ

تجھ کو کیا فکر ہے تنہائی کی مرقد میں سعید
قبر میں اپنے عزادار کی آتے ہیں حسینؑ

❑❑❑

○

سلام

پیش حق طا . ا ف جو زہراؑ ہوجائے
قبل محشر میں نہ محشر کہیں . پ ہوجائے

کربلا خاک جو ہوجائے تی خاکِ شفا
تیرا بیمار دوعالم کا مسیحا ہوجائے

جتنے ممکن ہوں بہاؤ غمِ شہؑ میں آ
کچھ تو زخم دل زہراؑ کا مداوا ہوجائے

نوجواں بیٹ نے تے ہوئے دی ہے آواز
کیوں نہ شبیرؑ کی د میں ا ھیرا ہوجائے

مقصد شاہؑ سے مجبور ہے زینبؑ ورنہ
آہ کردے تو زمانہ تہہ و .لا ہوجائے

ابھی تقد میں حُر کی ہے ا ھیرا لیکن
علی اکبرؑ جو اذاں دیں تو اجالا ہوجائے

غم شبیرؑ میں آنکھوں میں جو آجائے سعید
وہی آ میری بخشش کا وسیلہ ہوجائے

□□□

○

سلام

عاشور کو گو تھی جو تکبیر کی آواز
تھی حُر وہ ـی خوبی تقدیـ کی آواز

اصغرؑ کی شہادت کے لیے اے بن کاہل
کافی تھی بہت چلتے ہوئے تیر کی آواز

زنجیر کے ماتم کی قسم سید سجادؑ
ہر دور میں گو تیری زنجیر کی آواز

کیوں خالی جھلاتی ہے اسے غم زدہ مادر
کیا آتی ہے گھوارہ ہے بے شیر کی آواز

زہراؑ کی دعاؤں میں یہ پ وان پڑھی ہے
کس طرح دبے ماتم شبیرؑ کی آواز

ماتم کی سکینہؑ کی تھیں ز ان میں صدا
یـ عابدؑ بیمار کی زنجیر کی آواز

آنکھوں میں سعید آگئے بے ساختہ آ
.. میں نے سنی ماتمِ شبیرؑ کی آواز

□□□

سلام

رہتا ہے جو تصور اصغرؑ تمام رات
جھولا جھلاتی رہتی ہے مادر تمام رات

پینا ہے صبح جام شہادت یہ سن کے بھی
تھے مطمئن حسینؑ کے یاور تمام رات

یہ سوچ کر کہ خاک میں ملنا ہے کل اسے
ماں دیکھتی رہی رُخِ اکبرؑ تمام رات

یارب سحر نہ ہو شبِ عاشور کی کبھی
تھی یہ دعائے زینبؑ مضطر تمام رات

مقتل میں آکے فاطمہؑ نے گیارہویں کی شب
ماتم کیا ہے لاشِ پسر پر تمام رات

اک سجدہ طویل کیا قتل شہؑ کے بعد
عابد نے کربلا کی زمیں پر تمام رات

میری یہ زندگی کا یہ انداز ہے سعید
کرتا ہوں میں تو ماتم سرورؑ تمام رات

□□□

سلام

. وعدہ ۔ع میں . . آنے والا آئے گا
جانے والا اس جہاں سے مسکرا۔ جائے گا

نیند سے اٹھی ہے یہ کہتے ہوئے ام ربؑ
قبر میں بچہ اکیلا ہے مرا گھبرائے گا

سجدہ حق میں نبیؐ ہیں پشت اقدس پ حسینؑ
طول سجدہ کا ۔ا جانے کہاں ۔ جائے گا

نوجواں .ٹ کا لاشہ ہے در خیبر نہیں
وزن اس کا وارث خیبر کشا بتلائے گا

میری .لیں پ علیؑ ہوں گے مجھے پ وا ہے کیا
. . فرشتے قبر میں پوچھیں گے دیکھا جائے گا

روزِ عاشورہ اذاں دے گا جو ہمشکل رسولؐ
حُر ا۔ ھیرے سے نکل کر روشنی میں آئے گا

بعد مردن بھی شرف تجھ کو ملے گا یہ سعید
تو عزادار حسینؑ ابنِ علیؓ کہلائے گا

❑❑❑

سلام

سرورؐ کے غم کو ۔ ِ سے اپنے لگا گے
ہم دل کو کربلائے معلیٰ بنا گے

جس وقت شاہؑ لاشہ اکبرؑ اٹھا گے
عباسؑ ۔مدار بہت ۔ ید آ گے

ہم ز۔گی تمام کریں گے علیؑ کا ذکر
ہم عمر بھر حسینؑ پہ آ بہا گے

ہوتی رہیں گی تیز یونہی دل کی دھڑ
اصغرؑ کو ہم خیال میں جھولا جھلا گے

سارا ۔ن ہے گھوڑوں کی ٹ پوں سے پ ئمال
شبیرؑ کیسے لاشہ قاسمؑ اٹھا گے

مجھ کو یقیں ہے موت سے پہلے ہی اے سعید
۔لیں پہ میری حیدر کرارؑ آ گے

□□□

سلام

کون و مکاں تو ہیں جو کوئی نوجواں نہیں
اب بھی حسینؑ یوسف بے کارواں نہیں

طا ت عبث جو ذکر علیؑ درمیاں نہیں
سجدے فضول ان کا اَ آستاں نہیں

خالق حسینؑ کا ہے ائی حسینؑ کی
یہ امر واقعہ ہے کوئی داستاں نہیں

خود رحم کھا کے کیو ں نہیں ڑھتی تو اے فرات
کیا فاطمہؑ کا لال تیرا مہماں نہیں

جس وقت جس جگہ بھی پکاروں گا آ گے
مشکلکشاں کو قید زمان و مکاں نہیں

اکبرؑ کی لاش بھی جو اٹھاتے تو ت تھی
خیبر کا در َ اں سہی اتنا َ اں نہیں

جس جا حسینؑ ہوں گے رہوں گا وہیں سعید
حق جس جگہ نہیں میں یقیناً وہاں نہیں

□□□

سلام

غم شہؑ کی ٹھہری ہوئی ہے
دعائے فاطمہؑ ٹھہری ہوئی ہے

جہاں تلوار پیاسوں کی چلی تھی
وہاں اب ہوا ٹھہری ہوئی ہے

وہ . کا جا چکا بیمار قیدی
آوازِ پہ ٹھہری ہوئی ہے

جہاں سے آتی ہے آوازِ ماتم
وہاں کیا کربلا ٹھہری ہوئی ہے

دعا بھی نہیں کرتے ہیں پیاسے
. سنے کو گھٹا ٹھہری ہوئی ہے

بہا خوں بے ہوں کا جہاں پہ
وہاں خاکِ شفا ٹھہری ہوئی ہے

ہوئی رخصت ہوائے تیر لیکن
تبسم کی ادا ٹھہری ہوئی ہے

مسلسل چلتی ہے .دِ مخالف
شمع عزا ٹھہری ہوئی ہے

یقیناً میرے مولاؑ آرہے ہیں
سر .لیں قضا ٹھہری ہوئی ہے

نبیؐ کی آل بلوے میں کھلے سر
حیا حیرت زدہ ٹھہری ہوئی ہے

وسیلہ آل احمدؐ کا کہاں ہے
دعا بے آسرا ٹھہری ہوئی ہے

سعید اکبرؑ کا لاشہ کل جہاں تھا
وہاں اب مامتا ٹھہری ہوئی ہے

❒❒❒

سلام

سوئے فرات . بھی جائے گی حسینؑ
عباسؑ مدار کی ید آئے گی حسینؑ

کیا لے گی امتحان ے صبر و ضبط کا
د ئے ظلم و جور ہی تھک جائے گی حسینؑ

رو گے دل کو تھام کے اعدا ئے دیں تمام
جس وقت بے زبں کو ہنسی آئے گی حسینؑ

زخموں سے چورچور ہے سارا . ن ا
کس طرح فاطمہؑ تجھے پڑئے گی حسینؑ

قبضہ کا کیا سوال اشارہ ہو ا
خیموں تلک فرات چلے آئے گی حسینؑ

آ گے لاشے عونؑ و محمدؑ کے جس گھڑی
زینبؑ ا کا شکر بجالائے گی حسینؑ

اکبرؑ ے ہیں گھوڑے سے کھا کر سناں کا پھل
لیلیٰؑ ا سنے گی تو مرجائے گی حسینؑ

بے چین ہے وہ تیری زیرت کے واسطے
. آرزو سعید کی . آئے گی حسینؑ

□□□

سلام

جو خوش خیال رخ بو ت ابؑ دیکھتے ہیں
پلٹ کے . وہ سوئے آفتاب دیکھتے ہیں

یٰ سامنے زینبؑ ہے بند کر آنکھیں
خبر نہیں کہ رسالتِ مآبؐ دیکھتے ہیں

سپرد کرکے وہ ننھی سی لاش اصغرؑ کی
حسینؑ قوتِ قلبِ ربابؑ دیکھتے ہیں

پسر کا دم ہے ؛ت اٹھو حسینؑ اٹھو
ضعیف بھی کہیں مرگِ شباب دیکھتے ہیں

ہمارے دل میں نہ کیوں موت کی تمنّا ہو
کہ مرنے والے رُخِ بو ت ابؑ دیکھتے ہیں

حسینؑ دوش پہ ہیں وقت سجدہ معبود
ملک سکون رسالتِ مآب دیکھتے ہیں

علی کو دوش نبیؐ پہ جو دیکھتے ہیں سعید
اک آفتاب پسِ آفتاب دیکھتے ہیں

❑❑❑

سلام

بپا نہ ہو کہیں پھر انقلاب مقتل میں
ہے غیض میں پسر بو تراب مقتل میں

لیا ہے چلّو میں اپنے جو بے زباں کا لہو
کریں گے شاہؑ اب اس سے خضاب مقتل میں

وداع ہو کے چلے . . حسین ابنِ علیؑ
بہن نے تھامی ہے بڑھ کر رکاب مقتل میں

نہ قاسمؑ نہ علیؑ اکبرؑ نہ عباسؑ
لٹی بضاعتِ ختمی مآب مقتل میں

وہ بے زباں کا تبسم وہ حرملہ کا تیر
عجیب تھے یہ سوال و جواب مقتل میں

تلاش کرتی ہیں زینبؑ سکینہؑ بی بی کو
وہ شہ کے سینہ پہ ہے محوِ خواب مقتل میں

یہ نیزہ پر سر سبطؑ رسول ہے کہ سعید
چمک رہا ہے کوئی آفتاب مقتل میں

❑❑❑

○

سلام

یہ .ت عجب دیکھی شبیرؑ کے لشکر میں
ننھا سا مجاہد بھی شامل ہے بہتّر میں

پہنچیں گے علم لے کر عباسؑ کا ہم جس دم
اِک حشر بپا ہوگا پھر عرصۂ محشر میں

اک غمزدہ ماں مجھ کو دیتی ہے دعا اُس دم
مصروف میں رہتا ہوں . ماتمِ سرور میں

اشکِ غم سرورؑ نے ان . کو مٹا ڈالا
جتنی بھی خطا تھیں اعمال کے دفتر میں

جاکر کوئی کہہ دے یہ عباسؑ دلاور سے
زینبؑ ہے . ہنہ سَر در.رِ ستمگر میں

خود .پ کی ت کو بے شیر آ ۔
کوئی نہ رہا .قی . . شاہ کے لشکر میں

عُمر اپنی ـَ ٘اری ہے تم نے تو سعید اپنی
ی مدحتِ حیدرؑ میں ی ماتمِ سرورؑ میں

□□□

سلام

بولی ماں کیا ہوا سکینہؑ کو
غش یہ کیوں آ َ ِ سکینہؑ کو

کیوں یہ خاموش ہوگئی آ ٰ
کس نے کیا کہہ دِ سکینہؑ کو

کیا خبر اس کو کیا ہوا ب ِ ٹ
دیکھو عابدؑ ذرا سکینہؑ کو

جسم ہے سرد سا ت ہے
کیا ہوا اے ۰ ا سکینہؑ کو

نہ شکای ت ہے اب طمانچوں کی
نہ رسن کا گِلہ سکینہؑ کو

ہائے غرب ت میں چھین کر مجھ سے
لے گئی کیوں قضا سکینہؑ کو

ساتھ ہی اب سعید کے مل کر
رو اہلِ عزا سکینہؑ کو

□□□

سلام

آپ کیا جا   کہ کیا ہے کربلا
ذہنِ ا ں سے ماورا ہے کربلا

انتہائے ظلم و استبداد شام
اور اس کی ابتدا ہے کربلا

معترف ہے جس کی ساری کائنات
حق کا ایسا معرکہ ہے کربلا

پوچھتا کیا ہے ٹھکانو ں کو مرے
ی نجف ہے دو ت ی ہے کربلا

ہو رہا ہے جا بجا ذکر حسینؑ
مرکزِ آہ و بکا ہے کربلا

کیا حقیقت آپ کے سجدو ں کی ہے
سجدہ گاہ ا نیء ہے کربلا

حضرتِ آدم سے خاتم ت سعید
سلسلہ در سلسلہ ہے کربلا

□□□

سلام

عزا کے اشک .۰ا بن کے کام آتے ہیں
لحد میں میری ستارے سے جگمگاتے ہیں

غمِ حسینؑ کی مجلس ہے مرٰ تخلیق
ہم اس فضا میں نئی زٰگی بناتے ہیں

کمان کفر اٹھانے کو ہے کوئی دم میں
حسینؑ ابنِ علیؑ آستیں پڑھاتے ہیں

علیؑ کے شیروں میں ہیں شیر خوار اصغرؑ بھی
گلے پہ تیر ستم کھاکے مسکراتے ہیں

نہ پوچھو تیزیٔ شیر ورد کرب و بلا
ہم اپنے درد کی رفتار بھول جاتے ہیں

کھٹک رہی ہے دلوں میں ابھی عزائے حسینؑ
ہزار طرح کے فتنے جگائے جاتے ہیں

مقام فکر و ہے جلا ٔ عباسؑ
زٰں پہ آتے ہی الفاظ تھرتھراتے ہیں

مخالفت سے سعید ان کا جی نہیں بھرتا
ہمارا ضبط جو صدیوں سے آزماتے ہیں

❑❑❑

سلام

یہ تو منظر فاطمہؑ ہے آپ کے بھی سامنے
ہو رہے ہیں ذبح شہؑ بنت علیؑ کے سامنے

دشمن آل نبیؐ اتنا بتادے تو مجھے
حشر کے دن کیسے جائے گا نبیؐ کے سامنے

فاطمہؑ زہرا دُعا دیتی رہتی ہیں مجھے
کربلا رہتی ہے میری زندگی کے سامنے

صبر کیسے کر رہے ہیں آپ زین العابدینؑ
آپ کا گھر لٹ رہا ہے آپ ہی کے سامنے

بولے عابدؑ کیوں مجھے دیتا ہے شہؑ کا خوں بہا
پیش کرنا اے یزید اس کو نبیؐ کے سامنے

غمزدہ ماں کی دعا بھی آئی اس کے ساتھ ساتھ
حر بڑھ آیا ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کے سامنے

روشنی کچھ اور ہی ہے داغ ماتم کی سعید
روشنی سورج کی کیا اس روشنی کے سامنے

□□□

سلام

کرکے آغاز سخن صلِّ علیٰ سے پہلے
کرتا ہوں ذکرِ علیؑ ذکرِ ٠ ا کے سے پہلے

یوں تو ہر اک کو ہے .٠ٍ کی تمنا لیکن
کون جاسکتا ہے زہراؑ کی رضا سے پہلے

یہ علمدار حسینؑ کا ہے صدقہ ورنہ
آشنا کوئی نہ تھا لفظِ وفا سے پہلے

رات دن کرتے رہو مدح علیؑ ذکرِ حسینؑ
ٍ کہ مانوس ہوں .٠ٍ کی فضا سے پہلے

پیش کرنے کے لئے ٠ مت زہراؑ میں سلام
کر رہا ہوں میں وضو اشکِ عزا سے پہلے

پہنچیں گے بعد نکیریں مری ٍ. میں
آ گے احمدِؐ مرسل کے نواسے پہلے

ای ہی قافلہ َ ٰرا ہے کہ جس کے رہرو
پہنچے منزل پہ جو ہیں راہ سے پہلے

سجدہ شکر ٰا خنجر قاتل کے تلے
نہ ہوا بعد نہ شاہؑ شہدا سے پہلے

حُر ہے بے ٰب جہنم سے ٰ کے لیے
کیسے نکلے علی اکبرؑ کی صدا سے پہلے

ٰم مولا کا دمِ ٰع رہے . پہ سعید
یہ دُعا کیجئے ہر ای دعا سے پہلے

□□□

سلام

ہوا ہے اور نہ ہوگا غم شہِ دیں کا . ا ہم سے
اَ ہوتی ہے تو ہوجائے یہ د خفا ہم سے

بہا گے مسلسل ہم غمِ شبیرؑ میں آ
ہمیں معلوم ہے کیا چاہتی ہیں فاطمہؑ ہم سے

اَ ی میں دل ہے دھڑ بھی ساتھ آ گی
علیؑ سے ہم . ا . ہیں علیؑ . ہیں . ا ہم سے

یہ جاں بھی لے لے یہ لباسِ جسم بھی لے لے
زمانہ چھین کر دیکھے غمِ کرب و بلا ہم سے

بہائے ہیں غم سرورؑ میں ہم نے .رہا آ
حیاتِ جاوداں ملنے کو آئی .رہا ہم سے

تمھیں .ن. مبارک میرے بچے کے عزادارو
سرِ محشر کہیں گی یہ جنابِ فاطمہؑ ہم سے

خلوص دل سے ہم نے بھی وہاں سجدے بچھائے ہیں
سعید اچھی طرح واقف ہے ارضِ کربلا ہم سے

□□□

سلام

حسینؑ اب بے ز این و آں ہے
ہٹو جبریلؑ وقتِ امتحاں ہے

چھِنی چادر تو زینبؑ نے صدا دی
محافظ میرے پ دہ کا کہاں ہے

زمانے کا ہر اک غم عارضی ہے
فقط شبیرؑ کا غم جاوداں ہے

ادھر حُر سوئے .ن ت .ڈھ رہا ہے
علی اکبرؑ اِدھر محوِ اذاں ہے

اَ دل میں نہ ہو مولاؑ کی الفت
تو پھر ساری عبادت رائیگاں ہے

عزاداری حسینؑ ابنِ علیؑ کی
مسلمانوں کی قسمت میں کہاں ہے

کہاں زینبؑ کہاں .زارِ کوفہ
کیا کہیے اُمّت درمیاں ہے

بھلا کیا خوف ہو محشر کا اس کو
سعید آلِ نبی کا مدح خواں ہے

□□□

سلام

وہ کیسے مسلماں تھے اللہ جانے
.ڑھے جو شبیہ پیمبرؐ مٹانے

شہؑ دیں بچانے کو دین محمدؐ
چلے کربلا کو بھرا گھر لٹانے

وہ عاشور کی صبح لحن نبیؐ میں
اذاں دی گئی حُر کی قسمت جگانے

لبوں پہ نہ کیوں جون کے ہو تبسم
امام ای ہے پئیتی اک سرہانے

گماں ز کا موت پہ ہو رہا ہے
دمِ ٭ع کون آی میرے سرہانے

کہاں ہم میں طاقت تھی کرتے جو ماتم
سہارا دی فاطمہؑ کی دعا نے

سعید آکے مجھ سے کوئی کاش کہہ دے
کیا ہے تجھے ید شاہؑ ہدا نے

□□□

سلام

. . کوئی بھی رہا نہ شہؑ خستہ تن کے پ س
پہنچے وداع ہونے کو بیکس بہن کے پ س

قسمت رسا جو ہوگی تو اپنا یہی سلام
جاکر پڑھوں گا روضہ شاہِ زمن کے پ س

ہلکا سا اک اشارہ بھی فرماتے وہ اَ
آجاتی علقمہ شہ تشنہ دہن کے پ س

ت. ت میں آکے میری نکیرین رو پڑے
خاکِ شفا کا صرہ جو دیکھا کفن کے پ س

اس کی وجہ سے شہ سے ان کو اذان .َ
تعویذ تھا جو قاسمؑ گل پیرہن کے پ س

زینبؑ کے .زو چومے تھے مولا نے اس لئے
بوسوں کے بھی ں ہیں نِ رسن کے پ س

پیاسوں کے غم کے اشک لئے حشر میں سعید
پہنچیں گے ہم بھی ساقی نہرِ لبن کے پ س

□□□

○

سلام

میں تجھ کو کیا بتاؤں کہ وہ کیا ہے کیا نہیں
تو واقف مزاج غم کربلا نہیں

چادر ہٹی تھی سر سے تو نکلا نہ آفتاب
کوفہ میں آج اس کے ہی سر پ رِدا نہیں

تم جس کے گھر کو آگ لگاتے ہو اہلِ شام
وہ گھر رسولؐ کا ہے کسی اور کا نہیں

کیوں اہل دل کے سامنے تفصیل ہو بیاں
کیا ․م ہی حسینؑ کا خود مرثیہ نہیں

زخمی ہیں کان بچی کے رخسار نیلگوں
ایسا کسی یتیم کو پ سہ نہیں

کردے غم حسینؑ کی دو ت سے سرفراز
پ وردگار اور میں کچھ چاہتا نہیں

کیا مرگئے فرات کے جو پہرہ دار تھے
عباسؑ آرہے ہیں کوئی روکتا نہیں

ی مدح بو ابؑ ہو ی ماتم حسینؑ
میرا سعید اس کے سوا مشغلہ نہیں

□□□

حسینؑ ابن علیؑ

ہے وہ ا ں جس کی عزت ہر بشر کے دل میں ہو
تذکرہ جس کا ادب کے ساتھ ہر محفل میں ہو
یوں چمک ا کی جس کے آب وگل میں ہو
ماہِ کامل بن کے چمکے چاہے جس منزل میں ہو
آ سورج کی نہ لڑ سکتی ہو جس کے نور سے
شمع سوزاں دیکھتے ہی تھرتھرائے دور سے
ہے وہ ا ں جس میں اتنا . بہ ایثار ہو
دوسرے کے واسطے سر دینے جو تیار ہو
حد استقلال پ اک آہنی دیوار ہو
دل نہ مضطر ہو اَ . چھی جگر کے پ ر ہو
ہو مصیبت اس کی خاطر وہ مصیبت کے لئے
جس کو ہو منظور . کچھ قوم و ملّت کے لئے
درحقیقت اپنے مقصد میں وہی ہے کامیاب
ہو بلا جس کو سکونِ دل بجائے اضطراب
صفحۂ ہستی پہ ممکن ہی نہیں جس کا جواب
جس کی ہر آواز بن جائے صدائے انقلاب
جو زمانہ کو .ل دے اپنی . .دی کے ساتھ
قوم کی قسمت جگا کر سوئے آزادی کے ساتھ

بعد مرنے کے فنا ہوتے نہ ہوں جس کے صفات
بجھ کے بھی بن جائے شمع راہِ عرفاں جس کی ذات
چل سکے جس کے اشارہ پہ م کائنات
ز گی کیا! موت بھی ہو جس کی قوموں کی حیات
ہو وہ جس عالم میں اعلانِ صداقت کر سکے
نوکِ نیزہ پہ بھی سر جس کا قیادت کر سکے

ہے وہ ا ں حریت ہو جس بہادر کا شعار
پہ خ کی دش سے بھی لے نہ عزم استوار
طاقتیں د کی جس کے دل کی قوت پہ ر
ا. ووں کے بل میں ہوں جس کے صفات ذوالفقار
ہر دلاور . اُت و ہمت کا لوہا مان لے
ہے ائی زور اس میں جس کو د مان لے

کون وہ جا ز ہے جس پہ شجا ت کو ہے ز
جس کی قربانی پہ تکمیل رسا ت کو ہے ز
جس کی خود داری پہ آئینِ شرافت کو ہے ز
جس کے طرزِ ز گی پہ اہل عزت کو ہے ز
منزلِ تہذ پہ ید آ ہے م حسینؑ
ب آزادی کا ہے آغاز ا م حسینؑ

ختم ہے جس پہ کمالِ نوع ا ں وہ حسینؑ
جس کا ہے اخلاق ا نی پہ احسان وہ حسینؑ
جس کی ہر ہر . ت شرح دین و ایماں وہ حسینؑ
ز گانی جس کی ہے تفسیر قرآں وہ حسینؑ

ہے دماغی قوتوں کو حفظ جس ہادی کا درس
ـ قیامت جس کے خطبے دیں گے آزادی کا درس

جس کا دل تھا حامل ِ امانـ وہ حسینؑ
ما ہے جس کو دئے سیا ـ وہ حسینؑ
جس نے پیدا کردی احساس غیرت وہ حسینؑ
جس کی قوت ِڑھ گئی بعدِ شہادت وہ حسینؑ

جس نے خط زنگانی کو بتای کھینچ کے
موت کو جو ز کی سرحد پ لای کھینچ کے

پیس کر چکّی جسے زہراؑ نے پلا وہ حسینؑ
کردی قرآں کا جس نے بول ِلا وہ حسینؑ
ِنکپن جس کا تھا د سے ٗالا وہ حسینؑ
شش پ چھاَی جس کا رسالا وہ حسینؑ

ہمتیں یہ تھیں کہ مرنے کے لئے ِیب تھے
ٗز ہے جن پ امامت کو یہ وہ اصحاب تھے

قتل پ جس کے ہے شاہد بیگناہی وہ حسینؑ
ضبط پ جس کے ہے خنجر کی گواہی وہ حسینؑ
جس کی وں میں سماتی تھی نہ شاہی وہ حسینؑ
ای اپنی شان کا تھا جو سپاہی وہ حسینؑ

دل تھا سینہ میں علیؑ کا خونِ پیغمبرؐ کے ساتھ
تھیں ٗائی قوتیں بھی قوتِ حیدرؑ کے ساتھ

تھا زمانہ میں جو اک ا نِ کامل وہ حسینؑ
جو محمدؐ کی دعاؤں کا تھا حاصل وہ حسینؑ
طے کیے تھے جس نے ہمت کے منازل وہ حسینؑ
جو کسی مشکل کو بھی سمجھا نہ مشکل وہ حسینؑ

لاش ت بیٹ کی لای جوش قلبی کھینچ کے
جو نہ ٹپ سینۂ اکبرؑ سے بچھی کھینچ کے

□□□

مرثیہ

. . ہوئی قید سے رہا زینبؑ   اے سعید آئی کربلا زینبؑ
پہنچی . . غم کی مبتلا زینبؑ   رو کے دیتی تھی یہ صدا زینبؑ

قید سے چھٹ کے آئی ہوں بھائی
شام میں ٹ کے آئی ہوں بھائی

کیا کہوں میں نے کیا اٹھائے محن   .زووں میں مرے بندھی تھی رسن
تھے تماشائی سارے مرد و زن   ٹ گئی ٹ گئی میں شاہِ زمن

پھری .زارِ شام میں زینبؑ
گئی در.ر عام میں زینبؑ

مجھ سے .گشتہ تھی مری تقدیر   خوب کی میری عزت و توقیر
سر سے چادر چھنی ہوئی تشہیر   پھری .زار میں میں ہو کے اسیر

اور بھی کچھ سناؤں کیا بھائی
اپنے .زو دکھاؤں کیا بھائی

تیرا فرزند عابدؑ بیمار   تھا جو راٹوں کا قافلہ سالار
دو قدم بھی تھا جس کو چلنا .ر   اس سے کھنچواتے تھے شتر کی مہار

ظلم پہ ظلم ڈھائے اعدا نے
اس کو کوڑے لگائے اعدا نے

. . کیا ہم کو داخلِ ز ا ں　　. م کو بھی نہ روشنی تھی وہاں
روکے کہتی تھی یہ سکینہؑ جاں　　کہیں یں سے چلو پھپّی اماں
مجھ سے . دا شت ہو نہیں سکتی
میں ا ھیرے میں سو نہیں سکتی
مارتے تھے تمانچے . نی شر　　کان سے اس کے چھین کر گوہر
ہوَ ی تھا لہو میں گُرت ت　　کیا کہوں اب کہ پھٹ رہا ہے جگر
شمر کے کھاکے سیلیاں بھائی
مرگئی تیری جاں بھائی
خیر قسمت میں جو بھی تھا وہ ہوا　　اب یہ بتلاؤ کیا کروں میں بھلا
ختم چہلم بھی ہو چکا بھیا　　بس یہ ہے عینِ مدعا مرا
منہ کو اشکوں سے مجھ کو دھونے دو
خوب جی بھر کے مجھ کو رونے دو
بھائی جاں سہہ کے ہر طرح کی جفا　　قید سے چھوٹتے ہی میں بخدا
سیدھے آئی ہوں کربلا بھیّا　　لیجئے لیجئے مرا مجرا
ساتھ کنبے کو لائی ہوں بھائی
اربعیں کرنے آئی ہوں بھائی
لیکن افسوس ہے مجھے بہ کمال　　آپ کو کچھ نہیں ہے میرا خیال
یہ تو بتلاؤ اے علیؑ کے لال　　کیوں نہیں کرتے میرا استقبال
کیا تمھاری بہن نہیں ہوں میں
بنتِ خیبر شکن نہیں ہوں میں

کون ہے جو مدد کو اب آئے　　کون بے کس پہ اب ترس کھائے
بولو کیوں پپ ہواے مرے ما ے　　کیا یہ ہمشیر اب وطن جائے
کچھ تو ارشاد کیجئے بھائی
اجازت ہی دیجئے بھائی

دیں یہ شہ نے صدا وطن جاؤ　　خواہرِ .وفا وطن جاؤ
بنتِ مشکل کشا وطن جاؤ　　جاؤ بہرِ ۰ا وطن جاؤ
اور بھی تم کو غم اٹھا٘ ہے
پھر تمھیں قید ہوکے آ٘ ہے

بولی یہ روکے زینبِ ٘لاں　　یہ بہن تو ہے تبع فرماں
جاؤں گی میں وطن کو بھائی جاں　　میں کہاں اس کے بعد آپ کہاں
غم کا اک اژدھام ہے بھائی
آ٘ی یہ سلام ہے بھائی

چھوڑ کر تجھ کو اے شہِ بے سر　　جارہی ہے وطن کو یہ مضطر
یہ تو بتلا بھلا وہاں جاکر　　حال .. سے . کہے خواہر
تیرا کرتہ بتاؤں .. کو
اپنے .زو دکھاؤں .. کو

جاؤں گی . . وطن شہِ ذیشاں　　پوچھے صغراؑ جو مجھ سے روکے وہاں
پھپّی اماں کہاں ہیں .. جاں　　کیا کہوں اس سے میں بہ آہ و فغاں
بی بی جنگل میں ٹ گئی زینبؑ
بھائی سے اپنے چھٹ گئی زینبؑ

اٹھو اے سبطِ مصطفےٰؑ اٹھو اٹھو دل بندِ مرتضیٰؑ اٹھو
اٹھو اے میرے مہ لقا اٹھو لو بہن ہوتی ہے . ا اٹھو
. سے کہتی ہوں میں اُٹھو بھائی
جاتی ہوں میں گلے مِلو بھائی

اے شہِ بے کساں ٠ ا حافظ اے امامِ زماں ٠ ا حافظ
اے مرے بھائی جاں ٠ ا حافظ لو کارواں ٠ ا حافظ
بھائی ثٰ فی امان اللہ
چلی ہمشیر فی امان اللہ

❑❑❑

نو

عاشور کی ش . زینبؑ نے کہا اے رات ذرا آہستہ ر
احسان ا مجھ پ ہوگا اے رات ذرا آہستہ ر

عباس علمبردار ابھی تلوار پہ صیقل کرتے ہیں
کل ان کو ہے جوہر دکھلا اے رات ذرا آہستہ ر

ٹ جا گے کل خیمے سارے جل جائے گی مسند احمدؐ کی
ہوجائے گا کل خالی جھولا، اے رات ذرا آہستہ ر

سلجھانے بیٹھی ہے لیلیٰ اکبرؑ کی بکھری زلفوں کو
معلوم نہیں کل کیا ہوگا، اے رات ذرا آہستہ ر

کل پیاسے .اتی آ گے کل شادی ہوگی قاسمؑ کی
ہوجائے گی کل کبراؑ بیوہ اے رات ذرا آہستہ ر

جی بھر کے دیکھ تو لے زینبؑ آج اپنے بھائی کی صورت
ٹ جائے گا کل سرورؑ کا گلا، اے رات ذرا آہستہ ر

کس یس سے اور کس حسرت سے زینبؑ یہ بیاں کرتی تھی سعید
آہستہ ر اے رات ذرا اے رات ذرا آہستہ ر

□□□

نو

بیان کرتی تھی فضہ یہ کیا ہوا بی بی
مکان آج یہ سنسان ہوئے بی بی

ابھی رسولؐ ۰ا ہی کو رو رہے تھے ہم
یہ اور ـزہ قیامت ہوئی بپا بی بی

پچھاڑیں کھاتی ہے کلثومؑ غش میں ہے زینبؑ
اب ان کو کیسے مناؤں گی میں بھلا بی بی

خلوص دل سے ہوں ۰دم ہے اعتراف مجھے
نہ مجھ سے آپ کی ۰مت ہوئی ادا بی بی

جو .. جان کی ۰مت میں تم کو جا۰ تھا
تو پھر مجھے بھی نہ کیوں ساتھ لے لیا بی بی

ابھی تو دل میں مرے آرزو تھی ۰مت کی
کنیزِ خاص سے کیوں ہوگئیں خفا بی بی

نگاہِ لطف ہو اس پ کہ یہ بھی خادم ہے
قبول کیجئے نو سعید کا بی بی

□□□

نو

زہراؑ کا جنازہ اٹھتا ہے اے واویلا صد واویلا
ٹ ریکی ٹ . کا پ دہ ہے اے واویلا صد واویلا

کلثوم پچھاڑیں کھاتی ہیں شہزادے ہیں دونوں خاک بسر
زینبؑ پ اک سکتہ سا ہے اے واویلا صد واویلا

وہ مجبور و بیکس بی بی جو .پ کو اپنے رو نہ سکی
اب اس کو زمانہ روٹ ہے اے واویلا صد واویلا

کچھ لوگ جلانے آئے ہیں مخدومہ عالم کے در کو
اک حشر جہاں میں . پ ہے اے واویلا صد واویلا

تسبیح کی آواز آئی نہ . . کہرام مچای فضّہ نے
کیا وقت .ا یہ آی ہے اے واویلا صد واویلا

اس درجہ مصائ . جھیلے ہیں اٹھارہ .س کے سن میں بھی
چلنے کو سہارا مانگا ہے اے واویلا صد واویلا

د سے پیمبرؐ اٹھتے ہی زہراؑ پہ سعید اس د نے
ممکن جو ستم تھا ڈھای ہے اے واویلا صد واویلا

□□□

نو

آج رخصت ہو رہی ہے تم سے زہراؑ یا علیؑ
کیا کہوں دل میں خیال آتے ہیں کیا کیا یا علیؑ

ہاں مدینہ والوں کو تھا میرا رونا ناگوار
آج سے ہوگا نہ ان لوگوں کو شکوہ یا علیؑ

دشمنوں کو تم نہ آنے دینا میری لاش پہ
پردۂ شب میں مری میت اٹھانا یا علیؑ

بعد میرے جانے کیا ہو حال بچوں کا مرے
ان کو ایذا ہو تو ہوگی مجھ کو ایذا یا علیؑ

فاقے کرکے، آفتوں سے میں نے پالا ہے انھیں
تم خیال ان کا مری خاطر سے رکھنا یا علیؑ

جانتے ہیں آپ یہ نازوں کا پالا ہے حسینؑ
وہ اگر روئے دلاسا اس کو دینا یا علیؑ

تم کو زحمت ہوگی لیکن میری تسکیں کے لیے
میری تربت پہ مرے بچوں کو لانا یا علیؑ

رہ گئے اپنا کلیجہ تھام کر مولاؑ سعید
بولیں زہراؑ [illegible] حافظ تمھارا یا علیؑ

□□□

نو

بیٹی قر.ن ذرا ہوش میں آؤ اماّں
کیوں خفا ہوگئیں ہم سے یہ بتاؤ اماّں

غش میں شبیرؑ ہیں شبرّ ہیں پچھاڑیں کھاتے
اٹھ کے اب ان کو کلیجے سے لگاؤ اماّں

کس لیے ہوگئیں خاموش .. کیا اس کا
درد اب کیسا ہے پہلو کا بتاؤ اماّں

کون ہم بیکسوں کی لے گا خبر آپ کے بعد
یوں پ یشاں نہ ہمیں چھوڑ کے جاؤ اماّں

ابھی ·· ہی کی فرقت میں تڑپتے ہیں ہم
تم کہاں جاتی ہو اتنا تو بتاؤ اماّں

دیکھو کیا حال ہے کلثوم کا روتے روتے
بہرِحق اور نہ اب اس کو رلاؤ اماّں

ہو کے بے چین بیاں کرتی تھی زینبؑ یہ سعید
جاؤ اللہ نگہبان ہے جاؤ اماّں

□□□

نو

بولی زینبؑ چلی کہاں امّاں
چھوڑ کر ہم کو جاں امّاں

بھائی شبّر پچھاڑیں کھا کھا کر
پوچھتے ہیں گئیں کہاں امّاں

بھائی سروڑ کا دم نہ گھٹ جائے
. سے کرتے ہیں وہ فغاں امّاں

آج بن ماں کی ہوگئیں افسوس
تیری دکھیاری بیٹیاں امّاں

ساتھ اپنے ہمیں بھی لے چلئے
آپ جاتی ہیں اب جہاں امّاں

اٹھ ے سر سے آپ کا سایہ
لوگ اب دیں گے گھڑکیاں امّاں

بھولئے گا نہ اس کو محشر میں
ہے سعید اپنا نو خواں امّاں

□□□

نو

میں آپ پہ قربن کہاں جاتی ہو امّاں
ہے حشر کا سامان کہاں جاتی ہو امّاں
گھر کرکے یہ ویان کہاں جاتی ہو امّاں
. لوگ ہیں حیران کہاں جاتی ہو امّاں
زینبؑ ہے پیشان کہاں جاتی ہو امّاں

زہ ابھی .. کا تھا غم آپ سدھاریں
. بھی نہیں پڑے تھے دم آپ سدھاریں
افسوس ٹپتے رہے ہم آپ سدھاریں
. لوگ ہیں حیران کہاں جاتی ہو امّاں
زینبؑ ہے پیشان کہاں جاتی ہو امّاں

شبرؑ کا ہے کیا حال بتاؤں میں تمھیں کیا
شبیرؑ ٹپتے ہیں تو پٹتا ہے کلیجہ
کلثومؑ تمھیں پوچھتی ہے کیا کہے دکھیا
. لوگ ہیں حیران کہاں جاتی ہو امّاں
زینبؑ ہے پیشان کہاں جاتی ہو امّاں

یوں آپ سے چھٹ جاؤں گی کیا اس کی خبر تھی
اس طرح میں دکھ پ ؤں گی کیا اس کی خبر تھی
بن ماں کی میں کہلاؤں گی کیا اس کی خبر تھی
. لوگ ہیں حیران کہاں جاتی ہو اماّں
زینبؑ ہے پ یشان کہاں جاتی ہو اماّں

خاموش سعید اب کہ دَ گوں ہے زمانہ
اب ضبط کا یرا نہیں پ ٹت ہے کلیجہ
زہراؑ کے جنازے پہ یہ زینبؑ کا تھا نو
. لوگ ہیں حیران کہاں جاتی ہو اماّں
زینبؑ ہے پ یشان کہاں جاتی ہو اماّں

□□□

نو

کہتے تھے شاہ والا میں جارہا ہوں امّاں
کنبہ ہے ساتھ سارا میں جارہا ہوں امّاں

ہِمراہ ہیں سفر میں . چھوٹے چھوٹے بچے
َمی کا ہے مہینہ میں جارہا ہوں امّاں

گھر میں نہیں ہے کوئی . ساتھ جارہے ہیں
تنہا ہے میری صغرؑا میں جارہا ہوں امّاں

جانے کے بعد یں سے . . ید آؤں تم کو
تم کربلا کو آ. میں جارہا ہوں امّاں

بیمار ہے یہ بچی گھُٹ گھُٹ کے مر نہ جائے
اس کا خیال رکھنا میں جارہا ہوں امّاں

بس دیجئے اجازت اب دیہ ہورہی ہے
ہے آ.ی یہ مجرا میں جارہا ہوں امّاں

غل تھا سعید . پ ہلتی تھی قبرِ زہرؑا
کہتے تھے شاہِ والا میں جارہا ہوں امّاں

□□□

نو

تھا زینبؑ ٘بیں کا یہ نو اب آیئے
.. اب آیئے مرے .. اب آیئے

کوفہ اداس مسجد کوفہ اداس ہے
خالی پڑا ہوا ہے مصلّیٰ اب آیئے

شبیرؑ خاک اڑاتے ہیں شبرؑ ہیں سینہ زن
ہے کون ان کو دے جو دلاسہ اب آیئے

یہ ٘بت کس طرح سے گوارا کریں گے ہم
ہم کو یتیم کہتی ہے د اب آیئے

اماں کے بعد آپ بھی تشریف لے گئے
کوئی نہیں سہارا ہمارا اب آیئے

٘داروں کو تیموں کو پوچھے گا کون اب
اے بیکسوں کے والی و مولا اب آیئے

زینبؑ پچھاڑیں کھاکے یہ کہتی تھی اے سعید
٘ت ری ہے میں زمانہ اب آیئے

□□□

نو

ہے سلام آ ی ٹ کا پہنچا ی علیؑ
جارہے ہیں سوئے مقتل شاہؑ والا ی علیؑ

بھر گئے ہیں خاک و خوں میں اب وہ گیسو دیکھئے
رات بھر لیلیٰؑ نے تھا جن کو تھا سنوارا ی علیؑ

نوجواں ٹ رَٹت ہے زمیں پ اڑیں
شاہؑ کے . پ نہیں امت کا شکوہ ی علیؑ

کھینچتے ہیں شاہؑ دیں ٹ کے ی سے سناں
انء پپ ہیں ٔ کو ہے سکتہ ی علیؑ

سامنے وں کے اس کی لاش ہے رکھی ہوئی
جس کی شادی کی تھی زینبؑ کو تمنا ی علیؑ

کس طرح لے جا گے خیمہ میں لاشۂ شاہ دیں
منتظر در پ کھڑی ہے ام لیلیٰؑ ی علیؑ

د ت بستہ عرض کرت ہے سعید دِلفگار
دیجئے شبیرؑ کو ٹ کا پسہ ی علیؑ

□□□

نو

رِخ سوئے نجف کرکے یہ بولے شہِ ولا جلد آیئے ..
َ تے ہوئے گھوڑے سے ہے اکبرؑ نے پکارا، جلد آیئے ..

کس طرح جواں بیٹے کے لاشے پہ میں جاؤں، دل ہے مرا محزوں
پ ؤں میں ہے لغزش مرے آنکھوں میں اندھیرا، جلد آیئے ..

قاسمؑ سا بھتیجا ہے نہ عباسؑ سا بھائی خالق کی دہائی
لاشے پہ جواں بیٹے کے جات ہو ں میں تنہا، جلد آیئے ..

.. مرے اکبر کے کلیجے میں ہے . چھی، سانس اس کی ہے رکتی
میں کیا کروں کچھ مجھ کو سجھائی نہیں دیتا، جلد آیئے ..

مرتے ہوئے بیٹے کو کن آنکھوں سے دیکھوں دل کیسے سنبھالوں
کیا میں اسی دن کے لئے تھا اسے پ لا، جلد آیئے ..

فرزندِ جواں کا مرے دم ٹوٹ رہا ہے جی چھوٹ رہا ہے
کوئی بھی مدد کے لئے میری نہیں آت، جلد آیئے ..

فرزن کے لاشے کو سعید اپنے اٹھاکر کہتے تھے یہ سرورؑ
جلد آیئے جلد آیئے جلد آیئے ..، جلد آیئے ..

❑❑❑

نو

بولی زینبؑ مضطر اور کیا کہوں ..
لُٹ گَیِ مرا . گھر اور کیا کہوں ..

میرے دونوں بچے بھی کام آئے میداں میں
چھِن گئی مری چادر اور کیا کہوں ..

چھین کر تائی کو اب مہِ بنی ہاشمؑ
سو رہا ہے ساحل پ اور کیا کہوں ..

کیا سوال پنی کا حرملہ نے مارا ہے
تیر حلق اصغرؑ پ اور کیا کہوں ..

سامنے ہی دری تھا پھر بھی رہ گَیِ پیاسا
جانِ ساقیِ کوثر اور کیا کہوں ..

بہرِ بخششِ امت گھر لٹا کے . اپنا
قتل ہوگئے سرورؑ اور کیا کہوں ..

اے سعید رو رو کر کہہ رہی تھی یہ زینبؑ
ٹ گَیِ مرا . گھر اور کیا کہوں ..

□□□

نو

نہ پ ئے شہؑ کو ہے کوئی لغزش نہ دستِ شہ تھرتھرا رہے ہیں
علیؑ کو آواز دے کے لاشہ جواں پسر کا اٹھا رہے ہیں

کسی کو ہاتھوں پہ لے کے پہنچے کسی کا لاشہ اٹھا کے لائے
حسینؑ مقتل کو جارہے ہیں حسینؑ مقتل سے آرہے ہیں

ر بؑ کھوئی ہوئی سی بیٹھی ہے اشک آنکھوں سے جارہے ہیں
جو ہاتھ جھولا جھلا رہے تھے وہ اب بھی جھولا جھلا رہے ہیں

خیال اصغرؑ کا آرہا ہے حواس گم قلب ہے پ یشاں
ر بؑ اٹھ اٹھ کے دوڑتی ہے کہ جیسے اصغرؑ بلا رہے ہیں

پہنچ کے .لیں پہ نوجواں کی حسینؑ .حالتِ پ یشاں
سدا اٹھائے تھے ·ز جس کے اب اس کا لاشہ اٹھا رہے ہیں

سعید ادب سے جھکا کے سر کو میں اپنا نو سنا رہا ہوں
دعا دیتی ہے مجھ کو زہراؑ علیؑ مرا دل .ڈھا رہے ہیں

□□□

نو

مامتا کی آنکھوں سے اشک ہیں رواں اکبرؑ
دل جلائے دیتی ہیں غم کی بجلیاں اکبرؑ
ہوش کھوئے کھوئے ہے لبوں پہ جاں اکبرؑ
ڈھوٹ تی ہے مقتل میں ۔ سے تم کو ماں اکبرؑ
ہائے نوجواں اکبرؑ ہائے نوجواں اکبرؑ

سخت تشنہ کامی کا دور ید آ ہے
صبر و شکر کرنے کا طور ید آ ہے
تم پہ شام والوں کا جور ید آ ہے
ڈھوٹ تی ہے مقتل میں ۔ سے تم کو ماں اکبرؑ
ہائے نوجواں اکبرؑ ہائے نوجواں اکبرؑ

کوئی پوچھنے والا دل کا حال کیا جانے
کس میں اتنی ہمت ہے کون آ کے پسہ دے
درد بڑھنے لگتا ہے اور بھی تسلی سے
ڈھوٹ تی ہے مقتل میں ۔ سے تم کو ماں اکبرؑ
ہائے نوجواں اکبرؑ ہائے نوجواں اکبرؑ

وقت کے ا ھیرے بھی آج خوف کھاتے ہیں
کچھ پراغ اشکوں کے راستہ دکھاتے ہیں
سر پہ خاک مقتل ہے پوَں لڑکھڑاتے ہیں
ڈھوٹ تی ہے مقتل میں ۔ سے تم کو ماں اکبرؑ
ہائے نوجواں اکبرؑ ہائے نوجواں اکبرؑ

ہر قدم پہ خطرہ ہے مرگ ناگہانی کا
دل میں ایک طوفاں ہے خون کی روانی کا
حلق سے نہیں اترا ایک گھونٹ پانی کا
ڈھونڈتی ہے مقتل میں . سے تم ماں اکبرؑ
ہائے نوجواں اکبرؑ ہائے نوجواں اکبرؑ

جانے کتنی صدیوں تک اب یہ ریت جائے گی
ز ہار جائے گی موت .یت جائے گی
تم کو ڈھونڈھنے ہی میں عمر بیت جائے گی
ڈھونڈتی ہے مقتل میں . سے تم کو ماں اکبرؑ
ہائے نوجواں اکبرؑ ہائے نوجواں اکبرؑ

اہل درد مشکل سے دل کا داغ سہتا ہے
آ وَں کی صورت میں دل کا خون بہتا ہے
دل کو تھام کر اپنے اب سعید کہتا ہے
ڈھونڈتی ہے مقتل میں . سے تم کو ماں اکبرؑ
ہائے نوجواں اکبرؑ ہائے نوجواں اکبرؑ

❑❑❑

نو

جواں بیٹے کے لاشے پہ یہ لیلیٰؑ سوچتی ہوگی
مجھے اس دن سے پہلے ہی نہ کیوں موت آ گئی ہوگی

نکالی ہوگی شہ نے . . سناں اکبرؑ کے سینے سے
علیؑ نے بڑھ کے پیشانی پسر کی چوم لی ہوگی

کہا کرتی تھی لیلیٰؑ کیسے بیٹھوں گی میں سایہ میں
مرے اکبرؑ کی میت جلتی ریتی پہ پڑی ہوگی

خدا جانے دل سرورؑ کا عالم کیا ہوا ہوگا
جواں بیٹے نے جس دن آخری انگڑائی لی ہوگی

تڑپ جاتی تھی اکثر سوچ کر یہ فاطمہ صغراؑ
مرے بھیا علی اکبرؑ کی شادی ہوگئی ہوگی

سکون قلب لیلیٰؑ راحت جاں تھے یہ زینبؑ کے
سعید اکبرؑ کو مرنے کی رضا کیسے ملی ہوگی

□□□

نو

اے علیؑ اکبرؑ مرے نورِ آواز دے
کس طرف جائے کدھر ڈھونڈے پ رآواز دے

ساتھ ہی تیرے بصارت بھی مری رخصت ہوئی
اب مجھے کچھ بھی نہیں آ آواز دے

ضعف ڑھتا جارہا ہے لڑکھڑاتے ہیں قدم
میری حا پ ارا رحم کر آواز دے

کیوں ہوا خاموش پہنچا کر سلام آ ی
اس طرح اک ر پھر رِ دَ آواز دے

راہ میں لاشے پڑے ہیں ٹھوکریں کھا ہوں میں
اب نہیں ہے خود مجھے اپنی خبر آواز دے

جیسے ہی آواز تیری آئے گی اے میرے لال
میں آؤں گا اس آواز پ آواز دے

دل تڑپ اٹھتا تھا کہتے ہیں جو سرورؑ اے سعید
جان جاں آواز دے جان پ ر آواز دے

□□□

نو

روکے کہتی تھی مادر کل نہ جانے کیا ہوگا
اے مرے علیؑ اکبرؑ کل نہ جانے کیا ہوگا

میری منتوں والے میری گود کے پلے
اے مرے مہ انور کل نہ جانے کیا ہوگا

میں سنوارتی تو ہوں آج تیری زلفوں کو
سوچتی ہوں رہ رہ کر کل نہ جانے کیا ہوگا

تو شبیہہ پیغمبرؐ ہے یہ جا ہیں .
پھر بھی اے علی اکبرؑ کل نہ جانے کیا ہوگا

آج میرے دل میں ہے تیرے بیاہ کا ارماں
اے شبیہہ پیغمبرؐ کل نہ جانے کیا ہوگا

رات بھر کی میہماں ہے تیری چاند سی صورت
دیکھ لوں میں جی بھر کر کل نہ جانے کیا ہوگا

اے سعید اک شب کی شہہ نے پائی ہے مہلت
آج ہی ہے یہ محشر کل نہ جانے کیا ہوگا

□□□

○

نو

کیسے کٹے گی آ٘ لیلیٰؑ کی ز٘گانی
وں میں پھر رہی اکبرؑ کی نوجوانی

دکھلادے دل کی قوت اکبرؑ کی لاش اٹھا کر
خیبر کشا کے دلبر مشکل کشا کے جانی

راہ ۰ا میں دے کر اکبرؑ سا لال اپنا
شبیرؑ نے کی اسلام کو جوانی

شادی کے دن ہیں ان کے اکبرؑ ابھی جواں ہیں
لیلیٰؑ کے حال پ کر اے موت مہر٘نی

حیران ہیں ٔ ہیں ا٘یٔ پ یشاں
پیری اٹھا رہی ہے اب لاشہ جوانی

لائے سعید جس دم اکبرؑ کی لاش سرورؑ
کہرام تھا حرم میں ہوتی تھی نو خوانی

□□□

نو

کوئی بھی اب نہ رہا میرا سہارا عباسؑ
قتل تو ہوَیـ میں ہوَیـ تنہا عباسؑ

لوٹ کر آئے گا دریـ سے تو آ ۔ ۔ ت
منتظر خیمے کے در پہ ہے سکینہؑ عباسؑ

ہے یہ ا ازِ عجب تیری علمداری کا
ہاتھ کٹوا کے علم کو کیا او عباسؑ

تو نے وہ کام کیا جس کی نہیں کوئی مثال
نہر سے کوئی بھی پیاسا نہیں لوٹ عباسؑ

ہو کے بھائی بھی پکارا نہیں بھائی مجھ کو
ز گی بھر مجھے تو نے کہا آقا عباسؑ

لاشِ عباسؑ ٹپ جاتی تھی مقتل میں سعید
رو کے ۔ ۔ کہتے تھے سرورؑ مرے بھیا عباسؑ

□□□

O

نو

بندہ ہوں ۰ا کا میں ۰ا ید رہے گا
بھولوں گا اَ تجھ کو تو کیا ید رہے گا
تیرا ہی ہوں میں ۰م ۃا ید رہے گا
انگڑائی کا ا۰از سدا ید رہے گا
عباسؑ ۃا جوشِ وفا ید رہے گا

سینہ تھا سپر تیغ کی دھاروں کے مقابل
پنی تھا لہو تیرا شراروں کے مقابل
بے خوف تھا تو خوف کے ماروں کے مقابل
بھائی کا محافظ تھا ہزاروں کے مقابل
عباسؑ ۃا جوشِ وفا ید رہے گا

ای ای قدم پ علوی زور دکھا کر!
اسلام کے غداروں کو رستے سے ہٹا کر
لوٹ آی عجب شان سے طوفان اٹھا کر
اک گھو۰ٹ بھی پنی نہ پیا نہر پہ جا کر
عباسؑ ۃا جوشِ وفا ید رہے گا

خوش کر نہ سکی موت کی ۔خیر بھی تجھ کو
تلوار نے کی تمنّا رہی تجھ کو
غم یہ ہے اجازت نہ ملی ۔َ کی تجھ کو
پنی کے لیے مشک دفا دی گئی تجھ کو
عباسؑ ۔ا جوشِ وفا ۔د رہے گا
جو ز ہے ۔قی وہ ۔ے غم میں بسر ہو
۔لوں میں مرے زور ہو نوحوں میں ا۔ ہو
جس وقت بھی دل ڈوبے ۔ے دل کو خبر ہو
تیرا ہے سعید اس پہ عنا۔ کی ہو
عباسؑ ۔ا جوشِ وفا ۔د رہے گا

❑❑❑

نو

ربؑ کا تھا یہ نو مرے علیؑ اصغرؑ
اجڑ گئی مری د مرے علیؑ اصغرؑ

گلے پہ تیر ستم کھا کے سوگئے رن میں
ٹپ رہی ہے یہ دکھیا مرے علی اصغرؑ

کہاں میں ڈھوٹ وں ا ھیرا ہے میری آنکھوں میں
دکھائی کچھ نہیں دیتا مرے علی اصغرؑ

ابھی تلک بھی نگاہوں میں پھر رہا ہے مرے
ا ڈھلا ہوا منکا مرے علی اصغرؑ

جھلاتی رہتی ہوں میں خالی گاہوارہ ا
یہی ہے مشغلہ میرا مرے علی اصغرؑ

سعید لاشہ اصغرؑ جو رن سے لائے حسینؑ
ٹپ کے ماں نے پکارا مرے علی اصغرؑ

□□□

نو

عصر کو سرورؑ نے فرمایا میں تنہا رہ گیا
آیئے اب آیئے .. میں تنہا رہ گیا

آیئے مشکلکشا مشکل کشائی کو میری
کوئی بھی پاس نہیں میرا میں تنہا رہ گیا

ام لیلیٰؑ نے سنواریں جس کی زلفیں رات بھر
مر گیا وہ گیسوؤں والا میں تنہا رہ گیا

میرے لشکر کا علمبردار عباسؑ . ی
نہر پر مارا گیا پیاسا میں تنہا رہ گیا

چل بسے عونؑ و محمدؑ ہوگئے قاسمؑ شہید
چھد گیا حلقوم اصغرؑ کا میں تنہا رہ گیا

ای دن میں مرگئے . چاہنے والے مرے
یہ کسی نے بھی نہیں سوچا میں تنہا رہ گیا

کون بے کس کی مدد کو آنے والا تھا سعید
فاطمہؑ کا لال کہتا تھا میں تنہا رہ گیا

□□□

نو

کو   کے گوشے گوشے میں شبیرؑ کا ماتم ہوت ہے
تکبیر بھی بسمل ہوکے رہی تکبیر کا ماتم ہوت ہے

کس قلب و جگر کا ا   ں تھا بے شیر کا قاتل کیا کہیے
اب ت   بھی فضائے عالم میں اک تیر کا ماتم ہوت ہے

ڈھلتا ہوا سورج لرزاں ہے ای   ای   کرن ہے تیغ
ہنگامہ قتلِ سرورؑ ہے شمشیر کا ماتم ہوت ہے

.لکل تھی جواب ختم رسلؐ بھر پور جوانی اکبرؑ کی
تصو   ی رسالتؐ   ٹ   ہے تصوی کا ماتم ہوت ہے

ا   از .لتے رہتے ہیں افکار .لتے رہتے ہیں
ہر لحظہ .لتی د   میں شبیرؑ کا ماتم ہوت ہے

ماں خالی جھولا جھلاتی ہے گھوارہ دل ہے زی   و ز.
خاموش فضاؤ   ں میں یوں بھی بے شیر کا ماتم ہوت ہے

قیدی وہ بنای جات ہے جو راہبر عالم ہے سعید
ای   ای   ٹ   ی ہے نو   کناں زنجیر کا ماتم ہوت ہے

□□□

○

نو

بین تھا سکینہؑ کا شام ہونے والی ہے
. ۔ آؤگے .. شام ہونے والی ہے

خشک ہے ز.ں میری تین دن سے ہوں پیاسی
کون پنی لائے گا شام ہونے والی ہے

نیند کیسے آئے گی سوؤں کس کے ۔ پ
جلد آیئے .. شام ہونے والی ہے

شام کے تصور میں کانپتی ہوں رہ رہ کر
گھٹ رہا دم ہے میرا شام ہونے والی ہے

عصر کے اجالے میں گھر لٹا کے بیٹھی ہوں
پھر نہ لوٹ لیں اعدا شام ہونے والی ہے

دی سے تمھارے ہی انتظار میں . ہیں
گھر میں حشر ہے . پ شام ہونے والی ہے

بھائی بھی چچا بھی ہیں کیا تمھارے ساتھ اب ۔
کوئی بھی نہیں آی شام ہونے والی ہے

کیا سعید کہتا ہے حالِ دل سکینہؑ کا
صبح سے ہے ہنگامہ شام ہونے والی ہے

□□□

○

نو

روکے کہتی تھی ۰داں، کس قدر اۂھیرا ہے
کیا کہوں پھپّی امّاں کس قدر اۂھیرا ہے

گھُٹ رہا ہے میرا دم، سانس لے نہیں سکتی
ہے یہ قبر ِ زۂاں، کس قدر اۂھیرا ہے

کون شمع لاکراب، یں جلانے والا ہے
. ہیں بے سرو ساماں کس قدر اۂھیرا ہے

گود میں بٹھا لیجئے، ۂ سے لگا لیجئے
میرا جسم ہے لرزاں، کس قدر اۂھیرا

. یہاں سے چھوٹیں گے . وطن کو جا گے
اس کا کچھ نہیں امکاں، کس قدر اۂھیرا ہے

اے سعید کون اس پ، رحم کھانے والا ہے
کہتی رہ گئی ۰داں، کس قدر اۂھیرا ہے

❑❑❑

نو

آؤگے امامؑ زمن شام ہوگئی
بے چین ہو رہی ہے بہن شام ہوگئی

خیمے ہمارے جل گئے اسباب ٹ َ ی
اب سر چھپا نے آسرا کوئی نہیں رہا
بیٹھے ہوئے ہیں خاک پہ اک حشر ہے بپا
آؤگے امام زمنؑ شام ہوگئی
بے چین ہو رہی ہے بہن شام ہوگئی

بے چین ہے ربابؑ اب اصغرؑ کے واسطے
لیلیٰؑ پچھاڑیں کھاتی ہے اکبرؑ کے واسطے
میں کیا کروں بتاؤ پیمبرؑ کے واسطے
آؤگے امام زمنؑ شام ہوگئی
بے چین ہورہی ہے بہن شام ہوگئی

عباسؑ مدار کہاں ہے بتایئے
دل کا مرے قرار کہاں ہے بتایئے
پ دہ کا ذمہ دار کہاں ہے بتایئے
آؤگے امام زمنؑ شام ہوگئی
بے چین ہورہی ہے بہن شام ہوگئی

مچلی ہوئی ہے .لی سکینہؑ میں کیا کروں
دوں کس طرح سے اس کا دلاسہ میں کیا کروں
بھیا میں کیا کرو ں مرے بھیا میں کیا کروں
. آ ؤ گے امام زمنؑ شام ہوگئی
بے چین ہورہی ہے بہن شام ہوگئی
کوئی نہیں ہمارا مددگار دیکھئے
غش میں پڑے ہیں عابدؑ بیمار دیکھئے
جینا ہمارا ہوَ یِ دشوار دیکھئے
. آ ؤ گے امام زمنؑ شام ہوگئی
بے چین ہورہی ہے بہن شام ہوگئی
گھر ہوَ یِ رسولؐ کا . .د اے سعید
کرتی ہیں ساری بی بیاں فریِ د اے سعید
کہتی تھی رو کے زینبؑ ۰شاد اے سعید
. آ ؤ گے اماؑم زمن شام ہوگئی
بے چین ہو رہی ہے بہن شام ہوگئی

□□□

نو

یہ مادر کرتی تھی نو ا ھیرے قید خانے میں
سکینہؑ مرگئی مولا ا ھیرے قید خانے میں

کوئی دیکھے تو آکر کیا ہوا میری سکینہؑ کو
ہے کیوں پ پ .پ کی شیدا ا ھیرے قید خانے میں

وطن ہے دور غر. - میں پڑی ہے لاش مٹی پ
نکل جائے گا دم میرا ا ھیرے قید خانے میں

ہے اک بیمار بھائی وہ بھی ہے زنجیر میں جکڑا
اٹھائے کون اب لاشہ ا ھیرے قید خانے میں

اٹھا بیمار بھائی دفن کرنے جس گھڑی میت
تڑپ کر رہ گئی دکھیا ا ھیرے قید خانے میں

پھٹے کرتے میں جس دم دفن کردی بھائی نے میت
سعید اک حشر تھا . پ ا ھیرے قید خانے میں

□□□

نو

اے شام میں قید ہونے والی اے بنتِ حسینؑ اے سکینہؑ
اے ۔بپ کو اپنے رونے والی اے بنتؑ حسینؑ اے سکینہؑ

سینہ پہ تجھے سلائے گا کون، ۔۔ کو ۔ے بلائے گا کون
روئے گی جو تو منائے گا کون، اے بنتِ حسینؑ اے سکینہؑ

دُرّے تجھے شمر نے لگائے بے وجہ طمانچے تو نے کھائے
اب تیری مدد کو کون آئے اے بنتؑ حسینؑ اے سکینہؑ

روتی تھی جو ۔بپ کو تو دکھیا، شمر آ۔ تھا لے کے ۔ زینہ
کیا خوب ہے تجھ کو پُرسا اے بنتؑ حسینؑ اے سکینہؑ

ہیِں جسم پہ ۔ نِ سیلی کانوں سے ۔ے لہو ہے جاری
دن میں گسی ہوئی ہے رسّی اے بنتؑ حسینؑ اے سکینہؑ

ز۔ اں ہی میں تو نے ۔ئی رحلت، ریتی پہ ۔ڑی ہے تیری میّت
رہ جائے گی ۔ید تیری غر۔ۃ اے بنتِ حسینؑ اے سکینہؑ

خادم ہے سعید زار تیرا، محشر میں رہے خیال اس کا
دادی سے سفارش اس کی کر۔ اسے بنتؑ حسینؑ اے سکینہؑ

□□□

نو

کوچہ و .زار میں جاتی ہے زینبؑ ـ علیؑ
مجمع اغیار میں جاتی ہے زینبؑ ـ علیؑ

آیئے اور اپنی بیٹی کو سہارا دیجئے
شام کے در.ر میں جاتی ہے زینبؑ ـ علیؑ

یہ ۰۱ ہی جا ہے کیسے اٹھے ہیں قدم
محفلِ میخوار میں جاتی ہے زینبؑ ـ علیؑ

جس جگہ بیٹھے ہوئے ہوں سات سو کرسی نشیں
اس بھرے در.ر میں جاتی ہے زینبؑ ـ علیؑ

اللہ اللہ انقلاب دہر کی نگیاں
مجلس غدار میں جاتی ہے زینبؑ ـ علیؑ

د ت بستہ عرض کرتہ ہے سعید دِلفگار
آیئے در.ر میں جاتی ہے زینبؑ ـ علیؑ

□□□

نو

دم توڑتی ہے خاک پہ ٘دان ِ حسینؑ
سیّدا ں ہیں ساری پیشان ِ حسینؑ

پنی ہے پیٗ اور نہ منہ ڈھانپنے ردا
غسل و کفن کا کیسے ہو ساماں ِ حسینؑ

لے دے کے زنگی تھی اسی سے ربؑ کی
کیسے جئے گی اب وہ پیشان ِ حسینؑ

زینبؑ غری کس کو کہانی سنائے گی
د سے کوچ کرگئی ٘دان ِ حسینؑ

غر ہے قید خانہ ہے زینبؑ کرے گی کیا
میت پہ خود ہی پڑھتی ہے قرآں ِ حسینؑ

بھولے گا کیسے حال سکینہؑ بھلا سعید
ہے یہ تیرے فسانے کا عنوان ِ حسینؑ

□□□

نو

جھکائے بیٹھے ہیں سر کو عابدؑ ہر ای تصوی غم بنا ہے
ربؑ اک اک سے پوچھتی ہے مری سکینہؑ کو کیا ہوا ہے

یہ آ اتنی خموش کیوں ہے پڑی ہے غش میں کہ سو رہی ہے
یہ ای خاموش ہوگئی کیا ہر ای خاموش ہوی ہے

ہے اس کی دن ڈھلی ہوئی کیوں ماتھے پہ کیوں ہے اس کے
کوئی بتا نہیں ہے مجھ کو ہر ای آ بہا رہا ہے

میں ماں ہوں صبر آئے مجھ کو کیونکر کلیجہ آ ہے منہ کو میرے
جو میرے دل پ ر رہی ہے کسی کو اس کی خبر ہی کیا ہے

دعا کوئی پڑھ کے دم کرو اس پہ اس کو قرآن کی ہوا دو
کوئی ا کے لئے کرے کچھ کہ اب مرا دم نکل رہا ہے

بلاؤ عباسؑ کو بلاؤ وہ خود منالیں گے اس کو آکر
چچا ہی بہتر سمجھ سکیں گے بھتیجی اب کس لیے خفا ہے

سعید پ ہے ای محشر پچھاڑیں کھاتی ہے رو کے مادر
اب ای بیمار بھائی اپنی بہن کی میت اٹھا رہا ہے

□□□

○

نو

خاموش ہوگئی ہے سکینہؑ میں کیا کروں
بھیّا میں کیا کروں مرے بھیا میں کیا کروں

میں تجھ سے کیا کہوں مری قسمت بگڑ گئی
غر. ـ میں تیری چاہنے والی بچھڑ گئی
بھیا ـ ی ربؑ کی د اُجڑ گئی

خاموش ہوگئی ہے سکینہؑ میں کیا کروں
بھیّا میں کیا کروں مرے بھیا میں کیا کروں

پ نی نہیں ہے پ ٖ کو نہلا کس طرح
محتاج ہم ردا کو ہیں کفنا کس طرح
ماں سامنے ہے لاش کو دفنا کس طرح

خاموش ہوگئی ہے سکینہؑ میں کیا کروں
بھیّا میں کیا کروں مرے بھیا میں کیا کروں

دل پھٹ رہا ہے غم سے ہے ٹکڑے مرا جگر
شرمندہ ہورہی ہوں میں اے شاہؑ بحر و .
میں رکھ سکی نہ تیری اما ـ سنبھال کر

خاموش ہوگئی ہے سکینہؑ میں کیا کروں
بھیّا میں کیا کروں مرے بھیا میں کیا کروں

غر.ت میں خاک پ ہے جنازہ پڑا ہوا
یہ دیکھتے ہی دیکھتے کیا وقت آ َ ی
دل پھٹ رہا ہے دیکھ کے منکا ڈھلا ہوا
خاموش ہوگئی ہے سکینہؑ میں کیا کروں
بھیّا میں کیا کروں مرے بھیّا میں کیا کروں
روٹھی ہوئی ہے اس کومنانے کو آیئے
یٔ پہ اپنے اس کو سلانے کو آیئے
ہم بیکسوں کا ہاتھ بٹانے کو آیئے
خاموش ہوگئی ہے سکینہؑ میں کیا کروں
بھیّامیں کیا کروں مرے بھیّا میں کیا کروں

❑❑❑

نو

ہے سارا گھر پریشاں دم نزع ہے سکینہؑ کا
سرہانے بیٹھی ہے ماں دم نزع ہے سکینہؑ کا

موت کا ماتھے سے کوئی صاف کرتا ہے
کوئی پڑھتا ہے قرآں دم نزع ہے سکینہؑ کا

پچھاڑیں کھاتی ہے کلثومؑ زینبؑ خاک اڑاتی ہے
قیامت کا ہے ساماں دم نزع ہے سکینہؑ کا

درِ زنداں پہ آکر دیکھیں جاتے اپنی پوتی کی
کہاں ہیں شاہِ مرداں دم نزع ہے سکینہؑ کا

کسے آواز دے کس کو سنائے حالِ زار اپنا
کرے کیا غمزدہ ماں دم نزع ہے سکینہؑ کا

سعید اب جاکے کہہ دے حضرت عباسؑ سے کوئی
وہ آ سوئے زنداں دم نزع ہے سکینہؑ کا

□□□

نو

محشر تازہ ہے بابا شام کے زنداں میں
مرگئی بالی سکینہؑ شام کے زنداں میں

لاش اٹھائے غسل دے کفنائے یا کھودے لحد
کیا کرے بیمار تنہا شام کے زنداں میں

کربلا میں چھوڑ کر اصغرؑ کو آئی ہے رباؑ
چھوٹتی ہے اب سکینہؑ شام کے زنداں میں

صبر شہؑ سے صبر زینبؑ کی حدیں بھی مل گئیں
دیکھنے والوں نے دیکھا شام کے زنداں میں

اے سر شبیرؑ اب تیرا اجالا چاہیے
کس غضب کا ہے اندھیرا شام کے زنداں میں

ڈھونڈتے ہے آپ کو نہ شاہؑ دیں صبر ربابؑ
آیئے مولا تمہارا شام کے زنداں میں

کل تلک جو رو رہی تھی باپ کو اپنے سعید
آج اسے روتا ہے کنبہ شام کے زنداں میں

□□□

نو

پیٹو سر اہل عزا عباسؑ کا چہلم ہے آج
وارثِ مشکل کشا عباسؑ کا چہلم ہے آج

تعزیہ کرنے ادا حاضر ہوئے ہیں . غلام
آیئے ۔ فاطمہؑ عباسؑ کا چہلم ہے آج

کربلا میں خاک اڑاکر کہتی ہے روحِ عقیلؑ
آرزوئے مرتضٰی عباسؑ کا چہلم ہے آج

جس نے اپنے خون سے لکھی ہے ۔ریخ وفا
اس ۔او، وفا عباسؑ کا چہلم ہے آج

سر زمین کربلا پہ جمع ہیں اہلِ حرم
اک قیامت ہے بپا عباسؑ کا چہلم ہے آج

ز،گی بھر جس نے سمجھا خود کو بھائی کا غلام
اس حقیقت آشنا عباسؑ کا چہلم ہے آج

زینبؑ و کلثومؑ کو اب آکے پرسہ دیجئے
ی علیؑ مرتضٰی عباسؑ کا چہلم ہے آج

کر رہے ہیں اہلِ بیتؑ مصطفٰے ماتم سعید
تو بھی کر آہ و بکا عباسؑ کا چہلم ہے آج

□□□

○

نو

فا   کربلا کا اربعیں کرتے ہیں ہم
آج خاصان ۰ ا کا اربعیں کرتے ہیں ہم

آرزوئے حضرت زینبؑ کی یہ تکمیل ہے
دلبر خیر النساء کا اربعیں کرتے ہیں ہم

جس کا سہرا دیکھنے کی ماں کو حسرت رہ گئی
اس شبیہ مصطفٰے کا اربعیں کرتے ہیں ہم

پسبان چادر زینبؑ علمدار حسینؑ
ت۔ ار علقمہ کا اربعیں کرتے ہیں ہم

پرہ پرہ لاش کا منظر ابھی آنکھوں میں ہے
قاسمؑ گلگلوں قبا کا اربعیں کرتے ہیں ہم

حرملہ کے تیر کا ہنس کر دیہ جس نے جواب
شاہ کے اس مہ لقامہ کا اربعیں کرتے ہیں ہم

فاطمہؑ دل سے دعا   دیتی ہیں ہم کو سعید
۔۔ شہیدانِ وفا کا اربعیں کرتے ہیں ہم

□□□

نو

اربعین کرنے کوآئی ہے بہن اے بھائی

قید سے چھوٹ کے آوارہ وطن آئی ہے
خاک اڑاتی ہوئی پبند محن آئی ہے
ای مدت سے جو بچھڑی تھی بہن آئی ہے
سہہ کے ہرطرح کے آلام و محن اے بھائی
اربعیں کرنے کو آئی ہے بہن اے بھائی

پیشوائی کے لیے کوئی تو آی ہوتا
کوئی تو بڑھ کے کلیجے سے لگای ہوتا
ای بیکس پہ کوئی رحم تو کھای ہوتا
کیا ہوا میرے گھرانے کا چلن اے بھائی
اربعیں کرنے کوآئی ہے بہن اے بھائی

آپ کا لشکر . ار کہاں ہے کہیے
نوجواں اکبرؑ دلدار کہاں ہے کہیے
میرا عباسؑ علمدار کہاں ہے کہیے
چھپ َی جا کے کہاں ابن حسن اے بھائی
اربعیں کرنے کو آئی ہے بہن اے بھائی

حال دل اپنا سناتی ہوں اَ آپ کہیں
مجھ پہ کیا َزری بتاتی ہوں اَ آپ کہیں
نیل ِزو کے دکھاتی ہوں اَ آپ کہیں
دیکھئے ابھرے ہوئے داغ رسن اے بھائی
اربعیں کرنے کو آئی ہے بہن اے بھائی

دم بہ دم کرتی رہی َ یہ و زاری زینبؑ
تم سے شرمندہ ہے تقدِ ی کی ماری زینبؑ
کھوکے آئی ہے سکینہؑ کو تمھاری زینبؑ
ہوسکا اس کو میسر نہ کفن اے بھائی
اربعیں کرنے کو آئی ہے بہن اے بھائی

□□□

نو

قید سے ہوکر رہا آیہ ہے کنبہ آپ کا اربعیں ہے یہ علیؑ
ہے زمین کربلا پہ آج پھر زہ کربلا اربعیں ہے یہ علیؑ

زینبؑ مضطر پریشاں ہے کرے تو کیا کرے آپ ہی بتلایئے
دفن ہوگا کس طرح لاشہ شہؑ مظلوم کا اربعیں ہے یہ علیؑ

کوئی بھی ان بیکسوں کا پوچھنے والا نہیں ہیں یہ . زار و بین
ہوگا اب دفن و کفن کا کس طرح ساماں بھلا اربعیں ہے یہ علیؑ

لاش سرورؑ دفن کرتے ہیں علیؑ ابن الحسینؑ بیبیاں کرتی ہیں بین
عرش تھرا تا ہے ہوتا ہے زمیں کو زلزلہ اربعیں ہے یہ علیؑ

ہاتھ تھراتے ہیں عابدؑ کے مدد فرمایئے رحم اس پہ کھایئے
آیئے اس کی مدد کو آیئے بہر خدا اربعیں ہے یہ علیؑ

آج اَ اس مضطرو . لاں کی . آتی امید جان دے دیتا سعید
کاش ہوتا روضہ شہؑ پہ یہ خادم آپ کا اربعیں ہے یہ علیؑ

□□□

نو

اب آ ی مجرا میں بجالاتی ہوں بھائی
اجڑے ہوئے کنبے کو لیے جاتی ہوں بھائی
معلوم نہیں لوٹ کے . آتی ہوں بھائی
دل ڈوب رہا ہے مرا گھبراتی ہوں بھائی
اللہ نگہبان وطن جاتی ہوں بھائی

حیدرؑ کا پسر فاطمہؑ کی جان یہیں ہے
وہ جس پہ وفا ہوگئی قربن یہیں ہے
بھیا مرے پردے کا نگہبان یہیں ہے
دل ڈوب رہا ہے مرا گھبراتی ہوں بھائی
اللہ نگہبان وطن جاتی ہوں بھائی

لخت دل شبرؑ کو کلیجے سے لگا
بے چین جو اصغرؑ ہو تو ی پہ سلا
بھیا مرے بچوں کو کہیں بھول نہ جا
دل ڈوب رہا ہے مرا گھبراتی ہوں بھائی
اللہ نگہبان وطن جاتی ہوں بھائی

بتلاؤ تو . ت یوں ہی خاموش رہوگے
کیا خواہر ناشاد کو رخصت نہ کروگے
صغرأؑ کے لیے کیا کوئی پیغام نہ دوگے
دل ڈوب رہا ہے مرا گھبراتی ہوں بھائی
اللہ نگہبان وطن جاتی ہوں بھائی

اٹھارہ .س نزوں سے میں نے جسے پلا
دل کی مرے ٹھنڈک مری آنکھوں کا اجالا
ید آئے گا ہر وقت مرا گیسوؤں والا
دل ڈوب رہا ہے مرا گھبراتی ہوں بھائی
اللہ نگہبان وطن جاتی ہوں بھائی

اب کا ہے کو یں لوٹ کے پھر آئے گی زینبؑ
اب تم کو مدینے میں کہاں پئے گی زینبؑ
مرجائے گی مرجائے گی مرجائے گی زینبؑ
دل ڈوب رہا ہے مرا گھبراتی ہوں بھائی
اللہ نگہبان وطن جاتی ہوں بھائی

خاموش سعید اب کہ نہیں ضبط کا یرا
. اہل حرم روتے تھے اک حشر تھا . پ
تھا ت.ت شبیرؑ پہ زینبؑ کا یہ نو
دل ڈوب رہا ہے مرا گھبراتی ہوں بھائی
اللہ نگہبان وطن جاتی ہوں بھائی

□□□

نو

دیکھئے اٹھ کے مرا حال پ یشاں اماں
لوٹ کے آئی ہوں میں بے سرو ساماں اماں

پرجو اصغرؑ معصوم کی َ دن سے ہوا
ابھی ی میں کھٹکتا ہے وہ پیکاں اماں

آرزو تھی کہ میں اکبرؑ کو بناؤں دولھا
خاک میں مل گئے سارے مرے ارماں اماں

مقصد شاہؑ کی تکمیل جو تھی پیش
میں نے بچوں کو کیا بھائی پہ قرب ں اماں

صبح سے عصر تلک لاشوں پہ لاشے آئے
دیکھتے دیکھتے گھر ہوَی ویاں اماں

کتنی حسرت سے بیاں کرتی تھی زینبؑ یہ سعید
دیکھئے اٹھ کے مرا حال پ یشاں اماں

□□□

نو

بولی زینبؑ مضطر اب وطن کو کیا جاؤں
اے رسولؐ کے دلبر اب وطن کو کیا جاؤں

چل بسے مرے بیٹ مرَی مرا عباسؑ
چھُٹ گئے علی اکبرؑ اب وطن کو کیا جاؤں

خالی گاہوارے پ . . نگاہ ٹھہرے گی
ید آ گے اصغرؑ اب وطن کو کیا جاؤں

رہ گئی سکینہؑ بھی قیدِ شام میں تنہا
داغ لے کے یہ دل پ اب وطن کو کیا جاؤں

کیا جواب دوں آ غم نصیب صغراؑ کو
سوچتی ہوں رہ رہ کر اب وطن کو کیا جاؤں

اب وطن میں جینا بھی کم نہیں ہے مرنے سے
بھائیوں کو یوں کھوکر اب وطن کو کیا جاؤں

□□□

نو

ہے رخصت کی گھڑی اے کربلا والو ۰ احافظ
سلامِ آ ۰ی اے کربلا والو ۰ احافظ

نہ ہم سے ہوسکا کچھ بھی ادا حق میز.نی کا
ہے یہ شرمندگی اے کربلا والو ۰ احافظ

تمھارے ساتھ زہراؑ بھی یہاں تشریف لاتی تھیں
یہ عزت بھی ملی اے کربلا والوں ۰ احافظ

ہمارے گھر کی رونق بھی تمھارے ساتھ جاتی ہے
اداسی چھاگئی اے کربلا والو ۰ احافظ

تمھارے غم میں روتے روتے مرجاتے تو اچھا تھا
یہ حسرت رہ گئی اے کربلا والو ۰ احافظ

پہنچ کر واں سعیدِ زار کو بھی ید کریں۰
ہے معروضہ یہی اے کربلا والو ۰ احافظ

□□□

○

نو

مقتل کی کہانی ید آئی زن اس کا فسانہ ید آیـ
. . قبر پیمبرؐ پ پہنچی زینبؑ کو کیا کیا ید آیـ

کچھ پھول کھلے تھے سہرے کے کچھ پیاسے .اتی آئے تھے
قاسمؑ کی شادی ید آئی کبراؑ کا رنڈاپ ید آیـ

وہ پیاس وہ َمی کی شدت وہ نہر پہ قبضہ اعدا کا
وہ . کو ہٹا کر سقہ کا مشکیزہ بھرن ید آیـ

یـ پشتِ نبی پ بیٹھے تھے یـ پشت پہ شہ کی تھا قاتل
.. کا بھی سجدہ ید آیـ بھائی کا بھی سجدہ ید آیـ

دل ہلنے لگا اور آنکھوں سے بے ساختہ آ بہنے لگے
جس وقت سعیدِ مضطر کو شبیرؑ کا روضہ ید آیـ

❑❑❑

نو

.. سلام لیجئے میں زہراؑ کی جائی ہوں
میں ٹ کے کربلا سے مدینے کو آئی ہوں

قاسمؑ نہ آسکے علی اکبرؑ نہ آسکے
عباسؑ ابن حیدرؑ صفدر نہ آسکے
جھولا تو آ َ ی علیؑ اصغر نہ آسکے

.. سلام لیجئے میں زہراؑ کی جائی ہوں
میں ٹ کے کربلا سے مدینے کو آئی ہوں

ٹ ت ہوئے بتولؑ کا گھر دی ت رہی
لخت جگر کا زخم جگر دی ت رہی
نوکِ سناں پہ بھائی کا سر دی ت رہی

.. سلام لیجئے میں زہراؑ کی جائی ہوں
میں ٹ کے کربلا سے مدینے کو آئی ہوں

سجادؑ کو اسیر بلا دیکھنا پڑا
طوقِ َ اں میں اس کا گلا دیکھنا پڑا
ہر ظلم ٠روا تھا روا دیکھنا پڑا

.. سلام لیجئے میں زہراؑ کی جائی ہوں
میں ٹ کے کربلا سے مدینے کو آئی ہوں

.. میں قید ہوکے گئی ملکِ شام میں
چادر نہیں تھی سر پہ مرے اژدھام میں
جانا پڑا یزید کے دربارِ عام میں
.. سلام لیجئے میں زہراؑ کی جائی ہوں
میں ٹ کے کربلا سے مدینے کو آئی ہوں

لیلیٰ کے نورِ عین کا ماتم نہ کرسکی
شبرؑ کے دل کے چین کا ماتم نہ کرسکی
جی بھر کے میں حسینؑ کا ماتم نہ کرسکی
.. سلام لیجئے میں زہراؑ کی جائی ہوں
میں ٹ کے کربلا سے مدینے کو آئی ہوں

بے چین ہونے والی سکینہؑ نہ آسکی
ی پہ سونے والی سکینہؑ نہ آسکی
.. کو رونے والی سکینہؑ نہ آسکی
.. سلام لیجے میں زہراؑ کی جائی ہوں
میں ٹ کے کربلا سے مدینے کو آئی ہوں

اب اور واقعات سناؤں میں کس طرح
کیا ری میرے دل پہ بتاؤں میں کس طرح
.زو کے نیل تم کو دکھاؤں میں کس طرح
..سلام لیجئے میں زہراؑ کی جائی ہوں
میں ٹ کے کربلا سے مدینے کو آئی ہوں

□□□

نو

کیا کہے حالِ سفر زینبؑ مضطر اماّں
کربلا میں ہوا . .د مرا گھر اماّں

دونوں بچوں کو تصدق کیا اس پ لیکن
بچ سکا پھر بھی نہ میرا علی اکبرؑ اماّں

لاش قاسم کی ہوئی گھوڑوں سے رن میں پ مال
پرہ پرہ ہوا جسم دلِ شبرؑ اماّں

میری چادر کا محافظ مرا عباسؑ . ی
نہر پ سوَ ی ہاتھ اپنے کٹا کر اماّں

کھا کے تیر اصغرؑ بے شیر گلے پ اپنے
مر َ ی .پ کے ہاتھوں پہ تڑپ کر اماّں

سامنے میرے شہؑ کے گلے پ خنجر
میری وں میں ہے اب بھی وہ منظر اماّں

کچھ نہ کچھ اس دلِ .ی ب کو تسکیں ہوگی
میرے .زو تو ذرا دیکھئے اٹھ کر اماّں

خوں بھرا کرتہ یہ بھائی کا ہے سوغاتِ سفر
اور کچھ لا نہ سکی آپ کی دختر اماّں

روحِ زہراؑ بھی تڑپنے لگی .. میں سعید
. . کہا زینبؑ مضطر نے تڑپ کر اماّں

❑❑❑

نو

قید سے چھُٹ کے پبندِ محن
اربعیں کرنے کو آئی ہے بہن

پیشوائی کو میرے آئے تو کوئی
حوصلہ میرا بڑھائے تو کوئی
مجھ کو ینے سے لگائے تو کوئی
کیا ہوا میرے گھرانے کا چلن
اربعیں کرنے کو آئی ہے بہن

میں کبھی کوچہ و بزار میں تھی
اور کبھی قیدِ ستمگار میں تھی
سر برہنہ کبھی دربر میں تھی
گر پڑا پھٹ کے نہ کیوں پرِخ کہن
اربعیں کرنے کو آئی ہے بہن

میرا عباسؑ دلاور ہے کہاں
میرا ارماں میرا اکبرؑ ہے کہاں
جھولے والا علی اصغرؑ ہے کہاں
یہ بتاؤ ہے کہاں ابن حسنؑ
اربعیں کرنے کو آئی ہے بہن

ٻ زووٴں میں میرے رسّی تھی بندھی
اور کوڑوں سے ٻن ہے زخمی
ہر قدم پ تھی اک اُفتاد نئ

ٻ زووٴں پ ہیں میرے داغِ رسن
اربعیں کرنے کو آئی ہے بہن

اپنا منہ اشکوں سے دھونے والی
رات دن آپ کو رونے والی
مرگئی یٰ پہ سونے والی

اس کازٰ اں میں بنا کر مدفن
اربعیں کرنے کو آئی ہے بہن

□□□

نو

کیا تجھ سے کہے حالِ سفر زینبؑ مضطر اے شہرِ مدینہ
لوٹ آئی ہوں میں اپنے بھرے گھر کو لٹا کر اے شہرِ مدینہ

اٹھارہ .س ٠زوں سے میں نے جسے پلا وہ گیسوؤں والا
د سے َیِ سینہ پہ پھل .چھی کا کھا کر اے شہرِ مدینہ

بے شیر کے حلقوم پہ بھی تیر یِ کچھ رحم نہ کھایِ
پمال ہوا لاشئہ لختِ دل شبرؑ اے شہرِ مدینہ

عباسؑ دلاور کے مرے ٹ گئے شانے دریِ کے کنارے
اور بھائی کی َ دن پہ شمر کا خنجر اے شہرِ مدینہ

جس بچی کے سرورؑ تھے صدا ٠ز اٹھاتے سینہ پہ سلاتے
ز٠ ال کے ا٠ ھیرے میں اسے آئی ہوں کھو کر اے شہرِ مدینہ

بچے جو نہیں ساتھ تو کس طرح سے جاؤں یہ سوچ رہی ہوں
گھر دیکھوں گی . خالی تو صبر آئے گا کیونکر اے شہرِ مدینہ

دل تھام کے روتے تھے سعید اہل مدینہ . کہتی تھی دُکھیا
میں آتی ہوں اماّں کے بھرے گھر کو لُٹا کر اے شہرِ مدینہ

□□□

نو

کیا تھا وعدہ جو پورا وہ کرگئی زینبؑ
ستم اٹھا کے جہاں سے َ ر گئی زینبؑ

جنازے بیٹوں کے آئے تو کرکے سجدۂ شکر
بلند صبر کا معیار کرگئی زینبؑ

جو لے گئی علی اکبرؑ کی لاش خیمہ میں
تو سر سے ـ بہ قدم خوں میں بھر گئی زینبؑ

جو اس کے پیشِ تھا حسینؑ کا مقصد
تو شہرِ شام تلک ننگے سر گئی زینبؑ

ل رسن کے تھے .زو پہ پُشت زخمی تھی
سفر سے لے کے یہ سوغات گھر گئی زینبؑ

جو واقعاتِ سفر تھے انھیں سنانے کو
نبی کی قبر پہ .چشم ـ گئی زینبؑ

سعید اپنے فرائض تمام ادا کرکے
دیرِ شام کو آ.د کرگئی زینبؑ

□□□

نو

زینبؑ جگرفگار جہاں سے گزر گئی

بیٹوں کو جس نے بھائی پہ قربان کردیا
لاشے پہ آئے شکر کا سجدا ادا کیا
ایسا مظاہرہ کبھی دیکھا نہ صبر کا
سرورؑ کی غمگسار جہاں سے گزر گئی
زینبؑ جگر فگار جہاں سے گزر گئی

ہمشکلِ مصطفٰے کا جو ماتم نہ کرسکی
عباسؑ باوفا کا جو ماتم نہ کرسکی
مظلومِ کربلا کا جو ماتم نہ کرسکی
کنبہ کی سوگوار جہاں سے گزر گئی
زینبؑ جگر فگار جہاں سے گزر گئی

بازو تھے ریسماں میں بندھے بددعا نہ کی
بھائی بھتیجے قتل ہوئے بددعا نہ کی
اہلِ حرم کے خیمے جلے بددعا نہ کی
بھائی کی جانثار جہاں سے گزر گئی
زینبؑ جگر فگار جہاں سے گزر گئی

تھی حیدری جلال کی تصویر شام میں
کی مقصدِ حسینؑ کی تشہیر شام میں
رکھی بنائے ماتم شبیرؑ شام میں
ماتم کی ذمہ داری جہاں سے گزر گئی
زینبؑ جگر فگار جہاں سے گزر گئی

ظالم نے بلیچہ سے جسے کردیا شہید
کیسے کہوں جو اس پہ مظالم ہوئے شدید
دل کانپتا ہے ضبط کا یارا نہیں سعید
زہراؑ کی یادگار جہاں سے گزر گئی
زینبؑ جگر فگار جہاں سے گزر گئی

□□□

نو

ستم رسیدہ فلک کی ستائی ہوں ··
زمینِ کرب و بلا سے میں آئی ہوں ··

جلے خیام ہوئی قید چھن گئی چادر
قدم قدم پہ مصیبت اٹھائی ہوں ··

یہ وارداتِ سفر مختصر ہے سن لیجے
حسینؑ مرگئے میں ٹ کے آئی ہو ں··

· ا کی راہ میں اکبرؑ سے لال کو دے کر
میں اپنی ساری بضا ۔ لٹائی ہوں ··

میں کیا بتاؤں جو امّت نے قدر دانی کی
رسن کے نیل گواہی میں لائی ہوں ··

ستم َ وں نے ردا بھی نہ رہنے دی میری
میں سر کے بلوں سے منہ کو چھپائی ہوں ..

میں قتل گاہ سے سوغات اور کیا لاتی
لہو بھرا ہوا کرتہ یہ لائی ہوں ..

سعید قبرِ نبیؐ کانپنے لگی اس دم
کہا جو بنتِ علیؑ نے میں آئی ہوں ..

❑❑❑

قطعہ

را ت جان شہ قلعہ شکن تھی زینبؑ
مصلحت تھی کے جو پ بند محن تھی زینبؑ
تھا اسے سبط پیمبرؐ کی وصیت کا خیال
ورنہ عباسؑ سے بھائی کی بہن تھی زینبؑ

قطعہ

اے دو ت جو دینا ہو مجھے بس یہ دعا دے
عرفان علیؑ کی مجھے توفیق ۰ ا دے
مداحی حیدرؐ کا ہے اک یہ بھی طر
جبریلؑ کی آواز میں آواز دے

قطعہ

میں . کسی غیر یِ کسی اجنبی کو آواز دے رہا ہوں
نبیؐ نے آواز دی تھی جس کو اسی کو آواز دے رہا ہوں
تمھاری مرضی خوشی تمھاری جسے بھی چاہو اسے پکارو
علیؑ سے نسبت ہے مجھ کو میں تو علیؑ کو آواز دے رہا ہوں

قطعہ

غیض میں آ جو حیدرؑ تو مزہ آجائے
تیغ چمکا جو حیدرؑ تو مزہ آجائے
سامنے آ ہے کس شان سے مر دیکھو
م بتلا جو حیدرؑ تو مزہ آجائے

قطعہ

را جان شہؑ عقدہ کشا کہتے ہیں
حکم خالق سے معین الضعفاء کہتے ہیں
در پہ رہتا ہے سدا جس کے فقیروں کا ہجوم
اہل دل اس کو غری الغربأ کہتے ہیں

قطعہ

عرض کرنے درِ دو پہ سلام آئے ہیں
تہنیت دینے بصد شوق تمام آئے ہیں
سر جھکائے ہوئے دل ر لیے ہاتھوں پ
فاطمہؑ آپ کی فضہ کے غلام آئے ہیں

ر عی

اک زور تھا در کا اسے توڑا ہے
یوں حکمِ امامت کا ش چھوڑا ہے
عباسؑ کو سخائی کا منصب دے کر
شبیرؑ نے طوفان کا رُخ موڑا ہے

□□□

آ ٔ ی مناجات

اپنی صحت کے لئے کیوں میں دوا مانگوں گا
کربلائی ہوں فقط خاکِ شفا مانگوں گا

بخشنے کے لیے سجدوں کو بلندی اپنے
ی علیؑ آپ کا نقش کفِ پ مانگوں گا

. کو جو دیتا ہے وہ مجھ کو بھی دیتا ہے میاں
آپ کیا دیں گے مجھے آپ سے کیا مانگوں گا

درِ زہراؑ کا پتہ مل َی کافی ہے مجھے
اب میں کس واسطے .ٔ کا پتہ مانگوں گا

مدح گوئی کا سلیقہ مجھے مل جائے گا
واسطہ دے کے جو میثم کا دعا مانگوں گا

چمنِ کو گلزار ارم کرنے کو
نقشِ پ‍ئے حسنؑ سبز قبا مانگوں گا

مرے مولا نے مجھے اتنا نوازا بخدا
کبھی سوچا بھی نہیں میں نے کہ کیا مانگوں گا

موت دینا ہے تو دے مجھ کو نجف میں یرب
اس سے ہٹ کے نہ کوئی اور دعا مانگوں گا

مجھ کو ت ریکیِ ت ب ت کا نہیں خوف سعید
بنی ہاشم کے قمر سے میں ضیا مانگوں گا

□□□

ختم شُد

کتابیات

. ق وآشیاں	سعید شہیدی	نیشنل فائن پ نٹنگ پ یس، حیدرآ . د	۱۹۷۲ء
شفق	سعید شہیدی	حسامی . ڈپو۔ حیدرآ . د	۱۹۷۹ء
آفتابِ غزل	سعید شہیدی	سنڈ پ یس۔ حیدرآ . د	۱۹۸۲ء
کفِ گل فروش	سعید شہیدی	اعجاز پ نٹنگ پ یس۔ حیدرآ . د	۱۹۹۳ء
سرِ شام	سعید شہیدی	رضوی پ نٹرس۔ حیدرآ . د	۱۹۹۹ء
خاکِ شفا	سعید شہیدی	حیدرآ . د	۱۹۸۲ء
کوث و تسنیم	سعید شہیدی	مولاعلیؑ پ نٹنگ پ یس۔ حیدرآ . د	۱۹۹۳ء
اے رات ذرا آہستہ َ ٗ ر	سعید شہیدی	رضوی پ نٹرس۔ حیدرآ . د	۲۰۰۳ء
کوث پہ ہم ملیں گے	سعید شہیدی	مولاعلیؑ پ نٹنگ پ یس۔ حیدرآ . د	۲۰۰۷ء
. ق و نشیمن	سعید شہیدی	. . مسعود۔ لندن	۲۰۰۳ء
عرفان وفا	سعید شہیدی	حیدرآ . د	۱۹۹۵ء
ر . عیات رشید لکھنوی	سیّد تقی عا . ی	شاہد ۔ دہلی	۲۰۱۴ء
اقبال کے عرفانی زاوئے	سیّد تقی عا . ی	القمر انٹر پ ائ ز۔ لاہور	۲۰۰۱ء
سلام و کلام ا	سیّد تقی عا . ی	شاہد ۔ دہلی	۲۰۱۷ء
ر . عیات ا	سیّد تقی عا . ی	شاہد ۔ دہلی	۲۰۱۳ء
ر . عیات دبیر	سیّد تقی عا . ی	شاہد ۔ دہلی	۲۰۰۸ء
کائنات نجم	سیّد تقی عا . ی	شاہد ۔ دہلی	۲۰۰۶ء

□□□

Kuliyat

Saeed Shaheedi

(Tehqeeq-o-Tadween Aur Tashreh)

Dr. Syed Taqi Abedi

SHAHID PUBLICATIONS
E-1/16, Opp. Happy School, Ansari Road, Darya Ganj, New Delhi-110002
E-mail : shahidpublications@gmail.com, drshahidhusain_786@yahoo.co.in
Phone : +91-11-23272724, Mobile : 09868572724

Kuliyat-e-Saeed Shaheedi
ISBN: 13
ISBN: 978-93-80279-86-2
9 789380 279862
SHAHID PUBLICATIONS